صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۸	خلاف ورزی مچلکہ ۱۳۲	خلاف ورزی مچلکہ ۲۳۲
"	۱۰	خلاف ورزی محضر ۱۳۳	خلاف ورزی محضر ۲۳۳
۱۶۷	۱	داخل خارج نام ڈگریدار ۱۳۹	داخل خارج نام ڈگریدار ۲۳۹
۱۹۱	۹	جائنہ ہو	جائز ہو
۲۱۲	۲۱	کے لیے	کے لئے
۲۱۳	۹	فوجداری ۱۹	فوجداری
۲۱۵	۲	تجویر ہوا	تجویز ہوا
"	۱۶	لال دونگری	لال ڈونگری
۲۲۱	۳	خرچہ ملنے درخواست	خرچہ ملنے کی درخواست
۲۲۶	۱۲	فوجداری ۱۸۹۶ء	فوجداری
"	۱۴	۷۔ مارچ	۷۔ مارچ ۱۸۹۷ء
۲۲۹	۱۶	دوپیہ فیصدی	دو روپیہ فیصدی
۲۳۶	جدول بالائی	باب (ض) ۳۳۶	باب (ض) ۲۳۶
۲۴۱	۱۴	۱۰۔ اکتوبر ۱۹۶ء	۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء
۲۴۸	۱۳	مدعاعلہ کو	مدعاعلیہ کو
۲۶۲	۶	درشمار	درباره شمار
۲۷۰	۱۵	فبصہ مشتری	قبضہ مشتری
۲۷۲	۱	تجہیر وتکفین	تجہیز وتکفین
۲۸۹	۱۳	محروم کردیا جائیگا مواضعات	محروم کردیا جائیگا دفعہ ۶ مواضعات
"	۱۶	دفعہ ۶	دفعہ ۷
۲۸۹	۲۲	دفعہ ۷	دفعہ ۸
۲۹۰	۲	دفعہ ۸	دفعہ ۹
"	۶	دفعہ ۹	دفعہ ۱۰
"	۱۳	دفعہ ۱۰	دفعہ ۱۱
"	۱۵	دفعہ ۱۱	دفعہ ۱۲
"	۲۰	دفعہ ۱۲	دفعہ ۱۳
"	۲۳	رپورٹ محکمہ عالیہ کونسل میں کریگا کہار کی بوری ہائے۔	رپورٹ محکمہ عالیہ کونسل میں کریگا دفعہ ۱۴ حسب ہدایت مندرجہ قاعدہ نمبر ۱۱ کہار کی بوری ہائے۔
۲۹۶	۹	کرنگے	کرینگے
"	۱۲	بندسول	بندسوال
۲۹۷	۲۰	بروقت آنے	بروقت نیلام آنے
۳۰۰	۱	زیااشخاص	زیادہ اشخاص
۳۲۱	۱۵	بہیحنے	بہیجنے
۳۲۵	۱۱	انظار حضوری	انتظار حضوری
۳۲۶	۱۸	نظرثانی۔	نظر ثانی
۳۵۵	۱۴	باپ (۱۶۸)	باب (۱۶۸) (عام حکم جولائی ۱۹۰۲ء)

تمام شد

صحت نامہ اغلاط مجموعہ ہدایات غیر مطبوعہ

۱	۲	۳	۴
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۳	۱۴۱۳ سنٹرل انڈیا ۲۱۵ سنگین مقدمات	۱۴۱۳ سنٹرل انڈیا ۱۴/۲۱ سنکھیا ۲۱۵ سنگین مقدمات
۲۱	۱۶	بطور کھیت	بطور رکھت
۲۲	۱۰	تجویز معقول	تجویز معقول
۲۵	۱۱	نہیں اگر کوئی	نہیں اور اگر کوئی
۲۷	۲	۹۔ مئی ۱۸۹۵ء	۸ مئی ۱۸۸۵ء
۲۹	۱۸و۱۹	عموماً مقدمات کو ملتوی رکھنا یا راشامل ہونیکیلئے دوسرے روز او انتظار میں عموماً مقدمات کو ملتوی رکھنا یا راشامل ہونیکیلئے دوسرے روز اوسکو سامنے پیش کرنا۔	عموماً مقدمات کو ملتوی رکھنا یا راشامل ہونیکیلئے دوسرے روز اوسکو سامنے پیش کرنا۔
۳۰	۷	بشرح نمبر ۸ باب نمبر ۲	بشرح نمبر ۸ باب نمبر ۲ دیوانی ۶ جون ۱۸۹۵ء
۳۹	۱	متصور ہوگا	متصور نہ ہوگا
۵۲	۷	حوالہ ۵ نمبر ۸ پر	حوالہ ۵ کا نمبر ۸ پر
"	"	ہمارے نمبر ۸ پر	ہمارے کا نمبر ۸ پر
۷۳	۱۰	شتران واسبان	شتران واسپان
۷۵	۵	صدر میں نہ ہو	صدر میں ہو
۸۰	۱۷	بھیجدی جایا کرے	بھیجدیا جایا کرے

۱	۲	۳	۴
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱	۱۶	سررستہ دار	سررشتہ دار
۸۳	۸	لئے فورا	لئے فوراً
۸۵	۱۱	وغیر دعوے	وغیرہ دعوے
"	۲۱	کالیخاں کا) حاصل نہیں	کالیخاں کا ہی) استحقاق حاصل نہیں
۸۶	۱۲	سرٹفکٹ	سرٹیفکیٹ
۸۷	۸	تجوزیں	تجویزیں
۹۱	۹	ہونی چاہے	ہونی چاہیئے
۹۸	۲۰	تنخواہ (۱۵۶)	(۱۵۶) تنخواہ (۱۵۶)
۹۹	۱۲	جوجو پچھلے دین	جوجو پچھلی دین
۱۰۰	۲۱	تنخواہدار (۱۵۷)	(۱۵۷) تنخواہ (۱۵۷)
۱۱۰	۱۶	زایدار [illegible]	زائد از [illegible]
۱۱۱	۱۳	سندریورہ	سندرپورہ
۱۲۲	۱	پرہی ڈیرہ دال دیں	پرہی ڈیرہ ڈال دیں
۱۲۳	۱۳	جرمانہ بیرون جدول (۱۰۸)	جرمانہ بیرون جدول (۱۸۰)
۱۲۷	۷	جوشل	جوڈیشل
۱۳۴	۱۴	چھپی کے	چھپی کے
"	۲۲	لعبدادیگی	بعد ادائیگی
۱۵۱	۱۳	دغیرہ رپورٹ	وغیرہ کی رپورٹ
۱۵۴	۱	قابل تسیلم	قابل تسلیم
۱۶۰	۲۳	(فوجداری ۲۹	(فوجداری ۲۹ جولائی ۱۸۹۵ء)

نقشہ مقیدان مدیونان نادہند بابت ماہ ... سنہ ... محکمہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
نمبر شمار	تعداد مقدمات جنمیں تجویز مقیدی مدیونان ہوئی۔	تعداد مدیونان	تعداد زر ڈگری جو باقی ذمہ مدیونان ہے۔	تعداد قید جملہ مدیونان جو اس ماہ میں تجویز ہوئی	تعداد خوراک جو اون کے واسطے ڈگریداران نے داخل کی	تعداد ایام قید جملہ مدیونان	تعداد روپیہ جو اس ماہ میں مدیونان مقیدان ماہ حال نے داخل کیا	تعداد مدیونان جو مقید شدہ ماہ حال سے رہائی پا گئے۔	تعداد مدیونان باقیماندہ ماہ حال	تعداد مدیونان مقید ماہ گزشتہ	تعداد روپیہ جو ماہ گزشتہ کے مدیونان نے داخل کیا۔	تعداد مدیونان جو رہا ہوئے۔	تعداد مدیونان باقیماندہ ماہ گزشتہ	تعداد جملہ مدیونان مقیدان ماہ حال یعنی میزان خانہ نمبر (۱۰) و (۱۴)	کیفیت

تمام شد نقشہ جات کتاب مجموعہ ہدایات

نقشہ چھانٹ دفتر محکمہ بابت ماہ سنہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
صیغہ عدالت دیوانی				صیغہ فوجداری			میزان کل	کیفیت
نمبر	اجرا	تنقیحات	میزان	نمبر	تنقیحات	میزان		

نقشہ تعداد خوراک مدیونان نادہندہ بحساب فی یوم

۱	۲	۳	۴	۵	۶
نمبر شمار	ہدایت	بنابر اشخاص درجہ ادنیٰ	بنابر اشخاص درجہ اوسط	بنابر اشخاص درجہ اعلیٰ	کیفیت
۱	بموجب ہدایت نمبری (۱۱۸) مجریہ ۱۲ دسمبر سنہ [illegible]ء	۱/	۲/	۴/	
۲	بموجب ہدایت مجریہ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء	۳/	۴/	۶/	(نوٹ) یہ ہدایت بوجہ گرانی نرخ غلہ جاری ہوئی اور تا گرانی نرخ غلہ اسکے موافق خوراک دیا جانا قرار پایا۔

نقشہ کارگزاری متعلقہ علاقہ غیر مرتبہ تھانہ ـــــ تحت نظامت ـــــ تاریخ ـــــ ماہ ـــــ سنہ ـــــ متعلق باب نمبر (۵۲۸)

نمبر		خانہ	
۱		تاریخ وقوع واردات بقید وقت سرزدگی واردات	
۲	حالات موقع	جائے محل واردات	
۳		قسم واردات چوری وغیرہ	
۴		کیفیت اس حال کی کہ اگر واردات بحالت وقت شب جائے قیام پر سرزد ہوئی تو سفر کنندگان نے اطلاع اپنے قیام کی سکنائے دیہہ کو موافق ضابطہ کے دی یا نہیں اور چوکیدار تھا یا کیا اور کہاں قیام کیا گیا۔	
۵		مدعی	
۶		مدعا علیہ	
۷		دعوے	
۸		تعداد مال مسروقہ یا مغزوبہ	
۹		ثبوت مال متدعویہ	
۱۰		حالی بدرقہ ہمراہی اگر مال پانچسو روپیہ سے زاید ہو	
۱۱		مردمان بدرقہ از قسم سپاہیان یا ہتھیار بند تھے یا کہ ملازمان خانگی وغیرہ	
۱۲		تعداد سراغہائے مجرمان	
۱۳		منتہی سراغ	
۱۴		سراغ برآری کس کے ذریعہ سے ہوئی یعنی کسی ملازم سرکاری ذکی یا کہ سکنائے دیہہ نے خود	
۱۵		سکنائے موقع کارروائی سراغ میں کہاں تک شریک رہے اور جانب مدعی سے کون شریک تھا۔	
۱۶		موقع واردات سے محل منتہی سراغ تک درمیان میں کون کون موضع کی سرحد آئی اور ان دیہات سے کون کون آدمی کہاں تک شریک رہے۔	
۱۷		انتہائے سراغ پر علاقہ داران غیر کو موافق ضابطہ اطلاع دی گئی یا نہیں اور دی گئی تو کیا نتیجہ ہوا	
۱۸		خانہ کیفیت۔ اگر کوئی حال اور معلوم ہو تو خانہ کیفیت میں درج کر دینا چاہیے۔	

نمونہ فارم ضمانت نامہ معہ مسد استقرار حق سبگائی

نام محکمہ جہاں ضمانت داخل ہو تاریخ تحریر ضمانت عنوان مقدمہ

مدعی مدعا علیہ دعوے

منکہ ولد قوم ساکن عمر پیشہ ہوں

جو کہ مقدمہ میں محکمہ ہذا ضمانت تا وانی ( ) روپیہ میعادی ( ) حسب شرائط ذیل کہ

مطلوب ہے لہذا میں اپنی راضی خوشی سے اقرار کرتا ہوں کہ بموجب حکم عدالت حسب شرائط مندرجہ بالا پابندی رکھاؤنگا اگر کوئی امر خلاف شرط ہو جائے تو زرتاوان مندرجہ ضمانت نامہ ہذا اپنی ذاتی جائداد سے مظہر ادا کردیگا درصورت نہ ادا کرنیکے سرکار کو وصول کا اختیار ہے اور اگر مقر کی سازش سے خلاف ورزی شرائط نامہ کی ثابت ہو جائے تو علاوہ تاوان مندرجہ ضمانت نامہ کے بجرم عدول حکمی مستوجب سزا بھی ہونگا لہذا یہ ضمانت نامہ لکھدیا فقط العبد

(۱۳) دربارہ تجہیز و تکفین نعش لاوارث بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۰) (فوجداری ۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)
(۱۴) دربارہ اختیارات تحصیلداران بابت تحقیقات مقدمات ہلاکت انسان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۱) (فوجداری ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)
(۱۵) امتحان پوسٹمارٹم کے لیے تھانہ دار ہاسپٹل اسسٹنٹان کو طلب نہ کیا کریں بلکہ نعشوں کو قریب کے شفاخانہ میں بھیجا کریں۔ (فوجداری ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء)
(۱۶) دربارہ تحقیقات مقدمات ہلاکت انسان بذریعہ عرضی گمنام بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۲۸) (فوجداری ۹ جولائی ۱۹۰۷ء)

(۵۵) ہنڈاون (۵۶۱) (۱) دربارہ منظوری ہنڈاون روکڑ نظامت ہنڈون متعلق صیغہ عدالتین تجویز ہوئی کہ یہ بات نامناسب ہے کہ صرافان پر اس معاملہ میں جبر کیا جاوے اور انکو ہنڈاون نہ دیا جاوے پس ڈگری داروں کے روپیہ کی ہنڈاون تو دس روپیہ سے دلوادیا کرے اور باقی روپیہ صیغہ عدالت کی ہنڈاون حسب قاعدہ صیغہ کلکٹری فیصدی چار آنہ راج سے دلوائی جاوے (دیوانی ۲۵ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ ہنڈاون اسٹامپ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲۶) (دیوانی ۱ مئی ۱۸۹۹ء)
(۳) ہنڈاون کی رقم ذمہ مدیون رہنی چاہیے ڈگری میں مجرا نہ ہونی چاہیے (دیوانی ۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۵۶) ہنڈوی (۵۶۲) (۱) دربارہ نہ لئے جانے ہنڈوی بمقدمات تکمیل بیعنامہ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۵۵) (دیوانی ۷ اگست ۱۹۰۵ء)

تمام شد کتاب مجموعہ ہدایات غیر مطبوعہ

ہوں اونکا مقدمہ مرتب کیا جاوے یا نہیں اور نعش کا بالعموم معائنہ ڈاکٹری نہ ہوا کرے۔ اسپر تجویز ہوئی کہ جب حسب ہدایت نمبری ۱ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبری ۵۰ سنہ ۱۸۸۴ء و ۱۹ سنہ ۱۸۸۷ء مقدمات ہلاکت انسان (خواہ ہلاکت بذریعہ غرقید گی ہو یا دوسرے طورپر) مرتب ہوکر محکمہ عالیہ تک آتے ہیں اور مرگ اتفاقیہ اسی سے مراد ہے کہ جو موت غیر معمولی ہو تو ترتیب مسلہ کا بند کیا جانا یا ایسی صراحت کیا جانا کہ فلاں فلاں قسم کے مقدمات بنائے جاویں بے ضرورت ہے بموجب ہدایات سابقہ عمل رہنا چاہئے اور نعش کے معائنہ کی بابت جداگانہ ہدایت جاری ہوچکی ہے کہ بصورت مشتبہ ہونیکے نعش کا معائنہ ڈاکٹری کرایا جاوے ورنہ ضرورت نہیں ہے۔ (فوجداری ۳ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۱۰) گیرانی کو جواب لکھا جاوے کہ جو لاوارث بیمار سخت ہو جاوے یا جو نعش مشتبہ نظر آوے وہ بموجب ضابطہ شفاخانہ میں بھیجے جانیکے قابل ہی ہے اور جو لاوارث قحط زدہ قضاءً فوت ہو جاوے اور اوسکی وفات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ پایا جاوے اوسکی نعش شفاخانہ میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ رج سے حسب قاعدہ اگر ہندو ہو داغ دیا جاتا ہے مسلمان ہو تو اوسکو کفن دیکر دفنایا جاتا ہے اب رہا یہ امر کہ ایسے لوگ جو نعش وغیرہ کو لیجاتے ہیں بوجہ قحط گانوں سے اوٹھ گئے سو اگر یہ امر واقعی ہے تو تھانہ دار بطور خود اسکا انتظام کرکے لاوارث بیمار و نعش مشتبہ کو شفاخانہ بھجو اسکتا ہے اور اوسکے صرفہ کی منظوری ہوسکتی ہے لیکن اگر ایسے اشخاص کا گانوں سے اوٹھکر چلا جانا غیر ثابت ہو تو اس بے ضرورت صرفہ کا افسر جوابدہ ہوگا (فوجداری ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۱۱) مقدمات فوتیدگی اتفاقیہ میں ظروف گلی رسی گھاگرہ لوگڑی وغیرہ جو مغروق کی ہوں عموماً تھانہ سے نظامت میں ہمراہ مسل نہ بھیجی جایا کریں بلکہ جن مغروقوں کے وارث نہ ہوں صرف اون کا مال بدستور نظامت میں آیا کرے اور جنکے وارث ہوں اونکا ایسا مال بہ شہادت پٹیل پٹواریان یا تعلقدار وغیرہ وارثان مغروق کو سپرد کرکے ہدایت کردیجایا کرے کہ تا فیصلہ اخیر اوس مال کو بحفاظت رکھیں تاکہ کسی عدالت کو اگر اوسکے ملاحظہ کی ضرورت ہو تو ملاحظہ ہوسکے۔ (فوجداری ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۲) دربارہ برآمد ہونے زہر جلی ہوئی راکھہ متوفے سے بشرح نمبر (۳) باب نمبر ۱۲/۲ (فوجداری ۲۹ اگست سنہ ۱۹۰۳ء)

بیرونی نشانات ضربات ہاسپٹل اسسٹنٹ بموجودگی عہدہ دار پولیس ورشتہ دار متوفی وذمہ دار دیہہ کے دیکھے اور جو ضربات کہ شہادت پیش کردہ پولیس سے مطابق نہوں اون کی اطلاع ناظم تھانہ دار یا اعلٰے افسر پولیس کو دے اور پولیس اور عہدہ داران رلج کل باتوں کی اطلاع جو اون کے امکان میں ہو اوسی وقت کہ جسوقت نعش جہت امتحان بھیجی جاوے ہاسپٹل اسسٹنٹ کو دیا کریں پولیس اور عہدہ داران متعلقہ کو حسب رائے گیرائی عملدرآمد کرنے میں ہوشیاری کرنی چاہئے (رائے گیرائی) جب نعش شفاخانہ میں پہونچے تو ڈاکٹر کو چاہئے کہ ضربات بیرونی بمواجہ وارث وذمہ دار دیہہ ہمراہی نعش کے معائنہ کرے اور صورت حال سے اوسکی مطابقت کرے اگر ضربات موافق صورت حال مرتبہ پولیس کے ہی ہوں تو رقعہ بنام پولیس اونھیں ہمراہیان کے ہاتھہ اسمضمون کا بھیجدیوے کہ ضربات بیرونی موافق صورت حال کے ہیں اور جو اختلاف معلوم ہو تو وارث ذمہ دار کو وہ ضربات دکہلاکر استفسار کرے کہ یہ ضرب تمنے صورت حال میں کیوں نہیں لکھوائی اور چونکہ جہاں شفاخانہ ہوتا ہے وہاں تھانہ بھی ہوتا ہے اسلئے افسر ومحرر کو بلواکر وہ ضربات دکہلادے کہ جو صورت حال میں درج نہیں ہیں اور جہاں تھانہ نہیں ہوتا یا افسر ومحرر تھانہ میں موجود نہ ہوں تو کسی شخص اہلکار یا ناظر نظامت کو بذریعہ رقعہ طلب کرکے اوسکی تصدیق ڈاکٹر کرالیوے اور تھانہ وتحصیل ونظامت بھی اوسجگہ نہ ہو اور گانوں کسی ٹھکانہ کا ہو تو مردمان ٹھکانہ کو بلاکر اون ضربات کی جو صورت حال سے زیادہ ہوں شہادت کرالیوے اور اسقدر کارروائی کے بعد اطلاع اسکی محکمہ گیرائی میں بالا بالا ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانہ بھیجدیا کرے تاکہ معرفت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اسکی تحقیقات فوراً ہوجایا کرے فوجداری ۳ ستمبر ۱۸۹۵ء)

(۷) دربارہ ترمیم دفعہ (۶) ہدایت ۳ ستمبر ۱۸۹۵ء بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۴۱) (فوجداری ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۸) دربارہ تنسیخ ہدایت نمبری (۴۷) مجریہ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۴ء بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۴) (فوجداری ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء)

(۹) ناظم مالپورہ وتوراواٹی نے لکھا کہ کان یا چاہ کھودتے وقت ڈہاوہ ٹوٹ جاوے یا دیوار گرجاوے یا درخت یا مکان پر سے گرجاوے یا بجلی گرنے یا ندی میں بہہ جانے سے جو اموات واقع

اپیل میں ہوتی رہے اور حکام ماتحت کو بھی بغرض تعمیل مطلع کیا جاوے (عام ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۱ء)

(۳) درباره صحت ہدایت نمبری (۷) ۱۸۹۶ء بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۴۳) (عام ۶ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۴) درباره تصحیح ہدایت جرمانہ نسبتی اہلکاران بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۴۳) (عام ۱۳ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۵) درباره تصحیح ہدایت چھانٹ دفتر بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۴۳) (عام ۲۹ مئی ۱۹۰۲ء)

ہرجہ (۵۵۹)

(۵۵۹) (۱) درباره تجویز ہرجہ مویشی لاوارث بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۳۶) (فوجداری ۱۱ جنوری ۱۸۹۰ء)

(۲) درباره تجویز ہرجہ بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۲۲۶) (فوجداری ۲۔ اپریل ۱۸۹۰ء)

ہلاکت انسان (۵۶۰)

(۵۶۰) (۱) درباره تحریر شہادت وطلبی ڈاکٹر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۶۰) (فوجداری ۱۲ فروری ۱۸۹۱ء)

(۲) درباره مقدمہ ہلاکت وتجویز سزا وحصول منظوری محکمہ عالیہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۹۲) (فوجداری ۱۰ جنوری ۱۸۹۳ء)

(۳) درباره اطلاع عدمی وقوعہ واردات باعث ہلاکت انسان بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۲) (فوجداری ۲۱۔ اگست ۱۸۹۵ء)

(۴) درباره اطلاع عدمی وقوعہ واردات باعث ہلاکت انسان بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۲) (فوجداری ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۵) بمقدمہ تحقیقات فوتیدگی ایک مسافر راہرو تجویز ہوئی کہ اگر نعش مشتبہ نہ ہوتو اوسکا معائنہ ڈاکٹری کرانا ضرور نہیں ہے (فوجداری ۲۲ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۶) جملہ ہاسپٹل اسسٹنٹان مفصلات کو متنبہ کردیا گیا ہے کہ تمام امتحانات پوسٹمارٹم ودیگر امتحانات طبی متعلقہ فوجداری کرنے میں بہت ہوشیاری کو کام میں لائیں اون کو یہ حکم دیدیا گیا ہے کہ بذات خود امتحانات کیا کریں اور کسی حالت میں اون امتحانات کا کام کسی دوسرے شخص کو سپرد نہ کریں اور اپنے نتیجہ کی رپورٹ فوراً ناظم یا تھانہ دار کے پاس بھیجدیا کریں اور حسب رائے گیرائی تمام

باب نمبر(۵ ۴۶) (فوجداری ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء)

(۹) دربارہ بیان حلفی وکلائے خانگی ٹھکانہ جات بمقدمات منظوری اغلاس بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۵ ۳) (دیوانی ۸- اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۱۰) دربارہ سزایابی وکیل سررشتہ واجازت مختار کاری بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۳ ۱۳۳) (دیوانی ۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۱) دربارہ دائری نالش وکیل ٹھکانہ ازجانب رعایا ٹھکانہ بلا اختیار جائز بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۳ ۱۴۳) (عام ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۲) دربارہ لئے جانے کاغذ تقرری وکیل خانگی ٹھکانہ جات بشرح نمبر(۱۶) باب نمبر(۳ ۱۷۳) (عام ۲۹- اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۳) دربارہ تقرری وکیل خانگی ٹھکانہ جات بشرح نمبر(۲۰) باب نمبر(۳ ۱۷۳) (دیوانی ۱۸ جون سنہ ۱۹۰۲ء)

(۱۴) دربارہ معطلی گوری شنکر وکیل سررشتہ بقصور استعمال الفاظ خلاف داب عدالت بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۴ ۴۴) (عام ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء)

باب (۵)

۵) ہبہ نامہ (۵۵۷) | (۱) دربارہ رجسٹری ہبہ نامہ جائداد عطیہ راج بشرح نمبر(۸) باب نمبر(۲۷۱) (دیوانی ۱۵- اگست سنہ ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ تاوان ہبہ نامہ متعلق جائداد واقع سرو بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۱۲۶) (دیوانی ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء)

۵) ہدایت (۵۵۸) | (۱) دربارہ تصحیح ہدایت نمبری (۱۷) مجریہ سنہ ۱۸۹۴ء بابت قرضہ مقسوطہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر(۳ ۱۴۳) (دیوانی ۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۲) جو ہدایت وقتاً فوقتاً محکمہ عالیہ سے جاری ہوں اونکی نقل تختہ پر چسپاں کردیجایا کرے اور حکام ماتحت بھی اپنے اپنے درعدالت پر بغرض اعلان عام اوسکی نقل چسپاں کردیا کریں اسکی تعمیل محکمہ

واپس لینے اس وصیت نامہ کا ہے اسلئے کہ ہر وارث جائز اپنے مورث کا قایم مقام بعد وفات مورث عدالت میں شمار کیا جاتا ہے (دیوانی ۲۴-۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ عذرداری متعلق وصیت نامہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۵۱) (دیوانی ۱۷ جولائی ۱۸۹۷ء)

وقت کچہری (۵۵۵) (۱) دربارہ تعین وقت کچہری جملہ محکمات بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳) (۵۵۵) (عام ۲۴ مئی ۱۸۸۹ء)

(۲) جملہ محکمات ماتحت صیغہ عدالتین میں بموسم گرما صبح سے دوپہر تک اور بموسم سرما دس بجے سے چار بجے تک چھ گھنٹہ ایک وقت کچہری ہوا کرے (عام ۲ مئی ۱۸۸۸ء)

وکلائے ٹھکانہ جات وخانگی وسررشتہ (۵۵۶) (۱) دربارہ پیروی وجوابدہی مختنانہ وکلائے (۵۵۶) سررشتہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۵۷) (دیوانی ۱۲ فروری ۱۸۸۷ء)

(۲) چند مدعا علیہم کی طرف سے ایک وکالت نامہ تحریر ہو کر ایک وکیل جوابدہی کے لئے مقرر ہو سکتا ہے (کندن لال بنام بالا بخش (فوجداری ۵-اپریل ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ مختنانہ مقدمات صیغہ فوجداری وکلائے سررشتہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۵۷) (فوجداری ۵ نومبر ۱۸۸۹ء)

(۴) دربارہ پیش ہونے نالش گماشتہ یا وکلائے خانگی کے نام سے بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۵۰۳) (دیوانی ۵ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ پیروی وکیل خانگی ٹھکانہ بمقدمات رعایا، و ذاتی ٹھکانہ وتعمیل ہدایت نمبری (۱۳۸) ۱۸۸۵ء بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱۷۳) (دیوانی ۷ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۶) دربارہ دائری نالش وکیل ٹھکانہ از جانب رعایا بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۷۳) (دیوانی ۲۱ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۷) دربارہ اندراج ولدیت وقومیت وسکونت وکلائے سررشتہ بمقدمات ذاتی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۵۸) (دیوانی ۲۳ جون ۱۸۹۹ء)

(۸) دربارہ پیش ہونے مرافعہ رعایائے ماخوذ ٹھکانہ جات بواسطۂ وکلاء ٹھکانہ (بشرح نمبر (۵۱)

نمبر (۹) باب نمبر (۲۸۰) (عام ۲۶ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۵۴۹) **واپسی عرائض (۵۴۹)** (۱) دربارہ واپسی عرائض بغرض ترمیم یا تکمیل بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۳۸) (فوجداری ۲۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۵۵۰) **واپسی مرافعہ (۵۵۰)** (۱) دربارہ واپسی مرافعہ بوجہ نقص ضابطہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۵۲) (فوجداری یکم جولائی ۱۸۹۹ء)

(۲) دربارہ واپسی مرافعہ ناتکمل بشرح نمبر (۵۵) باب نمبر (۴۶۵) (عام ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۵۵۱) **وارثان ڈگریدار متوفے (۵۵۱)** (۱) دربارہ داخلخارج نام وارثان ڈگریدار متوفے بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۳۹) (دیوانی ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۵۵۲) **وارثان مدیون متوفے (۵۵۲)** (۱) دربارہ چھوڑنے مکان بنابر بود و باش زوجہ و پسر مدیون متوفی ہنگام نیلام جائداد بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۵۴۶) (دیوانی ۱۶ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۵۵۳) **وراثت (۵۵۳)** (۱) دربارہ عطائے سرٹیفکٹ وراثت متوفی بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۳۰۱) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۸۹۴ء)

(۲) دربارہ وراثت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۵۴) (دیوانی ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۲/۳) دربارہ رسوم دعوے تبلیغ وراثت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۸۰) (دیوانی ۵ مئی ۱۹۰۱ء)

(۳) بمقدمہ ہیرالال بنام مرلیدہر تجویز ہوئی کہ مدعیکو بخشی رام کا وارث مانا گیا ہے پس اوس سے فیس وراثت لیلیجاوے (دیوانی ۱۱ جنوری ۱۹۰۶ء)

(۴) دربارہ تبنیت و وراثت متوفے و حقوق شرعی بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۲۰) (دیوانی ۲۸ جون ۱۹۰۶ء)

(۵) بمقدمہ ہیرالال بنام مرلیدہر مندرجہ نمبر (۲) باب ہذا تجویز ہوئی کہ وصول فیس وراثت کی بابت مزاحمت نہ کیجاوے (دیوانی ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء)

(۵۵۴) **وصیت نامہ (۵۵۴)** (۱) بمقدمہ مہرچند درخواست واپسی وصیت نامہ تجویز ہوئی کہ درحالیکہ خود کستورچند نے مہرچند کو اپنا اصلی پسر اور وارث جائز و مستحق ہونا اور کسی دیگر شخص نزدیکی حق دار کا نہ ہونا عدالت مجاز کے سامنے لکھوا دیا ہے اور اب کستورچند مرگیا تو بہرحال مہرچند مستحق

درخواست پر کارروائی ہوا کرتی ہے (کنی رام بنام مولچند) (دیوانی ۳۰-اگست ۱۹۰۲ء)
(۳۲) دربارہ وصول زرکمیشن نیلام بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۲۱۲) (دیوانی ۱۱ فروری ۱۹۰۴ء)
(۳۳) دربارہ نیلام جائداد مکفول شدہ ضمانت اجارہ بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۷) (دیوانی ۳۱-مارچ ۱۹۰۴ء)
(۳۴) دربارہ نیلام جائداد اور کی انعامی تنخواہدار جاگیردار بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۵۶) (دیوانی ۲۲-اگست ۱۹۰۴ء)
(۳۵) دربارہ تعین اسٹامپ پروانہ نیلام بابت حق راہنی بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۱۱۴) (دیوانی ۴ ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء)
(۳۶) دربارہ تشریح تعطیلات جنمیں نیلام ممنوع قرار پایا بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۴۶) (عام ۱۵ جولائی ۱۹۰۵ء)
(۳۷) دربارہ تعین اسٹامپ بنابر پروانہ نیلام جائداد مرہونہ بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۱۱۴) (دیوانی ۲۳-اکتوبر ۱۹۰۵ء)
(۳۸) دربارہ انکار مشتری نیلام بابت خریداری جائداد بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۵۸) (عام ۲۵-اکتوبر ۱۹۰۶ء)
(۳۹) دربارہ زرنیلام ورسید بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۲۶۵) (فوجداری ۳۰-اپریل ۱۹۰۸ء)
(۴۰) دربارہ اختیارات زنانی ڈیوڑہی متعلق نیلام جائداد بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۲۹۱) (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۱۰ء)

باب (و)

واپسی خط (۵۴۷) | (۱) دربارہ تقرر تاریخ پیشی بنابر واپسی خطار جسٹری شدہ بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۲۷۱) (دیوانی ۳ جنوری ۱۸۹۷ء) (۵۴۷)

واپسی روپیہ (۵۴۸) | (۱) دربارہ حصول منظوری محکمہ عالیہ بابت نقد واپسی طلب بشرح (۵۴۸)

(۱۹) دربارہ ذمہ داری مشتری نیلام بابت بولی خود بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۷۲) (دیوانی ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۲۰) دربارہ اجرائے اشتہار بابت نیلام بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۸) (دیوانی ۵ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۲۱) دربارہ عطائے پروانہ نیلام باخذ مہرانہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۱۴) (دیوانی ۱۲ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۲۲) دربارہ نیلام مال منقولہ و دریافت حال بقایا بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۸۔ فروری ۱۹۰۰ء)

(۲۳) دربارہ نیلام جائداد مدیون۔ مدیون ڈگریدار بذریعہ قرقی ڈگری بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۶۵) (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۰ء)

(۲۴) دربارہ کارروائی پروانہ نیلام بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۱۴) (دیوانی ۱۲ جون ۱۹۰۰ء)

(۲۵) دربارہ پروانہ نیلام و عبارت قبض و مہرانہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۱۴) (عام ۲۳۔ جولائی ۱۹۰۰ء)

(۲۶) دربارہ تیاری پروانہ نیلام موسومہ وکیل سرکار بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱۱۴) (دیوانی ۴ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۲۷) دربارہ زر نیلام جائداد مدیون متوفی لاوارث بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۱۴ فروری ۱۹۰۱ء)

(۲۸) دربارہ تعین کاغذ بنابر عرضی درخواست نیلام جائداد مدعا علیہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۷۵) (فوجداری ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

(۲۹) بروقت نیلام جائداد دفعہ (۹) ہدایت مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۸۹۰ء کی پوری پابندی ہونی چاہئے (منی بنام ناتھو) (دیوانی ۳ جون ۱۹۰۲ء)

(۳۰) دربارہ دریافت بقایا از محکمہ دیوانی شرقی و غربی بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۳۱) مدیون کی درخواست پر کارروائی نیلام کا ہونا خلاف عملدرآمد و ضابطہ ہے ڈگریدار کی

میں رکھنا چاہئے ۔ (دیوانی ۲۷ جولائی ۱۸۹۳ء)

(۸) درباره نیلام ورثہ پٹواره بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱۳) (دیوانی ۱۰۔ مارچ ۱۸۹۴ء)

(۹) درباره نیلام جائداد متعلقہ مندرجو ٹھکانہ سے حاصل کی گئی ہو بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۷۳) (دیوانی ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۴ء)

(۱۰) درباره استرداد بولی نیلام بوجہ بیشی قیمت بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۳) (دیوانی ۲۸۔ اپریل ۱۸۹۵ء)

(۱۱) درباره نیلام جائداد جاگیر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۲۲۔ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۱۲) بمقدمہ انگا وغیره بنام گھاسی تجویز ہوئی کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک مکان بود و باش زوجہ و پسران نابالغ اصل مدیون متوفے کے واسطے چھوڑ کر باقی مکانات نیلام کئے جاویں کیونکہ جائداد مدیون بہر حال اس قابل نہیں ہے کہ جس سے کل مطالبہ ڈگری بیباق ہو سکے (دیوانی ۱۶ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۱۳) درباره بولی نیلام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۷) (عام ۲۲ فروری ۱۸۹۸ء)

(۱۴) درباره تعین اسٹامپ بنا بر عرضی درخواست نیلام جائداد مدیون بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۵۲) (دیوانی ۲۔ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۱۵) درباره طریقہ کارروائی نیلام جائداد مدیون جبکہ ڈگریدار کے نام بولی ختم ہوئی ہو اور اوسنے تین چہارم باقیمانده کارو پیہ بہ میعاد پندره یوم جمع نہ کرایا ہو بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۱۲) (دیوانی ۳۔ مئی ۱۸۹۸ء)

(۱۶) درباره اندراج نام مشتری نیلام مال منقولہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۰۲) (دیوانی ۲۵۔ اگست ۱۸۹۸ء)

(۱۷) درباره وصول کمیشن نیلام مال لاوارث و دیگر اقسام بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۴۱۲) (فوجداری ۷ فروری ۱۸۹۹ء)

(۱۸) درباره نیلام زمین مزروعہ علاقہ کوٹہ قاسم بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۷۹) (دیوانی ۱۹ جنوری ۱۸۹۹ء

جاوے یا جو اشخاص قابل نگرانی قرار پاویں وقت دائری مقدمات ہیچون قسم اون کی نسبت بھی سزا تجویز کی جاوے (فوجداری ۳۱ جنوری ۱۹۰۴ء)

(۳) بذریعہ اشتہار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ جاگیرداران و معاملہ گزاران و پٹیل پٹواریان و زمینداران و نمبرداران و اجارہ داران وغیرہ بکھیا دیہات اس امر کی ذمہ داری اپنی سمجھیں کہ اونکی دیہہ میں ساخت نمک کی کارروائی بالکل نہ ہونے پاوے اگر برخلاف اسکے ظہور میں آئیگا اور تحقیقات سے یہ امر ثبوت کو پہونچ جاویگا کہ فلان نمبردار معاملہ گزار وغیرہ بکھیا دیہہ نے نگرانی نہیں کی یا او سنے نگرانی میں کسی قسم کی پہلوتہی کی تو اوسکو بھی سرکاری ملزم ساخت نمک سے قرار دیا جاکر تجویز تدارک اوسکی نسبت عمل میں آویگی۔ (فوجداری ۱۱ مئی ۱۹۰۴ء)

(۵۴۶) **نیلام (۵۴۶)** (۱) درباره دینے زر نیلام مدعی کو بصورت عدم وصول جواب بقایا بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۱۱ اکتوبر ۱۸۸۶ء)

(۲) درباره وصولی کمیشن نیلام بحالت منظوری و مستردی نیلام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۱۲) (دیوانی ۱۰ دسمبر ۱۸۸۶ء)

(۳) درباره عطائے پروانہ بہ مشتری نیلام بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۱۴ اپریل ۱۸۸۷ء)

(۴) بمقدمہ جشن رام بنام سر برام جہنت جاندار و مدیون لالہ ... میں بنام ڈگریدار نیلام ہوئی۔ جواہر لال نے درخواست اضافہ پیشکی اوسپر دوباره بولی کرائی گئی اور الف ... میں بنام شیونا تھ رائے بولی ختم ہوئی مشتری نیلام سابق نے مرافعہ کیا اسپر تجویز ہوئی کہ جب تاریخ نیلام مقرر ہو کر بہ مجمع عام بولی نیلام کی ہوتی ہے تو کسی کی درخواست اضافہ پر نیلام منسوخ نہوا کرے (دیوانی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۵) درباره میعاد تنسیخ نیلام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱۲) (دیوانی ۱۵ ستمبر ۱۸۹۰ء)

(۶) محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ اگر آمیر میں مکان قرق ہوا ہے تو معرفت تھانہ دار آمیر کے کارروائی نیلام کی کرائی جاوے اور اوسکو مفصل حالات قرقی و نیلام سے اطلاع دیجاوے تاکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو (فوجداری ۴ مئی ۱۸۹۳ء)

(۷) اگر مدیون موجود نہ ہو اور مکان نیلام شدہ میں اوسکی کوئی چیز نکلے تو اوسکو بلحاظ سرکاری

دادرسی کرائی جاوے برآں تجویز ہوئی کہ جب شرع میں نکاح خوانی کے واسطے کسی خاص قاضی یا نکاح پڑہانے والے کی تخصیص نہیں رکہی گئی ہے تو اسبات کی پابندی کہ سوائے مدعی کے اور کوئی شخص نکاح نہ پڑہاوے غیر واجب ہے احکام شرع عام طور پر کسی کی نکاح خوانی کے مانع نہیں ہیں نہ مدعی کے پاس حق قضاء کی بابت کوئی سند ہے لہذا دعوے خارج کیا جاوے (قاضی منیر الدین بنام انور خاں (فوجداری ۲۷ فروری ۱۸۹۵ء)

(۳) دربارہ نکاح عورت بالغہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۰۸) (فوجداری ۱۹ نومبر ۱۸۹۶ء)

نگرانی (۵۴۴) (۱) دربارہ کالعدم کئے جانے کارروائی بوجہ نقص ضابطہ بصیغہ نگرانی بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۵۰۲) (دیوانی ۸ اکتوبر ۱۸۹۵ء) (۵۴۴)

(۲) دربارہ شمار میعاد مرافعہ اون مقدمات کے جو بنا بر نگرانی محکمہ بالادست میں جاتے ہیں بشرح نمبر (۲۵) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۱۸ مئی ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ نگرانی مقدمات منفصلہ بطلبی نقشہ ماہواری بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۲۵) (فوجداری ۷ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۴) ناظم اپنے نائب یا تحصیلداروں کی امسلہ بصیغہ نگرانی معرفت محکمہ اپیل کے بھیج سکتے ہیں فوجداری میں بھیجنا خلاف ہدایت ہے (فوجداری ۲۹ مئی ۱۹۰۲ء)

(۵) دربارہ نگرانی و واپسی مقدمہ بمبر سابق بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۳۴۷) (فوجداری ۲۶ فروری ۱۹۰۷ء)

(۶) دربارہ نگرانی و منسوخی تجویز ماتحت بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء)

نمک (۵۴۵) (۱) جب مقدمات نمک سازی کے فیصلہ نظامت سے کئے جاویں تو اوسکی اطلاع عبد القدیر خاں انسپکٹر نمک کہاری کو دیدیا کرے (فوجداری ۳ دسمبر ۱۹۰۳ء) (۵۴۵)

(۲) بروقت دائری مقدمہ ساخت نمک جسطرح ملزمان ساخت نمک کو سزا دیجاتی ہے اوسیطرح اوس دیہہ کے مہیا یا جاگیردار یا نمبردار وغیرہ کی نسبت بھی جس دیہہ میں ساخت نمک کی کارروائی ظہور میں آوے تجویز تدارک مناسب کی جاوے اور جن اشخاص پر نگرانی کا بار ڈالا

نہیں ہے (فوجداری ۱۵ دسمبر ۱۸۹۴ء)

(۵۳۸) **نقل سبب ناراضی (۵۳۸)** (۱) مثل عرضی دعوے کے سبب ناراضی کی نقل بھی اپیلانٹ کو پیش کرنا چاہئے اور وہ نقل رسپانڈنٹ کے پاس بھیجی جاوے تاکہ رسپانڈنٹ جوابدہی کیلئے مستعد ہوکر حاضر عدالت ہو (نندا بنام لکھن لال) (دیوانی ۳۱ جولائی ۱۸۸۶ء)

(۵۳۹) **نقل مختار نامہ (۵۳۹)** (۱) درباره نقل مختار نامہ مصدقہ ریاست ہائے غیر بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۳۶۷) (دیوانی ۸ - اگست ۱۸۹۷ء)

(۲) درباره عرضی جسکے ساتھ نقل مختار نامہ عام پیش کیجاوے بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۵۲) (عام ۴ جون ۱۹۰۷ء)

(۵۴۰) **نقل نظر ثانی (۵۴۰)** (۱) درباره لئے جانے نقل نظر ثانی از پیش کنندہ و بھیجنے نزد فریق ثانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۱۳) (فوجداری ۱۰ - اپریل ۱۸۸۸ء)

(۵۴۱) **نقل نقشہ (۵۴۱)** (۱) درباره نقل و اجرت نقل نقشہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴) (دیوانی ۱۷ فروری ۱۸۹۸ء)

(۵۴۲) **نقلنویسی (۵۴۲)** (۱) ایک نقل حکم فوجداری دیکھا گیا جسمیں خلاف ہدایت مجریہ سابقہ قریب نصف کاغذ کے دونوں طرف حاشیہ چھوڑا گیا اور حروف لمبے لمبے لکھکر اجرت کو بڑھایا گیا لہذا تجویز ہوئی کہ نقلنویسان کو تاکید کی جاوے کہ نقل حکم بموجب ہدایت محکمہ عالیہ لکھی جاویں خلاف حکم نہ لکھی جاویں (فوجداری ۲۹ - اگست ۱۸۹۵ء)

(۲) درباره تعین اجرت نقل حکم بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۵) (عام یکم دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۳) درباره تحریر نقل بموجب ہدایت بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۸) (دیوانی ۲ - جولائی ۱۹۰۷ء)

(۵۴۳) **نکاح (۵۴۳)** (۱) محکمہ اپیل میں نقشہ نکاح خوانی آنے کی ضرورت نہیں ہے سابق سے جسطرح فوجداری میں نقشہ مذکور آتا ہے آتا رہے جب کبھی محکمہ اپیل وغیرہ میں کسی مقدمہ میں اس نقشہ کے ملاحظہ کی ضرورت یا کوئی حال طلب کرنا ہو تو محکمہ فوجداری اور قاضی شہر سے کر لیا جایا کرے (دیوانی ۵ جنوری ۱۸۹۵ء)

(۲) مدعی نے دعوے کیا کہ مدعا علیہ نے میرے حق قضاء کے متعلق نکاح پڑھاکر حق نکاح خوانی لیلیا

(۲) دربارہ نقل و اجرت نقل تنقیح بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲) (دیوانی ۱۲ - مارچ ۱۹۰۱ء)

نقل حکم (۵۳۶) | (۱) بوصول کیفیت نظامت توراواٹی دربارہ دئے جانے نقل ڈگریات عدالت دیوانی برکاغذ اسٹامپ ۸ مرزائدازدوصد روپیہ تجویز ہوئی کہ اب تک جسطرح کارروائی ہوتی ہے بالفعل اوسیطرح رہے جدید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے (دیوانی ۱۰- اگست ۱۸۸۶ء) (۵۳۶)

(۲) دربارہ نقل حکم مقدمات منظوری افلاس بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۲۳ دسمبر ۱۸۹۰ء)

(۳) سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ اگر کوئی شخص بغرض حصول نقلحکم ہمروزہ ڈبل فیس داخل کرے تو نقل مطلوبہ اوسی روز دیدیجایا کرے یا حسب معمول کارروائی کی جاوے برآں جواب لکھا گیا کہ جسطرح ابتک عملدرآمد چلا آتا ہے اوسیطرح پر رہنا چاہیئے جدید دستور جاری ہونا مناسب نہیں ہے (دیوانی ۳۱- اگست ۱۸۹۲ء)

(۴) دربارہ اجرت نقلحکم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳) (دیوانی ۱۴ جون ۱۸۹۳ء)

(۵) دربارہ دادستد نقل حکم و مجرائی ایام تیاری بشرح نمبر (۲۱) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء)

(۶) دربارہ دستخط نائب جی برنقول احکام محکمہ اپیل بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۲۵۲) (عام ۱۹- اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۷) دربارہ شمول نقل حکم ہمراہ مرافعہ بیضابطگی بشرح نمبر (۵۹) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۳ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۸) دربارہ مجرائی ایام تیاری نقلحکم بہ میعاد مرافعہ بشرح نمبر (۹۲) باب نمبر (۴۶۵) (عام ۱۱- اپریل ۱۹۰۰ء)

(۹) دربارہ اجرا میں پیش کئے جانے اوس نقل حکم کے جو بنا بر مرافعہ حاصل کیا گیا ہو بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۸) (دیوانی ۲- جولائی ۱۹۰۰ء)

نقل رپورٹ افسر (۵۳۷) | (۱) بمقدمہ بھیکا بنام کلو ناظم جی دوسہ نے لکھا کہ رپورٹ افسر کی نقل ہم دیسکتے ہیں یا نہیں برآں تجویز ہوئی کہ حسب رائے سرداران اپیل ایسی نقل دیا جانا مناسب (۵۳۷)

(۵۳۱) **نقشہ وصولی رسوم (۵۳۱)** | (۱) دربارہ ارسال کرنے نقشہ وصولی رسوم ہمراہ نقشہ ماہواری بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۴۷) (دیوانی ۲۲ جون سنہ ۱۸۹۰ء)

(۵۳۲) **نقصان رسانی (۵۳۲)** | (۱) دربارہ پیروی و جوابدہی بمقدمات نقصان رسانی منجانب مدعاعلیہ ماخوذ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۲۳) (فوجداری ۲۳-اگست سنہ ۱۸۹۷ء)

(۲) بمقدمہ دیال سنگھ بنام بھولا مالی وغیرہ تجویز ہوئی کہ جب دھوراجا کا پھوڑا گیا اور مدعیان کی طرف سے بصیغہ فوجداری دعوے ہونے پر نسبت مدعاعلیہم تجویز سزائے جرمانہ کی گئی تو اب ان کے نقصان کے دعوے کو زر تقدر کے دعوے سے مطابقت نہیں پائی جاتی (دیوانی ۴-۲-مئی سنہ ۱۹۰۵ء)

(۵۳۳) **نقل اظہار (۵۳۳)** | (۱) دربارہ دئے جانے نقل اظہار مرتبہ علاقہ غیر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۳) (دیوانی ۲۱-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

(۵۳۴) **نقل تجویز (۵۳۴)** | (۱) دربارہ بھیجنے نقل تجویز مقدمات بہ محکمہ بخشی خانہ فوج بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۲۹) (فوجداری ۳۰-اگست سنہ ۱۸۹۷ء)

(۲) مقدمہ منفصل ہونے کے بعد اتفاق میں عذرات پیش کرنے کی غرض سے فریق مقدمہ کو نقل تجویز دئے جانے میں کوئی قباحت نہیں ہے (شاہجہان بیگم بنام نعیم الدیخان وغیرہ) (دیوانی ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۹۷ء)

(۳) دربارہ قاعدہ حصول نقل فیصلہ نظر ثانی اور نظر ثانی مکرر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۸) (عام ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۸ء)

(۴) دربارہ بھیجنے نقل فیصلہ ہمراہ وارنٹ قید محکمہ فوجداری میں بمقدمات خفیف بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۲۵) (فوجداری ۹ جون سنہ ۱۸۹۸ء)

(۵) دربارہ ارسال نقل تجویز ان مقدمات کے جو صیغہ کلکٹری سے سپرد فوجداری ہوں بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۱۴) (فوجداری ۱۸ جون سنہ ۱۹۰۵ء)

(۵۳۵) **نقل تنقیح (۵۳۵)** | (۱) دربارہ دئے جانے نقل تنقیح فریقین کو بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۶۵) (دیوانی ۱۵-اگست سنہ ۱۸۹۹ء)

محکمہ اپیل بنا برنگرانی بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۱۲۵) (فوجداری ۷ دسمبر ۱۸۹۹ء)

نقشہ کارگزاری (۵۲۷) | (۱) درباره ترتیب نقشہ کارگزاری بابت مقدمات مرافعہ منفصلہ (۵۲۷)

ناظم و مختاران عدالت بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۴۶۵) (دیوانی ۹ فروری ۱۸۸۸ء)

(۲) نقشہ جات ماہواری میں ایک خانہ مقدمات نمبر سابق صیغہ فوجداری کا اور ایک خانہ اختلاف رائے عدالت دیوانی کا ایزاد کیا جاوے (عام ۳۱- مارچ ۱۸۸۸ء)

(۳) درباره اندراج مرافعہ جات خارج المیعاد وغیرہ بہ نقشہ کارگزاری بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۳) (دیوانی ۱۴- اکتوبر ۱۸۹۷ء)

(۴) نقشہ جات کارگزاری دوسرے مہینے کی ۷ تاریخ تک محکمہ اپیل میں پہونچ جایا کریں- دیر سے آنے میں بازپرس ہوگا (عام ۲۴- اگست ۱۸۹۹ء)

(۵) وقت پر صحیح نقشہ آتے رہنے کا انتظام کیا جاوے ورنہ تدارک ہوگا- (عام ۲۶ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۶) اگر ہر ماہ کی ۸- تاریخ تک صحیح نقشہ محکمہ اپیل میں نہ پہونچیں گے یا غلط آوینگے تو جس اہلکار کے متعلق نقشہ ہوگا وہ اہلکار نقشہ پہونچنے کی تاریخ تک معطل کیا جائیگا اور اوسکو تنخواہ نہ ملے گی- اور اگر تین مرتبہ ایسی کارروائی ظہور میں آوے گی تو وہ اہلکار قطعی برخاست کیا جائیگا- (عام ۱۹- مارچ ۱۹۰۱ء)

(۷) نقشہ ماہواری سب جگہ سے مطبوعہ اور ایک قسم کی تقطیع کی کاغذ پر آیا کریں (عام ۱۸ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۸) درباره اندراج سبب توقف فیصلہ مقدمات زیر تجویز بشرح نمبر(۱) باب (۱۶۸)

(۹) اگر کسی ماہ کی ۱۰- تاریخ تک نقشہ محکمہ اپیل میں نہ پہونچیں گے تو اہلکار غافل کی نسبت سخت تدارک کیا جاویگا- (عام ۲۱- ستمبر ۱۹۰۳ء)

نقشہ مقدمات آمدہ تھانہ جات (۵۲۸) | (۱) درباره نقشہ و نقل نقشہ مرسلہ افسران تھانہ (۵۲۸) بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۱۱۹) (فوجداری ۲۵- اکتوبر ۱۹۰۵ء)

نقشہ ملزمان بری شدہ و رہائی یافتہ (۵۲۹) | (۱) درباره بھیجنے نقشہ ماہواری ملزمان بری شدہ و رہائی یافتہ بہ محکمہ نگرانی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۹۰) (فوجداری ۱۸ فروری ۱۸۹۵ء) (۵۲۹)

نقشہ نکاح خوانی (۵۳۰) (۱) درباره نقشہ نکاح خوانی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۵۴۳) (دیوانی ۵ جنوری ۱۸۹۵ء) (۵۳۰)

(۵۱۷) **نقشہ آمدنی اسٹامپ (۵۱۷)** (۱) دربارہ نقشہ آمدنی اسٹامپ محکمہ رجسٹری بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۶) (دیوانی ۲۵ جون ۱۸۹۵ء)

(۵۱۸) **نقشہ بے (۵۱۸)** (۱) دربارہ اندراج و تکمیل نقشہ بے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۸۲) (فوجداری ۱۶ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۵۱۹) **نقشہ جرمانہ (۵۱۹)** (۱) نقشہ جرمانہ بھی ہمراہ نقشہ کارگزاری کے ماہواری آیا کرے (فوجداری ۲۰ جولائی ۱۸۸۷ء)

(۵۲۰) **نقشہ چالان ملزم (۵۲۰)** (۱) دربارہ نقشہ چالان ملزم و خانہ پری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹۵) (فوجداری ۳۱ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۵۲۱) **نقشہ حوالاتیان (۵۲۱)** (۱) دربارہ ایزادی خانہ ۴ و ۷ نقشہ حوالاتیان میں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۷) (فوجداری ۱۷ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۵۲۲) **نقشہ خوراک قیدیان (۵۲۲)** (۱) نقشہ خوراک قیدیان محکمہ گیرائی سے براہ راست محکمہ عالیہ میں آیا کرے (فوجداری ۲۹ جون ۱۸۸۴ء)

(۵۲۳) **نقشہ داخلدفتر مسل (۵۲۳)** (۱) نقشہ داخلدفتر مسلہ میں جملہ مقدمات مندرجہ نقشہ کارگزاری از قسم ابتدائی و متفرقات و تجویز ثانی وغیرہ منفصلہ بخانہ ہائے تعداد منفصلہ ماہ حال و داخلدفتر دکھلائے جایا کریں (عام ۴ جون ۱۸۹۶ء)

(۵۲۴) **نقشہ سزا و بریت ملزمان (۵۲۴)** (۱) پولیس سے بروقت چالان ملزم ایک نقشہ مجوزہ گیرائی حسب نمونہ خانہ نمبر (۱۰) تک خانہ پری کرکے شامل مسل کر دیا جایا کرے اور بقیہ خانہ پری محکمہ مجوزسے ہوکر نقشہ تھانہ میں واپس جایا کرے۔ مع نمونہ نقشہ (فوجداری ۳۱ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۲) دربارہ بھیجنے نقشہ سزایابی سابقہ ملزمان ہمراہ وارنٹ قید بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۳۱) (فوجداری ۷ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۵۲۵) **نقشہ عمارت و زمین وغیرہ (۵۲۵)** (۱) دربارہ اجرت نقل نقشہ مرتبہ موصل و امین و پیشکار فریقین بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴) (دیوانی ۱۷ فروری ۱۸۹۸ء)

(۵۲۶) **نقشہ فیصلہ مقدمات (۵۲۶)** (۱) دربارہ بھیجنے نقشہ فیصلہ مقدمات ہمراہ نقشہ جات ماہواری

(۲۷) باب نمبر (۲۴۵) (دیوانی ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۲۸) درباره مرافعہ بعد نامنظوری نظرثانی بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۱۴۔ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۲۹) اگر روئداد ی فیصلہ صادر کرنے والے حاکم نے درخواست نظرثانی لیکر کارروائی تحقیقات مزید شروع کردی اور اسکے بعد بدل گیا تو دوسرے حاکم کو بعد تحقیقات مابقے روئداد ی فیصلہ صادر کرنا چاہئے۔ (دیوانی ۷ اجنوری ۱۹۰۶ء)

(۳۰) درباره درخواست نظرثانی متعلق محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۴۸) (عام ۲۸ جون ۱۹۰۶ء)

(۳۱) درباره نظرثانی عدم پیروی بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء)

نقب زنی (۵۱۴)

(۵۱۴) (۱) درباره ایزادی دفعہ فہرست جرایم بابت نقب زنی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۳) (فوجداری ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء)

نقشہ آسامیان چالانی (۵۱۵)

(۵۱۵) (۱) سرداران اپیل نے نمونہ نقشہ آسامیان چالانی کا بھیجا بر آں تجویز ہوئی کہ نمونہ درست ہے اسکے موافق محکمہ اپیل میں تکمیل نقشہ کی ہوجایا کرے اور اوسکا گوشوارہ ہر ماہواری کے ساتھ محکمہ عالیہ میں آیا کرے (فوجداری ۱۲ دسمبر ۱۸۹۴ء)

(۲) جو آسامیان پولیس میں ماخوذ ہوکر ہمراہ مسلہ چالان عدالت مجاز ہوں اون کی بابت نقشہ میں صرف یہ لکھنا چاہئے کہ کسقدر سزایاب ہوئیں اور کسقدر چھوڑنی پڑیں باقی آسامیان کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (فوجداری ۲۸ جون ۱۸۹۷ء)

نقشہ آسامیان مفرور (۵۱۶)

(۵۱۶) (۱) درباره نمونہ نقشہ آسامیان مفرور کیفیت محکمہ اپیل بجواب رپورٹ نائب جی اپیل مع نمونہ نقشہ بایزادی دو خانہ پیش ہونے پر جواب لکھا گیا کہ نمونہ نقشہ گرفتاری آسامیان مفرور کی منظوری ہے (فوجداری ۱۲۔ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۲) درباره مسلہ ہائے ملزمان مفرور محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ نظامت ماہ بماہ ڈھونڈون سے بھی بدستور نقشہ جات مفروران منگاتے رہیں اور جسطرح محکمہ عالیہ میں دیگر نظامتوں کے نقشہ جات آتے ہیں بھیجتے رہیں (فوجداری ۲۵۔ اگست ۱۸۹۸ء)

(۱۵) دربارہ منسوخی تجویز بذریعہ نظرثانی لسشرح نمبر (۴۳) باب نمبر (۲۰۵) (فوجداری ۴ اگست ۱۸۹۸ء)

(۱۶) مقدمات فوجداری (جنمیں نظرثانی ہونا قرار دیا گیا ہے) میں نظرثانی اسٹامپ ایک روپیہ پر پیش ہوا کرے (فوجداری ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء)

(۱۷) دربارہ نظرثانی میعاد ماخوذ جیل لسشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۳۰۹) (فوجداری ۲۹ مئی ۱۸۹۹ء)

(۱۸) دربارہ اطلاع عدمی ضامن از تاریخ پیشی نظرثانی وغیرہ لسشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۰) (عام ۲۵ جون ۱۸۹۹ء)

(۱۹) دربارہ شمار میعاد مرافعہ بعد فیصلہ نظرثانی ششش بابہ لسشرح نمبر (۹۱) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۱۹ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۲۰) دربارہ شمار میعاد مرافعہ بعد فیصلہ نظرثانی لسشرح نمبر (۸۸) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۲ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۲۱) دربارہ شمار میعاد نظرثانی لسشرح نمبر (۹۲) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء)

(۲۲) دربارہ کارروائی مرافعہ بحالیکہ ماتحت میں نظرثانی پیش ہوگئی ہو لسشرح نمبر (۶۷) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۲۲ اگست ۱۹۰۱ء)

(۲۳) دربارہ مرافعہ فیصلہ نظرثانی لسشرح نمبر (۷۰) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۲۴) دربارہ نظرثانی مکرر بہ محکمات ماتحت لسشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۸۱) (دیوانی ۲۸ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۲۵) دربارہ نظرثانی مجز لسشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۵۸) (دیوانی ۱۷ فروری ۱۹۰۲ء)

(۲۶) فریقین کے عذرات سے کوئی مقدمہ خالی نہیں ہوتا۔ تجویز ابتدائی کی نظرثانی کرنیوالا اور رسپانڈنٹ اپنے عذرات دفعہ (۱) کو چھوڑ کر دوسری دفعہ کے تحت سے لکھکر نظرثانی پیش کرسکتے ہیں۔ (عام ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

(۲۷) دربارہ کارروائی مرافعہ اوس مقدمہ کے جسکی نظرثانی ماتحت میں پیش ہوجاوے لسشرح نمبر

(۳) دربارہ سماعت نظر ثانی مقدمہ صیغہ فوجداری ابتدائی مرافعہ منفصلہ بعدم پیروی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۴۷) (فوجداری ۳۱-اگست ۱۸۹۰ء)

(۴) دربارہ التوائے کارروائی وصول جرمانہ تا فیصلہ نظر ثانی پیشگاہ بندگان عالی سری جی دام اقبالہ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۸۰) (فوجداری ۲۹ جون ۱۸۹۲ء)

(۵) دربارہ نظر ثانی مفلس بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۹-نومبر ۱۸۹۲ء)

(۶) دربارہ نظر ثانی محکمہ اپیل بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۲) (دیوانی ۶ جون ۱۸۹۵ء)

(۷) دربارہ فیصلہ نظر ثانی بذریعہ حاکم غیر مجاز سماعت بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۵۰۲) (دیوانی ۸-اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۸) دربارہ نظر ثانی مکرر بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۱۳ فروری ۱۸۹۶ء)

(۹) دربارہ فیصلہ نظر ثانی بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۲۷-اپریل ۱۸۹۶ء)

(۱۰) دربارہ نظر ثانی مرافعہ داخلہ دفتر شدہ بعدم پیروی اپیلانٹ بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۱۰-اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۱۱) حسب استصواب نظامت سوائی جے پور سرداران اپیل نے رائے دی کہ جب کوئی نظر ثانی خلاف قاعدہ لکھی ہوئی پیش ہو تو پیش کنندہ کو بعد ثبت حکم واپس دیجانی چاہیئے کہ پھر وہ درست لکھکر پیش کرے۔ برآں تجویز ہوئی کہ اگر کوئی شخص خلاف قاعدہ نظر ثانی پیشکرے تو بعد ثبت حکم واپس دیدیجایا کرے (دیوانی ۷ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۱۲) دربارہ نظر ثانی محکمہ عالیہ کونسل بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۴۸) (دیوانی ۲۲-مئی ۱۸۹۸ء)

(۱۳) نظر ثانی میں عنوان حسب ذیل لکھا جایا کرے۔

درخواست نظر ثانی منجانب فلاں مدعی

یا مدعا علیہ یا اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ۔ بمقدمہ مندرجہ

ذیل۔ (عام ۱۵ جون ۱۸۹۸ء)

(۱۴) درمیعاد نظر ثانی اجلاس جملہ ممبران کونسل بشرح نمبر (۳۰) باب نمبر (۴۹۷) (دیوانی ۱۲ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۳) دربارہ تاثیر امر طے شدہ بصیغہ مرافعہ بعینا لطگی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۵۸) (دیوانی ۳۰- جون ۱۸۹۶ء)

(۴) بمقدمہ نانگرام بنام او دیرام سرداران اپیل نے لکھا کہ یہ مقدمہ نزاع فیصل شدہ نہیں ٹھہرا یا سکتا کیونکہ نزاع فیصل شدہ کی تعریف یہ ہے کہ فریقین مقدمہ اور شے متدعویہ اور دعوے وہ ہی ہوں کہ جس عنوان پر پہلے دائر ہو کر مقدمہ فیصل ہوا ہو - برآں تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل نے جو نزاع فیصل شدہ کی تعریف میں یہ لکھا ہے کہ دعوے کا عنوان بھی وہ ہی ہو سو یہ لفظ زائد ہے کیونکہ فریقین اور شے متدعویہ وہ ہی ہونے سے ہی نزاع فیصل شدہ ہو جاتا ہے - اور چونکہ اس زمین کا جسپر کہ مدعیکو قبضہ دلایا جاتا ہے فیصلہ قبل ازیں ہو چکا ہے تو ہر آئینہ یہ دعوے نزاع فیصل شدہ میں داخل ہے مدعی کی چالاکی ہے کہ اوسنے پیرایہ بدلکر شے متدعویہ نزاع فیصل شدہ کو اپنے قبضہ میں لینا چاہا ہے جسپر کہ وہ ابتدا اگر تبارہ بنانا چاہتا تھا (دیوانی ۳۱- جولائی ۱۸۹۸ء)

(۵) دربارہ نزاع فیصل شدہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۱۸) (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۶) دربارہ نالش مکرر بعد داخل دفتر ہو جانے دعوے سابق بعدم ثبوت بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۴۸۳) (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۵۱۱) نشاندہی مال پیداوار زراعت (۵۱۱)

(۱) دربارہ نشاندہی مال پیداوار زراعت بمقدمات اجرائے ڈگری بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۴۳۹) (دیوانی یکم اگست ۱۹۰۲ء)

(۵۱۲) نشہ (۵۱۲)

(۱) دربارہ ممانعت دلانے نشہ آسامیان زیر تجویز کو بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۳۹۳) (فوجداری ۸- اپریل ۱۸۹۰ء)

(۲) دربارہ ممانعت دلانے نشہ قیدیان حوالات کو بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۳۹۳) (فوجداری ۱۷- اپریل ۱۸۹۰ء)

(۵۱۳) نظر ثانی (۵۱۳)

(۱) بمقدمہ پرتاب سنگھ بنام بلونت سنگھ وغیرہ تجویز ہوئی کہ جب نظر ثانی پیشتر ہو کر منظور کی جاوے تب فریق ثانی کے پاس اوسکی نقل بھیجی جایا کرے اور نظر ثانی درج رجسٹر ہوا کرے (فوجداری ۱۰- اپریل ۱۸۸۵ء)

(۲) دربارہ اختیار سماعت نظر ثانی عدم پیروی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۱۲ جولائی ۱۸۹۰ء)

(۱۲) دربارہ مرافعہ تجویز نائب ناظم بشرح نمبر (۷۵) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

(۱۳) دربارہ مرافعہ تجویز و احکام نائب ناظم بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۴۰) (فوجداری ۷- نومبر سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۴) دربارہ مدت تبادلہ نائب ناظم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۷) (عام ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۵) سوائے مقدمات خلاف ورزی مچلکہ و ضمانت اون مقدمات کے (جو نائب ناظمان کی پیشی میں ہوں) یا مقدمات تحقیق کے جسمیں ۵۰ جرمانہ کرنا حسب ہدایت نمبر (۱۱۰) سنہ ۱۸۹۰ء واجب ہوتا ہے- نائب ناظموں کا دیگر قسم کے مقدمات بنانا یا کارروائی و تجویز کرنا ٹھیک نہیں ہے اور اگر دیگر قسم کے مقدمات سے کوئی مقدمہ بنایا جاوے تو اول ناظمان کی پیشی میں دینا چاہئیے وہاں سے جیسا مناسب ہوگا کیا جاویگا- (فوجداری ۹ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۶) دربارہ مرافعہ حکم نائب ناظم متعلق مقدمہ اجلاس ناظم بشرح نمبر (۸۸) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۹- اگست سنہ ۱۹۰۶ء)

(۵۰۷) **نتھی الف وبے کی ترتیب کا قاعدہ (۵۰۷)**

(۱) دربارہ قاعدہ ترتیب مسل بروئے نتھی الف وبے بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۰۲) (عام ۶ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۵۰۸) **نذر (۵۰۸)**

(۱) دربارہ ایفائے نذر السنان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۴) (فوجداری ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء)

(۵۰۹) **نرگاؤ (۵۰۹)**

(۱) دربارہ ترتیب چالان مسل سرقہ نرگاؤ زمینداران بشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۳۰۴) (فوجداری ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء)

(۲) دربارہ ممانعت فروخت نرگاوان بدست مسلمانان علاقہ غیر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۲۳) (فوجداری ۱۸- اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۵۱۰) **نزاع فیصل شدہ (۵۱۰)**

(۱) دربارہ نزاع فیصل شدہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹) (دیوانی ۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

(۲) دربارہ تاثیر مقدمہ منفصلہ سابق جو بضابطہ دائر ہوا ہو بشرح نمبر (۱) (باب نمبر (۵۷) (دیوانی

(۵) دربارہ مرافعہ تجویز و احکام نائب فوجدار بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۲۴۰) (فوجداری ۷ نومبر ۱۹۰۳ء)

(۵۰۶) **نائب ناظم (۵۰۶)** (۱) دربارہ اختیارات سماعت مقدمات خفیف چھپی و حصول سرٹیفکیٹ وراثت بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۲۲۷) (دیوانی ۲۹ مارچ ۱۸۸۸ء)

(۲) دربارہ انجام دہی کام نظامت بحالت غیر موجودی ناظم بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۲۱۵) (فوجداری ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء)

(۳) دربارہ اختیارات نائب ناظم بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۱۳۴) (فوجداری ۲۵ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ مرافعہ بیقیا لطگی ناظم جسکے ذریعہ سے تجویز نائب ناظم ترمیم و منسوخ ہو بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۳۹) (فوجداری ۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ مرافعہ تجویز فوجداری جسمیں بصیغہ مرافعہ تجویز نائب ناظم کا جدید بحث پر فیصلہ کیا جاوے بشرح نمبر(۵۰) باب نمبر(۴۶۵) (فوجداری ۲۴ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۶) دربارہ مرافعہ حکم ضمنی نائب ناظم متعلق مقدمہ پیشی ناظم بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۴۰) (دیوانی یکم نومبر ۱۸۹۹ء)

(۷) دربارہ مرافعہ فیصلہ نائب ناظم بشرح نمبر(۵۷) باب نمبر(۴۶۵) (فوجداری ۴ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۸) دربارہ جوڈیشل اختیارات بشن لال نائب ناظم بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۹) (عام ۲ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۹) دربارہ مرافعہ صیغہ رجسٹری نائب ناظم بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۲۷۱) (دیوانی ۱۴ - نومبر ۱۹۰۰ء)

(۱۰) دربارہ مرافعہ تجویز نائب ناظم متعلقہ ناظم بشرح نمبر(۶۹) باب نمبر(۴۶۵) (فوجداری یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۱۱) دربارہ مرافعہ تجویز نائب ناظم بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۳۷۴) (فوجداری ۸ مئی ۱۹۰۲ء)

(۲۲) دربارہ سماعت نالش جسکی میعاد میں صرف ایک دن باقی ہو اور اوس روز حاکم موجود نہوں بشرح نمبر (۵۲) باب نمبر (۴۶۵) (عام ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۲۳) دربارہ نالش دلاپانے کاغذات بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۰۰) (دیوانی ۱۲ مئی ۱۹۰۰ء)

(۲۴) دربارہ سماعت مرافعہ تجویز مختاران عدالت دیوانی جسمین فیصلہ منصفی سے اتفاق کرکر دوسری بنا پر کسی قسم کی مخالفت تجویز میں کی گئی ہو بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۳۹) (دیوانی ۹ دسمبر ۱۹۰۰ء)

(۲۵) دربارہ دائری نالش وکلائے ٹھکانہ جات ازجانب رعایا بلا اختیار جائز بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۴۳) (عام ۶ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۲۶) دربارہ نالش اوس کھاتہ کے جو دو شخصوں کے نام پر ہو بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۱۶) (دیوانی ۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۷) دربارہ نالش جزو دعوے بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۴۶۷) (دیوانی ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

نان و پارچہ (۵۰۴) (۱) دربارہ استحقاق نان و پارچہ چھپٹ بھیا تنخواہداران بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۳) (دیوانی ۱۰ جون ۱۸۹۵ء) (۵۰۴)

(۲) دربارہ تجویز نان و پارچہ بحالت رنجش باہمی زن و شوئے بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۲) (دیوانی ۲۵ فروری ۱۸۹۶ء)

نائب فوجدار (۵۰۵) (۱) دربارہ انجام دہی کام فوجداری بحالت علالت فوجدارجی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۱۵) (فوجداری ۶ مئی ۱۸۸۸ء) (۵۰۵)

(۲) دربارہ دست اندازی فوجدارجی بلا مرافعہ ونگرانی بمقدمات منفصلہ نائب فوجدار بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۵۰) (فوجداری ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ مرافعہ تجویز نائب فوجدار بشرح نمبر (۶۸) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۲۲ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۴) دربارہ مرافعہ تجویز نائب فوجدار متفقہ فوجدارجی بشرح نمبر (۶۹) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء)

وہ شخص کم حیثیت اور اصالتاً پیروی کرنے کے لائق ہے اور اوسی کے نام سے دعوے دائر ہونا چاہئے تو وہ بیان دعوے واپس دیسکتے ہیں کہ اصل مدعی اپنے نام سے پیش کرے یا مختارنامہ تصدیق کراوے (دیوانی ۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۰) دربارہ نالش ملازمان جنگلات بشرح نمبر (۱) باب (۱۸۴) (فوجداری ۲۸-اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۱) دربارہ نالش تعلقدار زنانی ڈیوڑہی از جانب رعایائے دیہات زنانی ڈیوڑہی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۹۱) (فوجداری ۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۲) دربارہ نالش تصرف بیجا بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۲۰) (فوجداری ۲۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۳) دربارہ سماعت نالش خانہ بدوشان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲۴) (دیوانی ۶ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۴) دربارہ نالش خلاف ورزی محضر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۳۳) (فوجداری ۳ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۵) دربارہ سماعت نالش نسبت حکام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۵) (فوجداری ۲ مئی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۶) تھانہ دار باغ ماجی صاحبہ کو قماربازی مضروبی خفیف دنگہ فساد باہمی زناکاری مجمع ناجائز چنڈو نوشی کے مقدمات میں دست اندازی کی اجازت دی گئی (فوجداری ۲۳ مئی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۷) دربارہ نالش شحنہ بجائے اصل مالک دیہہ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۹) (فوجداری ۵ جون سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۸) دربارہ نالش وکلائے ٹھکانہ از جانب رعایا بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۴۳) (دیوانی ۲۱ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۹) دربارہ نالش اوس جرم کے کہ کسی عورت منکوحہ مفرورہ کو بلا اطلاع پولیس اپنے پاس رکھا جاوے بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۳۷۰) (فوجداری ۴-اپریل سنہ ۱۸۹۸ء)

(۲۰) بمقدمہ شیوناتھ بنام الٰہی بخش تجویز ہوئی کہ جب یہ دعوے لوسر کے کھاتہ کا جزو ہے تو بمد خفیفہ سماعت نہیں ہوسکتا بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۸۸) (دیوانی ۲۲-مارچ سنہ ۱۸۹۹ء)

(۲۱) دربارہ اختیار سماعت نالش منصفان بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۳۵۰) (دیوانی ۲۵ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء)

(دیوانی ۸- اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۱۰) دربارہ تشریح نقص کارروائی فوجداری وکوتوالی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۸۰) (فوجداری ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ء)

نالش (۵۰۳)

(۱) دربارہ سماعت مقدمات خط چٹھی وسرٹیفکیٹ وراثت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۱) (دیوانی یکم مارچ ۱۸۸۷ء) (۵۰۳)

(۲) دربارہ سماعت مقدمات سرقہ غلہ از کھیت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۰۴) (فوجداری ۳ دسمبر ۱۸۸۳ء)

(۳) بمقدمہ گیدہا بنام گردر وغیرہ تحصیلداران ٹوڈہ بھیم وبھوہ نے اپنی اپنی تحصیلات میں تحقیقات شروع کی چونکہ گاؤں متعلق تحصیل بھوہ تھا لہذا تجویز ہوئی کہ سماعت اسکی تحصیل بھوہ میں ہونی چاہئے (فوجداری ۸- مارچ ۱۸۸۵ء)

(۴) دربارہ سماعت مقدمات خط چٹھی وحصول سرٹیفکیٹ وراثت بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۲۷) (دیوانی ۲۹ مارچ ۱۸۸۵ء)

(۵) دربارہ سماعت مقدمات تنازعات سرحدی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۰۱) (دیوانی ۱۰- مئی ۱۸۹۰ء)

(۶) بمقدمہ حکماں بنام حکاں وپانچا تجویز ہوئی کہ مدعی نے ہر دو مدعا علیہ کے مقابلہ میں مجموعی دعوے کیا حالانکہ تنہا حق جسکے مقابلہ میں واجب ہے اوسکے موافق اوسکے مقابلہ میں دعوے کرنا چاہئے تھا پس بوجہ فروگزاشت اس امر ضابطہ کے مقدمہ بنا بر تنقیح وتحقیق وتجویز مجدد واپس بھیجا جاوے (دیوانی ۱۹ نومبر ۱۸۹۳ء)

(۷) دربارہ مقدمات ناقابل سماعت تحصیل بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۳۱) (فوجداری ۱۷ جون ۱۸۹۴ء)

(۸) دربارہ سماعت نالش حصہ داری تنخواہ بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۵۶) (فوجداری ۷ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۹) جب گماشتہ یا وکلائے خانگی کے نام سے کوئی دعوے دائر ہوا ور حکام کو شبہ ہو کہ

(۲) دربارہ بھیجنے اسلہ محکمہ عالیہ میں بابت ناقص کارروائی ملازمان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری ۲۱- اپریل ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ بھیجنے مقدمہ توضیحا محکمہ عالیہ میں جبکہ ناظم با ظہار نقائص نائب ناظم کی منفصلہ مسل محکمہ اپیل میں بھیجیں اور سرداران اپیل کے نزدیک کوئی نقص نہ ہو بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۷) (فوجداری ۱۷ اپریل ۱۸۹۰ء)

(۴) دربارہ اختیار سرداران اپیل بابت ترمیم و تنسیخ تجویز ماتحت بربنائے نقص بضابطگی بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲) (فوجداری نہم فروری ۱۸۹۱ء)

(۵) دربارہ اختیار سرداران اپیل بابت تجویز جرمانہ و تدارک نسبت ملازمان بوجہ کارروائی ناقص بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری ۲۰ مارچ ۱۸۹۲ء)-

(۶) دربارہ بھیجنے مسل محکمہ عالیہ میں درصورتیکہ سرداران اپیل کو نقائص مستخرجہ فوجداری سے اتفاق نہ ہو بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۴۵۶) (فوجداری ۱۰ اپریل ۱۸۹۲ء)-

(۷) بمقدمہ حکماں بنام جاگیردار پتھا واس تجویز ہوئی کہ ناظم سے جواب لیا جاوے کہ اوسنے ایسی ناقص کارروائی کیوں کی کہ بارہا تاریخ تبدیل کیں اور جب تاریخ مقررہ پر مدعی حاضر نہیں ہوا تھا اور با ضابطہ اطلاع ہو گئی تھی تو اوسکی حاضری کا انتظار کیوں کیا گیا اور جو تاریخ تبدیل کی گئی تو پھر اوسکو اطلاع کیوں نہیں دی گئی (فوجداری ۲۶- اپریل ۱۸۹۳ء)-

-(۸) دربارہ درج کرنے ذکر ناقص کارروائی ملازمان پولیس فیصلہ جات میں اور دیگر اطلاع گیرائی کو بغرض اندراج اعمالنامہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۰) (فوجداری ۱۸ فروری ۱۸۹۵ء)

(۹) ناظم نے یک طرفہ ڈگری دی مدعا علیہ نے نظر ثانی کی اوسکو ناظم نے بعدم حاضری مدعا علیہ نامنظور کیا دوبارہ نظر ثانی ہوئی تو ناظم نے حکم لکھا کہ نائب ناظم نظر ثانی کی بابت باضابطہ کارروائی کرے نائب ناظم نے مقدمہ خارج کیا- مدعی نے مرافعہ کیا بر آں تجویز ہوئی کہ کارروائی نظامت بیضابطہ ہے اول تو دوبارہ نظر ثانی کو سماعت کیا دوسرے اپنی تجویز کی نظر ثانی کو سپرد نائب کر دیا تیسرے نظر ثانی اول بغیر اطلاع دہی مدعا علیہ فیصل کی گئی پس کل کارروائی بصیغہ نگرانی کالعدم ہو کر بعد تکمیل تحقیقات حسب ضابطہ تجویز کی جاوے (مردیو بنام حمیدا)

۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء)

باب (ن)

نابالغ (۵۰۱) | (۱) دربارہ دعوے دخل زوجیت ازجانب والدنابالغان بشرح نمبر(۱) باب (۵۰۱) نمبر(۲۴۴) (دیوانی ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۲ء)

(۲) سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ مقدمات فوجداری میں دعوے نابالغ کا بغیر ولی و سرپرست کے قابل سماعت ہے یا نہیں برآں جواب لکھا گیا کہ فوجداری مقدمات میں ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی پیروکار نہ ہو تو عدالت جسکو چاہے پیروکار مقرر کردے ابتدائی تحقیقات میں غالبًا مدعی کی جانب سے کسی نے پیروی کی ہوگی۔ اگر مرافعہ میں راج جانب نابالغ سے کسی کو پیروکار کرنا مناسب سمجھیں تو پیروکار بنا دیں مگر کوئی حق پیروکاری کا اوسکو نہیں دیا جاویگا۔ اور اگر کوئی پیروکار نہ ہو تو نابالغ کی طرف سے مقدمہ کو سنیں (امام الدین بنام جمی) (فوجداری ۲۹ اگست ۱۸۹۵ء)

(۳) دربارہ پیش ہونے مرافعہ بذریعہ نابالغ بشرح نمبر(۳۵) باب نمبر(۴۶۵) (دیوانی ۱۸ اگست ۱۸۹۷ء)

(۴) دربارہ اطفال نابالغ جنکو شوامیان بدداد دینتھی چیلہ کریں یا والدین بطور پرورش نام نہاد بھینٹ کسی شوامی کے سپرد کریں بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۴۲) (فوجداری ۹ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۵) دربارہ شمار سن بلوغ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۸۱) (دیوانی ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء)

(۶) دربارہ تصدیق رجسٹری باقرار نابالغ بشرح نمبر(۱۷) باب نمبر(۲۷۱) (دیوانی ۵ اگست ۱۹۰۷ء)

ناقص کارروائی (۵۰۲) | (۱) دربارہ دست اندازی بالادست بہ تجویز ماتحت بربنائے (۵۰۲) ناقص کارروائی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۵۰) (فوجداری ۲۰ مارچ ۱۸۸۸ء)

(۲۶) دربارہ ترتیب رجسٹر تصفیہ باہمی حقوق چوکیداران ورعایا تحصیلات میں لبشرح نمبر (۳۱) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۴ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۲۷) دربارہ اطلاعدہی بنابر آبادی وکاشتکاری مینہ ہائے بہ محکمہ آبادی مینگان لبشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱) (فوجداری ۴ جون ۱۹۰۲ء)

(۲۸) دربارہ سزائے عدو لحکمی لبشرح نمبر (۳۲) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۳ نومبر ۱۹۰۲ء)

(۲۹) دربارہ عدو لحکمی مینہ ہائے جنکے نقشہ کی منظوری ہوچکی ہے لبشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱) (فوجداری ۸ مئی ۱۹۰۵ء)

(۳۰) دربارہ تجویز سزائے غیر حاضری لبشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۶۵) (فوجداری ۲-نومبر ۱۹۰۵ء)

(۳۱) دربارہ نہ خریدنے کھال مویشیان لبشرح نمبر (۳۵) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۵-اپریل ۱۹۰۶ء)

(۳۲) جن مینوں کی حاضری معاف ہوکر پاس دیدیا گیا ہے وہ بعلاقہ راج تو اوسی کے ذریعہ سے آمدورفت کرسکتے ہیں لیکن علاقہ غیر میں بلا ٹکٹ رخصتی میعادی کے آمدورفت نہ کرسکیں گے (فوجداری ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء)

(۴۹۹) میونسپل کمیٹی (۴۹۹) (۱) بمقدمہ جمنا لال بنام بلدیاو دکشن تجویز ہوئی کہ جو مقدمہ تقسیم وحقیت کا بابت یافت تعلق کمیٹی بقبضہ عمارت وپرورش دائر ہوا کرے اوسکی سماعت کی ممانعت نہیں ہے لیکن اجراء فیصلہ کا بلا منظوری محکمہ عالیہ کے نہ ہوا کرے (دیوانی ۱۵ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲) دربارہ پیروی مقدمات متعلقہ میونسپل کمیٹی لبشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۲۴) (عام ۸-ستمبر ۱۹۰۸ء)

(۵۰۰) میواڑ (۵۰۰) (۱) دربارہ فیس تعمیل سمن علاقہ میواڑ لبشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۱۱) (فوجداری ۵ دسمبر ۱۸۹۳ء)

(۲) دربارہ تعمیل سمن علاقہ میواڑ لبشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶) (دیوانی ۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ کارروائی نسبت مال مویشی لبشرح نمبر (۴۴) باب نمبر (۳۶۷) (فوجداری

(۱۴) حاضری مینہ ہائے غیر حاضر کے لئے اشتہار مجریہ یکم مارچ ۱۸۹۵ء میں ڈیڑھ ماہ کی میعاد اور اضافہ کیا وے (فوجداری ۲۷ جون ۱۸۹۵ء)

(۱۵) درباره آمد و رفت بذریعہ ٹھکانہ منوہرپور بشرح نمبر (۱۹) باب نمبر ۱۷۹ (فوجداری ۱۹ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۱۶) درباره تبدیل سکونت و اطلاع دہی بہ محکمہ آبادی مینگان بشرح نمبر (۱۶) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۵ اگست ۱۸۹۸ء)

(۱۷) درباره تدارک مینہ ہائے جو درج نقشہ حاضری نہ ہوئے ہوں بشرح نمبر (۱۹) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء)

(۱۸) درباره آمد و رفت بذریعہ رقعہ جات دستی بشرح نمبر (۲۱) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۴ اپریل ۱۸۹۹ء)

(۱۹) درباره تصدیق ٹکٹ مینہ ہائے ضلع گوڑگانوہ بشرح نمبر (۲۲) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۶ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۲۰) درباره انتظام بابت تصفیہ تنازعہ حقوق باہمی رعایا و چوکیداران بشرح نمبر (۲۳) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۷ اگست ۱۸۹۹ء)

(۲۱) درباره قواعد انتظام مجوزہ کمیٹی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱) (فوجداری ۱۳ اگست ۱۸۹۹ء)

(۲۲) درباره تصفیہ تنازعہ حقوق باہمی رعایا و چوکیداران بشرح نمبر (۲۵) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

(۲۳) درباره تصدیق ٹکٹ مینہ ہائے ضلع گوڑگانوہ بشرح نمبر (۲۶) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۵ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۲۴) درباره خریدنے اسلحہ و جانور از مینہ ہائے علاقہ ٹونک بشرح نمبر (۲۷) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری اشتہار)

(۲۵) درباره مینہ ہائے علاقہ بھرت پور بشرح نمبر (۲۸) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۱ مئی ۱۹۰۱ء)

(۵۷) دربارہ مجرائی ایام تیاری نقلحکم بہ میعاد مرافعہ بشرح نمبر (۹۲) باب (۴۶۵) (دیوانی ۱۱۔اپریل ۱۹۰۶ء)

(۵۸) دربارہ میعاد نالش اون مقدمات کے جنکے لئے بنا برا رجاع نالش کسی عدالت سے سول داخلدفتر بلا تجویز کی جاوے بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲۴۰) (دیوانی ۲۷ دسمبر ۱۹۰۹ء)

(۴۹۸) مینہ (۴۹۸)

(۱) دربارہ تجویز سزائے قید نسبت مینہ ہائے بجرم غیر حاضری بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء)

(۲) دربارہ تجویز سزائے غیر حاضری بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء)

(۳) دربارہ سزائے غیر حاضری بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء)

(۴) دربارہ تجویز سزائے غیر حاضری بحالت اشتباہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۸) (فوجداری ۵۔اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۵) دربارہ رہائی بر ضمانت بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۶۔اگست ۱۸۹۵ء)

(۶) دربارہ معافی حاضری بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۶ جنوری ۱۸۹۶ء)

(۷) دربارہ سزائے غیر حاضری بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۵۔اپریل ۱۸۹۶ء)

(۸) دربارہ آمد و رفت بذریعہ ٹکٹ ٹھکانہ جات بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۷ جون ۱۸۹۶ء)

(۹) دربارہ سزائے بید بجرم عدولحکمی بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۴ ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۱۰) دربارہ سزائے قید بجرم غیر حاضری بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری یکم مارچ ۱۸۹۸ء)

(۱۱) دربارہ سزائے جرم غیر حاضری بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۵ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۱۲) دربارہ سامان مینہ ہائے ماخوذ لاوارث بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۲۔اپریل ۱۸۹۶ء)

(۱۳) دربارہ مینہ ہائے علاقہ ٹونک بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۶ب) (فوجداری ۲۲ مئی ۱۸۹۵ء)

(۴۴) دربارہ شمار میعاد مرافعہ بشرح نمبر (۶۶) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۱۲-اگست ۱۹۰۱ء)

(۴۵) دربارہ شمار میعاد نالش بروئے ڈگری علاقہ ٹونک بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۷۲) (دیوانی ۲۹-دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۴۶) دربارہ شمار میعاد مقدمہ خیانت مجرمانہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۳۸) (فوجداری ۲۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۴۷) دربارہ میعاد مرافعہ متفرق احکام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۴۴) (فوجداری ۱۹-اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۴۸) دربارہ میعاد مقدمات قابل رجوع پنچایت رزیڈنٹی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱۹) (فوجداری ۹ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۴۹) دربارہ شمار میعاد نالش بروئے ڈگری علاقہ انگریزی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۶۲) (دیوانی ۱۹ جنوری ۱۹۰۴ء)

(۵۰) دربارہ میعاد استغاثہ چوری بشرح نمبر (۱۶) باب نمبر (۳۰۴) (فوجداری ۲-اگست ۱۹۰۴ء)

(۵۱) دربارہ میعاد مرافعہ موصولہ بسبیل ڈاک بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۶۲) (دیوانی یکم اپریل ۱۹۰۵ء)

(۵۲) دربارہ میعاد استغاثہ چوری بشرح نمبر (۱۸) باب نمبر (۳۰۴) (فوجداری ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

(۵۳) دربارہ میعاد نالش فراری انسان بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۳۷۰) (فوجداری ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء)

(۵۴) دربارہ میعاد نالش تصرف بیجا بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۵) (فوجداری ۵ جون ۱۹۰۵ء)

(۵۵) دربارہ میعاد نظر ثانی محکمہ عالیہ صیغہ و اجلاس و پیشگاہ بندگان عالی متعالی سرکار جی دام اقبالہ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۴۸۴) (عام ۲۸ جون ۱۹۰۶ء)

(۵۶) دربارہ شمار میعاد دعوے تنسیخ خط بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۵۹) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۱ دیوانی ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)
(۳۲) دربارہ میعاد مرافعہ و مجرائی ایام تیاری نقل حکم بشرح نمبر(۴۶) باب نمبر(۴۶۵) (دیوانی ۲۲ مئی ۱۸۹۹ء)
(۳۳) دربارہ میعاد نالش تنسیخ ڈگری بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۹۰) ۱ دیوانی ۷ جون ۱۸۹۹ء)
(۳۴) دربارہ میعاد مرافعہ بعد فیصلہ نظر ثانی بشرح نمبر(۴۹) باب نمبر(۴۶۵) (دیوانی ۱۹- جولائی ۱۸۹۹ء)
(۳۵) دربارہ تحفظ میعاد بذریعہ نشانی سررشتہ داران بحالت عدم موجودگی حکام محکمہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۳۲) ۱ دیوانی ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء)
(۳۶) دربارہ میعاد مرافعہ مقدمات جنکی نظر ثانی داخلدفتر کی جاوے بشرح نمبر(۵۸) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۲ دسمبر ۱۸۹۹ء)
(۳۷) دربارہ مجرا دیے جانے ایام تیاری نقل میعاد میں بنا بر نالش بہ منشاء ہدایت نمبری (۲) ۱۸۹۷ء بشرح نمبر(۱۸) باب نمبر(۱۹۳) (فوجداری ۱ دسمبر ۱۸۹۹ء)
(۳۸) دربارہ میعاد و شمار میعاد اشتہارات جائداد منقولہ و غیر منقولہ بشرح نمبر(۳) باب نمبر (۲۹) (دیوانی ۵ دسمبر ۱۸۹۹ء)
(۳۹) دربارہ شمار میعاد مرافعہ شخص ثالث بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۷۵) (دیوانی ۱۲-تاریخ ۱۹۰۰ء)
(۴۰) دربارہ میعاد مرافعہ بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۲۴۰) (دیوانی ۲۱- مارچ ۱۹۰۰ء)
(۴۱) دربارہ میعاد مرافعہ بعد منظوری افلاس بشرح نمبر(۸) باب نمبر(۳۵۱) (دیوانی ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء)
(۴۲) جس روز نوشت لکھی جاوے یا باقی نکالی جاوے وہ دن شمار میعاد میں داخل نہ ہونا چاہیئے (گلاب داس بنام شیو ناتھ سنگہ) (دیوانی ۲۲ ستمبر ۱۹۰۰ء)
(۴۳) دربارہ میعاد اون مقدمات کے جنکی دائری گے لئے کسی مقدمہ کی دوران کارروائی میں حکم دیا جاوے بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۲۴۰) (دیوانی ۲۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

دیوانی ۲۳ جون ۱۸۹۷ء)

(۲۵) دربارہ عارض نہ ہونے میعاد واسطے اجراء ڈگری میں کہ جبکہ عدالت نے مدیون کے پاس روپیہ امانتاً رکھا ہو اور مدعی نے درخواست پیش نہ کی ہو بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۲۲) (دیوانی ۱۶ ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۲۶) دربارہ لاحق نہ ہونے عارضہ تمادی جائداد عطیہ راج میں بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۳۵) (دیوانی یکم دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۲۷) دربارہ میعاد اجراء ڈگری از جانب مشتری ڈگری بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۸) (دیوانی ۸ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۲۸) دربارہ میعاد مرافعہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۱) (دیوانی ۱۸ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۲۹) دربارہ میعاد نظر ثانی محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۴) (عام ۲۲ مئی ۱۸۹۸ء)

(۳۰) بمقدمہ وکیل ومعتمد ریوال بنام سکھرام داس ۱۴ مئی ۱۸۹۸ء کو پہلی نظر ثانی سائل کی باتفاق اجلاس جملہ ممبران کونسل بعد تصفیہ عذرات نامنظور کی گئی اور ۲۵ مئی ۱۸۹۸ء کو سائل کی اطلاعیابی کرائی گئی ۲۶ مئی ۱۸۹۸ء کو بلا شمول نقل فیصلہ نظر ثانی سابقہ سائل نے پھر نظر ثانی پیش کی جو بوجہ خلاف ضابطہ ہونے کے ۷ جون کو نامنظور ہو کر ۱۴ جون کو اطلاعیابی سائل کی کرائی گئی ۹ جولائی کو تیسری درخواست بعد شمول نقل فیصلہ درخواست اول پیش کی گئی برآں تجویز ہوئی کہ یہ نظر ثانی خلاف ضابطہ وخارج المیعاد ہے کیونکہ جیسے صدور حکم اجلاس سے پہلی درخواست کے لئے میعاد پندرہ یوم مقرر کی گئی ہے اوسیطرح دوسری درخواست نظر ثانی کے واسطے بھی پندرہ روز کی میعاد حکم اخیر نظر ثانی اول سے مقرر ہے جسکو خود سائل نے درخواست مرحلہ ۲۶ مئی سنہ رواں کے پیش کرنے سے زائل کر دیا لہذا نظر ثانی نامنظور ہو کر سائل کو بواپسی اصل مطلع کیا جاوے اور اس حکم کو ہدایت متعلقہ درخواست ہائے نظر ثانی کا ضمیمہ خیال کیا جاوے (دیوانی ۱۲ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۳۱) دربارہ میعاد اجراء ڈگری خرچہ مقدمات حقیت جائداد غیر منقولہ بشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۲۲)

(۱۴) دربارہ میعاد مرافعہ اون مقدمات کے جو بنابر منظوری محکمہ بالا دست میں آتے ہیں بشرح نمبر (۲۷) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۱۸ مئی ۱۸۹۶ء)

(۱۵) دربارہ ناقابل مجرا ہونے ایام تیاری نقل حکم منظوری افلاس پہ میعاد تین ماہ بشرح نمبر (۵) باب (۳۵) (دیوانی ۴ جولائی ۱۸۹۶ء)

(۱۶) بمقدمہ تیج کنور بنام ہرکچند تجویز ہوئی کہ قانون کا منشا یہ ہے کہ عدالت کی کارروائی اور اوس مقدمہ کی کارروائی کے ایام مجرا ہونا چاہیئے کہ جو اوسی منشار دعوے سے متعلق ہو پس اس نظر سے شمار میعاد کا اوسی روز سے ہوگا کہ جب خط رجسٹری ہوکر بعد تکمیل مدعی کو ملا لہذا بحث تمادی سے قطع نظر کرکے روئداد تجویز کیجاوے (دیوانی ۲۸ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۱۷) دربارہ میعاد مرافعہ مقدمات فوجداری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲۰) (فوجداری ۱۶ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۱۸) دربارہ میعاد نالش اوس مقدمہ کے کہ جسکی بابت اول بصیغہ عدالت چارہ جوئی کرنے کی حالت میں قانونی میعاد دوران کارروائی صیغہ مذکور میں گزر گئی ہو بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۲۰) (فوجداری ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۱۹) دربارہ ممانعت توسیع میعاد بوجہ بیماری فریق مقدمہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱۱) (دیوانی [illegible])

(۲۰) دربارہ میعاد فک الرہن جائداد عطیہ راج بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۷) (دیوانی ۱۱ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۲۱) دربارہ میعاد دعوے تنسیخ رہن نامہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۵۹) (دیوانی ۱۳ اپریل ۱۸۹۷ء)

(۲۲) دربارہ میعاد نالش غلط مخبری بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۱۷ اپریل ۱۸۹۷ء)

(۲۳) دربارہ میعاد نالش تنسیخ دستاویزات بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۵۹) (دیوانی ۲۶ مئی ۱۸۹۷ء)

(۲۴) دربارہ ممانعت دینے وسعت میعاد میں بلا منظوری بالا دست بشرح نمبر (۳۴) باب نمبر (۴۶۵)

نمبر (۱)، باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۲۲ جون ۱۸۸۵ء)
(۴) دربارہ میعاد انفکاک رہن بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۸۲) (دیوانی ۲۸ مارچ ۱۸۸۶ء)
(۵) دربارہ میعاد نالش جائداد او وک بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۸) (دیوانی ۱۴ جون ۱۸۸۶ء)
(۶) دربارہ میعاد نالش خلاف ورزی محضر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۳۳) (فوجداری ۲۴ جنوری ۱۸۸۸ء)

(۷) دربارہ میعاد نالش زرامانت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۶) (دیوانی ۱۴ امئی ۱۸۸۹ء)
(۸) دربارہ میعاد نالش زرامانت بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۶) (دیوانی ۱۹ جنوری ۱۸۹۰ء)
(۹) دربارہ میعاد نالش تنسیخ نیلام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۳) (دیوانی ۶ ستمبر ۱۸۹۰ء)
(۱۰) دربارہ شمار میعاد قید بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۹۲) (فوجداری ۱۴ جون ۱۸۹۱ء)
(۱۱) دربارہ میعاد مرافعہ بشرح نمبر (۲۱) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء)
(۱۲) بمقدمہ راد ہاکشن بنام گھاسی محکمہ اپیل سے مزید تحقیقات معرفت نظامت کرائی گئی نظامت سے جواب نہ آیا تو تاریخ تبدیل کیگئی مگر اطلاعدہی فریقین کے لئے نظامت کو نہیں لکھا گیا۔ پھر بلا اطلاعدہی فریقین محکمہ اپیل سے تجویز بھی کردی گئی۔ محکمہ عالیہ میں مرافعہ پر جب میعاد کی بحث پیش آئی اور بعد معلوم عذر اطلاعیابی کی بابت تنقیح ہوکر نتیجہ حسب صراحت صدر ظاہر ہوا تو تجویز ہوئی کہ مرافعہ بین المیعاد تصور ہوکر مقدمہ بنابر تجویز مجدد واپس بھیجا جاوے (دیوانی ۶ مئی ۱۸۹۵ء)

(۱۳) مرلی نے محکمہ اپیل میں درخواست پیش کرکے بیان کیا کہ نقل حکم گرگئی میعاد مرافعہ میں صرف دو روز باقی ہیں اگر نظامت میں جاکر دوبارہ نقل حاصل کیجاوے تو میعاد ختم ہوجاویگی ذرخواست ہذا حافظ میعاد تصور کیجاوے نقلحکم بعد میں حاصل کرکے پیش کردیجاویگی۔ سرداران اپیل نے رائی دی کہ نظامت سے دریافت ہونا مناسب ہے کہ اول مرتبہ سائل نقل حکم حاصل کرچکا ہے یا نہیں اور تاریخ فیصلہ سے آجتک بعد مجرائی ایام تیاری نقل حکم میعاد مرافعہ ہے یا نہیں بصورت براست بیانی سائل میعاد دئے جانے میں کوئی قباحت نہیں ہے اسپر تجویز ہوئی کہ رائے سرداران اپیل کی درست ہے اسکے موافق عمل کیا جاوے (مرلی بنام اونکار) (فوجداری ۴ نومبر ۱۸۹۵ء)

مارچ سنہ ۱۹۰۰ء)
(۸) دربارہ چوری مویشی و دادرسی مدعیان بشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۳۰۴) (فوجداری ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء)
(۹) دربارہ طریقہ کارروائی قرقی قبل فیصلہ مویشیان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹۸) (دیوانی ۸ مئی سنہ ۱۹۰۱ء)
(۱۰) دربارہ قرقی قبل فیصلہ مویشیان بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۹۸) (دیوانی ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)
(۱۱) دربارہ مویشیان علاقہ اجمیر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۶) (فوجداری ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

(۴۹۴) مہرانہ پروانہ نیلام (۴۹۴)
(۱) مشتریان نیلام کو پروانہ دینے کے وقت مہرانہ لیا جاوے (دیوانی ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء)
(۲) دربارہ مہرانہ پروانہ نیلام بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۱۴) (عام ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۰ء)
(۳) دربارہ اخذ کاغذ مہرانہ از مشتری نیلام بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۱۴) (عام ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۴۹۵) میڈیکل ڈیپارٹمنٹ (۴۹۵)
(۱) دربارہ سماعت نالش فیس ڈاکٹر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۶۰) (دیوانی ۸- مارچ سنہ ۱۸۹۶ء)

(۴۹۶) میرواڑہ (۴۹۶)
(۱) دربارہ کارروائی گرفتاری ملزمان و تحقیقات متعلق مقدمات علاقہ میرواڑہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۶) (فوجداری)
(۲) دربارہ دادوستد آسامیان مابین راج جے پور و میرواڑہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۶) (فوجداری ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۷ء)

(۴۹۷) میعاد (۴۹۷)
(۱) دربارہ شمار میعاد مرافعہ از تاریخ اطلاعیابی فیصلہ اخیر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۶۵) (عام ۱۹ مئی سنہ ۱۸۸۳ء)
(۲) دربارہ شمار میعاد مرافعہ از تاریخ اطلاعیابی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۶۵) (عام ۵ نومبر سنہ ۱۸۸۳ء)
(۳) دربارہ میعاد مرافعہ جو بعد حصول ڈگری منظوری افلاس از محکمہ مرافعہ پیش کیا جاوے بشرح

اخیر کا مثل دیگر مقدمات کے ضرور چسپاں کیا جایا کرے فوتیدگی خودکشی وغیرہ کے مقدمات میں اسکی ضرورت نہیں ہے (فوجداری ۴ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۱۴) دربارہ رہائی وضمانت ملزم مقدمہ منظوری طلب لبشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۹۰) (فوجداری ۸ مئی ۱۹۰۸ء)

(۱۵) دربارہ طلب تخمینہ منظوری مہلت بنابر فیصلہ مقدمات زیر تجویز زائد از میعاد مقررہ لبشرح نمبر(۴) باب نمبر (۳۷۹) (عام ۱۵۔اگست ۱۹۰۷ء)

مویشی (۴۹۳) | (۱) دربارہ اختیارات تحصیلداران بابت نیلام وتجویز دادرسی ہرجہ مویشی لاوارث لبشرح نمبر(۱) باب نمبر(۴۳۶) (فوجداری ۱۱ جنوری ۱۸۹۰ء) (۴۹۳)

(۲) دربارہ نیلام کردینے مویشی لاغر لاوارث لبشرح نمبر(۲) باب نمبر(۴۳۶) (فوجداری ۸ جنوری ۱۸۹۴ء)

(۳) دربارہ میعاد اشتہار متعلق مویشی لاوارث لبشرح نمبر(۲) باب نمبر(۲۹) (فوجداری ۱۳ فروری ۱۸۹۴ء)

(۴) دربارہ بھجوادینے بیڑ میں مویشیان لاوارث لبشرح نمبر(۴) باب نمبر(۴۳۷) (فوجداری ۳۰ اگست ۱۸۹۴ء)

(۵) دربارہ آب نوشی مویشیان لاوارث تجویز ہوئی کہ ہر تحصیل میں ایک ایک آدمی آٹھ آنہ ماہوار پر اور نظامت سوائی ما‌دھوپور و باندی کوئی وکوٹہ قاسم ودیگر نظامتوں میں ایک ایک روپیہ ماہوار پر مقرر کردیا جاوے کہ وہ مویشیان کو گھانس بھی ڈالدیا کرے اور پانی بھی پلادیا کرے اور جب مویشی مالک مویشی کو واپس دیجایا کریں تو علاوہ زرچرائی ایک پیسہ یومیہ فی راس وصول کرلیا جایا کرے (فوجداری ۲۵۔اگست ۱۸۹۸ء)

(۶) حسب ہدایت ۲۵۔اگست ۱۸۹۸ء جو آدمی نظامت اور تحصیلوں میں مقرر کئے جائیں اون کی تنخواہ حسب قاعدہ گوشوارہ میں جو منظوری کے لئے جاتا ہے درج کرکے منظوری منگالی جایا کرے (فوجداری ۱۷ جنوری ۱۸۹۹ء)

(۷) دربارہ مویشیان وزرچرائی مویشیان لبشرح نمبر(۳) باب نمبر(۳۹) (فوجداری ۱۲

(۳) دربارہ حصول منظوری مہلت بنا بر فیصلہ مقدمات زیر تجویز بشرح نمبر(۱) باب نمبر (۴۲۹)
(فوجداری یکم فروری ۱۸۸۰ء)
(۴) دربارہ قیدیان متعلقہ مقدمات منظوری طلب آمدہ محکمہ اپیل از نظامت ہا بشرح نمبر(۳)
باب نمبر(۳۹۳) (فوجداری ۴ ستمبر ۱۸۸۸ء)
(۵) دربارہ منظوری محکمہ عالیہ بابت تجویز نسبتی ملازمان بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۳۷) (فوجداری
۲۰-مارچ ۱۸۹۲ء)
(۶) بمقدمہ شیو بخش بنام بہار اتجویز ہوئی کہ مقدمہ بیشک خون کا تھا مگر جس ملزم کو سزائی قید
ایک سال دی گئی اوسکی نسبت شراکت خون میں نہ پہلے متحقق ہوئی نہ بعد میں لہذا اسکی منظوری کے
لئے کاغذات محکمہ عالیہ میں بھیجنا ضرور نہیں (فوجداری ۸ اجنوری ۱۸۹۳ء)
(۷) بمقدمہ سرقہ بالجبر مساۃ چندر بھاگاں بنام سوبھا مینہ تجویز ہوئی کہ ایسے مقدمات میں تجویز
منظوری کے لئے نظامتوں سے فوجداری میں امسلہ کا آنا (بشرطیکہ اندر حد اختیارات کے ہو) ضرور
نہیں۔ (فوجداری ۱۲-اپریل ۱۸۹۳ء)
(۸) دربارہ مقدمات منظوری طلب منفصلہ محکمہ اپیل بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۲) (فوجداری
۱۸-اپریل ۱۸۹۵ء)
(۹) دربارہ میعاد مرافعہ مقدمات منظوری طلب بشرح نمبر(۲۷) باب نمبر(۴۶۵) (فوجداری
۱۸ امئی ۱۸۹۶ء)
(۱۰) دربارہ حصول منظوری تحقیقات وتجویز نسبت رپورٹ ملازمان پولیس مشعر شکایت حملہ
ومقابلہ وزد وکوبی وغیرہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۱۸) (فوجداری ۹ جولائی ۱۸۹۶ء)
(۱۱) مقدمات منظوری طلب کی آسامی بلا ضمانت وغیرہ کے چھوڑ دیا جانا ٹھیک نہیں ہے
(سرکار بنام عظیما وننھی طوائف وغیرہ) (فوجداری ۱۳ انومبر ۱۹۰۲ء)
(۱۲) دربارہ بھیجنے مسل مقدمہ منظوری طلب بتوسط فوجداری بشرح نمبر(۱۹) باب نمبر(۳۰۴)
(فوجداری ۲۶-مارچ ۱۹۰۶ء)
(۱۳) اون مقدمات منظوری طلب میں کہ جنمیں مدعی یا مدعا علیہ دونوں فریق ہوں پرچہ تجویز

منّت (۴۸۸) | (۱) دربارہ ایفائے منّت متعلق انسان بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۵۴) (فوجداری ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء) (۴۸۸)

مندر (۴۸۹) | (۱) دربارہ استحقاق ٹھکانہ نسبت اوس جائداد کے جوکسی شخص نے ٹھکانہ سے حاصل کرکے مندر میں چڑھادی ہو بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۱۷۳) (دیوانی ۱۲- مارچ سنہ ۱۸۹۴ء) (۴۸۹)

(۲) بمقدمہ رامچندر بنام ہردیو تجویز ہوئی کہ جومکان قرق کیا گیا وہ مندر نہیں ہے مندر وہ ہوتا ہے جہاں سری جی براجمان ہوں اور پرستش اون آداب و مراتب سے جاری ہو کہ جو پرستش کے لئے معین ہیں اس مکان میں ہر دو امور سے کوئی امر نہیں پایا جاتا یعنی سری جی بوجہ شکست ہوجانے بیچ مندر کے براجمان نہیں ہیں نہ پرستش ہوتی ہے۔ ہاں اس مکان کو بصورت مندر کہا جاسکتا ہے کہ اسطرح پر بنا ہوا ہے جیسے مندر بنا ہوتا ہے۔ (دیوانی ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ خط چھپی جائداد متعلقہ مندر بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰۱) (دیوانی ۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

منشائے دعوے (۴۹۰) | (۱) دربارہ نالش اوس کھاتہ کے جو دو شخصوں کے نام پر ہو بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۳۲۷) (دیوانی ۷- مارچ سنہ ۱۹۰۳ء) (۴۹۰)

منصفی (۴۹۱) | (۱) دربارہ تعین تعداد تنخواہ ملازمان عملہ منصفی بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۸۵) (دیوانی ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء) (۴۹۱)

(۲) دربارہ اتفاق رائے مقدمات خفیفہ بشرح نمبر(۱۱) باب نمبر(۳) (دیوانی ۴ اپریل سنہ ۱۸۹۸ء)

(۳) دربارہ مرافعہ حکم ضمنی مقدمات خفیفہ بشرح نمبر(۱۳) باب نمبر(۳) (دیوانی ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء)

منظوری طلب مقدمات و معاملات متفرق و فیصلہ مقدمات (۴۹۲) | (۱) دربارہ حصول منظوری محکمہ عالیہ بنابر ازدیاد سزا بصیغہ مرافعہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲) (فوجداری ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۸۴ء) (۴۹۲)

(۲) دربارہ حصول منظوری محکمہ عالیہ بابت اجرائے اشتہار گرفتاری ملزم وغیرہ بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۴۵۶) (فوجداری ۴ نومبر سنہ ۱۸۸۶ء)

(۱۷) دربارہ ملازمان جنگلات بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۸۴) (فوجداری ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۱۸) دربارہ ممانعت بھیجنے محکمہ عالیہ میں مقدمات جرم سخت کا می وغیرہ متعلقہ ملازمان بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۴۵۶) (فوجداری ۱۶ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۱۹) دربارہ شکایت ملازمان پولیس بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۲۶ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۲۰) دربارہ اختیارات حکام عدالت ہائے راج بابت تجویز سزا نسبت ملازمان ڈاکخانہ انگریزی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۶) (فوجداری ۷ دسمبر ۱۸۹۱ء)

(۲۱) مقدمات دیوانی و فوجداری میں سوائے صدر کے جب کسی اہلکار ماتحت محکمہ دیوانی یا کو صدر یا نظامت میں بلانے کی ضرورت ہو تو تعمیل سمن معرفت دیوانی کے ہوا کرے (عام ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۲۲) دربارہ نالشات قرضہ نسبتی سپاہیان و اہلکاران بخشی خانہ فوج بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۳۷۶) (دیوانی ۱۸ جولائی ۱۹۰۰ء)

(۴۸۶) ملزمان (۴۸۶) (۱) دربارہ تجویز سزا بغیر حاضری ملزم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۴۹) (فوجداری ۲۴ فروری ۱۸۹۰ء)

(۲) دربارہ سزایابی و بریت ملزمان و اطلاع دہی ماتحتان گیرائی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۰) (فوجداری ۱۸ فروری ۱۸۹۵ء)

(۳) دربارہ حفاظت ملزمان مجروح نظامت باندی کوئی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۳) (فوجداری ۱۰ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۴) دربارہ فراری ملزم و تجویز بعد گرفتاری بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۷۰) (فوجداری ۲۲ اگست ۱۸۹۶ء)

(۴۸۷) منادی نیلام (۴۸۷) (۱) جب اکثر تحصیلات سے معرفت گانوں بلائی اور نظامت سے معرفت تھانہ منادی بلا اجرت کرانا پایا جاتا ہے تو اب بھی اوسی طرح بلا اجرت گانوں بلائی سے یا معرفت تھانہ منادی کرائی جایا کرے (عام ۱۳ دسمبر ۱۸۹۹ء)

سررشتہ دار [illegible] اہلمد نمبری [illegible] اہلمد اجراء [illegible] ناظر پیشی دیندیال [illegible] پیشی پنالال [illegible] پیشی جگناتھ پرشاد [illegible] (محافظ دفتر غیر منقولہ محافظ دفتر منقولہ [illegible] اہلمد خط چھٹی [illegible] جمع خرچ نویس [illegible] اسٹامپ نویس [illegible] اسٹامپ فروش [illegible] وکیل [illegible] یہ اہلکار مشترک رہینگے) (دیوانی ۱۳ دسمبر ۱۸۹۰ء)

(۷) دربارہ قاعدہ عطائے تنخواہ ملازمان تبدیل شدہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۵۶) (عام ۳۱ مئی ۱۸۹۱ء)

(۸) دربارہ بھیجنے مسلہ مقدمات نسبتی ملازمان بہ محکمہ عالیہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری ۲۰۔ مارچ ۱۸۹۲ء)

(۹) دربارہ ممانعت قائمی مقدمہ بلا اجازت محکمہ عالیہ نسبت شکایت کنندہ بابت شکایت دروغ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۳۱۔ اگست ۱۸۹۲ء)

(۱۰) دربارہ دینے تنخواہ اہلکار متوفے وارثان متوفے کو بصورت عذر عرضخواہان بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۲۶۔ اگست ۱۸۹۳ء)

(۱۱) دربارہ اختیارات سرداران اپیل بابت تدارک جرمانہ نسبت ناظمان بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری ۱۳۔ مارچ ۱۸۹۴ء)

(۱۲) دربارہ تجویز جرم فراری نسبت سپاہیان ملازم بخشی خانہ فوج بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۷۰) (فوجداری ۱۹ جون ۱۸۹۵ء)

(۱۳) جب کسی ملازم صیغہ کلکٹری کی طلبی کی ضرورت ہوا کرے تو بتوسط محکمہ دیوانی طلبی ہونی چاہیئے بالا بالا طلب کرنا خلاف ضابطہ ہے (دیوانی ۶ جون ۱۸۹۶ء)

(۱۴) دربارہ ایصال زر ڈگری از تنخواہ ملازمان بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۲۴ جون ۱۸۹۶ء)

(۱۵) دربارہ ممانعت حصول منظوری بنا بر تحقیقات و تجویز نسبت رپورٹ ملازمان تھانہ متعلق حملہ یا مقابلہ یا زدوکوبی وغیرہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۸) (فوجداری ۹ جولائی ۱۸۹۶ء)

(۱۶) دربارہ شکایت دروغ ملازمان بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۱۳ ستمبر

۱۶ ستمبر ۱۸۸۹ء و ۱۵ ستمبر ۱۸۹۵ء و ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۵ء میں ہو چکی ہے۔

(۱۰) جو نظر ثانیاں بکرر خلاف ضابطہ یا بابت احکام کے جو نا قابل نظر ثانی قرار دئے گئے ہیں پیش ہوں گی تو ایسی نظر ثانیاں خلاف ہدایت ہذا ہونے کی وجہ سے محض شامل مسل کردی جایا کرینگی۔

(۱۱) اجلاس بندگان عالی متعالی سرکار عالی دام اقبالہم اور اجلاس جملہ ممبران کی تجویز اخیر کا خلاصہ حسب ہدایت نمبری (۱۰۱) مجریہ ۱۶ ستمبر ۱۸۸۹ء روزانہ تختہ پر چسپاں کیا جاویگا اور وہ خلاصہ میعاد نظر ثانی تک تختہ پر چسپاں رہیگا تاکہ فریقین یا وکلائے فریقین اوسکو دیکھکر اطلاع تجویز اخیر سے حاصل کرلیا کریں۔ (عام ۲۸ جون ۱۹۰۶ء)

(۴۸۵) **ملازمان (۴۸۵)** (۱) دربارہ آنے اسلہ سپردگی فوجداری ملازمان محکمات درجہ بدرجہ محکمہ عالیہ میں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۹۸) (فوجداری ۱۱ دسمبر ۱۸۸۶ء)

(۲) دربارہ ممانعت بھیجنے اسلہ ناقص کارروائی ملازمان پولیس محکمہ عالیہ میں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری ۲۱۔ اپریل ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ ممانعت مقرر کرنے عوضی ملازمان بلامنظوری محکمہ عالیہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۹۰) (فوجداری ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء)

(۴) دربارہ بھیجنے نتیجہ تجویز اخیر مع اصل مسل مرافعہ جات ملازمان بہ محکمہ عالیہ بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۰ء)

(۵) شیو نراین نائب ناظم نے سودہ زیرہ کا بھیکن سے کیا اور مطالبہ کی بابت اوسکو بٹھلا رکھا خبر نویس نے پرچہ دیا اسپر تجویز ہوئی کہ اس میں شک نہیں کہ سودہ زیرہ کا ہوا مگر بھیکن نے استغاثہ نہیں کیا۔ خبر نویس نے جو پرچہ دیا وہ بے بنیاد نہیں معلوم ہوتا اسکی تحقیقات کرانی ضرور نہیں کہ بھیکن خود مستغیث نہیں ہوا لیکن دس روپیہ جرمانہ نائب ناظم سے لیا جاوے اور جملہ ملازمان کو اسطرح سودہ کرنیکی ممانعت قطعی کی جاوے ورنہ سخت تدارک کیا جاویگا (عام ۲۲ مئی ۱۸۹۰ء)

(۶) ہر ایک منصف کے لئے چار چار اہلکار حسب تفصیل ذیل مقرر کئے گئے۔

(۳) حکم صیغہ کی نظر ثانی کا قاعدہ جواب اندر میعاد (۳۰) یوم پیش ہونے کا ہے آیندہ بھی بدستور جاری رہیگا۔

(۴) بموجب ہدایت نمبر(۱۳۷) مجریہ ۲۱۔اگست ۱۸۸۵ء جو چھ مہینے کی میعاد واسطے پیش کرنے درخواست نظر ثانی کامل القیمت کا عذر بصورت بہم پہونچ جانے ایسے ثبوت کے کہ جسکے بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے خلاف مراد سائل فیصلہ ہوا تھا مقرر کی گئی ہے اوسکا عملدرآمد اجلاس جملہ ممبران اور حکم مصدرہ بندگان عالی متعالی سری جی دام اقبالہم میں اوسی ضابطہ کے موافق رہیگا۔

(۵) جسطرح تجاویز صیغہ کی نظر ثانی بوجہ اسکے کہ وہ محتاج منظوری اجلاس جملہ ممبران کی ہوتی ہیں اور بجائے خود مختتم نہیں ہوتیں ذریعہ ہدایت یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء ناروا رکھی گئی ہیں اوسیطرح آیندہ سے اون تجاویز اجلاس جملہ ممبران کی نظر ثانی جو محتاج منظوری حکم معلوم ہیں ناقابل سماعت ہوں گی۔ البتہ جبکہ پیشگاہ بندگان عالی متعالی سری جی دام اقبالہم سے وہ تجاویز منظور یا نامنظور ہو جاویں گی تو اوس حکم معلوم کی نظر ثانی حسب دفعہ (۲) اندر میعاد ایک ماہ اجلاس جملہ ممبران میں پیش ہوسکیں گی اور طریق سماعت نظر ثانی حکم معلوم کا وہی رہیگا جو اب جاری ہے۔

(۶) تبادلہ ملازمان اور احکام ضمنی کے مرافعوں پر جو حکم اجلاس جملہ ممبران سے صادر ہوگا اوسکی نظر ثانی ناقابل سماعت ہوگی۔

(۷) رپورٹ میر منشی محکمہ عالیہ میں جسکے ذریعہ سے ہر ایک نظر ثانی پیش ہوا کرتی ہے علاوہ بحث میعاد کے یہ بھی بعد پڑتال کے درج ہوا کریگا کہ حسب ہدایت ہذا نظر ثانی قابل سماعت ہے یا نہیں اگر ناقابل سماعت ہے تو کس وجہ سے۔

(۸) اگر بہ منظوری نظر ثانی کوئی تجویز اجلاس جملہ ممبران سے ترمیم یا منسوخ کردیجاویگی تو اوس فریق کو جسکے خلاف فیصلہ ہوا بموجب عملدرآمد حال نظر ثانی پیش کرنے کا استحقاق رہیگا مگر صرف ایک مرتبہ دوسری نظر ثانی ناقابل سماعت ہوگی۔

(۹) طریق تحریر نظر ثانی کا وہی جاری رہیگا جو اب تک جاری ہے اور جسکی تصریح ہدایت مجریہ

ڈگری کیا روپ سنگھ جی نے اجلاس پنجشنبہ میں مسل رکھی پنڈت شمبر دین جی نے تجویز روپ سنگھ جی سے اتفاق کیا چونکہ فیصلہ ناطق مشعر اخراج دعوے ہوا اسلئے مدعی نے مکرر نظر ثانی پیش کی جو خلاف ہدایت ۵ استمبر ۱۸۹۵ء لکھی گئی تھی۔ مدعا علیہ نے عذر کیا کہ یہ نظر ثانی مکرر اور خلاف ہدایت لکھی گئی ہے واپس دیجاوے سرداران اپیل نے درخواست مدعا علیہ کو نامنظور کر کے حکم دیا کہ اگر عذر ہو تو مرافعہ کرنے کا اختیار ہے چنانچہ مدعا علیہ نے مرافعہ کیا۔ اسپر تجویز ہوئی کہ یہ نظر ثانی خلاف قاعدہ لکھی ہوئی اور مکرر پائی جاتی ہے کسی ہدایت کا منشا نہیں ہے کہ ماتحت میں ایسی نظر ثانی مکرر سماعت کی جاوے فریق ناراض کو صرف ایک مرتبہ نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اور ہدایت نمبر (۱۰۱) سنہ ۱۸۸۹ء و (۹) سنہ ۱۸۹۶ء کے اندراج سے صاف ظاہر ہے کہ دوسری نظر ثانی ماتحت میں ممنوع ہے نہ ہدایت نمبری (۸) سنہ ۱۸۹۶ء کا ایسا منشا ہے بلکہ وہ ہدایت صرف اس امر پر مقتضی ہے کہ ایسی نظر ثانی کے فیصلہ پر دوسرے سردار اپیل بھی تجویز کر سکتے ہیں کیونکہ پہلی ہدایتوں کا منشا ایسا تھا کہ مجوز اول ہی نظر ثانی پر تجویز کر سکتا ہے اسطرح سے اگر سلسلہ نظر ثانیوں کا قایم کیا جاوے تو محکمہ اپیل میں چند نظر ثانیوں کا ہونا جائز ہو سکتا ہے پس یہ نظر ثانی دونوں طرح سے بیقاعدہ ہے (رام چندر بنام شیو نراین) (دیوانی ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۳) ہدایت متعلق درخواست نظر ثانی بابت احکام محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل۔

جو احکام و ہدایات متعلق نظر ثانی محکمات ماتحت جاری ہوئی ہیں وہ بدستور جاری و نافذ رہیں گے اس ہدایت کا اثر ان میں نہیں لیا جاویگا۔

(۱) حکم پیشگاہ بندگان عالی متعالی سری جی دام اقبالہم اور تجویز اجلاس جملہ ممبران کی آیندہ سے صرف ایک نظر ثانی پیش ہو سکیگی اور جسطرح ماتحت میں دوسری نظر ثانی پیش ہونا ممنوع ہے اوسیطرح محکمہ عالیہ میں بھی آیندہ دوسری نظر ثانی ناقابل سماعت ہوگی۔

(۲) حکم پیشگاہ بندگان عالی متعالی سری جی دام اقبالہم کی میعاد جو (۳۰) یوم کی ہے وہ بدستور رہیگی۔ حکم اجلاس جملہ ممبران کے نظر ثانی کی میعاد بجائے پندرہ یوم کے جواب مقرر ہے (۳۰) یوم تاریخ صدور حکم رہیگی۔

نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ مدعی کی عدم پیروی تھی لہذا بعد تحقیقات با ضابطہ تجویز کی جاوے
(دیوانی ۱۳ جولائی ۱۹۰۴ء)

مکرر نظر ثانی (۴۴۸) (۱) دربارہ مکرر نظر ثانی محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل تجویز ہوئی کہ بسلسلہ ہدایت (۴۸۴)
مورخہ ۱۲ مئی سنہ رواں مناسب ہے کہ آیندہ جب مکرر درخواست نظر ثانی کے لئے پہلی درخواست
نظر ثانی کے فیصلہ اخیر کی درخواست نقل بر کاغذ اسٹامپ چار آنہ کسی فریق مقدمہ کی جانب
سے پیش ہو تو اوسپر صیغہ سے تاریخ عطائے نقل حکم جو عموماً ایک ہفتہ سے زائد عرصہ کی
نہیں ہونی چاہئے مقرر کر دیجاوے اور سائل کو اوس تاریخ کی اطلاع دیکر اطلاعیابی کرالیجایا کرے
اگر تاریخ مقررہ پر نقل تیار ہو جاوے لیکن سائل حصول نقل کے لئے حاضر عدالت نہ ہو تو تین
روز تک اوسکا اور انتظار کیا جاوے بعد تین روز کے بھی اگر سائل نقل لینے نہ آوے تو نقل حکم
نویس رپورٹ کرکے نقل مذکور داخل دفتر کرادیا کرے اور شمار میعاد نظر ثانی کے وقت علاوہ مجرائی
مقررہ ایام تیاری نقل تین روز انتظار حضوری سائل کے بھی محسوب کئے جاویں اور اگر تاریخ مقررہ
پر نقل مطلوبہ تیار نہ ہو سکے تو فوراً اوسی روز دوسری تاریخ تیاری و سپردگی نقل کے لئے مقرر کیجاکر سائل
کو (اگر حاضر ہو) تو روبرو ورنہ دیگر طور پر حسب ضابطہ اطلاع دیدیجایا کرے اور وجہ عدم تیاری
نقل کی نقلنویس سے دریافت ہو کر بصورت ناکافی ہونے جواب نقلنویس کے اوسپر یا دیگر اہلکار
پر جسکا قصور معلوم ہو تدارک واجب کیا جایا کرے (عام ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء)

(۲) مدعی نے تجویز اخراج نظامت کا محکمہ اپیل میں مرافعہ کیا ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو روپ سنگھ
جی سردار اپیل نے بمنظوری مرافعہ مدعیا و ڈگری دی مدعا علیہ نے اونھیں کی پیشی میں نظر ثانی
کی اوسپر ۲۷ نومبر کو روپ سنگھ جی نے بنا بر مزید تحقیقات و تجویز ثانی مقدمہ نظامت میں بھیجا جانا
تجویز کیا اس تجویز کی نظر ثانی مدعی نے پیش کی جو ۱۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو نامنظور ہوئی منشی گوبند سنگھ
جی سردار اپیل نے بروقت اتفاق حکم دیا کہ مسل نمبر سابق پر نہ بھیجی جاوے یہاں ہی تحقیقات کی
جاوے چنانچہ نظامت کو بنا بر تحقیقات تحریر ہو کر تجویز کے لئے مسل صیغہ میں دی گئی پھر روپ سنگھ
جی نے معرفت نظامت مزید تحقیقات ہونے کے بعد ۲۴ جولائی ۱۹۱۰ء کو مرافعہ مدعی کا نامنظور کیا
۳ اگست ۱۹۱۰ء کو اتفاق سے وقت راجہ اچل رام جی و منشی گوبند سنگھ جی سردار اپیل فی دعوے

(۴۷۹) **معائنہ مسل (۴۷۹)** (۱) دربارہ معائنہ مسل زیر تجویز بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۴) (فوجداری ۲۵ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۲) دربارہ معائنہ مسل بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۷۴) (عام ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ء)

(۳) دربارہ معائنہ مسل بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۴۷۱) (عام ۱۸-مارچ ۱۹۰۶ء)

(۴۸۰) **معذوری فریقین (۴۸۰)** (۱) دربارہ معذوری فریق مقدمہ وپیش ہونے مرافعہ معرفت شخص غیر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۶۶) (فوجداری ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ معذوری فریق مقدمہ وعدم حاضری بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۶۲) (دیوانی یکم اپریل ۱۹۰۵ء)

(۴۸۱) **مفقود الخبر (۴۸۱)** (۱) دربارہ میعاد انتظار وایسی اشخاص مفقود الخبر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۸۲) (دیوانی ۳۱ دسمبر ۱۸۹۰ء)

(۲) دربارہ تعیین مدعا علیہ مفقود الخبر وروپوش بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۳۱۱) (دیوانی ۲۷ جنوری ۱۸۹۷ء)

(۴۸۲) **مقابلہ آرائی (۴۸۲)** (۱) دربارہ رپورٹ پولیس متعلق حملہ آوری ومقابلہ آرائی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۸) (فوجداری ۹-جولائی ۱۸۹۷ء)

(۴۸۳) **مکرر نالش (۴۸۳)** (۱) دربارہ اخراج دعوے ونالش مکرر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹) (دیوانی ۵ فروری ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ اخراج دعوے ونالش مکرر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۹) (دیوانی ۱۱-مارچ ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ اخراج دعوے ونالش مکرر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۹) (فوجداری ۵-جون ۱۸۹۷ء)

(۴) بمقدمہ درخواست سرٹیفکٹ وراثت بالمکند داس درخواست دہندہ تجویز ہوئی کہ پہلے درخواست دہندہ کی درخواست بوجہ عدم ادخال ثبوت داخلدفتر ہوئی سائل نے دوبارہ درخواست پیش کی ناظم جی سوائی جے پور نے نزاع فیصل شدہ قرار دیکر مقدمہ کو خارج کیا چنانچہ سرداران اپیل کی رائے درست ہے کہ نزاع فیصل شدہ کی صورت اس معاملہ پر منطبق نہیں ہوتی درخواست سابقہ کی

(۲) دربارہ راضینامہ بمقدمات مضروبی شدید بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۶۷) (فوجداری ۱۰ جولائی ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ راضینامہ بمقدمات مضروبی شدید بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۲۶۷) (فوجداری ۱۵- اگست ۱۸۹۶ء)

مظہری مدعا علیہ (۴۷۵) | (۱) دربارہ مرافعہ از جانب مدعا علیہ مظہری بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۴۷۵) (۱۷۵) (دیوانی ۱۲- مارچ ۱۹۰۰ء)

معافی حاضری مینہ ہائے (۴۷۶) | (۱) دربارہ اختیار جنرل سپرنٹنڈنٹ جی گیرائی متعلق معافی (۴۷۶) حاضری مینہ ہائے بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۱۷۹) (فوجداری ۲۶ جنوری ۱۸۹۶ء)

معافی قصور ملزم (۴۷۷) | (۱) معافی قصور کا تجویز کرنا اختیار نظامت و اپیل نہیں ہے۔ اگر (۴۷۷) جنرل سپرنٹنڈنٹ معافی قصور ملزم چاہیں تو محکمہ عالیہ میں درخواست کریں (سرکار بنام شیو بخشا ورودڑا وغیرہ) (فوجداری ۱۶ جون ۱۸۹۷ء)

معاہدہ (۴۷۸) | (۱) دربارہ معاہدہ شوہر متعلق زوجہ خود بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۲۴) (۴۷۸) (دیوانی ۱۲ مئی ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ معاہدہ متعلق جائداد سرکاری بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۲۷۴) (دیوانی ۱۵ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ رجسٹری معاہدہ جس میں بعد صدور ڈگری بھی سود دینے کا اقرار درج ہو بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۲۷۱) (دیوانی ۶- اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ تجویز نسبت معاہدہ باہمی فریقین بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۳۱۷) (دیوانی ۱۱ نومبر ۱۸۹۷ء)

(۵) دربارہ تجویز نسبت معاہدہ سود بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۳۱۷) (دیوانی ۸- نومبر ۱۹۰۰ء)

(۶) دربارہ رجسٹری معاہدہ استمرار بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۵) (دیوانی ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۷) دربارہ رسوم دعوے تعمیل مختص شرائط راضینامہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۵۱) (دیوانی

(تصحیح ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء)

(۹) دربارہ ترتیب مسل بروئے قاعدہ نتھی الف و ب لبشرح نمبر(۴) باب نمبر (۲۰۲) (عام ۶-نومبر ۱۹۰۶ء)

(۱۰) مسل میں جو کاغذ پھٹ جایا کرے یا نتھی سے نکل جایا کرے اوسکو جوڑکر امید نتھی کر دیا کریں۔ (عام ۵-دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۱۱) جس کسی مقدمہ میں معائنہ مسل کی درخواست پیش ہو تو وہ مسل مع امسلہ متعلقہ کے ایک ہی درخواست کے ذریعہ سے درخواست کنندہ کو ایک مرتبہ دکھلا دیجاوے البتہ جو امسلہ نظائر برآمد ہوں اور اوسکے معائنہ کی کوئی فریق مقدمہ یا کسی فریق کا مختار یا وکیل درخواست پیش کرے تو بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو ایک درخواست کے ذریعہ سے ایک مسل دکھائی جا سکتی ہے دوسری مسل نظیر یا دو سے زائد امسلہ نظیر کے معائنہ کے لئے علیحدہ علیحدہ درخواست پیش ہونے پر حکم مناسب ہوسکیگا (عام ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۴۷۲) **مشتری نیلام (۴۷۲)** (۱) بمقدمہ گوبند نراین بنام گنگا بخش تجویز ہوئی کہ منصفی کی تحریر سے عملدرآمد یہ پایا جاتا ہے کہ مال منقولہ کے نیلام میں بوقت رپورٹ جسکے نام نیلام ختم ہوا وہی کا نام لکھا جاتا ہے تو اب کسی دوسرے طریقہ کا عملدرآمد قدیم کے خلاف جاری کیا جانا غیر ضروری ہے (دیوانی ۲۵-اگست ۱۸۹۸ء)

(۲) بمقدمہ میران بخش نرسنگ لال وغیرہ اپیل بابت واپسی زرکمیشن تجویز ہوئی کہ نیلام کے وقت آخری بولی بولنے والا ذمہ دار ہوتا ہے اس سے پہلے بولی بولنے والوں کی ذمہ داری جاتی رہتی ہے (دیوانی ۳۱-اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۳) دربارہ انکار مشتری نیلام بابت خریداری جائداد لبشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۸) (عام ۲۵-اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(۴۷۳) **مضرت بہا (۴۷۳)** (۱) دربارہ تجویز مضرت بہا لبشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۲۹) (فوجداری ۳-اپریل ۱۸۹۷ء)

(۴۷۴) **مضروبی (۴۷۴)** (۱) تھانہ دار باغ ماجیصاحبہ کو مقدمات مضروبی خفیف میں دست اندازی کی اجازت دی گئی۔ (فوجداری ۲۳-مئی ۱۸۹۷ء)

مزاحمت بیجا (۴۶۸) (۱) دربارہ مزاحمت بیجا روکنے راستہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۶۶) (فوجداری ۷-اکتوبر ۱۸۹۶ء) (۴۶۸)

مستثنیٰ از حاضری عدالت (۴۶۹) (۱) دربارہ بیان حلفی مختار عام اشخاص مستثنیٰ از حاضری عدالت بمقدمات منظوری افلاس بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۸-اکتوبر ۱۸۹۹ء) (۴۶۹)

مستثنیٰ از سزائے بید (۴۷۰) (۱) دربارہ تجویز سزائے قید بعوض سزائے بید وضمانت نیک چلنی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۵) (فوجداری ۳۰-اگست ۱۸۹۲ء) (۴۷۰)

مسل (۴۷۱) (۱) دربارہ بھیجے جانے کاغذات متعلقہ ہمراہ مسل بصیغہ مرافعہ بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۳ جون ۱۸۸۶ء) (۴۷۱)

(۲) بمقدمہ گوبندا بنام کشن لال محکمہ اپیل کو جواب لکھا گیا کہ وکیل فریق ثانی کو مسل زیر تجویز کا دکھلانا واسطے جوابدہی کے کسی قاعدہ کی رو سے ممنوع نہیں ہے (فوجداری ۲۵ جولائی ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ طلبی مسل اجرائے ڈگری ہنگام سماعت مرافعہ بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۴۶۵) (دیوانی ۲۳-اگست ۱۸۹۰ء)

(۴) دربارہ طریقہ چھانٹ کاغذات وتشریح کاغذات قابل تلف مسل خط چھپی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۲) (دیوانی ۲۷ فروری ۱۸۹۵ء)

(۵) دربارہ بھیجنے مسل ہمراہ درخواست انعام ملازمان وغیرہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۵) (فوجداری ۲۶ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۶) دربارہ بھیجے نہ جانے مسل ماتحت میں جس میں محکمہ عالیہ سے تجویز رہائی ملزم ہوئی ہو بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۸۱) (فوجداری یکم اگست ۱۸۹۸ء)

(۷) دربارہ بھیجنے مسل متعلقہ مرافعہ محکمہ عالیہ میں دس روز قبل از تاریخ مقررہ بشرح نمبر (۴۳) باب نمبر (۴۶۵) (عام ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

(۸) وکلائے سررشتہ کو بروقت معائنہ مسل کسی کاغذ کی پوری نقل کرنے کی تو اجازت نہیں ہے مگر مضمون کی بابت وہ یادداشت یا نوٹ لکھنا چاہیں تو اس کی ممانعت بھی نہیں ہے (عام ۱۰-دسمبر ۱۹۰۳ء)

جو درخواست مذکور کے بعد حصول نقل تک صرف ہوں گے۔ (عام ۱۱۔اپریل ۱۹۰۰ء)

(۴۶۶) **مردم شماری کے انتظامی احکام (۴۶۶)** (۱) موافق سابق جہانتک ہوتا اختتام کام مردم شماری کارروائی تبادلہ ملازمان ملتوی رہے (عام ۴ ستمبر ۱۹۱۰ء)

(۲) ابتک جن ملازمان کا تبادلہ ہوکر جائے تعیناتی پر پہنچ گئے ہیں اون سے کام مردم شماری لیا جاوے اور آیندہ آخر مارچ تک تبادلہ اہلکاران کا نہ کیا جاوے۔ (عام ۷ فروری ۱۹۱۱ء)

(۳) تا اختتام کام مردم شماری تبادلہ اہلکاران کا ملتوی رکھا جاوے اور اون کو جہانتک ممکن ہو رخصت بھی نہ دیجاوے (عام ۲۱ فروری ۱۹۱۱ء)

(۴۶۷) **مرست سوال (۴۶۷)** (۱) بلا مرست سوال فریقین میں سے کسی کو کسی کا قایم مقام مقرر کرنا خلاف قاعدہ ہے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۸) (دیوانی ۲۲۔اگست ۱۸۹۵ء)

(۲) درباره فوتی مدعی مقدمہ فوجداری و درستی عنوان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۷۵) (فوجداری ۳۱۔اگست ۱۸۹۹ء)

(۳) درباره فوتی فریق مقدمہ و درستی عنوان بذریعہ مرست سوال بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۷۵) (عام ۱۶ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۴) بمقدمہ گنگا بخش بنام قاضی امانت علی مدعی سے بحث کی گئی کہ ایک جزو کی ڈگری ہوسکتی ہے اور تم نے یا تو حاصل کا دعوے کیا ہوتا یا استقرار حق رہن کا تو اوسنے بیان کیا کہ میرا دعوے اثبات حق رہن کا ہے کہ عنوان میں دعوے حقیت رہن درج ہے بیرونجات میں ایسے ضابطہ دان عرائض نویس نہیں ہیں لکھنے والے نے ایسا ہی لکھدیا اگر ایک جزو کی اثبات رہن کی ڈگری نہ ملی میں مابقے جزو کی رسوم اور داخل کرونگا۔ اب کل کی بابت استقرار حق رہن کی ڈگری ملجاوے چنانچہ مدعی نے محکمہ عالیہ میں مرست سوال داخل کیا برآں تجویز ہوئی کہ بواپسی امسلہ ماتحت کو لکھا جاوے کہ مدعی سے مابقے رسوم لے کر اور دعوے کو استقرار حق رہن کل اراضی مندرجہ خط کا جو لکھا ہے رہن ہے تصور کرکے بعد کارروائی ضابطہ تجویز کی جاوے (دیوانی ۱۹۔اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۵) درباره درستی وثیقہ خط چھپی بوجہ فوتی فریق مقدمہ بذریعہ مرست سوال بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۷۵) (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۹۰۴ء)

سنہ ۱۹۰۶ء)

(۹۰) درباره رسوم مرافعه بابت فقره تجویز شرح نمبر (۲۸) باب نمبر نہم ۲۷) (دیوانی ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۹۱) درباره مرافعه جسمیں سہواً رسوم کم داخل ہوئی ہو بشرح نمبر (۲۹) باب نمبر (۴ ۲۷) (دیوانی ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء)

(۹۲) درباره مجرائی ایام تیاری نقلحکم بہ میعاد مرافعه حسب ذیل تجویز ہوئی۔

(۱) درخواست نقل حکم گذرنے پر درخواست دہندہ کو پرچہ باندراج تاریخ ملنے نقل کے دیدیا جایا کرے اور اوس سے رسید کرائی جایا کرے پھر اگر اوس تاریخ پر درخواست دہندہ نقل لینے حاضر نہ آوے تو حسب عملدرآمد بعد انتظار تین روز کے نقل تیار شدہ شامل مسل کردیجایا کرے۔

(۲) اگر کسی خاص وجہ سے تاریخ مقررہ مندرجہ پرچہ پر نقل تیار نہ ہو تو درخواست دہندہ کو (اگر وہ حاضر ہوجاوے) دوسرا پرچہ بہ تبدیل تاریخ دینے نقل کے دیدیا جایا کرے بصورت عدم حاضری اوسکے حسب عملدرآمد سابقہ عمل کیا جاوے۔

(۳) اگر نقل کے تیار ہوجانے پر بوجہ عدم حاضری درخواست دہندہ نقل تیار شدہ شامل مسل ہوجاوے تو جس روز درخواست مکرر حصول نقل تیار شدہ کے لئے پیش ہو اوسی روز اوسکو نقل دیدی جاوے اور اگر کسی وجہ سے اوسکو نقل نہ دی جاسکے تو اوسکو مطلع کرکے اطلاعیابی کرالیجایا کرے کہ فلاں تاریخکو وہ بنابر حصول نقل حاضر آویگا۔

(۴) اگر اوسی روز نقل تیار شدہ درخواست دہندہ کو ملجاویگی تو وہ دن میعاد مرافعہ میں مجرا نہیں ہوگا۔ اور اگر ایک یوم سے زائد عرصہ نقل دیے جانے میں صرف ہو تو بیشک وہ میعاد مرافعہ میں قابل مجرائی ہوگا۔

(۵) اگر ایک روز سے زیادہ وقت نقل مذکور کے دلے جانے میں صرف ہو اور اطلاعیابی درخواست دہندہ کی حسب نمبر (۳) لکھائی گئی ہو پھر بھی درخواست دہندہ اوس تاریخ پر حاضر نہ آوے تو پھر اوسکو کوئی استحقاق مجرا پانے اون ایام کا باقی نہ رہے گا

دوسرا صیغہ روئداد ی۔ صیغہ بیضابطگی کا جو مرافعہ پیش ہوگا اوسمیں صرف دو بناء پر عذر ہوں گے جیساکہ ہدایت ۱۱ دسمبر ۱۸۹۷ء میں درج ہے باقی بحث روئداد ی پر متصور ہوں گے لہذا سائل کے مرافعہ کو بپابندی ہدایت ۱۱ دسمبر ۱۸۹۷ء فیصل کیا جاوے اگر کوئی عذر حسب ہدایت مذکور درج ہے تو اوس بیضابطگی کو رفع کرانا چاہئیے اور اگر کوئی عذر بیضابطگی کا نہیں ہے تو مرافعہ اس ہی بحث پر نامنظور کرنا چاہئیے (چنی لال بنام رام پرتاب (دیوانی ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

(۸۱) دربارہ مرافعہ احکام ضمنی نائب فوجدار و نائب ناظم بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۴۰) (فوجداری ۷ نومبر ۱۹۰۳ء)

(۸۲) نائب ناظمان کے مرافعہ صیغہ رجسٹری بھی عدالت دیوانی میں ہوا کریں (دیوانی ۴ نومبر ۱۹۰۳ء)

(۸۳) دربارہ مرافعہ بحالت نامنظوری نظرثانی بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۳۴۷) (دیوانی ۱۴ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۸۴) دربارہ مرافعہ شخص ثالث بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۷۵) (فوجداری ۵ مئی ۱۹۰۴ء)

(۸۵) دربارہ میعاد مرافعہ موصولہ بہ سبیل ڈاک بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۶۲) (دیوانی یکم اپریل ۱۹۰۵ء)

(۸۶) دربارہ پیش ہونے مرافعہ از جانب رشتہ داران ماخوذ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۷۶) (فوجداری ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

(۸۷) جسقدر اشخاص مرافعہ کرنا چاہیں سب کے نام زیر العبد درج ہوا کریں اور وہ سب مرافعہ کرنے کے لئے حاضر آیا کریں جو حاضر نہ ہوسکیں تو پیش کنندہ مرافعہ اون کے نام کا مختارنامہ بقصدیق کراکر شامل کیا کرے اور اگر ایک سے زیادہ اشخاص حاضر نہ ہوں تو ایک ہی مختارنامہ مصدقہ کے ذریعہ سے کارروائی ہوسکیگی (عام ۷۔ اگست ۱۹۰۵ء)

(۸۸) اگر ناظم جی کے اجلاس کے مقدمہ میں بسبب عدم موجودگی ناظم جی کے نائب ناظم حکم لکھا دیں تو وہ حکم اجلاس ناظم جی کا تصور ہو کر مرافعہ محکمہ اپیل میں ہوگا۔ (فوجداری ۹ اگست ۱۹۰۶ء)

(۸۹) دربارہ طلبانہ مرافعہ جات واپسی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۴۰) (فوجداری ۱۹ اگست

بنام رام ناتھ) (دیوانی ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۷۱) دربارہ خونی فریق مقدمہ بحالت مرافعہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۷۵) (دیوانی ۱۶ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۷۲) دربارہ پیش ہونے مرافعہ مصرفت کامدار ٹھکانہ بشرح نمبر (۱۸) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۵ فروری ۱۹۰۲ء)

(۷۳) ماتحت سے اسلہ مطلوبہ متعلقہ مرافعہ جات تاریخ مقررہ سے دس روز پہلے محکمہ عالیہ میں آجایا کریں (عام ۷ امئی ۱۹۰۲ء)

(۷۴) دربارہ مرافعہ دعاوی فریقین بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۷۴) (فوجداری ۱۸ مئی ۱۹۰۲ء)

(۷۵) نائب ناظم کی تجاویز سے جو مرافعہ ناظم ہی کی روبرو بصیغہ بیضا بطگی ہوں اون میں خواہ تجویز نائب ناظم بحال رہے یا کوئی ترمیم و تنسیخ کی جاوے ہر دو صورت میں اون کے مرافعہ محکمہ اپیل میں ہی سماعت ہوں گے جیسا کہ ابتک عملدرآمد ہے (فوجداری ۱۹ مئی ۱۹۰۲ء)

(۷۶) دربارہ مرافعہ احکام متفرق بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۴۶) (فوجداری ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۷۷) بمقدمہ جینجی رام بنام سروپ نراین محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ راج اپنے یہاں کی مسل کو بالفعل زیر تجویز بھگر عدالت کو لکھدیں کہ وہ نظر ثانی پر تجویز کریں اور اوسکے نتیجہ کے بعد راج اپنے یہاں کے کاغذات پر حکم مناسب دیں (دیوانی ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۷۸) دربارہ رسوم مرافعہ بشرح نمبر (۲۴) باب نمبر (۲۷۴) (دیوانی ۲۱ جنوری ۱۹۰۳ء)

(۷۹) دربارہ رسوم مرافعہ مقدمہ انخلاف فقرہ زائد از بحث بشرح نمبر (۲۵) باب نمبر (۲۷۴) (دیوانی ۲ مئی ۱۹۰۳ء)

(۸۰) سرداران اپیل نے مرافعہ صیغہ بیضا بطگی اس بنا پر منظور کیا کہ اپیلانٹ نے ایسے مقدمہ کا کہ جسکا روئداد ی مرافعہ ہو سکتا تھا بصیغہ بیضابطگی پیش کر دیا حالانکہ ہدایت ۱۱ دسمبر ۱۸۹۷ء کے ذریعہ سے ایسے مقدمہ کا مرافعہ بصیغہ بیضابطگی سماعت نہیں ہو سکتا۔ تجویز ہوئی کہ ایسا کسی ہدایت کا منشا نہیں ہے جیسا کہ سرداران اپیل نے سمجھا ہے۔ سائل دو طرح کے مرافعہ کر سکتا ہے ایک بصیغہ بیضابطگی

(۶۸) نائب فوجدار نے تجویز سزا اندر حد اختیار خود اور واپسی بہی کی تجویز صادر کی۔ اسپر واپسی بہی کی تجویز زائد از اختیار ناطق متصور ہوکر محکمہ اپیل سے بابت سماعت مرافعہ استصواب کیا گیا برآں تجویز ہوئی کہ جب اختیارات ناطق بابت سزا کے دیئے گئے ہیں اور اوس ہی تعداد سے اگر تجویز دادرسی و اخذ مچلکہ کیجاوے تو وہ بھی ناطق قرار دی گئی ہے علاوہ اسکے دوسری صورت قبضہ دہانی وغیرہ میں تجویز ناطق قرار نہیں دی گئی ہے تو اسمقدمہ میں واپسی بہی کی جو تجویز کی گئی ہے گو وہ جائداد منقولہ میں ہی شامل ہے مگر اوسکی قیمت معین نہیں ہوسکتی اندریںصورت مدعی کے مرافعہ جات بوجہ ایک جزو ناطق ہونے کے محکمہ اپیل میں ہی سماعت ہونے کے قابل ہیں اور مدعاعلیہ کا مرافعہ بھی بوجہ ملزومہ ہونے مقدمہ داموور کے محکمہ اپیل میں سماعت ہونا چاہیئے (بردیچند بنام داموور وداموور بنام بردیچند (فوجداری ۲۲ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۶۹) بصیغہ بصیغہ بضابطگی مرافعہ ہونے پر جب ناظم نائب ناظم کی اور فوجدار جی نائب فوجدار کی تجویز سے اتفاق کریں تو ناظم کی تجویز کا مرافعہ اپیل میں اور فوجدار جی کی تجویز کا مرافعہ محکمہ عالیہ میں حسب عملدرآمد ہونا چاہیئے (فوجداری یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۷۰) مدعاعلیہ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۰ء کی تجویز کی نظر ثانی ۸ جنوری ۱۹۰۱ء کو عدالت میں پیش کی اوسپر مزید تحقیقات شروع ہوئی اور مدعی نے ۱۲ فروری ۱۹۰۱ء کو اپیل میں مرافعہ کیا سرداران اپیل نے ۱۴۔اپریل کو مرافعہ منظور کرکے مقدمہ نمبر سابق پر بھیجا۔ مختاران عدالت نے ۲۵۔اپریل کو بنا پر منظوری نظر ثانی تجویز سابقہ خود مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۰ء بحال رکھی مدعی نے پھر اس تجویز نامنظوری نظر ثانی کی ذریعہ سے محکمہ اپیل میں مرافعہ کیا سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ یہ مرافعہ محض بنفیصلہ نظر ثانی کی نقل کے ذریعہ سے لیا جاسکتا ہے یا اصل فیصلہ کی نقل بھی اوس سے شامل کرائی جائیگی اسپر جواب لکھا گیا کہ جب معلوم ہوگیا تھا کہ نظر ثانی فریق ثانی نے عدالت میں پیش کر دی ہے تو واجب تھا کہ مرافعہ مدعی مندرجہ محکمہ اپیل کو باتنظار نتیجہ نظر ثانی زیر تجویز رکھکر ماتحت کو فیصلہ نظر ثانی کرلے کی ہدایت کیجاتی اور اوسکے نتیجے کے بعد مرافعہ پر تجویز کرتے کس لئے کہ بصورت نامنظوری نظر ثانی مدعی کو حاجت مرافعہ ثانی نہ تھی بصورت دیگر وہ فیصلہ ثانی عدالت دیوانی کا مرافعہ کرتا اوسوقت دونوں مرافعوں پر یا ایک مرافعہ پر جو مدعی پیش کرچکا تھا فیصلہ صادر ہوسکتا تھا۔ اس ہی مرافعہ پیش کردہ مدعی پر تجویز کی جاوے از و اور اپیل

۱۴ نومبر ۱۹۰۳ء)

(۶۴) دربارہ مرافعہ تجویز مختاران عدالت دیوانی جسمیں تجویز منصفی اتفاق کرکے زائد تجویز کی گئی ہو تشریح نمبر (۳) باب نمبر (۱۳۹) (دیوانی ۹ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۶۵) بمقدمہ گنگا بنام ہے نراین ناظم جی شیخاواٹی نے دعوے اسقاط حمل کو خارج اور باقی مدعاعلیہم کو بری کرکے صرف دیو مدعاعلیہ کی نسبت بجرم مفروبی ۹ روپیہ جرمانہ کی تجویز کی مدعی نے بنابراز دیاد سزا محکمہ اپیل میں مرافعہ کیا مگر عنوان مقدمہ میں لفظ بیضابطگی یا روئدادی نہیں لکھا نائب جج اپیل نے بحوالہ منشاء کیفیت ۶ ستمبر ۱۸۹۹ء اسوجہ میں بحث روئدادی پر ناقابل سماعت قرار دیکر واپس کر دیا کہ تجویز جرمانہ اندر حد اختیار ناظم تھی اور لکھا کہ بحث بیضابطگی قابل سماعت ہے۔ بران حکم ہوا کہ دراصل محکمہ اپیل میں منشاء ہدایت کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ۱۸۹۴ء میں جو ہدایت جاری ہو چکی ہے اوسمیں صاف لکھا ہے کہ جو تجویز اندر حد اختیار ناطقہ صادر کی جاوے اوسکا مرافعہ جہاں مدعاعلیہ بصیغہ بیضابطگی کرے وہاں ہی مدعی کا مرافعہ بھی بابت ازدیادی سزا سماعت ہوا کرے کیونکہ یہ امر بھی بصیغہ بیضابطگی ہے اور اگر مدعی نے سہواً مرافعہ میں لفظ بیضابطگی نہیں لکھا تھا تو اس سے اول تو کچھ ہرج نہ تھا کیونکہ عذر مندرجہ مرافعہ ہر آئینہ بہ منشاء ہدایت مجریہ محکمہ عالیہ مذکور بالا متعلق بہ بیضابطگی تھا جسکی نسبت مجوز کو تجویز کرنیکا اختیار تھا اور اگر مزید احتیاط کو کام میں لانا تھا تو اپیلانٹ سے لفظ بیضابطگی لکھوالینا چاہیے تھا واپسی مرافعہ کی ضرورت نہ تھی اب اس مرافعہ کو بصیغہ بیضابطگی سماعت کیا جاوے (فوجداری ۲۹ دسمبر ۱۹۰۰ء)

(۶۶) بمقدمہ گنیش بنام لچھی نراین اپیلانٹ نے بپابندی ہدایت ۳ فروری ۱۸۸۹ء تاریخ اطلاعیابی سے آٹھویں روز نظر ثانی پیش کی تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ شمار میعاد مرافعہ کا تاریخ فیصلہ کو چھوڑکر حسب عملدرآمد کیا جاتا ہے اور ایسا ہی منشاء ضابطہ کا ہے تو نظر ثانی ہذا کی بابت بھی تاریخ فیصلہ کو چھوڑکر میعاد شمار کی جانی واجب اور مناسب ہے (دیوانی ۱۲-اگست ۱۹۰۱ء)

(۶۷) بمقدمہ ناتھو وغیرہ بنام منبی دھر وغیرہ تجویز ہوئی کہ محکمہ اپیل کو لکھا جاوے کہ مرافعہ کو اپنے یہاں زیر تجویز رکھکر ماتحت کو فیصلہ نظر ثانی کرنے کی تاکید کردیں اور بعد فیصلہ نظر ثانی کے مرافعہ متذکرہ محکمہ اپیل پر تجویز کریں (دیوانی ۲۲-اگست ۱۹۰۱ء)

تو مرافعہ تجویز نائب ناظم کا پیشی ناظم میں ہوا ہی نہیں - جو مرافعہ پیشی ناظم میں ہوا وہ تجویز نائب ناظم کا تھا پھر تجویز نظامت کا مرافعہ محکمہ عالیہ میں بالا بالا کیسے قابل سماعت ہو سکتا ہے (فوجداری ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۵۷) دربارہ مرافعہ تجویز منصفان متعلق مقدمات خفیفہ جو دیگر مقدمات کی کارروائی پر حاوی ہو بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۳) (دیوانی ۲۲ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۵۸) بمقدمہ جگناتھہ بنام مہنت گوپی چندر جی سرداران اپیل نے مرافعہ اپیلانٹ کو بوجہ خارج المیعادی خارج کیا اپیلانٹ نے عذر کیا کہ میری نظر ثانی نامنظور نہیں کی گئی ہے بلکہ مجوز سابق کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے مجوز نے داخلِ دفتر کی ہے پس ایک ہفتہ جو نامنظوری نظر ثانی کا قاعدہ کے موافق مجرا کیا گیا درست نہیں ہوا تجویز ہوئی کہ یہ عذر اپیلانٹ کا قابل پذیرائی ہے کس لئے کہ اوسکی نظر ثانی نامنظور نہیں ہوئی بلکہ مجوز ثانی نے (چونکہ وہ بہ پابندی ہدایت اس تجویز پر تجویز نہیں کر سکتا تھا) داخل دفتر کی ہے اس صورت میں ایک ہفتہ مستثنیٰ کیا جانے کا قاعدہ عاید نہیں ہو سکتا بیشک اگر سائل کی نظر ثانی نامنظور ہو جاتی تو اوس ہدایت کا عمل ہو سکتا تھا لہذا مرافعہ کو بین المیعاد تصور کر کے تجویز کی جاوے (دیوانی ۲ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۵۹) دربارہ مرافعہ بیضابطگی تجویز ہوئی کہ ہدایت کے بموجب ابتدائی مرافعہ میں تو کل نقول احکام لگائی جاوینگی اور مقدمہ واپس بھیجے جانے کی حالت میں اگر اپیل ہی سے تجویز ہو جاوے تو بعدہٗ محض اپیل کے فیصلہ کی اور اگر عدالت کا مقدمہ ہے اور وہاں بھیجا جاوے تو صرف عدالت کے فیصلہ کی نقل لگانی کافی ہوگی - اور اگر مقدمہ نمبر سابق پر بھیجدیا گیا تو حسب ہدایت مجریہ ۲۶ مئی ۱۸۸۴ء جملہ احکام ماتحت کی نقول مکرر شامل کرنی ہونگی (دیوانی ۳ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۶۰) دربارہ مرافعہ شخص ثالث بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۵) (دیوانی ۱۲ - مارچ ۱۹۰۰ء)

(۶۱) دربارہ میعاد مرافعہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۴۰) (دیوانی ۱۲ - مارچ ۱۹۰۰ء)

(۶۲) دربارہ میعاد مرافعہ بعد منظوری افلاس از محکمہ مرافعہ بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء)

(۶۳) دربارہ مرافعہ صیغہ رجسٹری تجویز نائب ناظم بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۲۷۱) (دیوانی

کیا۔ سرداران صیغہ فوجداری نے نامنظوری مرافعہ کی تجویز کی سرداران صیغہ دیوانی نے حکم دیا کہ گو تجویز
سزا اندر حد اختیار ناطقہ ہے مگر تجویز اخراج دعوے مال مدعی اختیار ناطقہ نائب فوجدار میں نتھی
فوجدار جی نے مرافعہ مدعی کا جو محکمہ اپیل کی سماعت کے قابل تھا بیقاعدہ فوجداری میں سماعت کر لیا
فوجدار جی کی کارروائی قابل کالعدم قرار دیجا کر مقدمہ نمبر سابق پر واپس بھیجا جاوے اور انجام
کار اسی تجویز سے جملہ سرداران اپیل نے اتفاق کر لیا بر آن محکمہ عالیہ سے تجویز ہوئی
کہ مقدمات فوجداری میں مثل دعوے عدالت دیوانی مقدار مال متدعویہ مدعیان پر اختیارات
سماعت مقدمات نہیں دئے جاتے بلکہ بلحاظ خفت و سنگینی جرایم سماعت مقدمات ہوا کرتی
ہے البتہ تجویز تدارک میں فرق مراتب رکھا گیا ہے یعنی اس حد تک قید تجویز کرنیکا فلاں عہدہ
دار کو اختیار ہوگا اور بعض اختیارات عطیہ میں ناطق و غیر ناطق کی صراحت ہوتی ہے پس جو تجویز
مرافعہ مدعی پر محکمہ اپیل سے ہوئی ہے وہ قابل کالعدم کئے جانے کے ہے کیونکہ منشاء ہدایت
مجریہ کے خلاف ہے مدعیکو ہدایت کر دیجاوے کہ اگر وہ چاہے تو اندر میعاد دو ہفتہ کے باضابطہ
محکمہ عالیہ میں تجویز فوجدار جی کا مرافعہ کرلے۔ (فوجداری ۷ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۵۴) درباره مرافعہ حکم ضمنی نائب ناظمان متعلق مقدمات پیشی ناظمان بشرح نمبر (۱) باب
نمبر (۳۴۰) (دیوانی یکم نومبر ۱۸۹۹ء)

(۵۵) جب کوئی مرافعہ نامکمل پیش ہو تو وہ دیکھ بھالکر فوراً واپس دیدیا جایا کرے۔ مرافعہ
لینے والے اہلکار کو ہدایت کر دیجاوے (ہیرا تحفہ بنام شیو پرتاب) (دیوانی ۲ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۵۶) نائب ناظم نے مدعا علیہم کی نسبت باثبات جرم زیر دفعہ (۹۹) چوری گھاس گیارہ
گیارہ روپیہ جرمانہ و سوا چھ چھ روپیہ دادرسی کی تجویز کی مدعا علیہم نے فوجداری میں مرافعہ کیا
چونکہ تجویز جرمانہ و دادرسی اندر حد اختیارات ناطقہ نائب ناظم کے تھی اسلئے فوجداری میں مرافعہ
سماعت نہیں کیا گیا مدعا علیہم نے نظامت میں مرافعہ کیا وہاں بھی نامنظور ہوا۔ اسکے بعد مدعی
نے محکمہ اپیل میں مرافعہ کیا سرداران اپیل نے واپس کر دیا کہ یہاں سماعت ہونے کے قابل
نہیں ہے محکمہ عالیہ میں مرافعہ ہونے پر تجویز ہوئی کہ یہ مرافعہ محکمہ اپیل میں ہی قابل تجویز ہو کیونکہ
بالا بالا تجویز نظامت کا مرافعہ محکمہ عالیہ میں ہونیکا عملدرآمد نہیں ہے اور اس مدعی کی جانب سے

نمبر (۲۵۲) (فوجداری یکم جولائی ۱۸۹۹ء)

(۴۹) جو نظر ثانی اندر میعاد شش ماہہ اسٹامپ کامل القیمت پر پیش ہوا ور ماتحت سے نا منظور کی جاوے اوسکے مرافعہ کی میعاد کا شمار جس تاریخ کو نامنظوری نظر ثانی کا حکم دیا جاوے اوسی تاریخ سے ہونا چاہیئے اور اوسی حکم کی نقل کے ذریعہ سے مرافعہ ہو سکے گا (احمد بخش بنام مصری خاں) (دیوانی ۱۹ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۵۰) نائب ناظم کی تجویز کے مرافعہ فریقین نے محکمہ فوجداری میں کئے۔ فوجداری نے مدعا علیہ کا مرافعہ بحث روئداد ی پر اور مدعی کا مرافعہ بحث خارج المیعادی پر نامنظور کیا۔ اسپر مدعا علیہ نے محکمہ عالیہ میں اور مدعی نے محکمہ اپیل میں مرافعہ کیا سرداران اپیل نے بدین خیال کہ مدعی کے مرافعہ پر محکمہ فوجداری سے نفس مقدمہ کی بابت کوئی تجویز نہیں ہوئی نہ تجویز نائب ناظم کو منسوخ یا بحال کیا گیا بلکہ اوسکا مرافعہ جدید بحث قانونی پر خارج کیا گیا ہے مرافعہ کو بین المیعاد قرار دیکر فوجداری میں بنا بر تجویز واپس بھیجا۔ برآں محکمہ عالیہ سے تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی کا مرافعہ محکمہ فوجداری میں زیر تجویز ہے لہذا مدعا علیہ کا مرافعہ بھی محکمہ فوجداری مین بھیجدیا جاوے کہ وقت تجویز عذرات مدعا علیہ پر بھی غور کر لیا جاوے اور مدعی کا مرافعہ گو کہ فوجداری سے بحث خارج المیعادی پر فیصل ہوا تھا مگر قابل سماعت محکمہ عالیہ تھا آیندہ ایسی صورتوں میں بہ محکمہ اپیل مرافعہ سماعت نہ ہوا کرے (امیر لال بنام رامچندر) (فوجداری ۲۴ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۵۱) درباره پیش ہونے مرافعہ رعایائے ماخوذ ٹھکانہ جات معرفت وکلا ٹھکانہ جات لبشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۳۹۳) (فوجداری ۲۹ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۵۲) جب کچہری کھلی ہوا ور حاکم یا حکام میں سے بوجہ ضرورت خانگی موجود نہ ہوں اور اہل مقدمات کو ابتدائی دعوے یا مرافعہ پیش کرنا ہو تو سر رشتہ دار اوسکو لیکر اپنی نشانی کر دیا کرے لبشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۲) (عام ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۵۳) بمقدمہ بھورا اہل بنام دہنا نائب فوجدار نے کڑہ چھین لینے کا دعوے تو بعدم ثبوت خارج کیا اور بہ ثبوت زدوکوبی خفیف دہنا مدعا علیہ پر چار روپیہ جرمانہ تجویز کیا۔ اسکی بابت فریقین نے فوجدار جی کے سامنے بصیغہ بہ جیا لطگی مرافعہ کئے جو نامنظور کئے گئے۔ تب مدعی نے محکمہ اپیل مین مرافعہ

مرافعہ کرنیکا مجاز ہے اوسی حاکم کے سامنے مدعی صیغہ بیضابطگی میں بدرخواست ازدیاد سزا مرافعہ کرسکتا ہے) اور اوسی ہدایت کے بموجب فوجدار جی نے مرافعہ سماعت کرکے تجویز ازدیاد سزا بصیغہ بیضابطگی کی ہے تو کوئی امر ایسا نہیں پایا جاتا کہ بصیغہ بیضابطگی اوس تجویز فوجدار جی کو منسوخ کیا جاوے (فوجداری ۱۰ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۴۳) بمقدمہ رام کنوار بنام لچھی رام تجویز ہوئی کہ تحصیلدار نے جو مبلغ پانچروپیہ جرمانہ کی پہلے تجویز کردی اور پھر نظر ثانی لیکر اوسکو منسوخ کردیا یہ ناقص کارروائی گوپی ناتھ تحصیلدار کی ہے لہذا تجویز مابعد تحصیلدار کی منسوخ ہوکر مدعاعلیہ کو ہدایت کردی جاوے کہ وہ میعاد معینہ میں مرافعہ باضابطہ تجویز سابقہ کا کرسکتا ہے اور تحصیلدار مذکور آیندہ اختیارات صیغہ عدالتین کا استعمال نہیں کرسکتا۔ (فوجداری ۴۔ اگست ۱۸۹۸ء)

(۴۴) درباره مرافعہ ازجانب ٹھکرانی اوس ٹھکانہ کے جسپر ٹھاکر جانشین نہ ہو لبشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

(۴۵) بجرم مارپیٹ زیر دفعہ (۸۰) نائب فوجدار نے مابین اختیار خود تجویز کی فوجدار جی کے روبرو اوس تجویز کا مرافعہ پیش ہوکر نامنظور کیا گیا سرداران اپیل نے بھی مرافعہ نامنظور کیا۔ محکمہ عالیہ سے تجویز ہوئی کہ مرافعہ صیغہ بیضابطگی جو پیشی فوجدار جی سے نامنظور ہوا تھا اوسکا مرافعہ بہ منشا ہدایت محکمہ عالیہ میں ہونا چاہیے تھا۔ سرداران اپیل نے بیقاعدہ سماعت کیا (مولابخش بنام حسین بخش) (فوجداری ۱۲ دسمبر ۱۸۹۸ء)

(۴۶) بمقدمہ رام نراین بنام نراین و کانجی تجویز ہوئی کہ جب نقل فیصلہ نظر ثانی نامنظور شدہ ہمراہ مرافعہ پیش کرنا لازمی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اپیلانٹ مرافعہ کنندہ کو جو ایام اوسکو نقل حکم حاصل کرنے میں لگے وہ مجرا نہ دئے جاویں پس ہر دو نقول کی تیاری کے ایام اپیلانٹ کو میعاد میں مجرا ملنے کے قابل ہیں (دیوانی ۲۲ مئی ۱۸۹۹ء)

(۴۷) درباره مرافعہ قیدیان ماخوذ جیل لبشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۳۹۳) (فوجداری ۲۸ مئی ۱۸۹۹ء)

(۴۸) درباره دستخط نائب جی اپیل براحکام مرافعہ و واپسی مرافعہ جات ناکمل لبشرح نمبر (۴) باب

(۳۷) درباره مرافعه بصیغہ بضابطگی تجویز ناظم جس سے تجویز نائب ناظم کی ترمیم ہو لبشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۳۹) (فوجداری ۱۴- اکتوبر ۱۸۹۷ء)

(۳۸) درباره کارروائی مرافعہ جات خارج المیعاد وغیرہ بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۳) (دیوانی ۱۴- اکتوبر ۱۸۹۷ء)

(۳۹) بمقدمہ نندرام بنام سکھیال نظامت سے حکم اخیر میں عدم پیروی و عدم ثبوت دونوں باتیں درج کرکے مقدمہ منفصل کیا گیا اسپر بحث پیش آئی کہ ایسے فیصلہ کا مرافعہ ہوسکتا ہے یا نہیں یا نظر ثانی مجوز دیگر سُن سکتا ہے۔ تجویز ہوئی کہ جب حکم میں لفظ خارج لکھا ہوا ہے تو مرافعہ ہوسکتا ہے اگر عدم پیروی کے ساتھ لفظ داخلدفتر لکھا جاتا تو نظر ثانی ہونا مناسب تھی۔ (دیوانی ۳۰ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۴۰) بمقدمہ چھوٹے لال بنام منگلا وغیرہ تجویز ہوئی کہ وکیل رسپانڈنٹ کو جو یہ عذر ہے کہ مرافعہ بصیغہ بضابطگی کیوں سنا جاتا ہے اسکی تردید یہ ہے کہ قبل ازیں مرافعہ مدعا علیہ رسپانڈنٹ بصیغہ بضابطگی پیش ہونے پر منظور کیا گیا تھا مگر وفات والد مدعا علیہ کی تحقیقات کامل نہ سمجھکر بمنظوری نظر ثانی مقدمہ واپس بھیجا گیا تھا اب سرداران اپیل نے بھی مودی اور ٹھکانہ کا اندراج معتبر مان کر تجویز سابقہ سے تجاوز کیا تو مدعی نے یہاں بصیغہ بضابطگی مرافعہ پیش کیا جو صورت عذر مدعا علیہ کی تھی اور وہ منظور کی گئی تھی وہی صورت اب موجود ہے حکام ماتحت نے کامل تحقیقات نہ کرکے فیصلہ کیا ہے ہمنے جملہ متعلقین مقدمہ کو طلب کرکے تحقیقات کی تو بہی کے اندراج کو قابل پذیرائی پایا جسکے وجوہ اوپر درج کئے گئے اسلئے مرافعہ مدعی سماعت کیا جانا واجب نہیں ہے (دیوانی ۴- جنوری ۱۸۹۸ء)

(۴۱) مرافعہ کے عذرات کا فیصلہ نمبروار کیا جاوے جیسے کہ نظر ثانی کا فیصلہ کیا جاتا ہے (عام ۲۲ فروری ۱۸۹۸ء)

(۴۲) نائب فوجدار نے زیر دفعہ (۸۰) مدعا علیہ کی نسبت ڈھائی روپیہ جرمانہ کیا اوسکو مدعا علیہ نے تو تسلیم کرلیا مگر مدعی نے بصیغہ بضابطگی فوجدار جی کے سامنے مرافعہ کیا اور فوجدار جی نے بمنظوری مرافعہ آٹھ روپیہ جرمانہ مستزاد کیا تب مدعا علیہ نے بصیغہ بضابطگی محکمہ اپیل میں مرافعہ کیا سرداران اپیل نے بصیغہ نگرانی کل جرمانہ معاف کرکے مسل محکمہ عالیہ میں بھیجی۔ برآں تجویز ہوئی کہ جب بموجب ہدایت کے قرار دیا گیا ہو کہ (جن مقدمات میں تجویز بحد اختیار ناطق ہوا ور مدعا علیہ بصیغہ بضابطگی جس حاکم کے سامنے

(۲۹) دربارہ داخل دفتر ہونے مرافعہ بعدم پیروی محکمہ اپیل میں و ناقابل سماعت ہونے مرافعہ محکمہ عالیہ میں بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۳۴۷) (فوجداری ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(۳۰) دربارہ پیش ہونے مرافعہ معرفت اشخاص غیر متعلق بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۶۶) (فوجداری ۲۴ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳۱) دربارہ میعاد مرافعہ مقدمات صیغہ فوجداری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲۰) (فوجداری ۱۶ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۳۲) دربارہ طریقہ تحریر تجویز مرافعہ بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۲۹) (فوجداری ۴ اپریل ۱۸۹۵ء)

(۳۳) دربارہ سماعت مرافعہ رعایائے دیہات زنانی ڈیوڑھی معرفت داروغگان زنانی ڈیوڑھی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۹۱) (فوجداری ۲۸ جون ۱۸۹۷ء)

(۳۴) بمقدمہ رت بھان بنام علی خاں تجویز ہوئی کہ ناظم کوتقاسم نے بطور خود بلا استصواب از محکمہ بالادست اپیلانٹ کو وسعت میعاد دیدی اسلئے اپیلانٹ کا کوئی قصور نہیں ہے بہرحال اوسکا مرافعہ میعاد میں لیا جائیگا لیکن ناظم کی کارروائی ناقص اور خلاف ضابطہ ہے کہ بطور خود اپیلانٹ کو پندرہ روز کی میعاد میعاد معینہ سے زیادہ دیدی حالانکہ اول تو توسیع میعاد ہو ہی نہیں سکتی اور اگر کسی خاص موقع پر ضرورت ہو تو ایسے احکام بلا منظوری بالادست صادر نہیں کئے جاتے ہیں۔ (دیوانی ۳۰ جون ۱۸۹۷ء)

(۳۵) بمقدمہ مادھولال بنام گنیش لال تجویز ہوئی کہ مقدمہ صیغہ فوجداری (جسکا حوالہ سرداران اپیل نے دیا ہے) اوسکی اور اسکی صورت میں بہت فرق ہے وہ پیش کنندہ بالکل غیر متعلق شخص تھا پیش کرنے والا مرافعہ کا خود ایک فریق ہے صرف نابالغی کی وجہ سے اوسکے ہاتھ سے لیا جانا قانوناً ناجائز ہے اسلئے بذریعہ فیس کے اوسکی والدہ سے (کہ وہ بھی بہ حیثیت ولی کے فریق مقدمہ ہی) تصدیق کئے جانے میں کوئی ہرج نہیں ہے کیونکہ وہ پردہ دار ہے اور عدالت میں نہیں آسکتی اور ایسی صورت پیش آنے پر تصدیق کرلینے کی ممانعت نہیں ہے (دیوانی ۸۔ اگست ۱۸۹۷ء)

(۳۶) دربارہ پیش ہونے مرافعہ بالاشتمال بابت متعدد مقدمات بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۴۴) (فوجداری ۲۹ ستمبر ۱۸۹۷ء)

کو مدعی نے درخواست نقل حکم بنابر مرافعہ پیش کی ۲۳ ستمبر کو نقل تیار ہو گئی ۵۔ اکتوبر کو مدعی نے نقل حاصل کی ۹۔ اکتوبر کو مرافعہ کیا بحث یہ پیش آئی کہ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۳ء سے (جس روز درخواست گزری) ۲۳۔ ستمبر ۱۸۹۳ء (روز تیاری) تک سائل کو ایام مجرا دئے جاوینگے یا ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء تک کہ جس روز سائل نے نقل حاصل کی دوسرے جبکہ ۲۳ ستمبر کو نقل تیار ہو گئی تھی تو اتنے دنوں تک کیوں پڑی رہی اسپر تجویز ہوئی کہ جب ۲۳ ستمبر کو نقل تیار ہو گئی تھی تو سائل کا بارہ روز کے بعد نقل حاصل کرنا غفلت پر دلالت کرتا ہے پس ۲۳ ستمبر تک سات روز قابل مجرا دینے کے ہیں اور ۳۰ ستمبر سے سات روز اور ایزاد کئے جاویں تو ۷۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء تک مرافعہ کی میعاد تھی سائل نے ۹۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو مرافعہ کیا جو خارج المیعاد ہے اور نقل غفلت نقلنویس سے پڑی رہی اوسکو چاہیے تھا کہ انتظار کر کے رپورٹ کر دیتا لہذا پانچ روپیہ جرمانہ لیا جاوے (رام کرن بنام ہیرالال) (دیوانی ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء)

(۲۲) درباره سماعت مرافعہ بصیغہ بیضابطگی بابت تجویز مشروط بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۳۰۰) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۸۹۴ء)

(۲۳) درباره عذر جدید مرافعہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۸) (دیوانی ۲۲۔ اگست ۱۸۹۵ء)

(۲۴) درباره اختلاف تجویز سرداران اپیل بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۲) (فوجداری ۷۔ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۲۵) درباره پیش ہونے مرافعہ ملازمان انجنیری معرفت محکمہ انجنیری بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۴۶۰) (دیوانی ۳ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۲۶) درباره پیش ہونے مرافعہ بسبیل ڈاک وغیر حاضری اپیلانٹ تا مدت مقررہ انتظار بشرح نمبر نمبر (۲) باب نمبر (۲۶۲) (فوجداری ۹۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

(۲۷) جو مقدمات بنابر نگرانی یا منظوری بالادست میں جاتے ہیں اون کی میعاد مرافعہ تاریخ فیصلہ تحت سے شمار ہوا کرے (الیس اجاٹ بنام سرکار) (فوجداری ۸ مئی ۱۸۹۶ء)

(۲۸) بمقدمہ لال جی بنام سرکار محکمہ اپیل سے ایک سال کی قید بنسبت ملزم تجویز ہوئی ملزم نے روبکاری مرافعہ کیا اسپر تجویز ہوئی کہ ایک سال تک کی قید کے اختیارات سرداران اپیل ناطق ہیں اور مرافعہ ناقابل سماعت ہے (فوجداری ۸۔ اگست ۱۸۹۶ء)

تجویز سزامیں کمی وبیشی کردیا جانا مناسب نہیں ہے (فوجداری ۲۲ فروری ۱۸۹۰ء)

(۱۳) جب مرافعہ لیا جاوے تو اوسکو درج رجسٹر مرافعہ جات کرا کر جو تجویز اخیر اوسمیں صادر کی جاوے اوسکا نتیجہ اصل مسل کے ساتھ اطلاع کے لئے یہاں آنا چاہئے (سرکار بنام چاندو لال علت غبن) (فوجداری ۱۲- مارچ ۱۸۹۰ء)

(۱۴) دربارہ کارروائی مرافعہ جات فریقین بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۹) (دیوانی ۴ مئی ۱۸۹۰ء)

(۱۵) بمقدمہ وہنالال بنام ایسرلال اجرائے ڈگری تجویز ہوئی کہ ایسی متفرق کارروائی کا جو مرافعہ پیش ہو اوسپر تاریخ مقرر کرنا اور تکمیل مراتب ضابطہ کی کرنا کچھہ ضرور نہیں بروقت پیشی ہی اوسکی بابت حکم دیدینا چاہئے اگر مسلوں کے دیکھنے کی کچھہ ضرورت ہو تو اوسیوقت بدست چپراسی مسل طلب کرلی جایا کریں اور مسلوں کو دیکھکر فوراً تجویز کردینی چاہئے (دیوانی ۲۳- اگست ۱۸۹۰ء)

(۱۶) دربارہ نظر ثانی مرافعہ داخل دفتر شدہ بعدم پیروی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۴۷) (فوجداری ۳۱- اگست ۱۸۹۰ء)

(۱۷) جب مرافعہ بصیغہ بضابطگی پیش ہو اور روئداد کی بحث نہ ہو تو تجویز ناطق کا مرافعہ قابل سماعت ہوگا اور اگر کوئی فریق مرافعہ بحث روئدادی پر کرے تو مجوز کو اختیار نہیں ہے کہ اوسکو سماعت کرکے اپنی تجویز میں اوس سقم کو رفع کرنے کی غرض سے یہ حکم دے کہ بصیغہ بضابطگی یہ حکم دیتے ہیں۔ (امرت رام بنام بجوانا) (فوجداری ۳ جون ۱۸۹۱ء)

(۱۸) دربارہ مرافعہ مقدمات خفیف محکمہ فوجداری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲۹) (فوجداری ۱۱ نومبر ۱۸۹۱ء)

(۱۹) دربارہ پیش ہونے مرافعہ ازجانب شخص غیر متعلق بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۱۸ جون ۱۸۹۲ء)

(۲۰) دربارہ عذر جدید عوض تمادی بمرافعہ منظوری افلاس بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۳۰- اپریل ۱۸۹۳ء)

(۲۱) ۱۲۱ اگست ۱۸۹۳ء کو فیصلہ مقدمہ کا ہوا ۲۰ ستمبر ۱۸۹۳ء تک چالیس روز ہوتے تھے ۱۴ ستمبر

کہ جس تاریخ کو اطلاع عیابی کرائی جاوے ہوگا اور ایام تیاری نقل حکم میعاد میں محسوب ہوں گے (عام ۵ نومبر ۱۸۸۳ء)

(۳) جب بصیغہ مرافعہ سرداران اپیل کو ازدیاد سزا کی ضرورت محسوس ہو تو محکمہ عالیہ سے اجازت حاصل کی جاوے بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲) (فوجداری ۱۴ جولائی ۱۸۸۴ء)

(۴) درباره استصواب سرداران محکمہ اپیل متعلق مرافعہ مدعی بابت ازدیاد سزا و مرافعہ مدعا علیہ بابت بریت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۴) (فوجداری ۱۲ ستمبر ۱۸۸۴ء)

(۵) درباره رسوم مرافعہ محکمہ اپیل بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۷۴) (دیوانی ۸ فروری ۱۸۸۵ء)

(۶) درباره سماعت مرافعہ باشندگان علاقہ غیر نسبت سرداران محکمہ اپیل بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۴۷) (فوجداری ۲۹- مارچ ۱۸۸۵ء)

(۷) درباره سماعت و میعاد اوس مرافعہ کے جو محکمہ مرافعہ سے بنا بر مرافعہ افلاس منظور کرانیکے بعد پیش کیا جاوے بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۲۲ جون ۱۸۸۵ء)

(۸) مسل کے ساتھ کاغذات متعلقہ بصیغہ مرافعہ ضرور آیا کریں (من سکھ بنام جگنا تھ) (دیوانی ۳ جون ۱۸۸۶ء)

(۹) درباره لیے جانے نقل سبب ناراض از اپیلانٹ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۳۸) (دیوانی ۳۱ جولائی ۱۸۸۶ء)

(۱۰) جن مقدمات منفصلہ تحصیلداران کا مرافعہ ناظم اور منفصلہ منصفی کا مختاران عدالت سماعت کریں اونکا گوشوارہ نظامت و عدالت سے اپیل میں آیا کرے اور ایسے مقدمات مرافعہ جات مذکور ابتدائی مقدمات نظامت و عدالت میں شامل کرنے کے لئے ممانعت لکھدی جاوے (دیوانی ۹- فروری ۱۸۸۶ء)

(۱۱) درباره خرچہ مرافعہ بیضابطگی بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۲۲۶) (دیوانی ۲۲ فروری ۱۸۸۶ء)

(۱۲) جب بصیغہ بیضابطگی کوئی مرافعہ پیش ہو تو بیضابطگی کے وجوہات پر غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اس بیضابطگی سے ملزم کے حق میں کیا نا انصافی ہوئی اگر واقعی بیضابطگی ہوئی ہو تو مقدمہ تجویز ثانی کے لئے واپس بھیجنا چاہیئے صرف مرافعہ بیضابطگی کے نام سے ناطق اور مختتم

مدعا علیہم تجویز ہوئی ناظم جی نے مرافعہ بیضابطگی سماعت کرکے بنا بر مزید تحقیقات مقدمہ نیابت میں واپس کیا نائب ناظم نے پھر اپنا فیصلہ سابق بحال رکھا دوبارہ عرضی مدعا علیہ پر ناظم جی نے بصیغہ نگرانی مسل محکمہ اپیل میں بھیجی اور نقص یہ لکھا کہ جب میعاد معاہدہ سابق کی گزر گئی اور دوسرے معاہدہ کی تکمیل نہیں ہوئی اور مدعا علیہ کو اوسمیں عذر ہیں ایسی حالت میں مدعا علیہ کا حاصل وصول کرنا مداخلت بیجا نہیں ہے معاہدہ ثانی کی بحث بصیغہ عدالت دیوانی سے متعلق ہے۔ براں تجویز ہوئی کہ یہ نقص مستخرجہ بحث صحیح نہیں پایا جاتا مداخلت بیجا کی یہ تعریف ہے کہ کسی شخص کی مقبوضہ شئے میں بطور خود خلاف مرضی قابض کے دخیل ہونا۔ اور بصیغہ فوجداری ایسے دعوے کے رجوع ہونے پر یہی امر تنقیح طلب ہوا کرتا ہے کہ قبل از وقوعہ بیجا دست قابض کون ہے قبضہ جائز و ناجائز کی بحث کرنا یا حقیت وغیرہ دیکھنا صیغہ دیوانی سے متعلق ہے سوال ہر ہے کہ مدعی کا قبضہ آٹھ سال سے موجود تھا اگر مدعا علیہم کو بابت معاہدہ ثانی کے مقابضت مدعی میں کوئی عذر تھا اور مدعی نے برضامندی خود قبضہ اپنا نہیں اوٹھایا تھا تو مدعا علیہ کو بصیغہ عدالت دیوانی چارہ جوئی کرنا چاہئے تھا بالفرض یہ معاہدۂ ثانی نہ بھی ہوتا اور مدعی اپنا قبضہ نہ چھوڑتا تو بھی مدعا علیہ کو یہ منصب نہ تھا کہ مداخلت بیجا سے اپنا قبضہ کرتے بلکہ اوس حالت میں بھی اون کو چارہ جوئی عدالت واجب تھی لہذا تجویز نائب ناظم کی درست ہے

(فوجداری ۳ مئی ۱۸۹۴ء)

مدعا علیہ صیغہ دیوانی کی گرفتاری (۴۶۳) (۱) بمقدمہ پنالال بنام کانہا تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ (۴۶۳) کی گرفتاری کا قاعدہ نہیں ہے اوسکے گھر پر سمن چسپاں کر دیا جاتا ہے اور یک طرفہ ڈگری دی جاتی ہے (دیوانی ۹ مئی ۱۸۹۶ء)

مدعی کی دروغ بیانی بابت مال مسروقہ (۴۶۴) (۱) درباره دروغ بیانی مدعی بابت (۴۶۴) تعداد مال مسروقہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹۲) (فوجداری ۲۸ دسمبر ۱۸۹۵ء)

مرافعہ (۴۶۵) (۱) اگر حکم میں تشریح نہ ہو کہ فریق کو تجویز سے اطلاع دی گئی تو جس تاریخ (۴۶۵) کو اطلاع دی گئی ہو اوس تاریخ سے میعاد مرافعہ شروع ہوگی اور ایام تیاری نقل حکم میعاد میں مجرا دئے جاوینگے۔ (عام ۱۸ مئی ۱۸۵۳ء)

(۲) اگر فیصلہ میں یہ تشریح نہ ہو کہ فریقین کو تجویز سنا دی گئی تو شمار میعاد مرافعہ کا اوس تاریخ سے

(۴) ہربخش ملازم انجنیری نے بوجہ عدیم الفرصتی انجنیری میں مرافعہ پیش کرکے درخواست کی کہ محکمہ اپیل بھجوا دیا جاوے اور مختارنامہ بھی وکیل کا محکمہ انجنیری میں تصدیق کرادیا برآں حسب استصواب سرداران اپیل تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ سائل مرافعہ کنندہ ایک سرکاری کام پہ مامور کیا گیا ہے اور حاضر نہیں ہوسکتا تو اوسکا مرافعہ حسب ضابطہ سماعت اور فیصل کریں اور مختارنامہ پر بذریعہ تصدیق انجنیری اپنے محکمہ کی عبارت تصدیق درج کرکے شامل کریں (دیوانی ۲ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۵) دربارہ مختارنامہ جات مصدقہ ریاست ہائے غیر بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۳۶۷) (دیوانی ۸۔ اگست ۱۸۹۶ء)

(۶) دربارہ تصدیق مختارنامہ جات ملازمان محکمہ انجنیری بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۵۴) (دیوانی ۴۔ مارچ ۱۸۹۹ء)

(۷) دربارہ تصدیق مختارنامہ جات عورات وطوائفان وغیرہ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۳۵) (عام ۲۶ فروری ۱۹۰۰ء)

(۸) دربارہ عرضی بھگوان سہائے چھوٹے لال بابت مقرر ہوجانے مختار ازجانب رامدیال چھوٹے لال ساہوان امر سر تجویز ہوئی کہ اصل مختارنامہ پر جو عبارت تصدیق کی نظامت سے لکھدی گئی یہ خلاف ضابطہ کارروائی ہوئی اصل مختارناموں پر تصدیق کی عبارت یہاں سے لکھی جاتی ہے آئندہ احتیاط رکھنی چاہئے (دیوانی ۲۳۔ اگست ۱۹۰۳ء)

(۴۶۱) مخفی مداخلت بیجا بخانہ (۴۶۱) (۱) دربارہ ازدیادی دفعہ فہرست جرائم بابت مخفی مداخلت بیجا بخانہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۳) (فوجداری ۲۲ جولائی ۱۹۰۷ء)

(۴۶۲) مداخلت بیجا (۴۶۲) (۱) مدعاعلیہ نے اپنا گانوں آٹھ برس کے واسطے سمبت ۱۹۵۰ تک مدعی کے یہاں مکفول قرضہ کیا اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اسکے بعد میعاد مذکور ختم ہونے سے پہلے مدعاعلیہ نے اور ایک تمسک لکھکر آٹھ برس کے واسطے سمبت ۱۹۵۸ تک کارکٹ کردیا اور مثل سابق مدعی کو اختیارات لکھدئے مگر معاہدہ اول کی میعاد گذرنے پر مدعاعلیہ نے مدعیکو بیدخل کرکے خود حاصل وصول کرنا شروع کیا مدعی کے دعوے پر پیشی نائب ناظم صاحب ضلع رجرمانہ کی نسبت

ناقابل سماعت ہے آیندہ اس قسم کی درخواست گزرے تو اوسکی بابت اطمینان کرلینا چاہیے (فوجداری ۱۷ فروری ۱۹۰۲ء)

(۳) دربارہ تحقیقات مخبری بشرح نمبر(۲) باب نمبر (۴۲۸) (فوجداری ۹ جولائی ۱۹۰۷ء)

مختار کاران (۴۵۹) (۴۵۹)

(۱) دربارہ کارروائی مقدمات بذریعہ اوس مختار نامہ کے جو متعدد اشخاص کی طرف سے لکھا گیا ہو بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۲۳) (دیوانی ۲۶ جون ۱۸۹۱ء)

(۲) دربارہ بیان حلفی مختار کاران بمقدمات منظوری افلاس بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۳۵) (دیوانی ۸- اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۳) دربارہ سزایابی سابقہ وکیل سررشتہ واجازت مختار کاری بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۳۳) (فوجداری ۱۶ مئی ۱۹۰۱ء)

(۴) بمقدمہ سرکار بنام بخشش علی پیش کرنا مختار نامہ موسومہ خود منجانب مدعاعلیہ بعد اسکے کہ پہلے مدعی کا مختار اوسی مقدمہ میں ہوچکا تھا خلاف ہدایت نمبر(۷) ۱۸۹۱ء تجویز ہوئی کہ بخشش علی سے بہ ثبوت جرم لعہ ۵ روپیہ جرمانہ لیا جاوے اور تین ماہ تک کے لئے مختار کاری جملہ محکمات سے ممانعت کی جاوے (فوجداری ۲۱ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۵) دربارہ تقرری مختار بطور عارضی بنابر پیروی مقدمہ منجانب ٹھکانہ بشرح نمبر(۲۰) باب (۱۷۳) (دیوانی ۸ اجون ۱۹۰۲ء)

(۶) دربارہ معطلی جگدنبا سہائے مختار بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۳۴) (فوجداری ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء)

مختار نامہ (۴۶۰) (۴۶۰)

(۱) دربارہ تعین کاغذ اسٹامپ بنابر تحریر مختار نامہ وصولی تنخواہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۵۶) (دیوانی ۲۱ ستمبر ۱۸۸۴ء)

(۲) دربارہ تصدیق مختار نامہ عورات بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۳۵۹) (دیوانی ۱۷ ستمبر ۱۸۹۳ء)

(۳) دربارہ تعین کاغذ اسٹامپ بنابر نقل مختار نامہ مصدقہ علاقہ انگریزی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۶۴) (دیوانی ۱۵ جولائی ۱۸۹۵ء)

۲۰-مارچ ۱۸۹۲ء)

(۵) بمقدمہ چاند بنام گلا تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ سرداران محکمہ اپیل کو نقائص برآمد کردہ فوجداری سے اتفاق نہیں تو مسل محکمہ عالیہ میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے (فوجداری ۱۰-اپریل ۱۹۰۲ء)

(۶) دربارہ نہ بھیجنے کاغذات غیر ضروری محکمہ عالیہ میں بلفظ توضیحاً بشرح نمبر (۲) باب (۱۶۷) (فوجداری ۲۲ جون ۱۸۹۲ء)

(۷) بمقدمہ سرکار بنام بھورا وغیرہ جرم سخت کلامی وغیرہ تجویز ہوئی کہ ایسے مقدمات کا اطلاعاً محکمہ عالیہ تک بھیجنا ٹھیک نہیں ہے (فوجداری ۱۷ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۴۵۷) محنتانہ وکلا (۴۵۷) (۱) سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ جو وکیل عدالت دیوانی تک قرار پائے ہیں اگر وہ کسی مقدمہ میں بذریعہ مختارنامہ عام جوابدہی اور پیروی کریں تو اون سے جوابدہی اور پیروی کرائی جاوے یا نہیں برآں جواب لکھا گیا کہ جیسے پہلے وکیل کارروائی کرتے تھے اوسی موافق کام لیتے رہو اور خرچہ کی بابت بھی جو قاعدہ پہلے جاری تھا اوسی موافق رکھو (زوجہ سیٹھ چنی لال بنام کرنی دان) (دیوانی ۱۳ فروری ۱۸۸۶ء)

(۲) دربارہ محنتانہ وکلا محکمہ اپیل سے استصواب کیا گیا کہ فوجداری صیغہ کے مقدمات جنمیں کوئی تعداد قایم نہیں ہوتی کیا اونمیں بھی عـ۵ر کی حد تک محنتانہ کی تعداد سمجھی جاوے اسپر جواب لکھا گیا کہ بروقت پیش ہونے نالش کے جن مقدمات فوجداری میں تعداد معین ہو اون میں توبشرح فیصدی مطابق محنتانہ مقدمات عدالت دیوانی محنتانہ دلایا جاوے اور جن مقدمات میں کہ کوئی تعداد قایم نہیں ہے اون میں بالعموم بموجب ہدایت مجریہ ۲۰-اکتوبر ۱۸۸۹ء عملدرآمد رہے اور خاص خاص صورتوں میں اگرچہ تعداد معین نہ ہو لیکن حاکم مجوز بلحاظ سنگینی مقدمہ اگر کسی مقدمہ میں عـ۵ر محنتانہ ناکافی ہو تو اوسکو دیکھکر موافق حیثیت مقدمہ و پیروی وکیل تجویز دلانے محنتانہ کی بحق وکیل کرے (فوجداری ۵ نومبر ۱۸۸۹ء)

(۴۵۸) مخبری (۴۵۸) (۱) دربارہ میعاد نالش نسبت مخبر بابت غلط مخبری بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۱۷-اپریل ۱۸۹۶ء)

(۲) بمقدمہ شیولال بنام مساۃ چنی تجویز ہوئی کہ جب نانھولال کوئی فریق مقدمہ نہیں ہے اور بطور مخبری درخواست نظرثانی پیش کرتا ہے تو ایسی درخواست پیش کرنیکا اوسکو منصب نہیں ہے اور درخواست

(۴۵۴) **محصول ڈاک (۴۵۴)** (۱) دربارہ تعداد محصول ڈاکخانہ انگریزی بنابر ارسال زرفیس طلبانہ تعمیل سمن بشرح نمبر (۱۶) باب نمبر (۳۱۱) (عام ۲۷ اگست ۱۹۰۵ء)

(۴۵۵) **محضر (۴۵۵)** (۱) دربارہ خلاف ورزی محضر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲۳) (فوجداری ۲۴ جنوری ۱۸۸۸ء)

(۲) دربارہ دست اندازی متعلق معاملات محضر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۵۰) (فوجداری ۱ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ سماعت نالشات و تعریف خلاف ورزی محضر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۲۳) (فوجداری ۳ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۴۵۶) **محکمہ عالیہ کونسل (۴۵۶)** (۱) دربارہ طریقہ حصول منظوری از دیاد منزا از محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲) (فوجداری ۱۴ جولائی ۱۸۸۴ء)

(۲) نظامتوں میں جب کسی مقدمہ میں اجرائے اشتہار یا گرفتاری ملزم معرفت گیرائی یا ترتیب مقدمہ ناقص کارروائی نسبتی ملازم کی تجویز لکھی جاتی ہے تو وہ تجویز درجہ بدرجہ فوجداری واپس میں آتی ہے یہ طریقہ درست نہیں ہے جسطرح ابتداً مقدمہ دائر ہو اوس عدالت کو چاہئے کہ ہر قسم کی تجاویز کا اجراء فوراً کیا کریں اور تجویز میں بجائے اسباب کے کہ ایسا کیا جاوے یہ لکھا کریں کہ ایسا کیا گیا یعنی درخواست اجرائے اشتہار کی کرکے بعد منظوری اشتہار انعامی جاری کیا گیا اور جداگانہ مسل بنائی گئی اور فلاں ملزم کی گرفتاری کے لئے گیرائی کو لکھا گیا۔ کیونکہ وقت پر فی الفور ایسے امر کے نسبت اجراء تجویز کا نہ ہونے سے بصورت توقف اوسکا فائدہ جاتا رہتا ہے اور اگر کوئی ایسی ضرورت اشد ہو اور اجراء کرنا اشتہار کا فوراً مناسب معلوم ہووے تو بلا توسل محکمہ فوجداری واپس کے کونسل میں بالا بالا بنابر منظوری درخواست آنا چاہئے اور اوسمیں اجرائے اشتہار کی وجہ مفصل لکھنا چاہئے کہ بدیں وجہ اشتہار جاری کرنا مناسب ہے یہاں سے فوراً حکم مناسب جاویگا جب یہاں سے حکم پہنچے تب اشتہار جاری کیا جایا کرے (فوجداری ۴ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ بھیجنے مقدمہ توضیحایہ محکمہ عالیہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۷) (فوجداری ۶ اپریل ۱۸۹۰ء)

(۴) دربارہ بھیجنے مسلہ محکمہ عالیہ میں متعلق تدارک ملازمان بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری

زیادہ اشخاص کے نام کا ہو بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۳۲۶) (دیوانی ۷۔مارچ ۱۹۰۳ء)

(۴۴۶) **متفرق احکام کی میعاد مرافعہ (۴۴۶)** (۱) بمقدمہ ناتقو بنام سرکار لانے بادلہ باوجود ممانعت تجویز ہوئی کہ اسوقت ہر ایک حکم کے لئے یکساں میعاد مقرر ہے خواہ نمبری ہوں یا متفرق لہٰذا اسیطرح عملدرآمد ہے رکھا جاوے احکام متفرق کے مرافعہ کے لئے جداگانہ میعاد مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(فوجداری ۱۹۔اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۴۴۷) **متفرق مقدمات کی کارروائی کا اثر (۴۴۷)** (۱) دربارہ نہ زائل ہونے حقوق مالکان بوجہ کارروائی مقدمات صیغہ متفرق بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۲۶۵) (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۰ء)

(۴۴۸) **مثنی کاغذات مسروقہ (۴۴۸)** (۱) دربارہ دینے مثنی کاغذات بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۳۰۴) (فوجداری ۱۴۔مارچ ۱۸۹۵ء)

(۴۴۹) **مجروح ملزم (۴۴۹)** (۱) دربارہ حفاظت ملزمان مجروح نظامت باندی کوئی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۱۳) (فوجداری ۱۰ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۴۵۰) **مجمع ناجائز (۴۵۰)** (۱) تھانہ دار باغ ناجیصاحبہ کو مقدمات مجمع ناجائز میں دست اندازی کی اجازت دی گئی (فوجداری ۲۳ مئی ۱۸۹۶ء)

(۴۵۱) **مچلکہ (۴۵۱)** (۱) دربارہ تحریر نہ کرلنے مچلکہ گواہ بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۴۲۹) (فوجداری ۲۶ جنوری ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ خلاف ورزی مچلکہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۴۷) (دیوانی ۸ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ اخذ مچلکہ مدعا علیہ بمقدمات دخل زوجیت بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۲۴۴) (دیوانی ۲۷ مئی ۱۸۹۹ء)

(۴۵۲) **محذوفی عبارت (۴۵۲)** (۱) دربارہ رسوم محذوفی عبارت بشرح نمبر(۸) باب نمبر(۲۷۴) (دیوانی ۲۲ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۴۵۳) **محرر جوڈیشل (۴۵۳)** (۱) دربارہ تبادلہ محرر جوڈیشل تحصیلات بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۲۳) (نظام ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

بشرح (۴) باب نمبر (۱۵۹) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء)

مال ملزمان (۴۴۱) | (۱) درباره تجویز نسبت مال اون ملزمان کے جنکی نسبت سزائے حبس (۴۴۱)
دوام تجویز کیجاوے بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۹) (فوجداری ۳ مئی ۱۸۹۸ء)

متعدد اپیلانٹ (۴۴۲) | (۱) درباره مرافعه ازجانب متعدد اپیلانٹ بشرح نمبر (۸۸) (۴۴۲)
باب نمبر (۴۶۵) (عام ۷ اگست ۱۹۰۵ء)

متعدد جرایم نسبتی ایک ملزم کی تجویز اور سزا (۴۴۳) | (۱) بمقدمہ سرکار بنام چونیا تجویز (۴۴۳)
ہوئی که تحقیقات ہر دو جرم کی ایک ہی مقدمہ میں ہونی کافی ہے جرم غیر حاضری کی بابت علیحدہ ثبوت ہونا چاہئے اور دیگر جرم چوری وغیرہ کی بابت جداگانہ ثبوت ہونا چاہئے اور بروقت تجویز دونوں جرموں میں علیحدہ علیحدہ سزا تجویز ہوسکتی ہے مگر مجوز کو بروقت تجویز سزا یہ درج کردینا ہوگا که پہلے فلاں جرم کی سزا کا فلاں میعاد تک ایفا کرایا جاوے اوسکے بعد دوسری سزا کا (فوجداری ۲۰ اپریل ۱۸۹۹ء)

(۲) درباره تجویز مقدمات جنمیں ایک ملزم کی نسبت چند جرم ثابت ہوں بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۲۹) (فوجداری ۲۲ اپریل ۱۸۹۹ء)

متعدد دعاوی کی تجویز اور اوسکا مرافعه (۴۴۴) | (۱) بمقدمہ ہیرالال بنام بجرنگ لال (۴۴۴)
جرم دفعه (۱۰۹) تجویز ہوئی که تکمیل مسله محکمہ فوجداری میں جداگانه اور تجویز سب مقدمات کی ایک موافق قاعدہ ہے لیکن مدعیان نے اپنے اپنے دعوے کی بابت محکمہ اپیل میں بالاشتمال ایک مرافعه پیش کردیا اور اسیطرح چھوٹوں مدعیان کے چھوٹوں دعوے کی بابت مدعا علیہم نے بھی ایک ہی مرافعه پیش کیا اور اوسکو سرداران اپیل نے ایک ہی نمبر پر سماعت کرکے ایک ہی تجویز اون کی بابت کردی لہذا جو کارروائی محکمہ اپیل سے ہوئی وہ کالعدم کی جاوے اور سرداران اپیل کو لکھا جاوے که اب وہ مہلت مناسب جملہ مدعیان نیز مدعا علیہ کو باضابطہ جدا جدا مرافعه جات پیش کرنے کے واسطے دیدیں اور جب مرافعه مہلت کے اندر پیش ہوں تو اون پر جدا جدا تجویز کریں۔ (فوجداری ۲۹ ستمبر ۱۸۹۹ء)

متعدد دیدیون کا مشترک کہاتہ (۴۴۵) | (۱) درباره نالش اوس کہاتے کے جو ایک سے (۴۴۵)

فروری ۱۸۹۴ء)

(۴) سرداران اپیل نے لکھا کہ تحصیل چاکسو میں بیڑ نہ ہونے کی وجہ سے لاوارث مویشی تحصیل میں بھیجدیجایا کرے وہاں سے بیڑ میں بھیجدیجایا کرے برآں جواب لکھا گیا کہ رائے راج کی منظور ہے (فوجداری ۳۰۔ اگست ۱۸۹۴ء)

(۵) دربارہ مویشیان گرفتار شدہ ٹرانسپورٹ کور وجنگلات بشرح نمبر(۱۴) باب نمبر(۳۸۳) (فوجداری ۱۱ ستمبر ۱۹۰۵ء)

(۴۳۷) **لنگور مارنا (۴۳۷)** (۱) دربارہ مقدمات مارنے لنگور بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۹۲) (فوجداری ۲۶۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء)

باب (م)

(۴۳۸) **مادگاوان (۴۳۸)** (۱) دربارہ فروخت مادگاوان بدست مسلمانان علاقہ غیر بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۳۷۳) (فوجداری ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۴۳۹) **مال ضبط (۴۳۹)** (۱) دربارہ اسٹامپ عرضی مال ضبط بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۳۵۲) (دیوانی ۲۔ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۲) دربارہ تحریر اطلاع مال ضبط و وصولی روپیہ بشرح نمبر(۱۶) باب نمبر(۷۶) (دیوانی ۱۵ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۳) دربارہ وصول ہوتے رہنے زرڈگری ڈگریداران بہ ضبطی پیداوار نظامت سوائی جےپور کو لکھا گیا کہ مدعی نشان دہی مال پیداوار کے لئے بیرونجات میں نہیں جاسکتے۔ (دیوانی یکم اگست ۱۹۰۴ء)

(۴۴۰) **مالکانہ حقوق (۴۴۰)** (۱) دربارہ زائل ہونے حقوق مالکانہ بوجہ دائر ہی مقدمات متفرق بشرح نمبر(۳) باب (۲۶۵) (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۰ء)

(۲) دربارہ زائل نہ ہونے حقوق مالکانہ بوجہ خط چھپی و اندراج حقوق منتقلہ بلا علم مالک

۳ اپریل ۱۹۰۲ء)

گیرائی (۴۳۳) (۱) درباره تقرری بخشی ہری سنگھ جی بہ محکمہ گیرائی تا تجویز ثانی (فوجداری ۔ ۱۱ جنوری ۱۸۹۸ء (۴۳۳)

باب (ل)

لاوارث مدیون (۴۳۴) (۱) درباره کارروائی مقدمات اجرائے ڈگری بمقابلہ جائداد مدیون لاوارث بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۱۹ فروری ۱۹۰۱ء) (۴۳۴)

لاوارث مسافر (۴۳۵) (۱) درباره تجہیز و تکفین نعش مسافر لاوارث بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۰) (فوجداری ۲۳ جنوری ۱۸۹۸ء) (۴۳۵)

لاوارث مویشی (۴۳۶) (۱) تحصیلدار ٹوڈہ رائسنگھ نے استصواب کیا کہ جو مویشی لاوارث ایسی آوے کہ جسکا مالک پیدا نہ ہو تو کارروائی نیلام تحصیل میں کی جاوے یا نہیں اور دادرسی ہرجانہ کے بارہ میں کارروائی کی جاوے یا نہیں برآں تجویز ہوئی کہ جملہ تحصیلداران کو (جنکو اختیارات جوڈیشل حاصل ہیں) اطلاع دیجاوے کہ ایسی صورت میں کارروائی نیلام مویشی لاوارث مذکور (اگر کوئی امر مانع نہ ہو) تو بمقام تحصیل کرنی مناسب ہے اور ایسی مویشی سے ہرجہ بہت کم ہوتا ہے اور کوئی مستدعی دلایانے ہرجہ کا بھی نہیں ہوتا تو خواہ مخواہ ہرجہ دلانے کی تجویز کرنا ضرور نہیں۔ البتہ اگر کوئی مستدعی ہو اور تحقیقات سے پایا جاوے تو بیشک ہرجہ واجب کا دلانا مضایقہ نہیں ہے (فوجداری ۱۱ جنوری ۱۸۹۰ء) (۴۳۶)

(۲) تحصیلدار کو برائے آیندہ ہدایت کی جاوے کہ جب ایسی مویشی ہو کہ بوجہ لاغری یا کم عمری اوسکی قیمت بہت کم بروقت آنے کا خیال ہو تو وقت پر ہی اوسکے نیلام کی کارروائی کر دینا چاہیے زیادہ عرصہ تک جسمیں زر نیلام سے زیادہ اوسکی خوراک میں صرف ہو جاوے رکھنا ضرور نہیں ہے (فوجداری ۲۸ جنوری ۱۸۹۴ء)

(۳) درباره میعاد اشتہار لاوارث مویشی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۹) (فوجداری ۱۳ ۔

(۹) ہدایت متعلق طلبی گواہان مجریہ ۵ مئی ۱۹۰۸ء کی بابت ناظم جی سوائی جے پور نے لکھا کہ عدالت ہائے صدر میں بمقدمات متدائرہ فریقین کی درخواست ہائے طلبی گواہان باشندگان بیرونجات پیش ہونے پر اس ہدایت کے مطابق نظامتوں کی معرفت بند سوال کی تکمیل کرائی جائیگی اسکی تعمیل اگر نظامت ہذا میں ہوگی جب تو بند سوال بنام گواہان جاری ہونے سے جو یہ مقصود ہے کہ اونکو تکلیف حاضری عدالت صدر نہ اوٹھانی پڑے رفع نہیں ہو سکتی۔ کہ نظامت ہذا اور عدالت صدر ایک ہی جگہ ہیں اور اگر نظامت سے معرفت تحصیل کرائی جائیگی تو اسمیں وقفہ فرید عرصہ کا تعمیلات کے لئے ہمیشہ ضروری ہوگا۔ اس سے اگر عدالت ہائے صدر سے ہنگام ضرورت تکمیل بند سوال باشندگان متعلقہ نظامت ہذا بالا بالا تحصیلات متعلقہ نظامت ہذا میں بھیجدئے جایا کرینگے تو جلد بآسانی تعمیل ہو جانے کی امید ہے اسپر تجویز ہوئی کہ دیکھا جاتا ہے تو یہ تحریر نظامت ناواجب نہیں معلوم ہوتی مثلاً منصفی یا عدالت دیوانی نے گواہان متعلقہ تحصیل ہائے نظامت سوائی جےپور کے نام بند سوال تعمیل کے لئے نظامت سوائی جے پور میں بھیجے گئے۔ اور ناظم جی نے یہ بند سوال آئندہ تحصیل متعلقہ میں بھیجکر تعمیل کرائی تو اس میں درواقع طوالت ناحقہ ہے اور زائد عرصہ لگجانے کی بھی صورت ہے لہذا سرداران اپیل کو لکھا جاوے کہ عدالت ہائے صدر میں جو ضرورت تکمیل بند سوالات گواہان متعلقہ تحصیل ہائے نظامت سوائی جے پور پیش آوے تو اوسکی تکمیل کے لئے نظامت سوائی جے پور کو نہ لکھا کریں بلکہ بالا بالا ایسے بند سوالات تحصیل میں بھیجکر تعمیل کرالیا کریں (دیوانی ۸ ستمبر ۱۹۰۸ء)

(۴۳۰) **گوڑ گانوہ (۴۳۰)** (۱) دربارہ تصدیق ٹکٹ بینہ ہائے گوڑ گانوہ بشرح نمبر (۲۲) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۶ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۲) دربارہ تصدیق ٹکٹ بینہ ہائے گوڑ گانوہ بشرح نمبر (۲۶) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۵ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۴۳۱) **گویندگان (۴۳۱)** (۱) دربارہ ضمانت گویندگان بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۳۳۹) (فوجداری ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۴۳۲) **گھوگھری غلہ (۴۳۲)** (۱) دربارہ نالش گھوگھری غلہ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۳۱۷) (دیوانی [illegible])

عرضی یا جسطرح چاہے ثبوت ظاہر کرے پھر اوس ثبوت کی تکمیل کر کے بصورت اطمینان حکم تحقیقات دیا جاوے اندر میعاد ثبوت پیش نہ کیا جاوے یا اطمینان نہ ہو یا شکایت مندرجہ عرضی لایق تحقیقات ہی نہ پائی جاوے تو ویسا حکم دیا جاوے (فوجداری ۹ جولائی ۱۹۰۷ء)

گواہ (۴۲۹) | (۱) ناظم گنگا پور نے لکھا کہ جسطرح مدعی سے طلبی مدعا علیہ کی فیس لی جاتی ہے (۴۲۹)

اوسیطرح جو فریق معرفت عدالت گواہ کی طلبی چاہے اوس سے فیس لی جایا کرے برآن جواب لکھا گیا کہ جو عملدر آمد جاری ہے اوسکے موافق کارروائی ہوتی رہے (امنا لال بنام رام کنوار فوجداری ۸۔اگست ۱۸۹۴ء)

(۲) نظامت میں ایک گواہ نے حلف لیکر جھوٹھی گواہی دی مدعا علیہ نے درخواست پیش کی کہ یہ گواہ پھر نہ ملے گا اسلئے مچلکہ لکھایا گیا کہ تباریخ پیشی حاضر عدالت ہوجاوے لیکن باوجود مچلکہ لکھدینے کے حاضر نہیں ہوا تب مقدمہ خارج ہوکر گواہ مذکور کو سپرد فوجداری کر کے استصواب کیا گیا کہ اگر کاتب مچلکہ سے زر مچلکہ وصول نہ ہو تو کیا کیا جاوے اسپر تجویز ہوئی کہ گواہ سے جو مچلکہ لیا گیا ہے یہ درست نہیں ہوا اور اب چونکہ اوسکی نسبت حلف دروغی کا مقدمہ دائر ہوکر کارروائی ہورہی ہے تو مچلکہ کی بابت کارروائی کرنا مناسب نہیں ہے (فوجداری ۲۶ جنوری ۱۸۹۵ء)

(۳) دربارہ جھوٹھہ ہونے شہادت سماعی گواہ بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۵۔ فروری ۱۸۹۵ء)

(۴) دربارہ حلف دروغی گواہان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۷) (فوجداری ۱۴ مئی ۱۹۰۰ء)

(۵) دربارہ ممانعت تحریر بیان گواہان مدعی بلا جوابدہی و درخواست تبدیل تاریخ مدعا علیہ بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱۶۷) (دیوانی ۵ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۶) جس فریق کو گواہ معرفت عدالت طلب کرانے کی ضرورت ہو اوسکو فی گواہ چار آنہ کا کاغذ پیش کرنا چاہیئے ورنہ اوسکا ذمہ ہے کہ خود حاضر کرے (دیوانی ۵ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۷) مقدمات فوجداری میں رسوم طلبی گواہان نہ لیجاوے جسطرح عملدر آمد جاری ہے وہی جاری رہے (فوجداری ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

(۸) دربارہ خوراک و زاد راہ گواہان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۸۵) (دیوانی ۵ مئی ۱۹۰۷ء)

تشریح نمبر (۱۳) باب نمبر (۲۱۵) (عام یکم دسمبر ۱۹۰۱ء)

باب (گ)

(۴۲۴) گاؤکشی (۴۲۴) (۱) بمقدمہ سرکار بنام مانگیا علت مار ڈالنا مادہ گاؤ تجویز ہوئی کہ ایسے مقدمات میں تجویز اجرا اپنے حد اختیار کے بموجب اجرا کرنے کی ممانعت نہیں ہے لیکن مسئلہ ملاحظہ کے لئے محکمہ عالیہ تک آیا کریں (فوجداری ۱۱ جولائی ۱۸۸۹ء)

(۲) دربارہ اقدام گاؤکشی تشریح نمبر (۳) باب نمبر (۳۹) فوجداری ۲۲-مارچ ۱۹۰۰ء)

(۳) جب کوئی مقدمہ مادگاؤکشی یا نرگاؤکشی کا دائر ہو تو اوسمقدمہ کی کارروائی میں معدہ مادہ گاؤ یا نرگاؤ کا معائنہ ڈاکٹری کرانا ضروری ہے (چندر بنام الیسر ابلائی) (فوجداری ۱۹-جولائی ۱۹۰۲ء)

(۴۲۵) گزارہ (۴۲۵) (۱) دربارہ استحقاق گزارہ چھٹ بہیا تشریح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۳) (دیوانی ۱۰ جون ۱۸۹۵ء)

(۴۲۶) گرفتاری ملزمان (۴۲۶) (۱) دربارہ گرفتاری ملزمان والغام ملازمان تشریح نمبر (۲) باب نمبر (۵۵) (فوجداری ۲۶ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۴۲۷) گماشتہ (۴۲۷) (۱) دربارہ نالش ازجانب گماشتہ تشریح نمبر (۹) باب نمبر (۵۰۲) (دیوانی ۵ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۴۲۸) گمنام عرائض (۴۲۸) (۱) دربارہ تحقیقات عرضی گمنام تشریح نمبر (۱۱) باب نمبر (۱۳۱) (فوجداری ۱۸-اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۲) ہلاکت انسان وغیرہ کے متعلق اگر مخبری ہو تو اول مخبر سے ثبوت لیا جاوے اور جب اوسپر اطمینان ہو جاوے تب حکم تحقیقات دیا جاوے ورنہ تجویز کردیجاوے گمنام عرضی میں جو شکائیت درج ہو تو اول اوس پر غور کیا جاوے کہ معاملہ قابل تحقیقات ہے یا نہیں اگر ہے تو معمولی مقدمات میں مناسب میعاد کا اشتہار لگایا جاوے کہ اس عرصہ میں عرضی دہندہ ذریعہ

مانع نہ ہوگی۔

دفعہ (۲۵) اب جو قواعد جاری کئے جاتے ہیں وہ شرطیہ ہیں اور دربار کو آیندہ کسی وقت میں اون کے ترمیم یا نظر ثانی کرنے کا اختیار ہے اور اگر ایسا ضروری معلوم ہوگا کہ کھار کی ساخت و برآمد موقوف کر دیجاوے تو دربار کو ان قواعد کے باطل کر دینے کا بھی اختیار ہے (فوجداری)

کھال مویشیان (۴۱۹) (۱) دربارہ ممانعت خرید نے کھال مویشیان از مینگان بشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۵۔اپریل ۱۹۰۶ء) (۴۱۹)

کھوج (۴۲۰) (۱) دربارہ دادرسی بذریعہ کھوج بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری یکم مئی ۱۸۸۸ء) (۴۲۰)

(۲) دربارہ دادرسی بذریعہ کھوج بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری ۲۷ فروری ۱۸۹۴ء)

(۳) دربارہ اجرائے کھوج و نتہائے سراغ و دادرسی مدعی بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری ۲۶۔اگست ۱۸۹۷ء)

(۴) پیمانہ سراغ درج کارروائی کرتے رہنے کی بابت ملازمان پولیس ماتحت گیرائی و فوجداری کو ہدایت کی جاوے (فوجداری ۱۲۔مارچ ۱۸۹۹ء)

کھیتڑی (۴۲۱) (۱) دربارہ ترتیب رجسٹر بدمعاشان بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۱۵ جون ۱۸۹۳ء) (۴۲۱)

(۲) دربارہ دست اندازی ٹھکانہ کھیتڑی بمقدمہ چوری بشرح نمبر (۲۱) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۱۵ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳) دربارہ کارروائی مقدمات کھوج و امسلہ مرتبہ کھیتڑی بشرح نمبر (۲۳) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء)

کیفیت طلبی مسل وغیرہ (۴۲۲) (۱) جو کیفیت بطلب مسل کسی محکمہ میں بھیجی جاوے وہ شامل مسل کرکے ہمراہ مسل بھیجدیجایا کرے (عام ۹ جولائی ۱۹۰۰ء) (۴۲۲)

کیفیت کارخانگی حکام (۴۲۳) (۱) دربارہ ممانعت بھیجنے کیفیت بکارخانگی نسبت حکام (۴۲۳)

دفعہ (۱۹) جن قطعات سے حال میں کھار حاصل ہوتا ہے وہ ایسی جگہ واقع ہونے پائے جاتے ہیں کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قطعات مذکور میں جو کھار پیدا ہوتا ہے وہ اسٹیشن ریلوے آسیلپور ہی سے نہایت آسانی کے ساتھ ریل میں روانہ ہوسکتا ہے اسلئے کھار کی برآمد اسٹیشن ریلوے مذکور پر محدود کردینی چاہیئے اور اہالیان ریلوے تاکیدی احکام صادر کردینگے کہ کھار اون کے کسی اور اسٹیشن سے روانہ نہ ہونے پاوے اگر بعد اسکے کسی اور ریلوے اسٹیشن یا اسٹیشن ہائے سے برآمد کھار کی کارروائی دربار مناسب سمجھیں گے تو معرفت رزیڈنسی ویسا بندوبست کرنے کے لئے اہالیان ریلوے کو درخواست کیجائیگی۔

دفعہ (۲۰) جو کوئی خلاف قواعد از نمبر (۷) تا نمبر (۱۳) و (۱۵) و (۱۷) و (۱۸) و (۱۹) کارروائی کریگا وہ مستوجب سزا ہوگا اور اس سزا کی بابت چھ مہینے تک کی قید یا جرمانہ یا ہر دو تجویز ہوسکتی ہیں اور ہر ایک تجویز قید کونسل کی تحت منظوری میں رہیگی کیونکہ یہ پسندیدہ ہے کہ جو عدولحکمی بلا خودغرضی یا بلا قصد عملین آئی ہو اوسکی نسبت سزائے قید نہیں ہونی چاہیئے۔

دفعہ (۲۱) انسپکٹر حلقہ کو واسطے دیکھنے کاغذات حساب چوکی راج بابت روانگی کھار ہر وقت اجازت رہیگی اور وہ اپنے نقشہ جات کو اون تعداد سے مقابلہ کریگا کہ جو بابت برآمد و روانگی کھار مذکور کے کاغذات مذکور میں درج نہ ہوں گے تاکہ انسپکٹران راج یہ دریافت کرسکیں کہ متعلق برآمد کھار کے کوئی فریب تو نہیں کیا گیا۔

دفعہ (۲۲) ہر ہندی سررشتہ سال کے ختم پر انسپکٹران کو مفصل رپورٹ اپنے اپنے حلقہ کی بابت ساخت کھار و تجارت اندرونی و بیرونی کے جو اوس سال میں اوسکے حلقہ میں ہوئی ہے محکمہ عالیہ کونسل میں پیش کرنی ہوگی۔

دفعہ (۲۳) نقول رپورٹ ہائے مذکورہ بخدمت صاحب رزیڈنٹ بہادر مرسل ہوں گی۔

دفعہ (۲۴) یہ بھی واضح رہے کہ جدید تجاویز قابل اطمینان ثابت نہ ہوں گی تو تجارت کھار کی نسبت مزاحمت کرنے کا جو دربار کو اختیار حاصل ہے اوسے پھر عمل میں لانے سے کوئی دفعہ

بروقت پہونچنے کے سنبھال کی جائیگی اور حسب ہدایت مندرجہ قاعدہ نمبر (۱۱) و (۱۲) نتیجہ کے موافق کارروائی کی جاویگی۔

دفعہ (۱۵) اگر کھار اوس چوکی کی راہداری پر کہ جہاں حسب قاعدہ نمبر (۱۰) روانگی کی رپورٹ بھیجی گئی تھی وقت پر نہ پہونچیگی تو افسر چوکی اوسیوقت انسپکٹر کو اطلاع دیگا اور انسپکٹر اوس کھار کی تلاشی میں فوراً روانہ ہوگا اور اگر ہمراہی یا ہمراہیان کھار نے جلسازی سے کھار کا معائنہ چوکی پر نہ کرایا ہوگا تو انسپکٹر مذکور مجرم یا مجرمان کو سزا دلانے کے لئے باضابطہ کارروائی کریگا۔ اور کھار قاعدہ کے موافق قرق کر لیا جائیگا۔

دفعہ (۱۶) اگر کوئی کھار کسی چوکی پر لایا جائیگا کہ جسکے فروخت کرنے کی نسبت حسب ہدایت مندرجہ قاعدہ نمبر (۱۰) کوئی اطلاع چوکی پر موصول نہیں ہوئی تو وہ کھار چوکی پر روک لیا جائیگا اور افسر چوکی اوس حلقہ کے انسپکٹر کو رپورٹ کریگا اور انسپکٹر مذکور فوراً تحقیقات کریگا اور مقدمہ کی نسبت تجویز کرکے منتظم راہداری کے پاس واسطے منظوری کے بھیجدیگا۔

دفعہ (۱۷) حسب شرائط مندرجہ اقرار نامہ نمک ۱۸۷۹ء افسران مختلف چوکی ہا واقع کل راستہ ہائے تجارتی علاقہ جےپور کو یہ ہمیشہ نگرانی رکھنی پڑتی ہے کہ کھاری یا نمک قابل کھانے کے کسی اور جنس کے نام سے نہ لیجائی جاوے۔ اب انسپکٹران مذکور کو خاص کر اس امر کی حفاظت رکھنی لازم ہوگی کہ کھاری یا نمک قابل کھانے کے کھار کے نام سے نہ لیجایا جاوے۔

دفعہ (۱۸) جب کھار اوس چوکی پر پہونچے کہ جسکے قریب وہ اسٹیشن ہے کہ جہاں سے کھار ریل میں روانہ کیا جاویگا تو افسر چوکی کھار کی سنبھال حسب ہدایت قاعدہ مندرجہ نمبر (۱۱) کرلیگا اور جب اوسکو یہ اطمینان ہوجاویگا کہ سوائے کھار کے بوری ہالے میں اور کوئی شے نہیں ہے تو صاف طور پر چوکی کی مہر اوسپر کردیگا اور بعد اوسکے کھار مذکور کو جسکے ساتھ رونہ چوکی کی راہداری ہوگا ریلوے اسٹیشن پر لیجانے کی اجازت دیگا اور اوسکے ساتھ کسی ملازم چوکی کو اس نگرانی کے لئے بھیجدیگا کہ کھار مذکور اوس افسر ریلوے کو کہ جو واسطے روانگی کے کھار کے لینے کا مجاز ہے سپرد کردیا گیا۔

کی بھی پیش کرینگے۔

دفعہ (۸) جاگیرداران و دیگر زمینداران کہ جنکے مقبوضات میں علیحدہ علیحدہ قطعات تیار ہوں گے وہ صحیح حسابات پیداوار کھار کہ جو اون کی ہر اراضی مقبوضہ میں ہوگا و نیز حالات متعلق فروخت کھار کہ جو سال بھر میں پیدا ہوا ہے رکھنے ہوں گے اور انسپکٹران مذکور کے پاس بھیجنے ہوں گے۔

دفعہ (۹) جب کبھی کھار کی کوئی مقدار رعایائے راج یا باہر کے بیوپاری کے ہاتھ فروخت کی جائیگی تو اصل مالک کو خواہ وہ زمیندار ہو یا راج کی طرف سے تحصیلدار ہو ایک ٹیفکیٹ راج کے انسپکٹر سے حاصل کرنا ہوگا کہ جو کہار مذکور کے ساتھ رہے گا اور افسر ریلوے کو جو کھار بذریعہ ریل روانہ کرنیکے لئے سپرد کیا جاویگا وہ سارٹیفکیٹ دیا جاوے گا اس دادوستد کی اطلاع راہداری کی قریب تر چوکی پر کی جائیگی اور اوسمیں اوس شخص کا نام کہ جسکے کھار سپرد کیا گیا ہے اور وہ راستہ کہ جس راستہ سے کھار جاویگا اور نام اسٹیشن کہ جہاں سے کھار بذریعہ ریل روانہ کیا جائیگا یہ سب حال درج کیا جاویگا

دفعہ (۱۰) کھار مذکور کے چوکی راہداری پر پہونچتے ہی افسر چوکی کھار کی ہر بوری کو ایک آلہ سے کہ جو ہر چوکی پر رکھا جائیگا سنبھال کر لیگا۔

دفعہ (۱۱) بعد کامل طور سے یہ اطمینان کر لینے کے کہ بوری ہائے میں سوائے کھار کے اور کوئی شے نہین ہے افسر چوکی بعد وصول کرنے معمولی حاصل راج کے رونہ یا پاس کہار کو آگے لے جانے کے لئے دیدیگا۔ اور اوسیوقت ایک تحریری اطلاع اگلی قریب تر چوکی پر اس مضمون کی بھیجدیگا کہ سنبھال کے وقت اوسکی دانست میں کوئی شئے مشتبہ بوری ہائے میں نہیں ظاہر ہوئی۔

دفعہ (۱۲) جس صورت میں بوری ہائے میں کلی یا جزوی کھاری پائی جاویگی تو افسر چوکی راہداری اون اشخاص کی نسبت کہ جنکی سپردگی میں بوری ہائے ہوں گی باضابطہ کارروائی کریگا اور اس جعلسازی سے بنے ہوئے کھار کو ناظم کے سپرد کردیگا اور ناظم مقدمہ کی کارروائی شروع کرکے اپنی تجویز کی رپورٹ محکمہ عالیہ کونسل میں کریگا۔ کھار کی بوری ہائے کی ہر درمیانی چوکی

خالصائی دفعہ (۳) فہرست مذکور کے تیار ہوتے ہی دربار سے اسکی صحت کی نسبت اطمینان کیا جاویگا اور بعد اسکے ساخت کھار کے دوبارہ جاری کرنے کی نسبت اون قطعات میں حکم جاری کیا جائیگا کہ جہاں جہاں صرف کھار پیدا ہوتا ہے اور وہاں کھاری یا نمک قابل کھانے کے نہیں پیدا ہوتا ہے ہر قطعہ کھار میں جسقدر کیار کھار کے بنائے جاسکتے ہیں اون کی تعداد اوس حکم میں کہ جس سے ہر قطعہ کھار میں ساخت کھار کی اجازت دیجائیگی درج کی جائیگی۔

دفعہ (۴) بلا اجازت کونسل جدید قطعات کیار واسطے بنانے کھار کے نہ جاری کئے جائینگے اور زائد کیار ہائے نہیں بنائے جائینگے اس قاعدہ کی جو کوئی عدولحکمی کریگا اوسکو سزا دیجائیگی۔

دفعہ (۵) ہر جاگیردار یا زمیندار کو جو اپنی اراضی مقبوضہ کے اندر ساخت کھار کی اجازت دربار سے حاصل کرنے جائیگا ایک نوشت لکھدینی ہوگی کہ جس سے وہ اس نگرانی کا پابند رہیگا کہ چوری سے یا علانیہ کھار کے نام سے اوسکی اراضی مقبوضہ میں کوئی نمک قابل کھانے کے نہ بنایا جاوے اسبارہ میں ہر غفلت کی پاداش میں کہ جو جاگیردار یا زمیندار سے ہوگی سزا سخت جرمانہ کی دیجائیگی اور جاگیردار کی اراضی مقبوضہ میں جو ساخت کیار کا اوسکو اختیار ہوگا اوس سے بھی وہ محروم کر دیا جائیگا مواضعات خالصائی میں ذمہ داری مذکورہ بالا پٹیل وپٹواریان پر رکھی جائیگی اور اگر وہ قابل سزا غفلت کرینگے تو وہ حقوق پٹیلائی وپٹوارگری سے بھی علاوہ سزا کے محروم کردئے جائینگے۔

دفعہ (۶) بموجب اقرارنامہ نمک ۱۸۶۹ء کے جو انسپکٹر دربار کی طرف سے واسطے معائنہ کیار ہائے نمک بندشدہ کے مقرر ہیں اون کا خاص فرض ہوگا کہ اپنے اپنے حلقہ کے کل قطعات کھار کو کم از کم چار بار سال میں معائنہ کرکے خاص توجہ کے ساتھ یہ دیکھیں کہ کسی قطعہ میں کھاری تو نہیں بنائی گئی انسپکٹران مذکور جن مجرمان کو گرفتار کریں گے اون کی نسبت فوراً باضابطہ کارروائی کرینگے اور یہ خبر رکھینگے کہ اونکو مناسب سزا دی گئی یا نہیں۔

دفعہ (۷) ساخت کھار کے ہر موسم کے ختم پر انسپکٹران مذکور نتیجہ معائنہ کیار ہائے کھار کی رپورٹ اپنے اپنے حلقہ کی کونسل میں کرینگے اور تفصیل پیداوار کھار بہر قطعہ اور مقدار برآمد کھار و ذخیرہ موجودہ

(۴۱۶) **کھاتہ حساب مشترک (۴۱۶)** (۱) دربارہ نالش کھاتہ مشترک بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۲۶) (دیوانی ۷ مارچ ۱۹۰۳ع)

(۴۱۷) **کھارہ (۴۱۷)** (۱) ۲۶- جنوری ۱۸۸۶ع کو دربارہ محصول کھارہ محکمہ سائرات سے اشتہار جاری کیا گیا تھا کہ کھارہ جو رنگت اور کپڑہ دہونے کے کام آتا ہے علاقہ انگریزی میں اسکے جانیکی ممانعت ہے علاقہ غیر میں نہ جانے پاوے اور علاقہ راج میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جو آوی جاوے اوسکا محصول معاف ہے مزاحمت مت کرو چنانچہ اسمیں اسقدر عبارت (کہ علاقہ راج میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جو آوے جاوے اوسکا محصول معاف ہے) حکم محکمہ عالیہ کونسل سے زائد لکھی گئی لہذا ابنابر آگاہی ہر خاص وعام کے اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ کھارہ جو رنگت کے کام میں وکپڑہ دہونے کے کام میں آتا ہے اوسکی علاقہ غیر مین جانے کی ممانعت ہے اور راج کے علاقہ میں ایک گانوں سے دوسرے گانوں جانیکی ممانعت ہے یہ کھارہ جس جگہ بنایا جاوے وہیں کے خانگی کام میں آجاوے اسکے سوا فروخت کرنا یا علاقہ غیر مین بھیجنا یا جمع رکھنا منع ہے اسکے موافق تعمیل ہوتی رہے ورنہ تدارک ہوگا۔ (فوجداری ۲۴- اگست ۱۸۸۹ع)

(۴۱۸) **کھاری (۴۱۸)** (۱) نقل ترجمہ مسودہ قواعد برائے انسداد لیجانے کھاری از ریاست جے پور کھار کے نام سے۔

دفعہ (۱) جناب بندگان عالی سری　　جی دام اقبالہ کی یہ مرضی ہوئی ہے کہ اس ریاست سے برآمد کھاری کی اور ساخت کھاری کی نسبت ابتک جو مزاحمت ہورہی ہے وہ اوٹھادی جاوے اس شرط پر کہ جس کھاری کے ساتھ روانہ چوکی راہداری وسارٹیفکیٹ انسپکٹر راج نہ ہو اوسکو اہالیان ریلوے روانگی کے واسطے قبول نہ کریں۔

دفعہ (۲) قبل اسکے کہ واسطے اوٹھا دینے مزاحمت بابت برآمد کھار احکام جاری کئے جاویں ایک فہرست اون مقامات علاقہ جے پور کی کہ جہاں جہاں کھار اسقدر ہوتا ہے کہ مقاصد تجارت کے لئے کافی ہو دربار میں تیار کرائی جائیگی اور ہر قطعہ کھار کا صحیح رقبہ اور اوس کے نمکی مادہ کی قسم بخوبی تحقیق کرکے فہرست مذکور میں درج کی جائیگی اور اس فہرست سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ کون کونسے قطعات کھار جاگیر میں ہیں اور کون کون سے قطعات کھار

میں استصواب ہوا اوسکے ساتھ مختص ہے کیونکہ پہلی ہدایت کا یہ منشا ہے کہ اگر باقی روپیہ دو ہفتہ میں مشتری نیلام داخل نہ کریگا تو زرچہارم ضبط کیا جاویگا لہذا ناظم جی کو لکھا جاوے کہ یہ قاعدہ عام مقرر ہوا ہے (دیوانی ۳ مئی ۱۸۹۵ء)

(۳) علاوہ نیلام مال لاوارث کے جملہ مقدمات عدالت وفوجداری میں دس روپیہ فیصدی کمیشن وضع کیا جاوے (فوجداری، فروری ۱۸۹۹ء)

(۴) قبل از منظوری نیلام زرکمیشن کسی سے قابل وصول نہیں ہے (سندر لال بنام بھگوتی) (دیوانی ۱۱ فروری ۱۹۰۴ء)

کنجر (۴۱۳) | (۱) دربارہ رہائی کنجران معرفت گیرائی بشرح نمبر (۲۰) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۲ مارچ ۱۸۹۹ء)　(۴۱۳)

کوٹقاسم کے علاقہ کے مخصوص معاملات (۴۱۴) | (۱) عملدر آمد پرگنہ کوٹقاسم کا یہ پایا جاتا ہے کہ بر بناء مقابلت مدعی قابض مستحق قبضہ کا ہے اور اسی وجہ سے یہ ثبوت قبضہ مدعی نظامت کوٹقاسم سے جو تجویز ہوچکی ہے کہ مدعا علیہم تعمیر زمین مدعی سے مانع و مزاحم نہوں وہ جب اور درست معلوم ہوتی ہے فوجداری واپیل سے جو یہ تجویز ہوئی کہ فریقین اول عدالت صیغہ سے ڈگری حاصل کریں خلاف عملدر آمد پرگنہ مذکور کے ہے (عبدالرحیم بنام پہر وغیرہ (فوجداری ۳۱ اگست ۱۸۹۶ء)　(۴۱۴)

(۲) دربارہ فیس تقسیم نامہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ علاقہ کوٹقاسم بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۲۷۴) (دیوانی ۲ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۳) دربارہ رسوم دعوے دخلیابی زمین بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۴۵) (دیوانی ۲ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۴) دربارہ نیلام زمین بسوہ داری علاقہ کوٹقاسم بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۸۹) (دیوانی ۱۵ جنوری ۱۸۹۹ء)

کوٹہ (۴۱۵) | (۱) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ کوٹہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶) (دیوانی ۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء)　(۴۱۵)

روپیہ کی ڈگری دئے جانے میں کوئی قباحت نہیں ہے (دیوانی ۱۳- اپریل ۱۹۰۲ء)

(۴۱۱) (۱) دربارۂ تاثیر | کلکٹری صیغہ کے احکام کی تاثیر اور ملازمان کی سپردگی فوجداری (۴۱۱)

فیصلہ صیغہ کلکٹری شرح نمبر (۹) باب نمبر (۲۲۰) (دیوانی یکم مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲) جو شخص صیغہ کلکٹری سے سپرد فوجداری کیا جاوے اوسکی نسبت جو تجویز جس عدالت ابتدائی سے ہو اوسکی نقل محکمہ عالیہ صیغہ کلکٹری میں فوراً بھیجدی جایا کرے یہاں سے دیوانی میں بھیجنے کے لئے تجویز ہو جایا کریگی بالا بالا دیوان جی کے پاس نقل بھیجنا ضرور نہ ہوگا۔ (احمد بخش بنام سرکار مرافعہ تجویز سائرات) (فوجداری ۱۸ جون ۱۹۰۵ء)

(۴۱۲) | کمیشن نیلام (۴۱۲) | (۱) حسب وصول کیفیت محکمہ اپیل بحوالہ عرضی مسماۃ گوراں باقیدار ۵؍ جرمانہ تجویز ہوئی کہ نیلام مسترد ہونے کی صورت میں کمیشن واپس نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ کمیشن نیلام حق الخدمت ہے سو بجا آوری حق الخدمت ہوتی ہے خواہ نیلام منظور ہو یا مسترد (دیوانی ۱۰- دسمبر ۱۸۸۶ء)

(۲) بمقدمہ جوہری لال بنام گوجر مل تجویز ہوئی کہ حسب استصواب محکمہ اپیل ۲۶- اکتوبر ۱۸۹۰ء کو یہ قاعدہ مرتب ہوا تھا کہ اگر خریدار نیلام تعداد زر نیلام ختم شدہ کا چہارم حصہ جمع کرا کر باقی روپیہ میعاد معینہ میں ادا کرنے سے قاصر رہے گا تو دوبارہ جائداد مذکور کا نیلام حسب ضابطہ بتقرر تاریخ واجرائے اشتہار کیا جاویگا تو دو صورت سے تجاوز نہ کریگا یعنی نیلام اول سے کم میں ختم ہوگا یا زیادہ میں کمی کی صورت میں زر چہارم سے حق کمیشن اول مجرا ہو کر جو روپیہ بچے گا اوسمیں سے بقدر کمی نیلام ثانی محسوب ہو کر اگر کچھ باقی رہے گا مشتری نیلام اول کو واپس ملیگا اور نیلام ثانی کی قیمت میں سے بھی پہلے حق کمیشن نیلام ثانی وضع ہو کر باقیماندہ زر قیمت اور نیز اوس روپیہ سے کہ جو بابت کمی نیلام ثانی زر چہارم نیلام اول سے لیا جاویگا۔ بابت ڈگری کے ڈگریدار کو ملے گا۔ اگر کچھ باقی رہیگا تو وہ مالک جائداد کو دیا جائیگا اور بیشی کی صورت میں مشتری نیلام اول سے جو چہارم قیمت نیلام کا داخل کرایا گیا ہے اوسمیں سے صرف حق کمیشن وضع ہوگا باقی جو بچے گا وہ مشتری اول کو واپس دیا جائیگا خواہ مطالبہ ڈگری کا نیلام ثانی کی قیمت سے بیباق ہو یا نہ ہو اب ناظم جی سوائی جے پور نے استصواب کیا کہ یہ ہدایت عام اور پہلی ہدایت کی ناسخ ہے یا جس مقدمہ

کان یعنی معدن (۴۰۳) (۱) جو مٹی کان سے نکالی جاوے اور کان کھودی جاوے وہ سرنگ کے طور پر کھود کر ایسی پولی نہ کی جاوے کہ جس سے اندیشہ ٹوٹنے اور دب جانے آدمیوں کا ہو اور اس امر کی نگرانی میں پٹواریان و جاگیرداران دیہہ و پولیس وغیرہ کی ہونی چاہئے کہ ایسے خطرناک ڈہاوہ ہوں تو اون کو مٹی کھودنے والوں سے توڑا دیا کریں (فوجداری ۱۱- اگست ۱۹۰۲ء) (۴۰۳)

کبوتر مارنا (۴۰۴) (۱) کبوتر مارنے کے جرم میں زیر دفعہ (۱۳۱) فہرست جرائم تجویز سزا ہونی چاہیئے ہدایت جدید جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دفعہ مذکور میں لفظ مور کے آگے وغیرہ لکھا ہوا ہے جس سے برنسبت دیگر جانوران کے کبوتر کا پہلے مفہوم ہوتا ہے اسلئے کہ جیسے مور کو چگا ڈالا جاتا ہے کبوتروں کے لئے بھی دانہ ڈالا جاتا ہے۔ (فوجداری ۲۱ دسمبر ۱۸۹۵ء) (۴۰۴)

کرایہ بنگلہ ہائے (۴۰۵) (۱) در بارہ کرایہ بنگلہ ہائے سرکاری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۶) عام ۲۷ مئی ۱۹۰۱ء) (۴۰۵)

کریا کرم (۴۰۶) (۱) در بارہ کارروائی کریا کرم بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۲۸) (دیوانی ۱۲- جولائی ۱۹۰۳ء) (۴۰۶)

کشادگی نیوتہ (۴۰۷) (۱) بمقدمہ رام کنوار بنام بجے کشور وغیرہ دعوے کشادگی نیوتہ تجویز ہوئی کہ جو شخص اسبارہ میں نالش کرے اوسکی نالش سماعت کرکے بموجب ضابطہ و قاعدہ تجویز کرنی چاہئے۔ (دیوانی ۱۱ ستمبر ۱۸۸۵ء) (۴۰۷)

کشنگڈہ (۴۰۸) (۱) در بارہ داد و ستد آسامیان مابین راج جے پور و راج کشنگڈہ بشرح نمبر (۱۷) باب نمبر (۳۶۷) (فوجداری ۲۴ فروری ۱۹۰۰ء) (۴۰۸)

(۲) ترجمہ ڈاکٹ صاحب رزیڈنٹ بہادر مقیم جے پور نمبری (۷۹۴۴) مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۱ء بابت نگرانی ڈاکوان علاقہ جے پور و کشنگڈہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۶۳) (فوجداری)

(۳) در بارہ فیس طلبانہ تعمیل سمن بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۳۱۱) (فوجداری ۱۴- مئی ۱۹۰۱ء)

کفالت جائداد (۴۰۹) (۱) در بارہ رجسٹری تمسک جسمیں جائداد مکفول کی گئی ہو بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۱۷۱) (دیوانی ۳۰- مارچ ۱۹۰۴ء) (۴۰۹)

کلدار روپیہ (۴۱۰) (۱) کلدار روپیہ کی نالش میں رسوم راج قیمت جھاڑ شاہی پر سکہ کلدار (۴۱۰)

(۲) کاغذات دلاپانے کے دعاوی عدالت میں سماعت ہوا کریں منصفی میں سماعت نہ ہوں (دیوانی ۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۴۰۱) کامدار ٹھکانہ وزنانی ڈیوڑہی (۴۰۱) (۱) دربارہ اجراء تحریر بنام کامدار ٹھکانہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۱۷ مئی سنہ ۱۸۸۸ء)

(۲) دربارہ اجراء تحریر بنام کامداران زنانی ڈیوڑہی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۹۱) (فوجداری ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ پیش ہونے مرافعہ معرفت کامداران ٹھکانہ بشرح نمبر (۱۸) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۵ فروری سنہ ۱۹۰۲ء)

(۴۰۲) کام سررشتہ (۴۰۲) (۱) دربارہ تقسیم کام مختاران عدالت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳) (دیوانی ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۸۵ء)

(۲) دربارہ طریقہ انجام دہی کام محکمہ اپیل بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳) (عام ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ انتظام کام محکمہ فوجداری بحالت علالت فوجداری بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۱۵) فوجداری ۷ مئی سنہ ۱۸۸۸ء)

(۴) دربارہ انجام دہی کام محکمہ اپیل بحالت کچہری میں نہ آنے کسی ایک سردار کے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲) (عام ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۸۸ء)

(۵) دربارہ طریقہ انجام دہی کام محکمہ اپیل بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲) (عام ۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۸ء)

(۶) دربارہ انتظام کام نظامت سوائی مادہوپور بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲۱۵) (فوجداری ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۹ء)

(۷) دربارہ طریقہ انجام دہی کام محکمہ اپیل بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲) (عام ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۸۹۵ء)

(۸) دربارہ انتظام کام محکمہ اپیل بحالت رخصت وعلالت سرداران بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲) (فوجداری ۲۵۔ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء)

(۹) دربارہ لئے جانے کام غیر متعلق اہلکاران سررشتہ سے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۷۰) (عام ۵ جون سنہ ۱۹۰۷ء)

باب (ک)

کاٹھہ (۳۹۴) (۱) سرداران اپیل نے لکھا کہ جاگیرداران وتنخواہداران کے یہاں سے کاٹھہ کا اوٹھا دیا جانا تومناسب نہیں ہے مگر جب بیجا کارروائی کسی کی ثابت ہو تو مناسب تدارک کیا جانا واجب ہوگا اسپر تجویز ہوئی کہ اس معاملہ میں کسی جدید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے جو کوئی بیجا اور خلاف ضابطہ فعل کا مرتکب ہوگا وہ حسب قاعدہ قدیم سزا پاویگا۔ (فوجداری (۳۹۴)

کارڈ (۳۹۵) (۱) دربارہ تحریر جواب پوسٹ کارڈ موصولہ ڈاک بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۸۸) (فوجداری یکم جولائی ۱۸۹۷ء) (۳۹۵)

کاریگران (۳۹۶) (۱) دربارہ اقرارنامہ کاریگران بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۲۶) (دیوانی ۱۶ جون ۱۸۹۴ء) (۳۹۶)

کاشتکار (۳۹۷) (۱) دربارہ بوہرہ کاشتکاران بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۹۹) (دیوانی ۲۶ ستمبر ۱۹۰۰ء) (۳۹۷)

کاغذ استعمالی محکمات (۳۹۸) (۱) ہرایک محکمہ وغیرہ میں کاغذ زرد وغیرہ کا استعمال متروک کرکے کاغذ سانگانیری کا استعمال جاری کیا جاوے آیندہ کسی قسم کی تحریر بجز سانگانیری کاغذ کے دوسرے قسم کے کاغذ پر نہ ہوا کرے نہ ایسا کاغذ مسل میں شامل کیا جایا کرے (عام ۱۳- جنوری ۱۸۸۶ء) (۳۹۸)

(۲) زرد کاغذ کا استعمال عدالتوں اور دیگر محکمات ماتحت میں متروک کیا گیا ہے لیکن اگر کوئی عرضی کسی امر کی یا سنگین معاملہ کی اطلاع کے لئے کاغذ مذکور پر آوے تو اوسکو داخلدفتر نہ کیا جاوے بلکہ کارروائی مناسب کی جاوے (فوجداری ۵- اپریل ۱۸۸۸ء)

کاغذ کی محکمات سے چوری (۳۹۹) (۱) دربارہ چوری کاغذات سرکاری بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۳۰۵) (فوجداری ۱۴ مارچ ۱۸۹۵ء) (۳۹۹)

کاغذات کے متعلق دعاوی (۴۰۰) (۱) جو دعوے متعلق دلائے جانے پٹہ سیتی وکاغذات کی بابت ہوا وسکی رسوم بالمقطع ۸ لیجاوے (رام لال بنام رام کنور بائی) (دیوانی ۲۵ مئی ۱۸۹۶ء) (۴۰۰)

(۸) درباره اختلاف رائے سرداران اپیل صیغہ دیوانی اون مقدمات کے جنمیں آسامی ماخوذ ہون بشرح نمبر(۹) باب نمبر(۲) (فوجداری ۷ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۹) درباره حفاظت ملزمان مجروح متعلقہ نظامت باندیکوئی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۱۲) (دیوانی ۱۰ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۱۰) درباره اجرت آہنگران بابت جولان بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰) (فوجداری ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء)

(۱۱) درباره پیروی مقدمات منجانب قیدیان بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۱۲۳) (فوجداری ۲۳۔ اگست ۱۸۹۷ء)

(۱۲) ماخوذین جیل میں سے جو شخص کسی محکمہ میں مرافعہ یادرخواست نظرثانی وغیرہ پیش کرنا چاہے وہ یا تو بتوسط جیل پیش کرے یا حسب ضابطہ مختارنامہ تصدیق کراکر بوساطت مختار یا دیگر سرشتہ کارروائی کیا کرے (گوپال بنام گنگلا) (فوجداری ۲۸ مئی ۱۸۹۹ء)

(۱۳) بصورت مقیدی رعایائے ٹھکانہ جات کے مرافعہ بواسطہ وکلاء ٹھکانہ جات لینا جائز نہیں خیال کیا جاسکتا (مقدمہ مرافعہ اوناڑسنگھ بھومیہ ماخوذ جیل) فوجداری ۲۹ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۱۴) بوصول کیفیت نظامت کوٹقاسم تجویز ہوئی کہ بلا معائنہ ڈاکٹری سزائے بید کا دیا جانا تو کسی طرح مناسب نہیں معلوم ہوتا اور ہفتہ دو ہفتہ خفیف میعاد کے قیدیوں کا صدر میں بھیجنا اور صرف کرنا بھی ضروری نہیں معلوم ہوتا لہذا تا بمقدور خفیف سزا پر نظر رکھی جاوے اور ہفتہ دو ہفتہ تک کی میعاد کے قیدی کو ایفائے میعاد نظامت میں ہی کرادیا جاوے اس سے زیادہ میعاد کے قیدیوں کو بدستور جیل مین بھیجا جاوے (فوجداری ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۱۵) یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء سے قیدیان میعادی چھہ ماہ نظامت گنگاپور کے جیل نظامت ہنڈون میں رہا کریں صدر میں نہ آیا کریں۔ (فوجداری ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۱۶) درباره پیش ہونے مرافعہ جات ماخوذ معرفت سرشتہ داران بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۴۰) (فوجداری ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

قیدیان (۳۹۳) | (۱) دربارہ خوراک و کمل وقیدیان زیر تجویز تحصیلات بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۹۳)
(۱۸۰) (فوجداری ۶ فروری ۱۸۸۸ء)

(۲) محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ ایسے مقدمات میں کہ جنمیں ہفتہ دو ہفتہ کی قید تجویز کی جاوے فہرست جرائم میں سزائے جرمانہ بھی درج ہے پس ایسے خفیف مقدمات میں سزائے جرمانہ کافی ہے اور نہ ایسی آسامی ہفتہ کے لئے قید ہو کر آیا کرتی ہیں نظامتوں اور تحصیلوں میں اسکا لحاظ پہلے ہی ہوتا ہے ایسی آسامیوں کے لئے نظامتوں میں جہاں نہیں ہیں جیلخانوں کے بنوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جن ملزموں کی نسبت تجویز جرمانہ ہوا اور وہ ادا نہ کریں اور قید تجویز کی جاوے تو تحصیلوں سے ملزمان مذکور کو بنا بر ایفائے قید نظامت میں بھیجدیا کریں (فوجداری ۴-اپریل ۱۸۸۸ء)

(۳) سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ جو مسلہ براہ راست نظامتوں سے منظوری کے لئے محکمہ اپیل میں آتی ہیں اون کے متعلقہ ماخوذین آمدہ محکمہ اپیل کو دورہ سپرد لکھا جاویگا یا کیا برآں جواب لکھا گیا کہ اگر آسامی بعد برخاست کچہری یا بروز تعطیل اپیل میں آوے تو ناظر محکمہ اپیل اوسکو حسب ضابطہ حوالات میں رکھا دے اور منجملہ سرداران اپیل کے کسی ایک سردار کو اوسکی اطلاع کر دیا کرے اور بروقت شروع ہونے کچہری کے فوراً اوسکی اطلاعی رپورٹ روبروئے سرداران اپیل پیش کر دے (فوجداری ۴ ستمبر ۱۸۸۸ء)

(۴) آسامی ماخوذ جیل کو اگر کسی حکم کی اطلاع دینا ہو تو اوسکو طلب کر کے اوسکے مواجہ میں فیصلہ کرنا چاہیئے اور اطلاع دینی چاہیئے ورنہ معرفت سپرنٹنڈنٹ جیل اوسکو فیصلہ سے اطلاع دینی چاہیئے (اللہ بخش بنام سوبھاگ سنگھ) (فوجداری ۲۷-مارچ ۱۸۹۰ء)

(۵) آسامیان زیر تجویز کو بھی افیون نشہ وغیرہ دلانا قطعی ممنوع ہے (فوجداری ۸-اپریل ۱۸۹۰ء)

(۶) حوالات میں قیدیوں کو شراب یا بھنگ یا افیون وغیرہ نہ ملا کرے (فوجداری ۱۰اپریل ۱۸۹۰ء)

(۷) دربارہ خوراک آسامیان زیر تجویز بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۳۵) (فوجداری ۱۶-اپریل ۱۸۹۲ء)

ڈاکٹر کی رائے میں قید تنہائی پانے کے قابل نہیں سمجھا جائیگا تو اوس ماہ میں اوس قیدی کی قید تنہائی معاف رہیگی آیندہ کسی ماہ میں اضافہ کی جاکر نہیں بھگتائی جاسکیگی۔ مگر کوئی ملزم خصوصیت قوم یا محض مُسن ہونے کی وجہ میں سزائے قید تنہائی سے مستثنٰے نہیں سمجھا جاویگا۔

دفعہ (۶) جب کوئی قید تنہائی بوجہ بیماری وغیرہ حسب رائے ڈاکٹری معاف کیجائیگی یا جو قید اوسکو بھگتائی جائیگی اوسکا اندراج لیشت وارنٹ پر سپرنٹنڈنٹ جیل کو کرکے اپنے دستخط کرنے ہوں گے۔ اور ہنگام رہائی فوجدار کو یا جسکے روبرو وہ قیدی رہائی کے لئے پیش ہو اوسکو اسکی تعمیل کا دیکھہ لینا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۷) گو تجویز سزائے قید تنہائی مجوز کی رائے پر منحصر رکھی گئی ہے مگر جو لوگ جرایم پیشہ کے عادی پائے جاویں اور جو بار بار سزایاب ہوچکے ہوں ایسے ملزموں کی نسبت بالخصوص قید تنہائی کا تجویز کرنا بہت مناسب ہوگا اسلئے محکمہ فوجداری وگیرائی کو انتظام کرنا ہوگا کہ موافق احکام سابقہ رجسٹر سزایابی ہر ایک ماخوذ کا تھانون اور کوتوالی میں احتیاط کے ساتھہ مرتب رکھا جاوے اور جب مسل مع ملزم چالان عدالت کی جاوے تو اوسمیں ملزم کا نقشہ سزایابی سابقہ مع تاریخ وعنوان مقدمہ بالتصریح شامل کیا جاوے اگر وہ ملزم پہلے کبھی کسی مقدمہ میں گرفتار نہیں ہوا ہے تو یہ حال نقشہ میں صاف لکھدینا ہوگا۔ نظامت وتحصیلات کو جہاں صیغہ عدالتین کا کام ہوتا ہے لازمی ہوگا کہ مقدمات حد اختیار خود میں بروقت تجویز اخیر کے اور مقدمات منظوری طلب میں بعد منظوری اور مرافعہ میں بعد ترمیم یا تنسیخ وغیرہ محکمہ بالادست کے سزایابی ملزمان کی اطلاع تھانہ جات متعلقہ میں وقت پر صحت کے ساتھہ دی جایا کرے۔

دفعہ (۸) حاکمان مجوز سزا کو ہمیشہ دیکھنا ہوگا کہ مسل پولیس میں ایسا نقشہ شامل ہے یا نہیں اگر پولیس نے ایسا نقشہ شامل مسل نہیں کیا ہو تو فوراً اوسکی اطلاع بنابر انتظام گیرائی یا فوجداری کو جہاں کی وہ مسل ہے کرنی ہوگی۔

دفعہ (۹) جو قیدی جیل ہائے نظامت میں ایفائے قید کرینگے اونکے لئے ابھی سزائے قید تنہائی تجویز نہیں کی جاویگی کیونکہ اون جیلوں میں اسکا انتظام نہیں ہے۔ (فوجداری ۵ مئی ۱۹۰۶ء)

(۷) دربارہ قید وخرچہ خوراک مدیون بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۲۲۶) (دیوانی ۴-اگست ۱۸۹۸ء)

(۸) دربارہ قید عوض جرمانہ بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۸۰) (فوجداری ۳ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۹) تجویز جرمانہ کے ساتھ بصورت عدم وصول جرمانہ تجویز سزائے قید عوض جرمانہ بھی درج کردی جایا کرے بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۸۰) (فوجداری ۱۲ نومبر ۱۸۹۸ء)

(۱۰) دفعہ (۱) متعلق تمہید

دفعہ (۲) جب کوئی ملزم کسی جرم میں بصیغہ فوجداری سزا پا چکا ہوا ور پھر اوسی جرم خواہ کسی جرم کا مرتکب ہوا ہو یا وہ پہلے ہی مرتبہ کسی جرم کا مرتکب ہوا ہو اور اصل سزائے مجوزہ کی میعاد ایسے ملزمان کی نسبت تین ماہ سے زیادہ کی تجویز کی گئی ہو تو ایسے ملزم کو بلحاظ سنگینی جرم کل قید مجوزہ میں سے کسی ایک ماہ میں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ یعنی سات یوم تک قید تنہائی بھگتائی جا سکیگی اسطرح دو قید تنہائی کے درمیان کم از کم تین ہفتہ کی مدت رہیگی۔ مثلاً کسی ایک ملزم کی نسبت چار ماہ کے اصل قید کی سزا تجویز کی گئی ہو تو مجوز کو اختیار ہوگا کہ کل قید چار ماہ سے ہر ایک ماہ کے پہلے ہفتہ یعنی سات یوم تک اوسکو قید تنہائی میں رکھے جانے کی تجویز کرے۔

دفعہ (۳) کل مجموعہ قید تنہائی کا جو کسی ملزم کی نسبت تجویز کیا جاسکے گا وہ تین ماہ سے کسی حالت میں زیادہ نہ ہوگا۔ مثلاً کسی ملزم کی نسبت چار سال کے قید کی تجویز کی گئی کہ جسکے (۴۸) ماہ ہوتے ہیں وہ بحساب فی ماہ ایک ہفتہ کے ۴۸ ہفتہ تک قید تنہائی نہیں پاسکیگا۔ بلکہ حسب دفعہ ہذا زیادہ سے زیادہ بارہ ہفتہ یعنی تین ماہ تک قید تنہائی میں رکھا جاسکیگا۔

دفعہ (۴) ہر ایک مجوز کو لازم ہوگا کہ جب کسی ملزم کی نسبت قید تنہائی کی تجویز کرے تو اوس کے حکم سزا میں قید تنہائی کی تشریح بقید تاریخ صحت کے ساتھ درج کردے کہ فلاں ماہ میں اتنے دن یعنی فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک اوس ملزم کو قید تنہائی میں رکھا جاوے اور نقل اس تشریح کی وارنٹ میں بہ صحت کردی جایا کرے تاکہ بموجب اوسکے سپرنٹنڈنٹ جیل تعمیل کریگا۔ اور آیندہ سے وارنٹ میں خانہ قید تنہائی کا بھی بڑھا دیا جاوے۔

دفعہ (۵) ہر ایک قیدی کو بعد معائنہ ڈاکٹر قید تنہائی بھگتائی جاویگی اور تعمیل اوسکی بذمہ سپرنٹنڈنٹ جیل رہیگی۔ یعنی جب کسی ماہ میں کوئی قیدی بوجہ بیماری یا ضعف وغیرہ کے

کری یا نہیں اور جہاں فروگزاشت پائی جاوے فوراً اوسکی اطلاع گیرائی کو دیجاوے۔
دفعہ (۳) جب کوئی ملزم ایک مرتبہ سے زیادہ کسی جرم میں سزا پا چکا ہو اور پھر ادسی جرم میں ماخوذ ہوکر مجسٹریٹ کے روبرو بہ ثبوت جرم سزایاب ہو اور سزائے قید کا مجموعہ ایک سال سے زیادہ ہو تو بمشابہت ایک ماہ یعنی چار ہفتہ قید تنہائی رکھے جانے کی سزا میں تشریح کی جاوے اور وہ قید تنہائی ہر ایک سہ ماہی میں ایک ہفتہ دیجاوے اور بابین دو سزائے قید تنہائی کے ایک مہینے سے کم فاصلہ نہ ہووے اور اسکے بموجب حاکم مجوز حکم سزا میں بہ صحت تشریح کر دیوے۔ یہ اوسکا ذمہ ہوگا اور وارنٹ میں بھی اسکی پوری پوری نقل بہ صحت کر دینی لازم ہوگی کیونکہ اوس ہی کے بموجب سپرنٹنڈنٹ جیل تعمیل کریگا۔
دفعہ (۴) اگر بسبب بیماری کے ایسا قیدی اسپتال میں زیر علاج رہے تو جسطرح سے کہ اون ایام میں مشقت معاف رہتی ہے اوسیطرح اون ایام میں جو سزائے قید تنہائی واقع ہوگی وہ بھی قابل معافی سمجھی جاویگی مگر وارنٹ کی پشت پر اسکا ذکر سپرنٹنڈنٹ جیل کو کرنا واجب ہوگا اور بہنگام رہائی کے فوجدار کو یا جسکے روبرو وہ قیدی رہائی کے لئے پیش ہو اوسکو اس تعمیل کا دیکھہ لینا مناسب ہوگا اگر قید تنہائی بسبب بیماری معاف نہ ہوئی ہو تو سپرنٹنڈنٹ جیل صاف لکھدیوگا کہ اتنی قید تنہائی بموجب تجویز کے وقت وقت پر پائی (فوجداری ۱۴ نومبر ۱۸۹۱ء)

(۳) دربارہ تجویز سزائے قید نسبت اون اشخاص کے جو سزائے تازیانہ سے مستثنیٰ ہیں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۵)۔ (فوجداری ۳۰۔ اگست ۱۸۹۲ء)

(۴) دربارہ تجویز سزائے قید عوض جرمانہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۸۱) (فوجداری ۱۱۔ فروری ۱۸۹۵ء)

(۴ ب) ایک سال تک کی قید کے اختیارات سرداران اپیل ناطق ہیں بشرح نمبر (۲۸) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۸۔ اگست ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ قید عوض جرمانہ بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۸۰) (فوجداری ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء)

(۶) دربارہ قید مدیون بمطالبہ اجرائے ڈگری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۱) (دیوانی ۱۸ اپریل ۱۸۹۸ء)

اور فیصل کرنے کا اختیار نہ ہوگا اور اگر ایسی قمار بازی کسی مکان یا احاطہ وغیرہ میں ہوتی پائی جائے اور پولیس کو اطمینان ہوجاوے کہ اس جگہ پر قمار بازی عام طور پر ہوتی ہے تو اوس حالت میں جنرل سپرنٹنڈنٹ گیرائی یا ناظم یا تحصیلدار با اختیار سے جس کا علاقہ موقع سے قریب تر ہوگا حسب ضابطہ اجازت حاصل کر کے کارروائی گرفتاری وغیرہ کرنی ہوگی پولیس بطور خود دست اندازی کی مجاز نہ ہوگی (فوجداری ۵ مئی ۱۹۰۸ء)

(۳) جسطرح سودہ بارش کی ممانعت شہر میں ہے اوسیطرح سے بیرونجات میں بھی بموجب دفعہ (۴) ہدایت قمار بازی مصدورہ ۵ مئی ۱۹۰۸ء عمل رہے (فوجداری ۱۶ دسمبر ۱۹۰۸ء)

قواعد مجریہ (۳۹۰) (۱) درباره اثر قواعد مجریہ مابعد بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹) (دیوانی ۳۰ اپریل ۱۸۸۵ء) (۳۹۰)

قیاس (۳۹۱) (۱) درباره اصدار تجویز بر بناء قیاس بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۸) (فوجداری ۳۰ جنوری ۱۸۹۵ء) (۳۹۱)

قید و قید تنہائی (۳۹۲) (۱) شمار میعاد قید کا تاریخ تجویز سزا سے ہوا کرے روز ماخوذی سے شمار نہ ہوا کرے (فوجداری ۱۴ جون ۱۸۹۱ء) (۳۹۲)

(۲) چونکہ قید تنہائی کے واسطے مکان تیار ہوگئے اور دیا جانا قید تنہائی کا بغرض انسداد جرائم مناسب ہے لہٰذا قاعدہ مفصلہ ذیل بالفعل امتحاناً تجویز کیا جاتا ہے۔

(۱) جنرل سپرنٹنڈنٹ گیرائی کو ہدایت محکمہ عالیہ کونسل پر کہ جو اسبارہ میں جاری ہوئی ہے کہ جب تھانہ میں کوئی ایسا ملزم ماخوذ ہوجاوے کہ جسنے اول ہی اول جرم منسوبہ کیا ہو تو اوس کی صاف تشریح لکھدینا لازم ہے۔ اگر مجرم مسطور دوسری یا تیسری مرتبہ یا اس سے زیادہ ماخوذ اور سزایاب ہوچکا ہو تب بھی اوسکی تشریح اچھی طرح سے لکھدیجاوے اسکی نگرانی اور ذمہ داری خاص گیرائی کی ہے اگر تھانہ داران سے اسکی تعمیل کرائی جائیگی تب تجویز سزا کے وقت حاکم مجوز اوسپر لحاظ کر کے سزائے مناسب تجویز کرسکے گا ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں کچھ فائدہ نہیں پیدا ہوگا چنانچہ ابتک اسکی تعمیل کچھ بھی دیکھنے میں نہیں آئی۔

دفعہ (۲) حاکمان مجوز سزا کو ہمیشہ اسبات پر لحاظ کرنا چاہیے کہ تھانہ دار نے تعمیل حکم کی

حسب عملدرآمد حال نہیں ہوگی۔

(۴) سودہ بارش داخل جرم قمار بازی ہوگا۔ اشتہار سودہ بارش جو بموجب حکم محکمہ عالیہ صدور ۲۰ دسمبر ۱۸۹۱ء جاری ہوا ہے اوسمیں اس سودہ بارش کو ناپسندیدہ اور قبیح قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور حکم مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۹۴ء میں اسکی قطعی ممانعت کی گئی ہے اور اوسکو جرم قرار دیا گیا ہے چنانچہ اس فعل کے وقوع پذیر ہونے پر جسطرح اب زیر دفعہ (۱۳) سزا دیجاتی ہے اوسیطرح آیندہ بھی عمل رہیگا۔

(۵) ذریعہ لڑائی جانوران مثل مینڈھا تیتر لوہ بٹیر وغیرہ عام طور پر مال و روپیہ کی ہار جیت ہونا بھی داخل جرم قمار بازی ہے اور آیندہ ایسا فعل وقوع پذیر ہونے پر قابل سزا متصور ہوگا۔

(۶) جو کوئی شخص اپنے مکان یا احاطہ وغیرہ میں جان بوجھ کر کسی قسم کی قمار بازی عام طور پر ہونے دیگا وہ دو سو روپیہ جرمانہ یا تین ماہ تک قید کا مستوجب ہوگا۔

(۷) جس شخص کا ایسے مکان میں جوہ کھیلنا یا جسکا کھیلنے کی نیت سے وہاں موجود ہونا ثابت ہوجائیگا وہ سو روپیہ تک جرمانہ یا ایک ماہ تک قید کا مستوجب ہوگا اور جو آلہ قمار بازی گرفتار ہوں گے وہ سب تلف کردئے جائیں گے اور جو روپیہ یا مال قمار بازوں کے پاس سے برآمد ہوگا اور وہ بغرض قمار بازی لایا جانا ثابت ہوگا تو ایسا روپیہ و مال بھی بلحاظ خفت و سنگینی جرم باقتضائے رائے مجوز ضبط سرکار ہوگا۔

(۸) جو شخص قمار بازی میں ایک دفعہ سزا پاکر پھر اوسی جرم کا مرتکب ہوگا تو بلحاظ خفت و سنگینی جرم بہ نسبت سابق زیادہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ مگر چھ سو روپیہ جرمانہ یا ایک سال سے زیادہ قید کسی حالت میں کسی کو نہیں دیجاویگی۔

(۹) شہر سوائی جے پور میں کوتوال شہر کو جو اختیارات دست اندازی کے اس جرم میں اب حاصل ہیں وہ بدستور رہیں گے مگر مفصلات میں اگر قمار بازی ذریعہ تاش گنجفہ چوسر کعبتین وغیرہ یا ذریعہ لڑائی مینڈھا مرغ تیتر لوا بٹیر وغیرہ کسی راستہ یا سڑک یا گزرگاہ عام پر ہوتی نظر آئیگی تو پولیس کو اختیار ہوگا کہ ایسے قماربازوں اور آلہ قمار بازی کو فوراً گرفتار کرکے بعد کارروائی ضابطہ جلد تر نظامت متعلقہ میں بنا بر تجویز مقدمہ پیش کر دے تحصیلداروں کو ایسے مقدمات سماعت

قرقی قبل فیصلہ (۳۸۶) (۱) دربارہ طریقہ کارروائی قرقی قبل فیصلہ مویشیان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹۸) (دیوانی ۸ مئی ۱۹۰۱ء) (۳۸۶)

(۲) دربارہ قرقی قبل فیصلہ مویشیان بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۹۸) (دیوانی ۱۳ مئی ۱۹۰۲ء)

قسط ڈگری (۳۸۷) (۱) دربارہ وصول زر قسط ڈگری بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۸۴) (دیوانی ۱۳- مارچ ۱۸۸۹ء) (۳۸۷)

(۲) دربارہ وصول زر قسط ڈگری بحالت کمی پیداوار بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۲۶- اپریل ۱۸۹۱ء)

قسط قرضہ (۳۸۸) (۱) دربارہ نالش قرضہ مقسوطہ بشرح نمبر (۳) باب (۳۸۴) (دیوانی ۱۳- مارچ ۱۸۸۹ء) (۳۸۸)

(۲) دربارہ رجسٹری بچوتی قسط قرضہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۲ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۳) شیونا تھ کمہار نے الہی بخش پر منجملہ ۱۵ر کے ۵عہ زر قسط و سود کا دعوے کیا۔ منصفی میں یہ مقدمہ بمد خفیفہ سماعت کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ جب یہ دعوے ۱۵ر کے کھاتہ کا جزو ہے تو بمد خفیفہ سماعت نہیں ہوسکتا نمبری مد میں قایم کیا جاوے (دیوانی ۲۲- مارچ ۱۸۹۷ء)

قماربازی (۳۸۹) (۱) تھانہ دار باغ ناجی صاحبہ کو مقدمات قماربازی میں دست اندازی کی اجازت دی گئی (فوجداری ۲۳ مئی ۱۸۹۷ء) (۳۸۹)

(۲) (۱) جو قماربازی کی کوئی خاص شکل نہیں ہے۔ تاش گنجیفہ چوسر کعبتین خرمہرہ وغیرہ سے یہ کھیل ہوسکتا ہے اور اس قسم کے سب کھیل جسمیں روپیہ کی ہار جیت ہو اور جو شاہراہ عام یا کسی ایسے مکان یا احاطہ میں کھیلے جاویں کہ جو عام طور پر جواریوں کا اکھاڑہ یا مجمع گاہ سمجھا جاتا ہے داخل قماربازی و قابل مواخذہ ہوں گے۔

(۲) محض تفریح طبع کے لئے بلا کسی ہار جیت کے یہی کھیل خواہ کسی جگہ کھیلے جائیں یا وہ کھیل جسمیں عقل و تدبیر سے کام لیا جاتا ہے داخل قماربازی نہ ہوں گے۔

(۳) سودہ پھاٹکہ افیون ڈڑہ آنک نت متی وغیرہ کا سودہ بموجب حکم محکمہ عالیہ مصدرہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۶ء و ۱۳ دسمبر ۱۸۹۷ء نا قابل مواخذہ رہیگا البتہ ایسے سودہ کی سماعت بہ صیغہ دیوانی

اور اگر اوسکا حساب داد ستد پہلے سے بقلم پٹواری یا کسی دوسرے معتمد کے موجود ہو تو اوس ہی کے قلم سے وہ رقم لکھائی جاوے کہ جو بعد گزرنے چھہ سال کے وصول باقی ہو مگر بہی کھاتہ جائزہ بند ان شرائط سے مستثنٰے ہے (دیوانی ۸ فروری ۱۸۹۸ء)

(۶) دربارہ قرضہ نسبتی بھومیان وصوبہ گزاران بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۲) (دیوانی ۸ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۷) دربارہ نالش قسط قرضہ قابل سماعت منصفی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۰۸) (دیوانی ۲۲ - مارچ ۱۸۹۹ء)

(۸) دربارہ تصحیح ہدایت نمبری (۱۷) ۱۸۹۴ء متعلق قرضہ مقسوطہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۳) (دیوانی ۵ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۹) دربارہ ضمانت قرضہ بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۳۲۹) (دیوانی ۵ - مارچ ۱۹۰۰ء)

(۱۰) دربارہ ضمانت قرضہ بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۳۳۹) (دیوانی ۱۹ - مارچ ۱۹۰۰ء)

(۳۸۵) **قرقی (۳۸۵)** (۱) دربارہ طریقہ قرقی جائداد مدیون بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۲۸ ستمبر ۱۸۸۹ء)

(۲) دربارہ قرقی اوس جائداد کے جو پہلے کسی اور ڈگریدار کی بابت قرق ہوچکی ہو بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲) (دیوانی ۲۲ جون ۱۸۹۱ء)

(۳) دربارہ قرقی وطریقہ کارروائی بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۱۳ جون ۱۸۹۷ء)

(۴) دربارہ کاغذ درخواست قرقی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۵۲) (دیوانی ۲ - مارچ ۱۸۹۸ء)

(۵) دربارہ قرقی زیور وپارچہ مستورات بشرح نمبر (۱۷) باب نمبر (۳۵۹) (دیوانی ۷ - فروری ۱۹۰۰ء)

(۶) فوجداری مقدمات میں درخواست قرقی اسٹامپ ۴ر پر پیش ہوا کرے (فوجداری ۳۰ - نومبر ۱۹۰۱ء)

(۷) دربارہ قرقی زر مطالبہ یافتنی مدیون بشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۷ - مارچ ۱۹۰۳ء)

(فوجداری ۱۱ ستمبر ۱۹۰۵ء)

(۱۵) جب کارروائی اجرائے ڈگری وایصال بحیت نسبتی زمینداران وکاشتکاران ملتوی رہنے کے احکام جاری ہوچکے ہیں تو جملہ کارروائی قرقی ونیلام وغیرہ کی بند رکھنی چاہیئے (دیوانی ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۱۶) تا زمانۂ قحط سالی حسب تحریر گیرائی دیہات جاگیرمیں جاگیرداراں ودیہات خالصہ واودہ کی انعامی وغیرہ میں بنہال ونگرانی وغیرہ جو کیداران کی پٹیل پٹواری ذمہ دار کیے جاویں بعد قحط عمدہ نتیجہ ظاہر نہ ہو تو ترمیم وتنسیخ ضروری پر رائے دیجاسکتی ہے (فوجداری ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء)

قرضہ (۳۸۴) (۱) دربارہ ایصال زرڈگری از ضامن قرضہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۶) (۳۸۴) (دیوانی ۹ جون ۱۸۸۸ء)

(۲) بمقدمہ ناتھولال بنام مان خاں تجویز ہوئی کہ بموجب ضابطہ ٹھیک نہیں ہے کہ جو مدعی ایسی بہی کی روسے دعویدار ہو کہ جسمیں ایک ہی رقم درج ہو اوسکی نالش ہی سماعت نہ کی جاوے بلکہ بہی کھاتہ سے قطع نظر کرکے دیگر ثبوت پیشکردہ مدعی پر بموجب ہدایت نمبری (۱۶) مجریہ ۳۰۔ مارچ سنہ ۱۸۸۷ء غور ولحاظ ہوکر تجویز کرنی مناسب ہے (دیوانی ۵ ستمبر ۱۸۸۸ء)

(۳) بمقدمہ پنالال بنام گھوریخاں تجویز ہوئی کہ منجملہ زرتمسک کے سرداران اپیل چڑہی ہوئی دو قسطوں کی ڈگری مدعیکو دیتے ہیں درحالیکہ مدعی نے حسب منشا رکیفیت عدالت مجریہ سمبت ۱۹۱۴ رسوم کل تمسک کی لگائی ہے ڈگری مقسوطہ عدالت سے بحق مدعی ہونا مقتضائے ضابطہ ہے یعنی مدعی بذریعہ اجراء اوس ڈگری کی قسط چڑہی ہوئی وصول کرسکتا ہے اور آیندہ جو قسط چڑھ جاوے اوسکی بابت اجراء کراسکتا ہے نہ یہ کہ منجملہ کل دعوے تمسک زرمقسوطہ کے صرف قسط منقضیہ کی ڈگری دیجاوے (دیوانی ۱۲۔ مارچ سنہ ۱۸۸۹ء)

(۴) دربارہ بجوتی قسط قرضہ ورجسٹری بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۲۔ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۵) قرض دہندگان کو چاہیئے کہ جو دادستد بروئے حساب بہیات غیر جائزہ بند ہو اوسمیں ہر رقم وصولی پر مدیون کے دستخط یا مہر یا نشانی کم ازکم دو اشخاص معتبر کی شہادت سے کرالیا کریں

ورثا بوجہ افلاس تجہیز و تکفین نہ کرسکیں اون کا انتظام سرکار سے کرا دیا جاوے مگر بعد تحقیق کامل اس امر کے کہ واقعی وارث متوفے کا استطاعت تجہیز و تکفین کی نہیں رکھتا ہے (فوجداری ۱۲-اپریل سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۰) جو شخص قدرتی طور سے بوجہ قحط سالی مرجاوے اوسکی مسل نہ بنائی جاوے بلکہ افسر پولیس بشہادت پٹیل پٹواریان اوسکی بابت ایک رپورٹ مفصل بجائے مسل کے بھیجدیا کرے اور اوس رپورٹ پر جسطرح مقدمات فوتید گی اتفاقیہ میں کارروائی ہوتی ہے کی جاوے (فوجداری ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۱) بوجہ قحط سالی چھہ ماہ کے واسطے مویشیان آوارہ کے لئے بغرض پیدائی وارثان اشتہار میعادی ایک ہفتہ جاری ہوا کرے (فوجداری ۹-اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۲) کارروائی اجرائے ڈگریات کی جاری کی جاوے تنخواہ داران نقدی کا سویم حصہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء سے بدستور وضع کیا جاوے اور بھومیان و اودکیان و تنخواہ داران انعامیان جاگیرداران سے زر اقساط و بچت وغیرہ بابت ساکھہ سیالو سمت ۱۹۵۷ کے حسب ضابطہ وصول کیا جاوے۔ مگر جہانتک ممکن ہو شحنہ و تعلقدار مقرر کرنے کی طرف کوشش نکیجاوے بلکہ اسبات کی کوشش کی جاوے کہ حتی الامکان دیگر وسائل رقعہ و ضمانت وغیرہ سے اولے زر قسط و بچت وغیرہ کا اطمینان کرلیا جاوے اور کاشتکاران و زمینداران سے اول اون قرضخواہان کا روپیہ دلوایا جاوے کہ جن سے قرض لیکر اون لوگوں نے اس قحط سالی میں بسر کی ہے بعد ازاں بقدر مناسب بلحاظ زیر باری ڈگریداروں کو زر ڈگری بطریق مناسب وصول کرایا جاوے (دیوانی ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۳) اگرچہ قحط سالی رفع ہوگئی تاہم تبقدر اقساط کارروائی وصول زر ڈگری کیجاوے (دیوانی ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۴) نظامت سوائی جے پور کو لکھا گیا کہ جو مویشیان ٹرانسپورٹ کور و جنگلات سے آویں اونکو فوراً سپرد دوانخانہ کیا جاوے اگر وارث موجود نہ ہو تو بذریعہ تلاش و پتہ جہاں کی مویشی ہوں واسطے سپردگی وارث کے بھیجدی جاویں اور بلائی کو کوس کے حساب سے اجرت حسب قاعدہ مالک مویشی سے دلائی جاوے۔ اگر مالک مویشی موجود نہ ہو تو زمینداران دیہہ ذمہ دار کے سپرد مویشی کردیجاوے

(دیوانی ۲۴ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۴) مناسب ہے کہ چوکیدار مینوں کے گزارہ کا دیہات جاگیر آووک انعام تنخواہ وغیرہ میں ایسا انتظام کر دیا جاوے کہ وہ لوگ اس قحط کے زمانہ میں بسر اوقات کر سکیں مفرور وغیر حاضر نہ ہوں لہذا جملہ ناظمان کو لکھا جاوے کہ اپنے اپنے ضلع میں جاگیر دار اودکی انعامی تنخواہدار وغیرہ کے وکلاء کو باضابطہ ہدایت کر دیں کہ حق پلہ چوکیداران کا جس جس کے ذمہ ابتک باقی ہو وہ فوراً دیدیا جاوے اور آیندہ وقت پر ملتا رہے اور اگر کسی چوکیدار کی حالت اس لایق نہ ہو کہ اوسکو پیشگی حق ملنے کے بغیر کسی طرح کارروائی ہو سکے تو اوسکا انتظام بطور خود یا بواسطہ بوہرہ کے بطور مناسب کر دیا جاوے تاکہ چوکیدار لوگ پریشان ہو کر فرار نہ ہو جاویں اور دیہات خالصہ کی بابت تحصیلدار اون کے حق پلہ کا انتظام کافی کر دیں (فوجداری ۲۴ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۵) بمقدمہ سرکار بنام گیانا جرم غیر حاضری تجویز ہوئی کہ بالفعل چھہ ماہ کے لئے ایسا انتظام کر دیا گیا ہے کہ جو کوئی مینہ قحط زدہ بوجہ تکلیف کہیں جاوے تو اوسے جانے دیا جاوے مقدمہ قایم کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہاں اگر گیرائی کے نزدیک کسی مینہ کا بغرض واردات بدنیتی سے جانا پایا جاوے تو اوسکی نسبت حسب ضابطہ کارروائی کی جاوے (فوجداری ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۶) بوجہ قحط سالی ناظم توراواٹی کو لکھا گیا کہ جس جس گانوں میں کم پیداوار ہوا اور ندیلون ؟ادار ہو وہاں کے زمینداروں سے اس ساکھہ میں بابت ڈگریداران زیادہ مزاحمت نہ کی جاوے جہانتک ممکن ہو سہولیت سے کارروائی مقدمات اجرائے ڈگری میں کی جاوے اور ایسے تنگ وقت میں رعایا کو زیر بار نہ کیا جاوے (دیوانی ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۷) دربارہ مقدمات لوٹ لینے غلہ بشرح نمبر (۴۲) باب نمبر (۲۶) (فوجداری ۳ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۸) بعد معلوم پیشگاہ بندگان عالی متعالی سری جی وام اقبالہ تنخواہ داران نقدی سی حصہ ششم تا چھہ ماہ وضع کیا جاوے اور جاگیرداران وتنخواہ داران وادکیان وزمینداران وکاشتکاران وغیرہ سے ساکھہ ادھالو سمبت ۱۹۵۶ کی نصف قسط وصول کی جاوے (دیوانی ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۰ء)

(۹) چونکہ ابھی حالت قحط تبدیل نہیں ہوئی اور چھہ ماہ گزر گئے لہذا تین ماہ تک جن مردگان کے

(۴) دربارہ تحریر عبارت قبض مالا کلامی پروانہ جات نیلام بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۱۴) (عام ۲۳- جولائی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۵) دربارہ بیع جائداد مرہونہ ورسوم قبض مالا کلامی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶) دربارہ اسٹامپ قبض مالا کلامی بابت جائداد نیلام شدہ جسکو مرتہن ڈگریدار نے خرید کیا ہو بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۱۱۴) (دیوانی ۲۳- اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۳۸۲) قبضہ جائداد (۳۸۲) (۱) دربارہ قبضہ قابض جائداد بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۸۲) (دیوانی ۲۸- مارچ سنہ ۱۸۸۶ء)

(۲) دربارہ قبضہ دہانی مکان انفکاک شدہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۸۲) (دیوانی ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء)

(۳) صیغہ فوجداری میں قبضہ شش ماہہ قابل لحاظ ہوتا ہے بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۶۲) (فوجداری ۳- مئی سنہ ۱۸۹۴ء)

(۴) دربارہ قبضہ پسر متبنّٰی برجائداد گود گیرندہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۲۸) (دیوانی ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

(۵) دربارہ قبضہ مشتری نیلام برجائداد نیلام شدہ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۱۴) (دیوانی ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۰ء)

(۳۸۳) قحط سالی کے انتظامی احکام مختص الوقت (۳۸۳) (۱) ایام قحط سالی میں قرقی مویشیان ملتوی رہے (دیوانی ۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۲) تنخواہ مدیونان سے بوجہ قحط سالی بجائے سویم حصہ کے ششم حصہ وضع کیا جاوے (دیوانی ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۳) ایک سال سمبت ۱۹۵۶ تک نقد تنخواہ پانے والے مدیونان کی تنخواہ سے بابت زرجیت ڈگریداراں بجائے سویم کے ششم حصہ وضع کیا جاوے اور جاگیرداران و اودکیان اور تنخواہ داران سے بابت بچت مزاحمت نہ کیجاوے اور زمینداروں و کاشتکاروں سے بھی بابت ڈگریات مطالبہ نہ کیا جاوے

(۴) درباره تحریر فیصلہ اون مقدمات کے جنمیں تجویز منصفی سے عدالت دیوانی میں اتفاق ہو- بشرح نمبر(۱۴) باب نمبر(۳) (دیوانی ۱۱- مارچ ۱۹۰۲ء)

(۵) فیصلہ جات کی کمی پائی جاتی ہے سرداران اپیل وحکام ماتحت کو توجہ دلائی جاوے (عام ۱۸- مارچ ۱۹۰۲ء)

(۶) درباره فیصلہ اون مقدمات کے جنمیں ثبوت پیش کرنے سے مدعی قاصر ہو بشرح نمبر ۱۱- باب نمبر(۳۴۷) (دیوانی ۲۸ مئی ۱۹۰۱ء)

(۷) جب مقدمات میں درخواست منظوری مہلت کی جاوے تو اوس درخواست مہلت کو سمجھکر اور ضرورت پر نظر کرکے منظوری دیجایا کرے اور جب مسلہ ماتحت سے بالا دست پیش ہوں تو اسکی پڑتال کرلی جایا کرے کہ میعاد مقررہ کے بعد کتنے عرصہ تک مسل زیر تجویز رہی اور مہلت کی منظوری چاہی گئی یا نہیں اگر چاہی گئی تو واقعی ضرورت تھی یا نہیں- (عام ۱۵- اگست ۱۹۰۷ء)

باب (ق)

قبرستان رزیڈنٹی (۳۸۰) (۱) جو قبرستان صاحب رزیڈنٹ بہادر کی کوٹھی اور لائن و رجمنٹ کے متصل ہے اوسمیں زیادہ مردہ دفن کیا جانا نامناسب ہے آیندہ سے جب ملازمان رزیڈنٹی اور خاص چند باشندگان باغ راجہ صاحب کے یہاں کوئی موت ہوجاوے تو وہ مردہ قبرستان رزیڈنٹی میں دفن کئے جاویں بازار رزیڈنٹی اور ریلوے اسٹیشن اور اون کے قرب وجوار کا کوئی مردہ دفن نہ کیا جاوے (عام ۹- جون ۱۹۰۶ء) (۳۸۰)

قبض مالاکلامی (۳۸۱) (۱) درباره نالش راہن ومرتہن بابت انفکاک وقبض مالاکلامی جائداد مرہونہ بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۲۸۲) (دیوانی ۱۲ نومبر ۱۸۹۳ء) (۳۸۱)

(۲) درباره دعوے حصول ڈگری بیع بالوفا بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰۸) (دیوانی ۱۴ جون ۱۸۹۶ء)

(۳) درباره طریقہ تحریر قبض مالاکلامی پروانہ جات نیلام بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۱۱۳) (عام ۱۲ جون ۱۹۰۰ء)

(دیوانی ۶ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۵) ملازمان فوج کو قرضہ دینے اور دعوے ناقابل سماعت ہونے کی بابت ۲ جنوری ۱۸۸۷ء کو جو اشتہار جاری ہوا ہے اوسکا اثر بجز سپاہ کے اہلکاران وغیرہ ملازم بخشی خانہ فوج پر نہیں پڑ سکتا اور نہ قیمت اشیا پارچہ وغیرہ کا دعوے نسبتی ملازمان فوج ممنوع السماعت ہے کیونکہ اشتہار صرف بابت دادوستد قرضہ سودی کے جاری ہوا ہے (دیوانی ۱۸ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۳۷۷) **فوجداری اختیارات نائب ناظمان (۳۷۷)** (۱) دربارہ اختیارات فوجداری نائب ناظمان بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۳۴) (فوجداری ۲۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۳۷۸) **فہرست جرایم (۳۷۸)** (۱) محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ فہرست جرایم میں مقدمات قابل ضمانت و راضینامہ کی تشریح مصلحتاً نہیں کی گئی جسطرح کارروائی ہورہی ہے بدستور ہوتی رہے آیندہ کسی وقت اسکی تشریح بھی کردیجاویگی۔ (فوجداری ۳ جون ۱۸۹۹ء)

(۲) دربارہ درستی دفعہ (۱۰۲) فہرست جرایم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۲) (فوجداری ۴ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۳) دربارہ ترمیم دفعہ (۴۷) فہرست جرایم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۰) (فوجداری ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۴) دربارہ لازمی سمجھے جانے جرمانہ ہمراہ قید بموجب اندراج فہرست جرایم بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۶۴) (فوجداری ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۵) دربارہ ایزادی دفعہ فہرست جرایم بابت مخفی مداخلت بیجا بخانہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۳) (فوجداری ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء)

(۳۷۹) **فیصلہ مقدمات (۳۷۹)** (۱) دربارہ فیصلہ مرافعہ جات خارج المیعاد بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۳) (دیوانی ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ کرادینے باہمی طور پر فیصلہ مقدمات بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۸۳) (دیوانی ۱۷ نومبر ۱۸۹۷ء)

(۳) دربارہ کرنے فیصلہ مقدمات بقرارداد تنقیح بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۵) (دیوانی ۹ جون ۱۸۹۸ء)

لازم ملزوم ہیں پیشی نائب ناظم سے تجویز اندر حد اختیارات صادر ہوا وسکا مرافعہ بصیغہ بیضابطگی مدعا علیہ بھی کہ جسکے حق میں تجویز اندر حد اختیار نائب ناظم ہوئی ہو ناظم کی پیشی میں کرے اور وہ مدعی بھی کہ جسکا دعوے خارج کیا گیا ہو بصیغہ بیضابطگی پیشی ناظم میں ہی مرافعہ کرے۔ اور علی ہذا تجویز حد اختیاری نائب فوجدار کا مرافعہ پیشی فوجداری میں ہوا کرے (فوجداری ۱۸ مئی ۱۹۰۲ء)

(۳۷۵) **فوتی فریق مقدمہ و درستی خطوط و عنوان (۳۷۵)** (۱) بمقدمات فوجداری اگر مدعی فوت ہوجاوے تو اوسکے وارث جائز کی درخواست پر ہی مدعی قایم کرنے کا حکم ہونا کافی ہے استمامیب پر مرمت سوال پیش کرنے کی ضرورت نہیں (فوجداری ۳۱۔ اگست ۱۸۹۹ء)

(۲) محکمہ مرافعہ میں جب یہ بات ثابت ہو کہ منجملہ متعلقین مقدمہ کے کوئی شخص ماتحت میں تجویز صادر ہونے سے پہلے فوت ہوگیا ہے تو اسکی بابت درستی عنوان کی ماتحت میں ہی ہونی چاہئے اور جو بعد تجویز ماتحت فوت ہوجاوے تو درستی عنوان کی محکمہ مرافعہ میں مرمت سوال لیا جاکر ہوجانا مناسب ہے واپسی مسل کی ضرورت نہیں۔ (عام ۱۶ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۳) دربارہ فوتی بایع بعداد خال خط بنا بر رجسٹری بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۲۲۷) (دیوانی ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء)

(۴) دربارہ فوتی کاتب وثیقہ و درستی خط بذریعہ مرمت سوال بشرح نمبر(۱۹) باب نمبر(۲۲۷) (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۹۰۴ء)

(۳۷۶) **فوج (۳۷۶)** دربارہ تجویز جرم فراری سپاہی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۳۷۰) (فوجداری ۱۹ جون ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ بھیجے جانے نقل تجویز بہ محکمہ بخشی خانہ فوج بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۱۲۹) (فوجداری ۳۰۔ اگست ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ ایصال زر ڈگری نسبتی منشی فوج بشرح نمبر(۱۲) باب نمبر(۷۹) (دیوانی ۲۷ جولائی ۱۸۹۵ء)

(۴) بخشی خانہ فوج میں قرضہ کا کوئی معاملہ کہ جسمیں حقیت کی بحث ہو طے نہ کیا جاوے اور جو قرضہ ملازمان فوج کو بخشی خانہ فوج میں حسب قاعدہ مجریہ دلوایا جاتا ہے وہ اس سے مستثنٰے ہے

(۳۶۲) فرد قرار داد جرم (۳۶۲) (۱) جب منجانب مدعی استغاثہ پیش ہوکر ثبوت مدخلہ مدعی و قراین کاغذات مشمولہ مسل سے مجوز کو قابل اطمینان یہ معلوم ہوجاوے کہ مدعاعلیہ فلاں جرم کا مجرم قرار پاتا ہے اوسوقت پیشی مجوز سے ایک مختصر روبکار اوس جرم کی صراحت میں مرتب ہوکر مدعاعلیہ کو مطلع کر دیا جاوے کہ تم فلاں جرم کے مجرم قرار پاتے ہو تاکہ مدعاعلیہ کو ثبوت کے پیش کرنے میں دقت واقع نہ ہو اور اوسکے بعد مقدمہ میں تجویز ہوا کرے (فوجداری ۳ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۲) جبوقت مجوز کو تحقیقات سے یہ ثابت ہوجاوے کہ فلاں ملزم کی نسبت فلاں جرم ثابت ہے اوسیوقت بقرار داد فرد جرم اوس سے جواب و ثبوت صفائی طلب کرنا چاہئے خواہ پولیس سے مسل آنے پر ہی یا بعد مزید تحقیقات کے تقدیم و تاخیر سے کچھہ بحث نہیں ہے مگر جملہ مقدمات صیغہ فوجداری میں خواہ مرتبہ عدالت ہوں یا آمدہ پولیس فرد قرار داد جرم لگائی جاوے اور بعد میں تجویز کی جاوے (فوجداری ۱۰ جون ۱۹۰۲ء)

(۳) ۱۰ جون ۱۹۰۲ء کی ہدایت میں جو فقرہ درج ہے کہ (پولیس سے مسل آنے پر ہی فرد قرار داد جرم لگائی جاوے) اوسکا منشا یہ ہے کہ پولیس سے مقدمہ آنے پر بعد تحریر و تصدیق بیان ملزم وغیرہ جسوقت مجوز کو اطمینان ہوجاوے کہ اب جرم کا ثبوت ہوچکا ہے اور ملزم سے جواب صفائی طلب کرنا چاہئے اوسیوقت فرد قرار داد جرم لگا دیجاوے (فوجداری ۲۰ جون ۱۹۰۲ء)

(۴) جب محکمہ ابتدائی میں مقدمہ خارج ہوا اور محکمہ مرافعہ میں ثبوت جرم نسبت مدعاعلیہ تصور کیا جاوے تو فرد قرار داد جرم قایم ہوکر کارروائی باضابطہ ہونی چاہئے (گنگارام بنام لال داس) (فوجداری ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء)

(۳۶۳) فروختگی مادہ گاوان و نرگاوان بدست مسلمانان علاقہ غیر (۳۶۳) (۱) چونکہ اب موسم قحط سالی ہے اکثر قصاب بنابر خرید مادگاوان آیا کرتے ہیں لہذا مادگاواں و نرگاوان کو بدست مسلمانان علاقہ غیر فروخت نہ کیا جاوے (فوجداری ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۳۶۴) فریقین کا دعوے باہمدگر اور اون کے مرافعہ جات (۳۶۴) (۱) اگر فریقین کی جانب سے ابتدائی دعوے جدا جدا ایک دوسرے پر دائر ہوں اور ایک روبکار کے ذریعہ سے دونوں مقدمات کا فیصلہ کیا جاوے تو ایسی حالت میں فریقین مقدمہ ایک ہی جگہ مرافعہ کیا کریں یعنی جن مقدمات

کچھہ تجویز نہیں کی جاسکتی (فوجداری ۲۲- اگست ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ فراری عورت بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۳۵۹) (فوجداری ۶- اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ فراری عورت بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۳۰۸) (فوجداری ۱۹ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ فراری عورت بشرح نمبر(۱۲) باب نمبر(۳۵۹) (فوجداری ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۶) بمقدمہ مانگی لال بنام دولا تجویز ہوئی کہ تحقیقات حاصلہ سے یہ امر تو ثابت نہیں ہوا کہ مدعا علیہ زوجۂ مدعیکو علاقہ الور سے فرار کرلیگیا لیکن یہ متحقق ہوتا ہے کہ زوجۂ مدعیکو مدعا علیہ نے ناجائز طور پر بلا اطلاع پولیس اپنے گھر رکھا۔ ناظم جی نے جو باوجود حاضر ہوجانے عورت کے اوسکو اور مدعا علیہ کو ضمانت پر رکھنے کے لئے چالان تحصیل بھروڑ علاقہ الور کیا اور مدعیکو عدالت وقوعہ میں استغاثہ کی ہدایت کی یہ فیصلہ ناواجب ہوا کیونکہ بصورت آجانے عورت و ثابت ہوجانے زوجۂ مدعی کے تصفیہ اس امر کا کرنا تھا کہ عورت مدعیکو دلائے جانے کے قابل ہے یا کیا۔ اور بقول زوجہ مدعی وہ نان و پارچہ سے محتاج ہوکر علاقہ الور میں گئی یا از خود آوارہ ہوگئی لہذا ناظم کو حسب مندرجہ بالا فیصلہ کرنے کے لئے تحریر ہوکر درج ہو کہ معرفت تحصیلدار بھروڑ زوجہ منکوحہ مدعیکو طلب کرکے تجویز کرو اور مدعا علیہ نے جو دانستہ بلا اطلاع پولیس غیر شخص کی منکوحہ عورت کو اپنے پاس رکھا اسکی بابت مدعی عدالت وقوع میں چارہ جوئی کرسکتا ہے (فوجداری ۴- اپریل ۱۸۹۸ء)

(۷) دربارہ دست اندازی پولیس بمقدمات فراری عورت بشرح نمبر(۱۶) باب نمبر(۳۵۹) (فوجداری ۲۲- ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۸) مقدمات فراری انسان میں شمار میعاد کا روز علم فراری سے ہوا کرے۔ (فوجداری ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء)

(۹) جس سوار کی حراست سے اسامی ماخوذ فرار ہوا اوسکی نسبت نظامت سے ہی تجویز ہوا کرے گیرائی سے تجویز ہونا ٹھیک نہیں ہے (فوجداری ۶- اکتوبر ۱۹۰۷ء)

فرائض منصبی ملازمان (۳۷۱)

(۱) دربارہ استغاثہ متعلق ادائے فرائض منصبی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۰۵) (فوجداری ۲ مئی ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ استحقاق انعام متعلق ادائے فرائض منصبی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۵۵) ۲۶ جولائی ۱۸۹۷ء)

۱۔ فروری ۱۹۰۷ء)

(۴۵) دربارہ طریقہ اطلاعدہی مدعا علیہ موجودہ علاقہ غیر لبشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۱) (دیوانی ۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۴۶) دربارہ رجسٹری جائداد موقوعہ علاقہ غیر لبشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۲۷۱) (دیوانی ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۴۷) دربارہ داد وستد آسامیان مابین راج جے پور و اجمیر و میرواڑہ لبشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۱۶) (فوجداری ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء)

(۴۸) دربارہ فیس طلبانہ تعمیل سمن علاقہ سنٹرل انڈیا لبشرح نمبر (۱۸) باب نمبر (۳۱۱) (عام ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۷ء)

(۳۶۸) | غیر منقولہ جائداد (۳۶۸) | (۱) دربارہ لینے رسوم جائداد غیر منقولہ بذریعہ تخمینہ لبشرح (۲) باب نمبر (۱۳۵) (دیوانی ۱۲۔ اگست ۱۹۰۱ء)

باب (ف)

(۳۶۹) | فتوے (۳۶۹) | (۱) فتوے کے لئے مفتی کے پاس مسئلہ نہ بھیجی جاویں سوالات قایم کرکے فتوے منگایا جایا کرے (الہٰ بخش بنام گھیسی) (دیوانی ۱۸۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۲) مولوی سلطان الدین کے پاس چپراسی یا ہرکارہ بھیجکر فتوے طلب کر لیا جایا کرے (عام ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(۳۷۰) | فراری آسامی و عورات و ملازمان فوج (۳۷۰) | (۱) بمقدمہ سرکار بنام گوپلا تجویز ہوئی کہ سپاہی کی نسبت بخشی خانہ فوج میں ہی تجویز ہونا چاہئے کہ ابتداء سے قاعدہ یوں ہی ہے۔ (فوجداری ۱۹ جون ۱۸۹۵ء)

(۲) ناظم جی توراوائی نے دربارہ حاضری ملزم مفرور و عرضی بردیچند برہمن لکھا کہ مسلمقدمہ چوری مستدائرہ سمبت ۱۹۱۳ النسبتی ملزم مذکور باوجود تلاش دستیاب نہیں ہوئی نہ بردیچند کوئی نقل حکم پیش کرتا ہے بر آں حسب رائے سرداران اپیل تجویز ہوئی کہ ایسی حالت میں مدعا علیہ کی نسبت

(۴۴) درباره فیس طلبانہ سمن علاقہ الور بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۵) (دیوانی ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۴)

(۴۵) درباره تعین تعداد محصول بنا برارسال منی آرڈر فیس طلبانہ تعمیل سمن علاقہ غیر بشرح نمبر (۱۶) باب نمبر (۳۱۱) (عام ۲۷-اگست سنہ ۱۹۰۵ء)

(۴۶) درباره کارروائی مقدمات نسبتی ملازمان فوج انگریزی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۶۵) (فوجداری ۲۴-اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۳۷) درباره مقدمات قابل دائری پنچایت رزیڈنٹی بشرح نمبر (۳) باب (۱۱۹) (فوجداری ۲۵-اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۳۸) درباره بھیجنے زرتلافی بہ محکمہ ایجنٹی جودھپور بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۳۹) درباره مقدمات قابل دائری پنچایت رزیڈنٹی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۱۹) (فوجداری ۹-جون سنہ ۱۹۰۶ء)

(۴۰) درباره فیس طلبانہ سمن ضلع بدایوں بشرح نمبر (۱۷) باب نمبر (۳۱۱) (فوجداری ۲۶-جون سنہ ۱۹۰۶ء)

(۴۱) درباره مقدمات قابل دائری پنچایت رزیڈنٹی بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱۱۹) (فوجداری ۱۸-اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۴۲) درباره دائری مقدمات نسبت ملازمان سرکار انگریزی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۶۵) (فوجداری ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۴۳) ریاست میواڑ (یعنی اودیپور) یا اوسکے کسی جاگیردار یا رعایا کا مال و مویشی وغیرہ بلا تحقیقات ضابطہ و ثبوت ملکیت قابل اطمینان سپرد نہ کیا جاوے اور جسطرح کہ عام طور پر کارروائی ضابطہ کا رعایا کے ساتھہ برتاؤ کیا جاتا ہے ریاست میواڑ کے و اوسکے جاگیرداروں کے مال کے ساتھہ بھی عملدرآمد و برتاؤ جاری رکھنا چاہئے اور ایسا ہی برتاؤ نسبت مال و مویشی علاقہ راج کیا جاویگا۔ (فوجداری ۱۳-جنوری سنہ ۱۹۰۸ء)

(۴۴) درباره رجسٹری متعلق جائداد موقوعہ علاقہ غیر بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۲۷۱) (دیوانی

۱۹	احمد خاں	سانگو خاں	قایم خانی	منگلوٹھ سیکر	ڈکیتی ۵	۸-مارچ ۱۸۸۶ء	گنہگار بر ضمانت	
۲۰	پرسا	موتی عرف رامناتھہ	باوری	جے پور کرکری کشنگڈھ	ڈکیتی دفعہ (۳۹۵)	۱۳ نومبر ۱۸۸۵ء	ایضاً	

(۲۲) دربارہ تعین مدت بنا بر تعمیل سمن حیدر آباد بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۱۹) (عام ۱۱-دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۲۳) درشمار میعاد نالش بروے ڈگری علاقہ ٹونک بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۷۲) (دیوانی ۲۹-دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۲۴) دربارہ زادراہ قیدیان بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۲۸۴) (فوجداری ۱۶ اپریل ۱۸۹۲ء)

(۲۵) دربارہ دینے نقل اظہار مرتبہ علاقہ غیر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۳) (دیوانی ۱۲ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۲۶) مقدمات علاقہ غیر کی تعمیل وجواب میں تساہل نہ ہوا کرے عجلت کے ساتھہ کارروائی ہوتی رہے (عام ۲۶ مئی ۱۹۰۲ء)

(۲۷) دربارہ ممانعت بھیجنے ٹکٹ ہمراہ بند سوال و سمن بعلاقہ انگریزی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۶۳) (دیوانی یکم دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۲۸) دربارہ تحریر سمن متعلقہ علاقہ غیر بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۱۱) (عام ۸ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۹) دربارہ فیس طلبانہ سمن بیکانیر بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۱۱۳) (عام ۱۶-مارچ ۱۹۰۳ء)

(۳۰) دربارہ فیس طلبانہ سمن کشنگڈھ بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۱۱) (دیوانی ۱۴ مئی ۱۹۰۳ء)

(۳۱) دربارہ خرچہ مویشیان علاقہ اجمیر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۶) (فوجداری ۲۷-مئی ۱۹۰۳ء)

(۳۲) دربارہ میعاد رجوع دعوے پنچایت رزیڈنٹی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱۹) (فوجداری ۹ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳۳) دربارہ پیش کرنے شہادت حلفی زیر دفعہ (۲۶) قانون پنچایت بنا بر ارجاع دعوے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۱۹) (فوجداری ۱۹ نومبر ۱۹۰۳ء)

۶	وہنا	حکمان	مینہ	کوہاڑو جیپور	ڈکیتی	۲۹ جنوری ۱۸۸۶ء	پر رہا	
						۱۴ ستمبر ۱۸۸۶ء	ضمانت پر رہا	
۷	الیسا	رڑمل	ایضاً	سوب علاقہ سیکر جیپور	ایضاً	۱۴ ستمبر ۱۸۸۴ء	پانچ سالہ قید ضمانت	
						۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء	پر رہا	
۸	عمر خاں	اموخاں	قایم خانی	منگلوٹھہ سیکر جیپور	ایضاً	۱۰ جنوری	گنہگار بر ضمانت	
۹	مہتاب خاں	ہاسو خاں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۰	محمد خاں	شیر خاں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۱	حیدر خاں	شمس خاں	ایضاً	جاجو سیکر جے پور	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۲	لال خاں	مادہو خاں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۳	بھولا خاں	مداری خاں	ایضاً	بیجوا سیکر	ایضاً	۲۰ اپریل ۱۸۸۵ء	ایضاً	
۱۴	پیسے خاں	نتھو خاں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
۱۵	زمردی خاں	ہوشدکماں	ایضاً	واجاسی سیکر جے پور	جرم دفعہ (۴۰۰) تعزیرات ہند	۲۵ اپریل ۱۸۸۵ء	ایضاً	
۱۶	نندا	امرا	چاکر	بھوراہ سیکر جے پور	علت ڈکیتی تھانہ منڈولی وغیرہ	۳۰ جولائی ۱۸۸۵ء	ایضاً	
۱۷	بیجا	جیسا	نائک	مونڈواڑہ جے پور	ڈکیتی	۲۴ ستمبر ۱۸۸۵ء	ایضاً	
۱۸	تاجو خاں	دلے خاں	قایم خانی	منگلوٹھہ سیکر جے پور	ڈکیتی ہا	۸ مارچ ۱۸۸۶ء	ایضاً	

(۳) عدالت پنچایت مارواڑ کے روبکار میں کہ جسکی نقل ہمراہ اسکے مرسل ہے یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ قاعدہ جے پور اور کشنگڑھ میں جاری کیا جاوے اور آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ آیا دربار جے پور کو اوسکی بنسبت کوئی تعرض ہے یا نہیں۔

(۴) اگر ضامنان کسی شخص کو کہ جسکو بروقت طلبی کے اونھوں نے اپنے تئیں پابند کیا تھا پیش نہ کرسکیں تو مسل عدالت پنچایت مارواڑ کے روبرو کہ جسکے ساتھ اونھوں نے یہ معاہدہ کیا تھا وہ جوابدہی کے قابل ہوتے ہیں۔

صاحب رزیڈنٹ بہادر جے پور نے بذریعہ ڈاکٹ نمبری (۴۴۹۷) مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۱ء نقول چٹھی و کاغذات بنابر غور دربار بھیجکر لکھا کہ راج اپنی منشا سے یہاں کو مطلع فرماویں۔

فہرست ڈکیتان کہ جو محکمہ پنچایت سے گنہگار ٹھہرائے گئے اور ضمانت پر چھوٹے ضلع جے پور کے ابتدائی ۳ مئی ۱۸۸۴ء لغایت ۱۱ دسمبر ۱۸۸۶ء عیسوی

نمبر شمار	نام ملزم	نام پدر	قوم	سکونت	جرم	تاریخ فیصلہ	خلاصہ حکم اخیر	کیفیت
۱	حیدر خاں	بردی خاں	قایم خانی	بیجواسیکر جے پور۔	ڈکیتی پالی علاقہ مارواڑ	۳ مئی ۱۸۸۴ء	گنہگار ٹھہرایا گیا باخذ ضمانت رہا کیا گیا۔	
۲	شبھا	رامون	مینہ	نزدلی علاقہ سیکر	ڈکیتی ساہ پورہ	۲۸ جولائی ۱۸۸۴ء ۲۹ جنوری ۱۸۸۶ء	قید ہفت سالہ ہوئی پھر ضمانت پر رہا ہوا	
۳	بہادر خاں	نتھو خاں	قایم خانی	بیجواسیکر جے پور	ڈکیتی سنہ ماضیہ	۲۵ اگست ۱۸۸۴ء	گنہگار بر ضمانت رہا	
۴	اتو خاں	لال خاں	ایضاً	منگلوٹھ سیکر جے پور۔	ایضاً	۷ ستمبر ۱۸۸۴ء	ایضاً	
۵	آسا	کالو	مینہ	دہاندلی سیکر جے پور۔	ڈکیتی	۱۴ ستمبر ۱۸۸۴ء	قید پانچ سالہ ضمانت	

اخیر نسبت گنہگاران محکمہ پنچایت ہذا ریاست ہائے جے پور و بیکانیر میں ذریعہ چٹھی انگریزی خدمت میں صاحب والا شان رزیڈنٹ بہادر جے پور و پولیٹکل ایجنٹ بہادر بیکانیر کے مرسل ہو۔

ترجمہ چٹھی صاحب رزیڈنٹ بہادر غربی ریاست ہائے راجپوتانہ بنام صاحب رزیڈنٹ بہادر مقیم جے پور نمبر (۲۳۵۳) مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۱ء مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء بابت نگرانی ڈاکوان علاقہ جے پور و کشنگڈھ کہ جنکو معافی دی گئی ہے یہ ارقام ہے کہ جب کرنل پولیٹ صاحب بہادر یہاں رزیڈنٹ تھے تو یہاں یہ قاعدہ تھا کہ ڈاکوان کی نسبت تحقیقات مارواڑ کی عدالت پنچایت وکلاء میں سزایاب کیا جاتا تھا۔ لیکن اون کی سزایابی ضمانت پیش کرنے پر ملتوی کردی جاتی تھی اور اوس ضمانت میں شرائط ذیل درج ہوتی تھیں۔

(۱) جب اون کی طلبی ہوگی فوراً وہ حاضر ہو جاوینگے۔

(۲) چال چلن اچھا رکھیں گے۔

(۳) ڈکیتی و چوری دھاڑے کے مرتکب نہ ہوں گے اور بدپیشگان سے راہ و رسم نہ رکھیں گے اور اون کو امداد نہ دینگے بہت سے ایسے مجرمان نے ضمانت مطلوبہ پیش کردی اور بعض مارواڑ میں اور بعض بیکانیر اور ایک یا دو کشنگڈھ میں آباد کردئے گئے۔

(۲) یہاں یہ قاعدہ جاری ہے کہ مارواڑ کا آباد شدہ شخص کسی جدید جرم کی وجہ سے کہ جو حال میں وقوع میں آتا ہے مطلوب ہوتا ہے تو ضامن یا ضامنان کو اوسکے پیش کرنے کے لئے کہا جاتا ہے اور عدالت ہائے راج میں جدید جرم کے متعلق اوسکی تحقیقات ہوتی ہے اگر وہ سزایاب ہوتا ہے تو تجویز مقدمہ واسطے منظوری کے پیش ہوتی ہے اگر وہ تجویز بحال رہتی ہے تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اوسنے وہ شرائط کہ جسپر اوسکو ابتداء میں معافی دی گئی تھی توڑ ڈالیں یعنی عدالت پنچایت مارواڑ سے اس جرم کی نسبت از سر نو تحقیقات نہیں ہوتی ہے بلکہ عدالت راج کی تجویز منظور ہوتی ہے اگر وہ تجویز عدالت اپیل سے بحال رہتی ہے تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جن شرائط پر اوسکی پہلی ڈکیتیوں کی نسبت سزا ملتوی کردی گئی تھی وہ ٹوٹ گئیں اور اون پہلی وارداتوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔

دربار کی ہو اوس سے اطلاع دیں۔
بجواب اسکے کیفیت سکرٹری صاحب لعلے راج مارواڑ مورخہ ۱۲۔ مارچ سنہ الیہ بدیں خلاصہ کہ اجلاس کونسل راج موصوف نے رائے پنچایت سے اتفاق کرکے آیندہ کے واسطے ایسے مقدمات میں رائے اپیل شامل کرنے کے بعد تجویز کرنے کے لئے احکام جاری کردئے ہیں موصول ہوئی۔ چونکہ اسمقدمہ میں صرف نائب ناظم نے محمد خاں کو شمول احمد خاں ورحمت خاں اپنے اختیار سے سزا قید تین تین ماہ کی دی ہے۔ ناظم جی وصدر عدالت فوجداری تک اس مقدمہ کی نوبت نہیں پہنچی اور گنہگاران باشندہ مارواڑ کے لئے یہ شرط ہے کہ اون کی تجویز محکمۂ اپیل تک ہوکر جرایم سابقہ میں اون کو سزا دیجاویں۔ چونکہ راج جےپور وبیکانیر میں بھی گنہگاران محکمہ ہذا آباد ہیں لیکن وہان پر یہ ہدایت نہیں گئی ہے اور اصول سب جگہ نسبت گنہگاران ایک چاہئے ایسی حالت میں محمد خاں گنہگار کو صرف باعتبار تجویز نائب ناظم جی جرایم سابقہ یعنی سترہ وارداتہائی ڈکیتی وسرقہ بالجبر وغیرہ میں سزا دینا خلاف عملدرآمد علاقہ راج مارواڑ کے ہے اسلئے ہمارے نزدیک محمد خاں کا حالت سابقہ پر بر ضمانت رکھا جانا اور بشرط مناسب نقل ہذا مصدورہ دمتذکرہ بالا کا ریاستہائے جےپور وبیکانیر میں بنابر عملدرآمد آیندہ نسبت گنہگاران محکمہ ہذا کے بھیجا جانا مناسب ہے لہذا محمد خاں گنہگار کو حالت سابقہ پر رکھا جاوے کہ اگر آیندہ وہ سزایاب ہوکر محکمہ ہذا میں آویگا تو بعد تصدیق وارداتہائے مظہرہ اوسکی کے اوسکو سزا سخت دیجاویگی اور اب ضمانت دوسو روپیہ کی حسب ضابطہ فارم مجریہ ضمانت پر نامبردہ سے لیکر اوسکو سپرد ضامن بتوسط وکیل جی راج جےپور کیا جاوے اور اگر ارشاد ہو تو نقل ہذا مع ۷ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء و ۲۰۔ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء ریاستہائے بیکانیر وراج جےپور میں کہ ہر دو ریاست میں گنہگار محکمہ ہذا کے موجود ہیں بنابر عملدرآمد بھیجی جاویں لہذا اصل مسل مقدمہ ہذا ذریعہ روبکار ہذا بامید منظوری تجویز ہذا محکمہ عالیہ رزیڈنسی ہذا میں زیب ترسیل پاوے۔
اسپر پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ بہادر سے ۹۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو حکم ہوا کہ تجویز پنچایت کی منظور ہے گنہگار باخذ ضمانت مبلغ دوسو روپیہ حالت سابقہ پر رکھا جاوے اور ایک ایک نقل روبکار کی مع حکم مورخہ ۷ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء برائے عملدرآمد حال دعملدرآمد راج مارواڑ بابت تحقیقات وتجویز

باظہار خود لکھایا کہ میں نے تو چوری نہیں کی مگر سمت ۵۷ میں مظہر ماروٹھ گیا تھا وہاں پر نتھو خاں سکنہ مولانہ علاقہ ناگور نے ایک سانڈ نجتا ور خاں قائم خانی سکنہ ماروٹھ کو فروخت کی تھی مظہر نے گواہی کردی اور نتھو خاں نے وہ چوری کی بتائی تھی جب نتھو خاں اور احمد خاں گرفتار ہوئے تو میں بھی ہمراہ احمد خان ورحمت خاں جے پور گیا تھا وہاں تین تین ماہ کے واسطے ہمکو جیلخانہ بھیدیا وہ قید بھگت کر اسجگہ آگئے ہیں ہمنے جو فیصلہ نائب ناظم جی جے پور صیغہ فوجداری مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو دیکھا تو اوسمیں زیر دفعہ (۹۷) کے نائب ناظم صیغہ فوجداری نے احمد خاں ومحمد خاں ورحمت خاں ہرسہ ملزمان کو قید تین تین ماہ کی بہ ثبوت جرم تجویز کی کہ جو بعد بھگتنے سزا کے محمد خاں احد الملزم کو وکیل جی راج مارواڑ نے بوجہ بد عہدی اوسکی کے جرائم سابقہ میں سزا دینے کے واسطے حاضر کیا۔ اگرچہ یہ گنہگار محکمہ ہذا ہے لیکن گنہگاران محکمہ ہذا باشندگان علاقہ مارواڑ کے لئے بہ شرط درج حکم ۷ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء ہے کہ اوپر درخواست وکیل جی راج مارواڑ غور کیا گیا تو ہماری رائے میں یہ مناسب ہے کہ جو گنہگاران محکمہ ہذا کے ہاتھ سے بعد گنہگار ٹھہرائے جانے کے کوئی جرم جدید از قسم چوری وڈکیتی وغیرہ کا علاقہ مارواڑ میں وقوع میں آوے تو تحقیقات اوس جرم کی بوجہ موقع واردات علاقہ مارواڑ کی عدالت فوجداری راج موصوف میں حسب قاعدہ کی جاوے اور بعد تحقیقات کے تجویز اخیر مقدمہ مذکور کی عدالت موصوفہ میں ہوجاوے بعد تجویز اخیر عدالت موصوفہ کے اگر رائے محکمہ اپیل بھی اوسی رائے عدالت کے شامل ہوجاوے تو دونو محکموں کی رائے ناطق متصور ہو اور کوئی ضرورت تحقیقات وتجویز محکمہ پنچایت کی نہیں ہے اوسی طور پر عملدرآمد ہو کر بحق گنہگار ملزم واردات جدید کی تجویز سزا لئے جرم سابقہ اس محکمہ کی محکمہ ہذا سے صادر کی جاوے۔ لہذا نقل حکم ہذا وکیل راج مارواڑ کو دی جاوے کہ راج میں واسطے عملدرآمد کے بھیجدیں بعدہ ہرچند گنہگار نمبر (۵۵) کو عدالت فوجداری راج مارواڑ سے بجرم رازداری سزا ایک درجن بید کی دی گئی اوسپر محکمہ ہذا سے اعتراض ہو کر ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کو پیشگاہ کرنل ڈابلی صاحب بہادر رزیڈنٹ سابق سے یہ حکم ہوا تھا کہ بدالسنت اینجانب آیندہ تجویز عدالت فوجداری محکمہ اپیل میں واسطے اتفاق رائے وحکم مناسب کے بھیجا جانا مناسب ہے لہذا نقل روبکار ہذا پاس سکرٹری صاحب اعلے راج مارواڑ مرسل ہو کر اسبارہ میں جو رائے

ہذا کی نسبت یا متعلق مال مسروقہ لینا یا خریدنا (۵) نقب زنی (۶) چوری ہر قسم (۷) ٹھگی
(۸) خانہ جنگی مع ضرر شدید (۹) زدوکوبی مع ضرر شدید (۱۰) آتش زدگی (۱۱) جعل (۱۲) جعلی
سکہ بنانا یا چلانا (۱۳) زنا بالجبر (۱۴) گاؤکشی (۱۵) انسان کا لے بھاگنا یا بھگا لیجانا (۱۶) زہر
خورانی ہر قسم (۱۷) حراست یا جیل سے فرار ہوجانا (۱۸) بردہ فروشی (۱۹) خیانت مجرمانہ (۲۰) شراب
یا افیون یا دیگر اشیائے نشئی کا ناجائز طور پر بھیجنا یا لے جانا یا اوسکی امانت کرنا (۲۱) بغاوت (فوجداری
۲۴-فروری سنہ۱۹۰۱ع)

(۱۸) دربارہ خوراک قیدیان چالانی بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۳۵) (فوجداری ۱۷-جون سنہ۱۹۰۱ع)

(۱۹) دربارہ خوراک قیدیان چالانی بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۲۳۵) (فوجداری ۱۰ستمبر سنہ۱۹۰۱ع)

(۲۰) دربارہ طلبی ملزمان از علاقہ انگریزی باندراج دفعہ تعزیرات ہند بشرح نمبر (۱) باب نمبر
(۶۲۳) (فوجداری ۸جنوری سنہ۱۹۰۱ع)

(۲۱) دربارہ اقوام جرایم پیشہ علاقہ الور بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۵) (فوجداری ۱۲جون
سنہ۱۹۰۱ع)

(۲۱) محکمہ پنچایت ایجنسی ملک مارواڑ سے بمقدمہ سرکار مدعی بنام محمد خاں ولد شیر خاں
قایم خانی سکنہ منگلوٹھہ علاقہ راج جے پور ملزم علت واردات ہائے ڈکیتی وغیرہ وقوعہ سنین ماضیہ
۲۲-اگست سنہ۱۹۰۱ع کو تجویز ہوئی کہ آج یہ کاغذات ہمراہ مسلقدمہ پیش ہوکر واضح ہوا کہ ۱۰ جنوری
سنہ۱۸۸۵ع کو محمد خاں مذکور محکمہ ہذا سے گنہگار ٹھہرایا گیا تھا اور ضمانت معمولی پر وہ حاضر وطن تھا
۲۸ فروری سنہ۱۹۰۱ع کو وکیل جی راج مارواڑ نے محکمہ ہذا میں اطلاع دی کہ محمد خاں مذکور و احمد خاں و
رحمت خاں ملزم سرقہ بلحاظ وقوعہ نظامت سوائی جے پور میں بھیجے گئے ہیں نتیجہ اخیر معرفت وکیل
جی جے پور دریافت کیا جاوے۔ بجواب اسکے وکیل جی راج جے پور نے لکھا کہ ہرسہ ماخوذین کو
قید تین تین ماہ تجویز کی گئی ہے۔ ۳۰ مئی سنہ۱۹۰۱ع کو وکیل جی راج مارواڑ نے لکھا کہ محمد خاں مذکور
بعد بھگتنے سزا راج جے پور کے واپس آیا ہے جس تاریخکو حکم ہو پیش کیا جاوے اوسپر نقل فیصلہ
راج جے پور منگائی گئی اور ۳۰ مئی سنہ الیہ کو گنہگار کی نسبت حکم دیا گیا کہ بمقام جودھپور پیش کریں
۱۰ جولائی سنہ الیہ کو نقل فیصلہ وکیل جی راج جے پور نے پیش کی اور محمد خاں بھی حاضر آیا اور اوسکو

وبرآمدگی مال کے جاری ہوں گے تلافی وغیرہ کا دعوے صرف اون کی بنیاد پر ہردو ریاست کی طرف سے ایک دوسرے کے اوپر نہیں ہوسکیگا۔

(۷) اقوام جرایم پیشہ میں سے اگر کوئی بدون سارٹیفکٹ ایک ریاست کے دوسری ریاست میں پکڑا جائیگا تو وہ اوسی عدالت میں بھیجدیا جائیگا جہاں کا وہ باشندہ ہے اور وہاں اوسکو مناسب سزا دیجاویگی اور تھانہ داران پولیس ہردو ریاست آپس میں ہی یہ کارروائی کرینگے۔

(۸) اگر کوئی شخص کسی جرم مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا کا مرتکب علاقہ جےپور میں ہوکر علاقہ راج کشنگڈہ میں گرفتار ہوگا تو پولیس راج کشنگڈہ کو لازم ہوگا کہ اوسکو بلا انتظار طلبی جےپور پولیس کے سپرد کردیں اور علیٰ ہذالقیاس ایسا ہی عملدرآمد پولیس راج جےپور راج کشنگڈہ کے ملزمان کی نسبت کریگی۔

(۹) مقدمات مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا میں جو مجرم باشندہ ایک ریاست کا دوسری ریاست میں گرفتار ہوگا اوسکو رہائی کے وقت اوس ریاست کی پولیس کے سپرد کیا جاویگا کہ جہاں کا وہ باشندہ ہے۔

(۱۰) اگر کسی پیشہ یا بدچلن یا جرایم پیشہ کی ضمانت کے بارہ میں سپرنٹنڈنٹ حلقہ غیر یعنی جےپور یا کشنگڈہ باہم تحریر کرینگے تو اوسکی ضمانت لیجاویگی۔

(۱۱) اگر کسی مقدمہ میں ایک پولیس نے دوسرے علاقہ میں ملزم کو گرفتار کیا اور اوسنے جرم سے اقرار کیا اور اس اقرار پر شہادت پولیس علاقہ دیگر کی ہوگئی تو اوس حالت میں ملزم کا اقرار دونوں پولیس کی شہادت سے صحیح سمجھا جاویگا۔ مگر شہادت ملازمان پولیس کی نہیں ہوگی افسر پولیس کی شہادت کافی سمجھی جاویگی۔

قواعد مذکورہ بالا کا برتاؤ ہردو درباروں کی مرضی معلے پر منحصر ہے اسواسطے اسکا عملدرآمد صرف وہاں تک رہیگا جہاں تک کہ ہردو دربار عملدرآمد رہنے پر رضامند رہیں۔

فہرست جرائم جنمیں دادستد مجرمان کی ضرورت ہوگی

(۱) قتل ہر قسم کا (۲) ڈکیتی ہر قسم کی (۳) سرقہ بالجبر اور رہزنی (۴) مقدمات مندرجہ فہرست

زیادہ نہ ہو ایک دوسرے کی ریاست میں ملزم کو خود گرفتار کرنے کی درخواست کریں تو افسر پولیس اوس ریاست کو جہاں ملزم کا موجود ہونا بتلایا گیا ہو اپنی کافی جمعیت کے ساتھ درخواست کنندہ افسر کے ساتھ ہوکر ملزم مطلوب کو گرفتار کریگا اور ملزم گرفتار شدہ کو رسید لیکر افسر درخواست کنندہ کے سپرد کردیگا اگر کسی وجہ خاص سے فوراً اوسکو سپرد کرنا مناسب نہیں سمجھے تو ملزم و مال مسروقہ یا مشتبہ برآمدشدہ کی رسید دیکر مال و ملزم کو اپنی تحویل میں لے گا۔ اور جب سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست درخواست کنندہ کی تحریر سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست موقع گرفتاری ملزم کے نام بنابر سپردگی مال وملزم موصول ہوگی تب وہ ملزم ومال حسب منشار سپرنٹنڈنٹ پولیس درخواست کنندہ سپرد کردیا جاویگا ایسی تحریر تاریخ گرفتاری سے دوماہ کے اندر جانی چاہئیے ورنہ بعد انقضائے میعاد مذکور کے ملزم قید سے رہا کردیا جاویگا۔

(۴) ایسے ملزمان گرفتار شدہ وسپردشدہ کے سزایا رہائی کی اطلاع مفصل سپرنٹنڈنٹ پولیس اوس ریاست کا کہ جسکے یہاں تجویز ہوگی سپرنٹنڈنٹ پولیس اوس ریاست کو بھی کریگا کہ جہاں سے وہ ملزم سپرد کیا گیا ہوگا۔

(۵) جو احکام عدالت ہائے راج جے پور و کشنگڈھ سے بابت طلبی گواہان بمقدمات مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا کے جاری ہوں اون کی تعمیل معرفت سپرنٹنڈنٹان پولیس ہر دوریاست کے ہوا کریگی اور ہر دو ریاست کے سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک دوسرے کے گواہان مطلوب کو طلب کرکے عدالت میں پیش کردیا کرینگے اور گواہان جو طلب کئے جائیں گے وہ عموماً ایک ماہ کے اندر بھیجدئے جایا کرینگے۔ اگر کسی وجہ سے ایک ماہ کے اندر نہ بھیجا جاسکے تو اوسکی اطلاع سپرنٹنڈنٹ پولیس طلب کنندہ کو میعاد مذکورہ کے اندر دیدی جایا کریگی۔

(۶) کھوج جو ہر دوریاست میں ایک دوسرے کے یہاں سے چلائے جاوینگے اون کے رواں کرنے میں ہر طرف سے ایسی ہی مدد دی جاویگی گویا وہ ایک ہی ریاست میں اندرونی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں یہ کھوج صرف بغرض گرفتاری ملزم

(فوجداری ۲۹-اکتوبر ۱۸۹۸ء)

(۱۳) دربارہ اقوام جرایم پیشہ علاقہ بھرت پور بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۰) (فوجداری ۲۹ نومبر ۱۸۹۸ء)

(۱۴) دربارہ تصدیق ٹکٹ مینہ ہائے ضلع گوڑگانوہ بشرح نمبر (۲۲) باب نمبر (۱۷۹) فوجداری ۲۶ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۱۵) دربارہ تصدیق ٹکٹ مینہ ہائے ضلع گوڑگانوہ بشرح نمبر (۲۶) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۵-ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۶) دربارہ دادوستد مجرمان مابین ریاست ٹونک و جے پور بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۷۲) فوجداری یکم فروری ۱۹۰۰ء)

(۱۷) دربارہ معاہدہ دادوستد اسامیان مابین راج جے پور و ریاست کشنگڈہ۔

(۱) جب کوئی باشندہ علاقہ راج جے پور کا علاقہ راج کشنگڈہ میں کسی جرم مندرجہ فہرست کا مرتکب ہوکر علاقہ راج کشنگڈہ میں گرفتار ہوجاویگا تو اوسکی نسبت عدالت ہائے راج کشنگڈہ میں تجویز ہوگی۔ اور اسیطرح جب کوئی باشند علاقہ راج کشنگڈہ کا علاقہ راج جے پور میں کسی جرم مندرجۂ فہرست کا مرتکب ہوکر گرفتار ہوجاویگا تو اوسکی نسبت عدالت ہائے راج جے پور سے تجویز ہوگی۔

(۲) جب کوئی شخص کسی جرم مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا کا مرتکب ہوکر علاقہ راج جے پور سے علاقہ راج کشنگڈہ میں آجاوے یا علاقہ راج کشنگڈہ سے علاقہ راج جے پور مین چلاجاوے تو افسران پولیس ہر دو ریاست ایک دوسرے کی درخواست پر ملزم کو گرفتار کرکے درخواست دہندہ کے سپرد کردینگے۔ اگر ملزم کا پتہ نہ چلے تو افسر پولیس درخواست کنندہ نشان دہندہ کو بھیجیگا۔ اور افسر پولیس ریاست دیگر یعنی جسکو درخواست کی گئی ہے نشان دہندہ کو اوس کی تلاش میں پوری مدد دیگا اور حسب نشان وہی نشان دہندہ کے ملزم کو گرفتار کرکے رسید لیکر فوراً سپرد کردیگا۔

(۳) اگر کوئی افسر پولیس ریاست جے پور یا کشنگڈہ مع اپنے ہمراہیوں کے جنکی تعداد پانچ سے

(۸) بمقدمہ شیو بخش بنام شیو نراین تجویز ہوئی کہ ریاست ہائے غیر کے مصدقہ مختار نامہ جات کی بابت یہ حکم ہوچکا ہے کہ بتوسط رزیڈنٹی ایسے مختار نامہ جات کی تصدیق ہوجایا کرے بعد میں چار روپیہ یا دو روپیہ کا کاغذ عدالت میں پیش کر کے مختار بعد کارروائی مضابطہ مختار نامہ مصدقہ واپس لے لیوے اور پھر جہاں کہیں ضرورت ہو دو آنہ کے اسٹامپ پر اوسکی نقل پیش کرتا رہے (دیوانی ۸- اگست ۱۸۹۶ء)

(۹) روبکار محکمہ ایجنسٹی الور بخلاصہ آیا کہ ناظم دوسہ راج جے پور نے تحصیلدار راج گڈھ ریاست الور کو لکھا کہ مابین ریاست الور و راج جے پور جو عملدرآمد داد و ستد آسامیان جاری ہے اوسکے سوائے امور ذیل کا انتظام ہوجاوے۔ اول آسامیان چالانی کی خوراک کا۔ دوسرے آسامیان چالانی اور لفافہ جات تھانہ بہ تھانہ آیا کریں ہر دو ریاست کے ملازم باخذ رسید لیکر آیندہ روانہ کر دیا کریں اور فی آسامی چالانی دو سوار اور دو آسامی تین سوار اور تین آسامیوں کے ساتھہ پانچ سوار اور فی تین آسامی آیندہ دو سوار ہونے چاہئیں۔ اور بالفعل ایک سال کے واسطے اس کا انتظام ہونا چاہئے۔ محکمہ اپیل ریاست الور کی رائے ہے کہ خوراک آسامیان کو اپنے اپنے علاقہ سے دئے جانے کا بموجب ہدایت مجریہ سابق سے عملدرآمد ہے۔ آمد و رفت لفافہ جات باخذ رسید ہونے میں کچھہ ہرج نہیں ہے۔ لیکن آسامیان چالانی کے ساتھہ سواروں کا انتظام حسب تحریر ناظم دوسہ بوجہ تعیناتی قلیل جمعیت چوکیات و تھانہ جات نہیں ہوسکتا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ سوار تھانہ جس طور سے ممکن ہو آسامی کو بحفاظت پہونچادے اور جس علاقہ سے یا تھانہ سے یا جس جگہ سے تحصیل نزدیک ہو تحصیل سے آسامی لیکر رسید دیدیجاوے۔ ہر دو ریاست سے اسی موجب عملدرآمد ہے لہذا باتفاق ریاست الور تجویز ہوئی کہ حسب روبکار ایجنسٹی عملدرآمد رکھا جاوے (فوجداری ۱۴ مئی ۱۸۹۸ء)

(۱۰) دربارہ مینہ ہائے علاقہ ٹونک بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۲) (فوجداری ۲۲- مئی ۱۸۹۸ء)

(۱۱) دربارہ گرفتاری ملازمان فوج انگریزی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۶۵) (فوجداری ۳- اگست ۱۸۹۸ء)

(۱۲) دربارہ قاعدہ داد و ستد آسامیان مابین راج جے پور و ٹونک بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۷۲)

اسلئے میں مرافعہ پیش کرتا ہوں - سرداران اپیل نے لکھا کہ ہرنجش کا قید ہونا کاغذات موجودہ سے پایا نہیں جاتا اور کانہا اسمقدمہ میں فریق نہیں ہے نہ اوسکے پاس مختارنامہ ہے اسلئے مرافعہ پیش کرنے کا استحقاق اوسکو حاصل نہیں ہے اسپر تجویز ہوئی کہ مدعیکا باپ جب مقدمہ میں کوئی فریق نہیں ہے تو مرافعہ پیش نہیں کرسکتا (فوجداری ۴ ۲ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۲) بمقدمہ منگل سنگہ بنام بربان وغیرہ سرداران اپیل نے محکمہ عالیہ کو لکھا کہ سادہو سنگہ مدعی بعد تجویز نظامت فوت ہوگیا چندر سنگہ پسر سادہو سنگہ نے اپنے نام سے مرافعہ لکھکر اپنے بھائی کی معرفت بوجہ قریب آجانے ایام اختتام میعاد پیش کیا ہے اور درج کیا ہے کہ بوجہ کریاکرم والد خود حاضر نہیں ہوسکتا اور پیش کنندہ مرافعہ کا غذبھی ایک روپیہ کا بنابر تصدیق داخل کرتا ہے ایسی صورت میں بحالت مجبوری ہیم سنگہ کی معرفت مرافعہ لینے میں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی - برآں جواب لکھا گیا کہ جب ایک روپیہ کا کاغذ فیس پیش کردیا گیا ہے تو حسب ضابطہ بعد تصدیق مرافعہ پر کارروائی کرنی چاہیئے (فوجداری ۸ ستمبر ۱۸۹۷ء)

غیر علاقہ (۳۶۷) (۱) بمقدمہ الہی بخش بنام کامداران کرن سنگہ جی تجویز ہوئی کہ جن مقدمات میں ایک فریق باشندہ علاقہ غیر کا ہو اوسکا مرافعہ محکمہ اپیل میں بلا اجازت یہاں کے سماعت نہ کیا جاوے (فوجداری ۲۹ - مارچ ۱۸۸۵ء) (۳۶۷)

(۲) دربارہ تعین مدت بنابر تعمیل سمن حیدرآباد بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۹) (دیوانی ۸ - جنوری ۱۸۹۰ء)

(۳) دربارہ طلبانہ سمن علاقہ میواڑ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۱) (فوجداری ۵ - دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۴) دربارہ طلبانہ سمن علاقہ غیر بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۲۲۶) (دیوانی ۔ جولائی ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ طلبانہ سمن علاقہ اجمیر و بوندی و ٹونک و جہالاواڑ و شاہپورہ و کوٹہ و میواڑ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶) (دیوانی ۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۶) دربارہ گرفتاری ملزمان و تحقیقات مقدمات علاقہ اجمیر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۶) (فوجداری جولائی)

(۷) دربارہ دائری مقدمہ نسبت ملازمان انگریزی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۶۶) (فوجداری ۲۸ اپریل ۱۸۹۷ء)

(فوجداری ۲۹-اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ سماعت نالشات غلہ نسبتی زمینداران بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۸۸) (دیوانی ۹ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ مقدمات لوٹ لینے غلہ بہ ایام قحط سالی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۷۴) (فوجداری ۳ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۵) دربارہ سزائے غارتگری غلہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۷۱) (فوجداری ۲۰ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۶) دربارہ خرچہ نالش غلہ بشرح نمبر (۱۷) باب نمبر (۲۲۹) (دیوانی ۱۹-اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۷) دربارہ نالش سود غلہ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۳۱۷) (دیوانی ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۳۶۳) **غلطی تخمینہ (۳۶۳)** (۱) دربارہ جرمانہ غلطی تخمینہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۸۴) (عام ۹ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۳۶۴) **غیر حاضری ملزم (۳۶۴)** (۱) دربارہ اصدار تجویز سزا بغیر حاضری ملزم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۰۶) (فوجداری ۲۴ فروری ۱۹۰۸ء)

(۳۶۵) **غیر حاضری بینہ ہائے (۳۶۵)** (۱) دربارہ سزائے غیر حاضری بینہ ہائے بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری یکم مارچ ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ سزائے غیر حاضری بینہ ہائے بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۵ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۳) ناظم سوائی جے پور نے چند مقدمات میں بجرم غیر حاضری بینگان کو پندرہ پندرہ یوم اور دو دو چھ چھ ماہ قید کی سزا دی اور جب جواب طلب ہوا تو لکھا کہ بعض بینہ ایک ہی روز غیر حاضر رہا اور بعض چار روز اور بعض وقت سنبھال موجود نہ ملا غیر حاضر پایا اسلئے مختلف میعاد کی سزا تجویز کی گئی اسپر حکم ہوا کہ بینہ ہائے غیر حاضری کی نسبت جب بہ ثبوت جرم تجویز کی جاوے تو ہدایت مجریہ کی پابندی کا پورا لحاظ رکھا جاوے (فوجداری ۲ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۳۶۶) **غیر شخص کی معرفت مرافعہ پیش ہونا (۳۶۶)** (۱) بمقدمہ ہربخش بنام رام رچھپال ہربخش کی طرف سے اوسکے باپ نے مرافعہ پیش کیا اور لکھا کہ ٹھکانہ والوں نے ہربخش کو قید کر رکھا ہے

۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۷) اگر عورت مدیونہ ہو تو باستثنائے زیور سہاگ (یعنی نتھ بورلہ بچھوہ وپارچہ پوشیدنی) اور زیور و اسباب قرق ہو سکتا ہے بلکہ ایسا زیور جو بغیر تلاشی کے برآمد نہ ہو سکے تو ایسی مستورات کی معرفت کارروائی ہونا چاہیئے جو پردے میں جا سکیں اور وہ زیور بغیر ٹڑتال قرق نہ کیا جاوے اگر عورت مدیونہ نہ ہو تو اوسکے شوہر یا اور رشتہ داروں کی عوض میں کسی عورت کا زیور قرق ہونا ٹھیک نہیں ہے (دیوانی ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۸) درباره تصدیق مختار نامہ جات عورات بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۰ء)

عوضی ملازمان (۳۶۰) (۱) ملازمان راج کے عوضی بغیر منظوری و اطلاع محکمہ عالیہ کے نہ رکھے جایا کریں (فوجداری ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۹ء) (۳۶۰)

باب (غ)

غارتگری ۳۶۱ (۱) مقدمات غارتگری غلہ میں اگر غلہ شارع عام وغیرہ غیر محفوظ جگہ لیا جاوے تو زیر دفعہ (۹۶) اور اگر مکان یا کھائی وغیرہ محفوظ مقام سے نکالا جاوے تو زیر دفعہ (۹) ملزمان کی نسبت تجویز سزا ہوا کرے (فوجداری ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء) (۳۶۱)

غلہ (۳۶۲) (۱) درباره سماعت نالشات چوری غلہ از کھیت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۰۴) (فوجداری ۳ دسمبر سنہ ۱۸۸۷ء) (۳۶۲)

(۲) مہاجنان سانگانیر سے نوشت کرالی جاوے کہ ہم غلہ کو چھپا کر نہیں رکھینگے اور دوکان پر حسب نرخ بازار بیچتے رہیں گے اگر چھپا کر رکھیں اور بیچنے کے واسطے دوکان پر موجود نہ رکھیں تو چھپے ہوئے غلہ کی نشاندہی ہوجانے پر وہ غلہ قابل قرقی سمجھا جاویگا اور اگر اونھیں دوکانداروں کا غلہ اور گانوں میں موجود ہوگا اور وہ اوسکو چھپا دینگے اور دوکان پر بیچنے کے واسطے حسب نرخ بازار موجود نہ رکھیں گے تو وہ غلہ بھی نشاندہی ہونے پر قابل ضبطی سمجھا جاویگا غرضکہ چھپا کر غلہ بنیوں کو نہیں رکھنا چاہیئے اور سرکاری آدمیوں کو نرخ میں دست اندازی نہ کرنی چاہیئے

(۱۰) بمقدمہ پتے خاں بنام کلو بیگ فراری مسماۃ اینچی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ مسماۃ اینچی بعمر ۱۹ سال سات برس سے بیوہ ہے بارہ برس کی عمر میں بیوہ ہوئی باپ اوسکا دو تین سال بعد بیوہ ہونے کے مرگیا چھوٹے بھائی و ماموں وغیرہ موجود ہیں اب اوسکی آشنائی ننھے خاں مدعاعلیہ کے ساتھ ہوگئی کہ بوجہ آشنائی مسماۃ مدعاعلیہ کے ساتھ چلی گئی۔ مسماۃ کے ماموں و بھائی نے اوسکو مدعاعلیہ سے علیحدہ کرنا چاہا تو برضامندی علیحدہ نہیں ہوئی ایک موقع پر مسماۃ کے رشتہ داروں نے مسماۃ کو اور مدعاعلیہ کو اتفاق سے ایک کوٹھہ میں بند کردیا اور رات بھر کوٹھہ کے قفل لگائے رکھا فجر کو مدعاعلیہ کو تو کوٹھہ سے نکال دیا اور مسماۃ کو اس ڈر سے (کہ مبادا پھر مدعاعلیہ کے پاس نہ پہونچ جاوے) کوٹھہ میں بند رکھا اور جب مسماۃ کی آمادگی مدعاعلیہ کے ساتھ ہی رہنے پر دیکھی تو مقدمہ نظامت میں دائر کردیا۔ برآں تجویز ہوئی کہ صورت مندرجہ بالا سے کوئی جرم قانونی نسبت مدعاعلیہ عاید نہیں ہوتا لہذا مقدمہ خارج اور مدعاعلیہ کو بری کیا جاوے (فوجداری ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۱) بالغہ عورت برضامندی کسی مرد کے ساتھ چلی جاوے خصوصاً نکاح کرنے کی غرض سے تو جرم نہیں ہے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۰۸) (فوجداری ۱۹۔ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۲) بمقدمہ چھاجیا بنام ناہریا فراری عورت۔ مدعی کی درخواست تھی کہ صرف مدعاعلیہ کو سزا دیجاوے عورت مفرورہ کو سزا نہ دیجاوے۔ تجویز ہوئی کہ فریقین قوم کے دہوبی ہیں مگر محضر میں درج ہے کہ زندہ خاوند کی عورت ناتہ نہیں کرے اگر کرے تو ذات باہر اور رواج کا تقصیروار اور عورت بلا رضامندی خاوند خود مدعاعلیہ کے پاس بہ نیت ناتہ چلی گئی اگرچہ مدعاعلیہ نے فعل شنیعہ اوسکے ساتھ نہیں کیا لیکن مدعاعلیہ اور عورت مفرورہ دونوں قابل سزا ہیں (فوجداری ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۳) دربارہ سزائے جرم حملہ بغرض تخریب عصمت عورات بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۵۴) (فوجداری ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۴) دربارہ عطائے اختیارات دست اندازی بہ افسر باغ ماجیصاحبہ بمقدمات زنا بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۹۰) (فوجداری ۲۳ مئی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۵) دربارہ دعوے امتناع شادی ثانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۲۰) (دیوانی ۸ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۶) پولیس کی دست اندازی مقدمات فراری عورات میں مناسب و مصلحت نہیں ہے (فوجداری

(۷) دربارہ تحریر عنوان مقدمات عدولحکمی مینہ ہائے بشرح نمبر (۳۲) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۳ نومبر ۱۹۰۲ء)

عورات (۳۵۹)

(۱) دربارہ خلاف ورزی ضمانت مقدمہ سگائی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۳۱) (دیوانی ۳ جولائی ۱۸۸۹ء) (۳۵۹)

(۲) دربارہ دعوے امتناع شادی ثانی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۲۰) (دیوانی ۱۴ اپریل ۱۸۹۰ء)

(۳) پردہ نشین عورات کا مختار نامہ اسطرح پر تصدیق کیے جانیکا قاعدہ ہے کہ تصدیق کنندہ جائے مسکن پر جاکر بشہادت اشخاص کہ جنکے روبرو مقرہ آتی ہو اور اون سے شناخت کراکر تصدیق مختار نامہ کی جائے (دیوانی ۱۷ ستمبر ۱۸۹۳ء)

(۴) دربارہ ڈالنے خلل عفت عورات میں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۵۴) (فوجداری ۲۴ جون ۱۸۹۴ء)

(۵) دربارہ اجرا ڈگری کرادئے جانے شادی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۲۰) (دیوانی یکم اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۶) دربارہ اقدام زنا بالجبر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۰۹) (فوجداری ۴ نومبر ۱۸۹۴ء)

(۷) بمقدمہ گنیش لال بنام جمنا علت مارپیٹ مختار مدعاعلیہا نے مرافعہ کیا کہ اگر ایک مرتبہ مسماۃ کسی آفت ناگہانی میں مبتلا ہو کر قید ہو گئی تو یہ فرض نہیں ہے کہ بار بار اوسکی پردہ دری پسند کی جائے یہ مقدمہ خفیف ہے اہلکار بھیجکر مثل عورات پردہ نشین تکمیل بیان مدعاعلیہا کرالیجاوے برآں تجویز ہوئی کہ مقدمہ خفیف مارپیٹائی کا ہے بمکان مدعاعلیہا پر اہلکار بھیجکر اوسکا جواب تحریر کرالینا کوئی بیجا بات نہیں ہے (فوجداری ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۸) دربارہ نالش امتناع شادی ثانی ورنجش باہمی زن وشوہر بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۲۰) (دیوانی ۲۵ فروری ۱۸۹۶ء)

(۹) دربارہ دعوے چھٹکارہ بربنائے طلاق بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۴) (دیوانی ۱۳ ستمبر ۱۸۹۶ء)

کیا گیا۔ جس سے اوسکی ہاتھ کی چوڑیاں ٹوٹ گئیں پس ماتحت سے جو زیر دفعہ (۳۹۱) متعلق دفعہ (۹۰) اقدام زنا لہ ؎ جرمانہ اور آیندہ چھیڑ چھاڑ نہ کرنے کی بابت مچلکہ تاوانی ؎ میعادی ایک سال مدعا علیہ سے لکھائے جانے کی تجویز کی گئی ناکافی ہے اور یہ دفعہ بھی جو ماتحت سے لگائی گئی ہے درست نہیں ہے یہ جرم عورت کی عصمت پر حملہ کرنیکا ہے لہذا مدعا علیہ زیر دفعہ (۸۵) اصل قید یا دیے جرمانہ و مچلکہ مجوزہ ماتحت درست ہے (فوجداری ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۳۵۵) **علالت حکام (۳۵۵)** (۱) درباره علالت حکام و انتظام کام سررشتہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۱۵) (فوجداری ۹ مئی ۱۸۸۸ء)

(۳۵۶) **عمارت (۳۵۶)** (۱) درباره رسوم مقدمات عمارت بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۷۴) (دیوانی ۵ جنوری ۱۸۹۵ء)

(۳۵۷) **عملدرآمد خلاف قانون (۳۵۷)** (۱) بمقدمہ مسماۃ گھیسی بنام ناراین وغیرہ بحوالہ ہدایت نمبری (۳) ۱۸۹۲ء تجویز ہوئی کہ جو دستور خلاف غلط فہمی سے کہیں جاری ہوگیا ہو وہ قابل تکمیل و تعمیل کے نہیں ہے (فوجداری ۱۳ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۳۵۸) **عنوان مقدمات و نظر ثانی (۳۵۸)** (۱) عنوان مقدمات کے صحیح لکھے جایا کریں۔ (فوجداری ۳۰ اگست ۱۸۹۲ء)

(۲) درباره تحریر عنوان نظر ثانی بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۵۱۳) (عام ۱۵ جون ۱۸۹۸ء)

(۳) حکام ماتحت عنوان مقدمہ بہ صحت قایم کیا کریں (شیو بخش بنام پیا تیلی) (فوجداری ۱۸ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۴) اپنے ذاتی مقدمہ میں وکیل سررشتہ بھی فریق مقدمہ ہے عنوان میں پورا پتہ مع ولدیت و قومیت کے بپابندی ہدایت ۳ جولائی ۱۸۸۴ء لکھا جانا ضروری ہے (عام ۲۳ جون ۱۸۹۹ء)

(۵) درباره فوقی مدعی مقدمہ فوجداری و درستی عنوان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۷۵) (فوجداری ۳۱ اگست ۱۸۹۹ء)

(۶) درباره فوقی فریق مقدمہ و درستی عنوان بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۷۵) (عام ۱۶ دسمبر ۱۹۰۰ء)

۱۴ جون ۱۸۸۷ء)

(۲) دربارہ درخواست سرٹفکیٹ آسامی وجائداد بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۰۱) (دیوانی ۲۰- اکتوبر ۱۸۸۹ء)

(۳) دربارہ نالش چھٹ بہیا بابت جاگیر عطیہ راج بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۳) (دیوانی ۱۰ جون ۱۸۹۵ء)

(۴) دربارہ میعاد دعوے جائداد عطیہ راج بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۷) (دیوانی ۱۱- مارچ ۱۸۹۷ء)

(۵) دربارہ رجسٹری ہبہ نامہ جائداد عطیہ راج بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۲۷۱) دیوانی ۱۵- اگست ۱۸۹۷ء)

(۶) بمقدمہ مبارک الدین بنام علی محمد تجویز ہوئی کہ جائداد عطیہ راج پر عارضہ تمادی لاحق ہونیکا دستور نہیں ہے لہذا تجویز حکام ماتحت کی اس بنا پر نا قابل تسلیم ہے ماتحت کو لکھا جاوے کہ عارضہ تمادی سے قطع نظر کر کے تجویز کرو (دیوانی یکم دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۷) دربارہ اختیار واپسی جائداد عطیہ راج بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۶۸) (دیوانی ۶ جولائی ۱۸۹۸ء)

عفت و عصمت عورات میں خلل ڈالنا (۳۵۴)

(۳۵۴) (۱)- تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ اس امر سے خود اقبالی ہے کہ میں نے زوجۂ مدعی کو روک لیا تھا کہ اپنے شوہر کو بتا تب جانے دون گا اسپر وہ چلائی تھی پس اسطرح سے ایک عورت کا تنہائی میں روک لینا باعث خلل عفت ہے قانون کا یہ منشا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت پر حملہ کرے یا جبر مجرمانہ کرے یہ نیت کر کے یا اس امر کا احتمال جانکر کہ وہ اوسکے ذریعہ سے عفت میں خلل ڈلے تو اوسکو دو سال تک قید یا جرمانہ یا ہر دو سزا ہو سکتی ہیں گو فہرست جرایم میں اسکی کوئی خاص دفعہ موجود نہیں ہے۔ مگر حسب مندرجہ صدر یہ فعل مدعا علیہ کا داخل جرم ہے اور اوسکی پاداش میں مدعا علیہ قابل تدارک ہے۔ چھ ماہ قید رہے۔ (فوجداری ۲۴ جون ۱۸۹۴ء)

(۲) بمقدمہ دیبی لال بنام شیو نراین پکڑ لینا زوجۂ مدعیکو تجویز ہوئی کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ زوجہ مدعی پر (جبکہ وہ اپنے گھر جاتی تھی) بوقت شب اوسکی عصمت خراب کرنیکی نیت سے حملہ

۱۷ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۵) دربارہ تاثیر فیصلہ عذرداری (بشرح نمبر ۳) باب نمبر (۲۶۵) (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۱ء)

(۶) جب کسی دوسری عدالت سے بنابر تعمیل اجرا لکھا آیا کرے تو اپنے محکمہ میں محض اوس تحریر کی تعمیل کرنا فرض سمجھا جاوے اوسکے متعلق اگر کوئی شخص عذرداری کرے تو اوسی محکمہ میں پیش کرنے کی ہدایت کی جاوے کہ جہاں مقدمہ اجراء کا دائر ہے (سدا سکھ بنام بیاس بیجے گوپال) (دیوانی ۱۱ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۷) دربارہ اخذ تاوان بمقدمہ عذرداری (بشرح نمبر ۴) باب نمبر (۱۲۹۱) (دیوانی ۳ - اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۸) جب مقدمات فوجداری میں عذرداری پیش ہو تو اوسکی کارروائی تحقیقات بہ نمبر جداگانہ ہو کر تجویز کی جایا کرے اور یہ عذرداری مثل مقدمات صیغہ دیوانی کے سماعت ہوگی مگر کاغذ بجائے ۸ر کے ۱ر کا لیا جاویگا اور مسل عذرداری ہمراہ اوس مسل کے رہیگی (دیوانی ۳ - مارچ ۱۹۰۲ء)

(۹) دربارہ کرائے جانے تحقیقات عذرداری معرفت نظامت بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۳۴) (دیوانی ۳ - مارچ ۱۹۰۲ء)

(۳۵۲) **عرضی و عرضی نویسی (۳۵۲)**

(۱) بحث یہ درپیش ہے کہ درخواست تقرر شحنہ یا مال ضبط اجرائ ڈگریات میں چار آنہ کے اسٹامپ پر لی جاویگی یا دو آنہ کے اسٹامپ پر لہذا تجویز ہوئی کہ قرقی کسی شے کی ابتدائی درخواست کاغذ چار آنہ پر ہوگی پھر کارروائی کے متعلق درخواست دو آنہ پر ماتحت میں پیش ہوگی (دیوانی ۲ - مارچ ۱۸۹۸ء)

(۲) جملہ وکلا و مختاران و عرائض نویسان کو مطلع کیا جاوے کہ فضول قصائص و حکایات و عبارت بکر رسہ کرر نہ لکھا کریں جہانتک ہو مختصر عبارت میں عذرات پیش کیا کریں (عام ۳ جون ۱۹۰۲ء)

(۳) جس عرضی کے ساتھ نقل مختارنامہ عام کی پیش کی جاوے اوسمیں اور کسی قسم کی درخواست نہ لکھی جایا کرے (عام ۴ جون ۱۹۰۲ء)

(۳۵۳) **عطیات رلج (۳۵۳)**

(۱) دربارہ میعاد نالش اوس کی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۸) (دیوانی

جاوے اور تحصیلدار کو متنبہ کیا جاوے کہ جب ایسی صورت ہو تو بموجب ضابطہ کے کارروائی کیا کرے (بیجا بنام ایسر دال) (فوجداری ۲۵۔ مارچ ۱۸۹۴ء)

(۲) مقدمہ عدولحکمی میں سرکار مدعی قایم ہو کر تحقیقات و تجویز ہونی چاہیئے۔ (گنگا بخش بنام مسماۃ گینیشی) (فوجداری ۱ مئی ۱۸۹۵ء)

(۳) درباره تجویز سزا لے بید نسبت بینہ ہالے بجرم عدولحکمی بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۴ ستمبر ۱۸۹۵ء)

(۴) درباره وقوع جرم عدولحکمی بمقدمات صیغہ عدالت دیوانی و اخذ ضمانت ملزمان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۲) (دیوانی ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

(۵) بمقدمہ خواجو بنام بیرپا گھوسی تجویز ہوئی کہ منصف کا بلہ امانی شاہ کے اسطرف قرقی کرنیکا حکم دینا بیجا نہیں ہوا البتہ مدعا علیہ کی نسبت مقدمہ عدولحکمی کا قایم کرکے جو جرمانہ منصف نے کیا درست نہیں ہے اگر ضرورت تھی روبکار کے ذریعہ سے فوجداری سپرد کیا جاتا (دیوانی ۲۵ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۶) درباره اختیارات تحصیلداران بمقدمات عدولحکمی بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۳۱) (فوجداری ۱۰ جون ۱۹۰۲ء)

(۷) درباره عدولحکمی مینگان جنکے نقشہ کی منظوری محکمہ عالیہ سے ہو چکی ہے بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱) (فوجداری ۸ مئی ۱۹۰۵ء)

عذرداری (۳۵۱)

(۱) درباره خرچہ مقدمات عذرداری بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۲۶) (دیوانی ۱۳۔ مارچ ۱۸۸۷ء) (۳۵۱)

(۲) بمقدمہ کنئی رام بنام سرکار تجویز ہوئی کہ جب مقدمہ بقایا کا صیغہ کلکٹری کا ہے تو اوسکی عذرداری بھی بصیغہ کلکٹری سماعت ہونی چاہیئے (دیوانی ۱۷ مئی ۱۸۹۳ء)

(۳) درباره عذرداری ٹھکانہ بابت جائداد متعلقہ مندر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۷۳) (دیوانی ۱۲ مارچ ۱۸۹۴ء)

(۴) درباره عذرداری متعلق وصیت نامہ رجسٹری طلب بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲۷۱) (دیوانی

(۱۰) بمقدمہ گشائیں مدن موہن لال جی بنام وکیل منشی پنا لال جی مداخلت بیجا تجویز ہوئی کہ بصیغہ نگرانی مقدمہ نمبر سابق پر بھیجکر لکھا جاوے کہ فیصلہ عدم پیروی جو خلاف قاعدہ دوبارہ ہوکا اعدم سمجھا جاکر نفس مقدمہ میں تجویز کی جاوے۔ (فوجداری ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۱) گنپت مہاجن دورالہ کا مقدمہ ۹ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو عدم پیروی میں داخلدفتر ہوا۔ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو مدعی نے نظرثانی پیش کی جو ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۰ء کو عدم پیروی میں داخلدفتر ہوئی اسکا مرافعہ مدعی نے اپیل میں کیا سرداران اپیل نے بصیغہ نگرانی تجویز ماتحت کو منسوخ کرکے حکم دیا کہ تحقیقات حاصلہ کے نتیجہ پر مقدمہ فیصل کیا جاوے اور نظامت کو برائے آیندہ ہدایت کی جاوے کہ جب کبھی مقدمہ میں عدم پیروی مدعی کی ثابت ہو تو مقدمہ عدم پیروی میں داخلدفتر کرنا چاہئیے بڑاں تجویز ہوئی کہ جب مدعا علیہ سے بابت دعوے کوئی جواب ہی نہ لیا جاوے اور مدعی کی پیروی کی ضرورت بھی نہ ہوا اور پھر خواہ مخواہ مقدمہ عدم پیروی میں داخلدفتر کر دیا جاوے یہ ٹھیک نہیں ہے اگر مدعی ثبوت پیش کرنے سے عاری ہے تو اوسکا دعوے عدم ثبوت میں خارج کرنا چاہئیے عدم پیروی اوس صورت میں بھی لازم نہیں آسکتی پس جملہ ماتحتان کو لکھا جاوے کہ نظرثانی پر مقدمہ عدم پیروی میں داخلدفتر نہ کیا جاوے (دیوانی ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۳۴۸) | عدم تعمیر چاہ و مکان (۳۴۸) | (۱) دربارہ رسوم مقدمہ عدم تعمیر چاہ دیکھو تشریح نمبر (۹) باب نمبر (۲۷۴) (دیوانی ۸ نومبر سنہ ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ رسوم مقدمہ عدم تعمیر مکان دیکھو تشریح نمبر (۱۶) باب نمبر (۲۷۴) (دیوانی ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۳۴۹) | عدم تعمیل حکم (۳۴۹) | (۱) دربارہ اختیارات سرداران اپیل بابت تدارک عدم تعمیل حکم نسبت ماتحتان خود دیکھو تشریح نمبر (۳) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری ۲۱ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء)

(۳۵۰) | عدولحکمی (۳۵۰) | (۱) مدعی نے مزاحمت بیجا کاشت اراضی کا تحصیل میں دعوے کیا تحصیلدار نے مقدمہ مذکور میں نہ کچھ تحقیقات کی نہ کوئی مچلکہ مدعا علیہم کا لکھایا نہ زمین کاشت نہ کرنے کا حکم لکھا مگر اپنے حکم میں یہ درج کرکے کہ (مدعا علیہم کو ہدایت تحریر مچلکہ و ممانعت مزاحمت کاشت کی گئی تو وہ کہتے ہیں کہ ہم شیونراین کو ہرگز کاشت نہیں کرنے دینگے) مقدمہ عدولحکمی کا بصیغہ فوجداری قایم کیا تجویز ہوئی کہ جب ماتحت مین کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ جسکی عدول حکمی خیال کی جاوے تو جرمانہ مجوزہ ماتحت خارج کیا

عدم پیروی کا مرافعہ نہیں ہو سکتا تھا مدعی نے مکرر نظر ثانی پیش کی جو نظر ثانی مکرر قرار دیکر نامنظور کی گئی سرداران اپیل نے بھی مدعی کا مرافعہ نامنظور کیا کہ نظر ثانی کی نظر ثانی نہیں سنی جا سکتی۔ تجویز ہوئی کہ یہ رائے توبیشک سرداران اپیل کی درست ہے لیکن ماتحت کی بیضابطہ کارروائی پر غور نہیں کیا گیا اس امر پر غور کرنا چاہیئے تھا کہ عدم پیروی کس حالت میں شمار کی جاتی ہے۔ عدم پیروی میں مقدمہ اسیوقت داخلدفتر ہوتا ہے کہ جب مدعی بالکل خبرگیران نہ ہو صورت مذکورہ بالا میں عدم پیروی قرار نہیں دیجا یا کرتی لہذا بصیغہ نگرانی تجویز ماتحت منسوخ ہو کر ثبوت مدعی وتحقیقات حاصلہ کے نتیجہ پر مقدمہ فیصل کیا جاوے (دیوانی ۲۷- اپریل ۱۸۹۶ء)

(۵) بمقدمہ گنگا بخش بنام جگناتھ تجویز ہوئی کہ جب مدعی نے دعوے کیا اور عدم پیروی میں داخلدفتر ہو گیا اور پھر مدعی نے نظر ثانی کی وہ بھی عدم پیروی میں داخلدفتر ہو گئی تو دوبارہ مدعی نظر ثانی نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر دوسرا فریق نظر ثانی کرے تو اوسپر اطلاق دوسری نظر ثانی کا نہ ہوگا (دیوانی ۱۳ فروری ۱۸۹۶ء)

(۶) مرافعہ اپیلانٹ کا بعدم پیروی محکمہ اپیل میں داخلدفتر کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ محکمہ عالیہ میں تجویز محکمہ اپیل کا مرافعہ قابل سماعت نہیں ہے اپیلانٹ کو بین المیعاد نظر ثانی کرنے کا اختیار ہے (کشن لال بنام مدن لال) دیوانی ۱۰- اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۷) دربارہ اخراج دعوے بعدم پیروی مدعی و نالش بار ثانی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۹) (فوجداری ۵ جون ۱۸۹۶ء)

(۸) اخیر وقت اجلاس تک مدعی کا انتظار کر کے عدم پیروی میں مقدمہ فیصل ہوا کرے (دیوانی ۳ جنوری ۱۸۹۵ء)

(۹) استصواب کیا گیا کہ اگر مدعی کی نظر ثانی بھی عدم پیروی میں داخلدفتر ہو جاوے تو مدعا مرافعہ کر سکیگا یا نہیں اور روئدادی کر سکیگا یا بے ضابطگی میں اگر بے ضابطگی میں کریگا تو اوسمیں عذرات کس قسم کے درج ہوں گے۔ براں تجویز ہوئی کہ جب نظر ثانی عدم پیروی میں داخلدفتر ہو تو وہی نتیجہ رہیگا جو مقدمہ کی عدم پیروی میں داخلدفتر ہونے کا ہے (ہر بخش بنام نندرام وغیرہ (دیوانی ۴- مارچ ۱۹۰۲ء)

(۳۴۴) طوالفان (۳۴۴) (۱) دربارہ تصدیق مختارنامہ جات طوائفان بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۳۵)
(عام ۲۶ فروری ۱۹۰۸ء)

باب (ع)

(۳۴۵) عاق نامہ (۳۴۵) (۱) دربارہ رسوم دعوے تنسیخ عاق نامہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۳)
(دیوانی ۱۶ - مارچ ۱۹۰۸ء)

(۳۴۶) عدالت دیوانی یعنی محکمہ سب جج (۳۴۶) (۱) دربارہ تقسیم کام و اتفاق و اختلاف رائے مختاران عدالت دیوانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳) (دیوانی ۱۰ ستمبر ۱۸۸۵ء)

(۳۴۷) عدم پیروی (۳۴۷) (۱) جو مقدمہ عدم پیروی میں داخل دفتر ہوا اوسکی نظر ثانی دوسرا حاکم بھی سماعت کرسکتا ہے (سکھدیو بنام سلطان سنگھ وغیرہ) (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۸۹۰ء)

(۲) جب مقدمہ فوجداری عدم پیروی میں داخل دفتر کیا جاوے یا مرافعہ بسبب غیر حاضری اپیلانٹ کے داخل دفتر ہوگیا ہو اور مدعی یا اپیلانٹ اپنی غیر حاضری کی وجہ موجہ قابل تسلیم عدالت بیان کرے تو بموجب حکم سابقہ اوسکی نظر ثانی سماعت ہونی چاہیئے (گوپال داس بنام چنی لال) (فوجداری ۳۱ - اگست ۱۸۹۰ء)

(۳) ناظم نے باوجود حاضری ایک عذردار منجملہ چند عذرداران کے مقدمہ کو عدم پیروی میں خارج کیا اور جب نظر ثانی ہوئی تو بوجہ عدم حاضری عذرداران وہ بھی نامنظور کردی - تجویز ہوئی کہ جب منجملہ عذرداران ایک عذردار موجود تھا تو تحقیقات کیا جانا واجب تھا لہذا بصیغہ نگرانی مقدمہ واپس بھیجکر لکھا جاوے کہ باضابطہ تکمیل تحقیقات کرکے تجویز کرو (ہزاری لال بنام پنا لال) (دیوانی ۲۳ دسمبر ۱۸۹۳ء)

(۴) مقدمہ دلسکھ بنام سوائی سنگھ جی پہلے عدم پیروی میں داخل دفتر کیا گیا پھر مدعی کی نظر ثانی پر مزید تحقیقات شروع ہوئی فریقین سے جواب و ثبوت بھی لیا گیا مگر ایک تاریخ پر پھر بوجہ عدم حاضری مدعی و ثبوت مطلوبہ پیش نہ کرنے کے عدم پیروی میں مقدمہ داخل دفتر کردیا گیا چونکہ فیصلہ

(۲) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ غیر بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۲۲۹) (دیوانی ۷ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن ریاست ٹونک۔ بوندی میواڑ کوٹہ جھالاواڑ شاہ پورہ۔ ضلع اجمیر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶) (دیوانی ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ انگریزی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۶۳) (فوجداری ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ء)

(۵) دربارہ نہ بھیجنے ٹکٹ ہمراہ سمن تعلاقہ انگریزی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۶۳) (دیوانی یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء)

(۶) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ بیکانیر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۹۰) (عام ۱۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۷) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ کشنگڈھ بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۳۱۱) (دیوانی ۱۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

(۸) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ الور بشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۳۱۱) (عام ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء)

(۹) دربارہ بھیجنے محصول ڈاکخانہ ہمراہ فیس طلبانہ بشرح نمبر (۱۶) باب نمبر (۳۱۱) (عام ۲۷ اگست سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۰) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن ضلع بدایوں بشرح نمبر (۱۷) باب نمبر (۳۱۱) (فوجداری ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۶ء)

(۱۱) دربارہ طلبانہ مرافعہ واپسی وبیضابطگی و حکم ضمنی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۴۰) (فوجداری ۱۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء)

(۱۲) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن ریاست ہائے سنٹرل انڈیا بشرح نمبر (۱۸) باب نمبر (۳۱۱) (عام ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء)

طلبی آسامیان (۳۴۳) (۱) دربارہ طلبی آسامیان معرفت زنانی ڈیوڑھی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۹۱) (فوجداری ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۹۵ء) (۳۴۳)

(۲) جو آسامی ایک مرتبہ معرفت پولیس طلب کی جاوے اوسکی حاضری کا اطمینان کرلیا جایا کرے بار بار پولیس کو بلانے کیلئے تحریر نہ کیا جاوے (فوجداری ۱۱ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۴) درخلاف ورزی ضمانت بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۲۳۱) (فوجداری ۲۶ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۱۵) جب مقدمہ میں کسی کی ضمانت لی جاوے تو بعد تصدیق ضابطہ اوس ضمانت نامہ کی نقل محکمہ حساب میں بھیجدی جایا کرے ضامنان و آسامیان متعلقہ مقدمات صیغہ فوجداری کی کارروائی جیسے کہ ابتک ہوتی ہے بدستور ہوتی رہے اور ۹ دسمبر ۱۹۰۵ء کو صیغہ کلکٹری سے جو تجویز ہوئی ہے اوسکے موافق کارروائی بابت ضمانت اجارہ داران وملازمان مال کے ہوتی رہنا مناسب ہے (عام یکم مارچ ۱۹۰۶ء)

(۱۶) دربارہ ضمانت مقدمات سگائی بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۳۱۰) (دیوانی ۴-اپریل ۱۹۰۸ء)

(۱۷) دربارہ ضمانت ملزمان مقدمات منظوری طلب بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۹۰) (فوجداری ۷-مئی ۱۹۰۸ء)

(۲۴۰) | ضمنی احکام (۲۴۰) | (۱) نائب ناظم کی پیشی سے جو متفرق ضمنی احکام ناظم کی عدم موجودگی میں صادر کئے جاویں اون کے مرافعہ عدالت دیوانی میں پیش ہوا کریں (منی رام بنام گماشتہ ٹھکانہ سورجگدھ) (دیوانی یکم نومبر ۱۸۹۹ء)

(۲) دربارہ مرافعہ جات احکام ضمنی نائب فوجدار ونائب ناظمان بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۲۴۰) (فوجداری ۷-نومبر ۱۹۰۳ء)

(۳) جب بصیغہ واپسی یعنی مکرر یا بصیغہ بیضابطگی یا حکم ضمنی کا مرافعہ کیا جاوے تو طلبانہ کا کاغذ چار آنہ مقدمات فوجداری میں لینا واجب ہے (فوجداری ۱۹-اگست ۱۹۰۶ء)

باب (ط)

(۲۴۱) | طلاق (۲۴۱) | (۱) دربارہ مسئلہ طلاق وشہادت بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰۴) (دیوانی ۱۴ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۲۴۲) | طلبانہ (۲۴۲) | (۱) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن رلج میواڑ بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۳۱۱) (فوجداری ۵-دسمبر ۱۸۹۲ء)

(فوجداری ۳۰- اگست ۱۸۹۲ء)

(۶) ناظم جی دوسرے کے استصواب پر دربارہ ضمانت نیک چلنی جواب لکھا گیا کہ جب تک صاف ارتکاب جرم کا نہ تبلایا جاوے ضمانت نیک چلنی لینے حکم درست نہ ہوگا (فوجداری ۱۲- اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۷) دربارہ خلاف ورزی ضمانت مقدمہ سگائی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲۳) (فوجداری ۳- جولائی ۱۸۸۹ء)

(۸) دربارہ اخذ ضمانت وخلاف ورزی ضمانت بمقدمات سگائی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۱۰) (فوجداری ۸ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۹) جب کسی کو شخص ثالث کی ضمانت پر قرضہ دیا جاوے تو قرض دینے والا ضامن سے اسٹامپ مندرجہ دفعہ (۱۰) قانون اسٹامپ پر معاہدہ باضابطہ بگواہی گواہان لکھوالیا کرے اگر ضامن سے جداگانہ ایسا معاہدہ نہ لکھایا جاویگا اور بہی یا تمسک قرضہ میں ہی لکھایا جاویگا تو وہ ضمانت نا قابل قبول عدالت ہوگا (دیوانی ۵ مارچ ۱۹۰۰ء)

(۱۰) اگر تاریخ اجراء اشتہار سے ضمانت نامہ جداگانہ اسٹامپ مقررہ پر نہ لکھایا جاویگا اور بہی میں یا نوشت قرضہ پر ضمانت کی عبارت ضامنان سے لکھوائی جایا کریگی تو ایسی ناقص وخلاف ضابطہ ضمانت کی بنا پر عدالت ہائے راج سے اون کو بمقابلہ ضامنان ڈگری نہیں ملسکیگی (دیوانی ۱۹- مارچ ۱۹۰۰ء)

(۱۱) دربارہ اختیارات تحصیلداران بمقدمات خلاف ورزی ضمانت بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۳۱) (فوجداری ۱۰ جون ۱۹۰۲ء)

(۱۲) دربارہ لئے جانے ضمانت گویندگان وقیدیان اقبالی آبادشدہ علاقہ راج تجویز ہوئی کہ جب ممکن ہوا کرے ضمانت نقدی جایا کرے ایک ضامن فوت ہوجاوے تو اوسکی عوض میں دوسرا مقرر کیا جاوے اوس حالت میں کہ جب نقد ضمانت ناممکن ہو۔ (فوجداری ۱۴- اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۱۳) دربارہ تکفول کرنے جائداد ضمانت اجارہ میں بعد قرقی بابت مطالبہ ڈگریدار بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۷) (دیوانی ۳۱- مارچ ۱۹۰۴ء)

نہوا کرے (فوجداری ۲۷ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۳۳۶) **صوبہ گزار (۳۳۶)** (۱) دربارہ ایصال زر قرضہ لسنبتی صوبہ گزاران بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۲) (دیوانی ۸ جولائی ۱۸۹۸ء)

باب (ض)

(۳۳۷) **ضامن (۳۳۷)** (۱) دربارہ دینے اطلاع تاریخ پیشی سے ضامن کو بمقدمات سگائی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۱۰) (دیوانی ۱۶-اپریل ۱۸۹۹ء)

(۲) دربارہ دینے اطلاع تاریخ پیشی و دائری نظر ثانی سے ضامن کو بشرح نمبر (۱) باب (۳۰) (عام ۲۵ جون ۱۸۹۹ء)

(۳۳۸) **ضرر شدید (۳۳۸)** (۱) دربارہ دست برداری و لادعوے مدعی بمقدمات ضرر شدید بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۶۷) (فوجداری ۱۰ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۲) دربارہ راضی نامہ مدعی بمقدمات ضرر شدید بشرح نمبر (۲) باب (۲۶۷) (فوجداری ۱۵-اگست ۱۸۹۸ء)

(۳۳۹) **ضمانت (۳۳۹)** (۱) بمقدمہ کنئی رام بنام دہنا تجویز ہوئی کہ جن خاص خاص مقدمات میں مناسب معلوم ہو ضمانت مجرمان سے لیجاوے (فوجداری ۲۴ فروری ۱۸۸۴ء)

(۲) دربارہ ضمانت نیک چلنی بدمعاشان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۸۷) (فوجداری ۴ جنوری ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ ایصال زر ڈگری ضامن سے بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۹) (دیوانی ۹ جون ۱۸۸۸ء)

(۴) ضمانت نیک چلنی اون لوگوں سے طلب کی جاتی ہے جو مشہور بدمعاش ہوتے ہیں اور بارہا سزا پاتے اور گرفتار ہوتے ہیں (سرکار بنام بھورا) فوجداری ۲۴ نومبر ۱۸۹۰ء)

(۵) دربارہ تجویز کیے جانے سزائے قید بوجہ عدم ادخال ضمانت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۵)

تشریح نہیں کی کہ کس امر کی تحقیقات کی جاوے۔ کوتوال نے پانچ سات آدمیوں کے اظہار شامل کر کے مسل بھیجدی اسپر تجویز ہوئی کہ جس امر کی تحقیقات جسطرح پر کرانی منظور ہو اوس کی تشریح لکھنی چاہیئے اور جو لوگ معاملہ سے ناواقف ہوں اون کی شہادت قلمبند کرانا پولیس کا محض فضول ہے آیندہ کے لئے کوتوالی و فوجداری کو ہدایت کی جاوے (فوجداری ۲۲ ستمبر ۱۸۸۸ء)

(۲) دربارہ شہادت چھپانیدگی سمن بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۱۱) (فوجداری ۲۲ فروری ۱۸۹۳ء)

(۳) دربارہ نہ کافی ہونے ایک شہادت بنابر اثبات جرم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۲) (فوجداری ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء)

(۴) دربارہ شہادت سماعی بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۵ فروری ۱۸۹۵ء)

(۵) دربارہ شہادت مقدمات طلاق بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۴) (دیوانی ۱۳ ستمبر ۱۸۹۶ء)

شیخاواٹی (۳۴۳) (۱) دربارہ رجسٹری خطوط متعلقہ جائداد پنچپانہ علاقہ شیخاواٹی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱۸) (دیوانی ۳ جنوری ۱۸۹۱ء) (۳۴۳)

(۲) دربارہ سماعت مقدمات حقیت باشندگان پنچپانہ علاقہ شیخاواٹی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۱۸) (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۸۹۳ء)

(۳) دربارہ مستثنیٰ ہونے از حاضری عدالت چھٹ بھیا ٹھکانہ جات علاقہ شیخاواٹی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۰۳) (فوجداری ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء)

شیر مارنا (۳۴۴) (۱) شیر مارنے کے مقدمات زیر دفعہ (۳۱) قایم ہو کر صیغہ فوجداری سے تجویز ہوا کرے (سرکار بنام دولا وغیرہ) (فوجداری ۸ فروری ۱۸۹۸ء) (۳۴۴)

باب (ص)

صاحب کا لفظ (۳۴۵) (۱) سرکاری کاغذات یا تجویز میں صاحب کا لفظ استعمال (۳۴۵)

رقم زائد کی رسوم بھی اپیلانٹ کے ذمہ واجب ہوگی (دیوانی یکم مارچ ۱۸۹۸ء)

(۲) دربارہ داخل ہونے زرثمن بمقدمات شفع ہمراہ بیان دعوے بشرح (۲) باب (۱۰۴) (دیوانی یکم اگست ۱۹۰۱ء)

(۳) دربارہ واپسی بیان دعوے شفع جسکے ساتھہ زرثمن داخل کیا جاوے بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۰۴) (دیوانی ۶ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۴) دربارہ پیروی واجرائے ڈگری خرچہ مقدمات شفع بشرح نمبر (۱۹) باب نمبر (۲۲۹) (دیوانی ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

(۳۲۹) **شکارخانہ (۳۲۹)** (۱) دربارہ تحریر شکارخانہ متعلق معاملات جنگلات بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۸۴) (فوجداری ۲۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳۳۰) **شکایت ملازمان و مجوزین (۳۳۰)** (۱) دربارہ نہ قایم کئے جانے مقدمہ نسبت شکایت کنندہ بلا منظوری محکمہ عالیہ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۳۱- اگست ۱۸۹۲ء)

(۲) دربارہ سزائے مجوزہ نسبت مختارکار بجرم شکایت دروغ منالال سررشتہ دار بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۱۳ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ اثر سکوت چارہ جوئی بابت شکایت کنندہ بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۲۶ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ انتقال مقدمات بربنا شکایت مجوز بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۲) (فوجداری ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء)

(۳۳۱) **شناخت ملزمان بذریعہ چھاپ انگشت (۳۳۱)** (۱) دربارہ کارروائی شناخت ملزمان بذریعہ چھاپ انگشت تجویز ہوئی کہ جب ملزمان کی نسبت قید کی تجویز کی جاوے تو اون کے قید کے وارنٹ کے ساتھہ ایک نقشہ سزایابی کا بھی حسب تحریر سپرنٹنڈنٹ جیل بھیجدیا جایا کرے (فوجداری ۷ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۳۳۲) **شہادت (۳۳۲)** (۱) الہی بخش مدعی کا مقدمہ بعد تحقیقات مع ملزمان کے کوتوالی سے فوجداری میں آیا فوجدار جی نے اوسکو واپس بھیجکر لکھا کہ موقع پر تحقیقات کرکے بھیجو- اس امر کی

مختار مدعا علیہ کی طرف سے نقص قانونی تبلایا جاتا ہے پس یہ دعوے قابل سماعت ہے یا نہیں آیا تجویز ہوئی کہ جب دعوے کسی مدعی نے دائر کیا ہے تو فریقین سے حسب ضابطہ ثبوت و تردید لیکر تجویز کرنی چاہیئے اور حصہ داران کو بھی مطلع کر دیا جاوے تو کوئی ہرج نہیں (دیوانی یکم ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ شرکت مال مسروقہ بشرح نمبر(۱۳) باب نمبر(۲۲۶) (فوجداری ۲۸ جون ۱۸۹۸ء)

(۳) بمقدمہ جمنا لال بنام رامدیال تجویز ہوئی کہ جب دو شخصوں کے نام کا ایک کھاتہ ہے تو نالش ایک ہی نمبر پر دائر ہونی چاہیئے البتہ فیصلہ کے وقت بموجب ہدایت تشریح مطالبہ ڈگری مدیون کر دی جاوے ایک کھاتہ کی دو نمبر پر نالش دائر ہونا خلاف ضابطہ ہے (دیوانی ۷- مارچ ۱۹۰۳ء)

شرعیت (۳۲۷) (۱) بمقدمہ پنے خاں بنام کاو بیگ سرداران اپیل نے لکھا کہ جرم قانونًا مدعا علیہ کی نسبت عاید نہیں ہوتا اس فقرہ کا مضمون مفصل طور پر لکھا ویں کہ اس قسم کے مقدمات میں تجویز کی جاوے یا نہیں برآں جواب لکھا گیا کہ جن مقدمات متعلقہ مسلمانان میں جرم قانونی و شرعی سے کچھ بھی ثابت نہ ہو اوس مدعا علیہ کو سزا ہونا واجب ہوا کرتا ہے وہ ہی جواب اس مقدمہ کا ہے کہ مدعا علیہ پر نہ جرم قانونی ثابت ہے نہ شرعی لہذا ایسے مقدمات میں تجویز سزا النسبت مدعا علیہ نہیں ہوتی اور جن مقدمات میں جرم شرعی تو ثابت ہو لیکن قانون مجریہ کی رو سے وہ فعل قابل جرم نہ سمجھا جاتا ہو اوسکی تجویز موافق عملدرآمد و قوانین راج کے ہونی چاہیئے کہ جرم کی سزا موافق قوانین مجریہ کے راج میں ہوتی ہے نہ موافق شرع کے (فوجداری ۲۹- اکتوبر ۱۸۹۶ء) (۳۲۷)

شفع (۳۲۸) (۱) بمقدمہ چمن لال وغیرہ بنام کشن لال وغیرہ عذر داری بسبب حق شفع تجویز ہوئی کہ تکلیف اپیلانٹ کی بابت بھی عذر کر لیا گیا ہے بظاہر مشتری ہندو دہرم ہے جینیوں میں رہنا داخل عیب نہیں ہے حسب تحریر عمارت دعوے حق شفع کا مبلغ لعہ کی رسوم پر سماعت کیا جاوے مگر یہ اجازت واسطے سماعت نالش حق شفع کے دیجاتی ہے کیونکہ اکثر بلحاظ موقع و ضرورت مکانات کی قیمت تخمینہ پر منحصر نہیں ہوتی ہے بلکہ بہت بڑھ جایا کرتی ہے پس اگر اس مکان کی قیمت بلحاظ موقع وغیرہ تحقیقات سے زیادہ ثابت ہوگی تو پھر باقیماندہ (۳۲۸)

دینا پایا جاوے تو مدعیہ کو دوسرا مکان دلوایا جاوے اور عورت اگر اپنے باپ کے گھر رہنا چاہے تو اوسکو اختیار ہے اور نان و پارچہ کے دو روپیہ ماہوار لیتی رہے (دیوانی ۲۵ فروری ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ امتناع شادی ثانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۷) (دیوانی ۸ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳۲۱) **شامی (۳۲۱)** (۱) دربارہ کرنے چیلہ اطفال نابالغ کو بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۴۲) (فوجداری ۹-اپریل ۱۸۹۸ء)

(۲) دربارہ حصول سرٹفکیٹ گورو خود بنابر ایصال زر ڈگری بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۴۲) (دیوانی ۲۵ مئی ۱۸۹۹ء)

(۳۲۲) **شاہ پورہ (۳۲۲)** (۱) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ شاہ پورہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴) (دیوانی ۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ جرایم پیشہ علاقہ شاہ پورہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۹۸) (فوجداری ۱۹ جون ۱۹۰۱ء)

(۳۲۳) **شتر سوار (۳۲۳)** (۱) دربارہ قواعد تقرری شتر سواران و رسالداران (فوجداری

(۳۲۴) **شحنہ کی نالش (۳۲۴)** (۱) دربارہ نالش نقصان منجانب شحنہ دیہہ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۹) (فوجداری ۵ جون ۱۸۹۷ء)

(۳۲۵) **شراب (۳۲۵)** (۱) ناظم جی سانبھر نے بنابر انتظام شراب خوری محکمہ فوجداری کو لکھا کہ - فوجداری نے تجویز کی کہ ایسا امتناعی حکم خاص کسی ایک مقام کے واسطے جاری ہونا ٹھیک نہیں ہے البتہ جو شخص شراب پیکر شارع عام پر آکر باعث تکلیف رعایا ہوا وسکو بموجب دفعہ (۱۳۷) فہرست جرایم سزا دینے سے انسداد ہو سکتا ہے سرداران اپیل نے اس تجویز فوجداری سے اتفاق کرکے کاغذات محکمہ عالیہ میں بھیجے - برآں حکم ہوا کہ تجویز فوجداری متفقہ سرداران اپیل درست ہے (فوجداری یکم جون ۱۸۹۷ء)

(۲) بلا اجازت سرکار بھٹی آبکاری جاری کرنے کے مقدمات بصیغہ فوجداری دائر ہوا کریں (فوجداری ۲۵ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۳۲۶) **شرکت حصہ داران و ملزمان (۳۲۶)** (۱) بمقدمہ شیونا تھہ سنگہ وغیرہ بنام محمد عبدالکریم خاں وغیرہ ناظم جی شیخاواٹی نے استصواب کیا کہ منجملہ شرکا کے دو حصہ دار شامل دعوے نہیں ہیں اور

(۱۶ دسمبر ۱۹۰۸ء)

سیکر (۳۱۹) | (۱) درباره انتظام بدمعاشان بموجب دفعہ (۱۶) تجویز کمیٹی اجمیر بشرح نمبر (۳) (۳۱۹)
باب نمبر (۸۷) (فوجداری ۱۵ جون ۱۸۹۳ء)

(۲) درباره ممانعت دست اندازی بمقدمات سرقہ جنمیں مدعی دوسری جگہ کے باشندہ ہوں بشرح نمبر (۲۱) باب نمبر (۱۷۳) (فوجداری ۱۵ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳) درباره کارروائی سراغ متعلق تھانہ سیکر بشرح نمبر (۲۲۳) باب نمبر (۱۷۱) (فوجداری ۲۵- نومبر ۱۹۰۶ء)

باب (ش)

شادی (۳۲۰) | (۱) درباره ہوجانے شادی دختر متنازعہ بعد ضمانت بمقدمہ سگائی بشرح نمبر (۱) (۳۲۰)
باب نمبر (۲۳۱) (دیوانی ۳- جولائی ۱۸۸۹ء)

(۲) بمقدمہ گلاب بنام کشن چندر دعوے امتناع شادی ثانی تجویز ہوئی کہ ایسی صورت کے مقدمہ میں نہ راج اجازت دیسکتا ہے نہ ممانعت کرسکتا ہے یہ معاملہ قوم اور پنچان ذات و اہل برادری سے متعلق ہے مدعیہ جو عدالت سے ڈگری چاہتی ہے یہ نہیں ہوسکتا دعوے ڈسمس کیا جاوے (دیوانی ۱۴- اپریل ۱۸۹۰ء)

(۳) درباره ترتیب ہدایت اجراء ڈگریات کرادئے جانے شادی تجویز ہوئی کہ جو عملدرآمد اسبارہ میں جاری رہے وہ کافی ہے کسی جدید قاعدہ کے اجراء کرنے کی ضرورت نہیں ہے (دیوانی یکم اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۴) مسماۃ موتی نے اپنے شوہر کی نسبت امتناع شادی ثانی کا دعوے کیا چنانچہ دعوے مذکور تو خارج ہوا مگر باثبات رنجش باہمی تجویز ہوئی کہ مدعیہ اپنے شوہر کی نگرانی میں اوسکے مکان کے اندر علیحدہ رہے اور مدعا علیہ اوسکو مکان برائے سکونت بتلاوے اور چار روپیہ ماہوار دو ماہ پیشگی اوسکے دینے کے لئے بقاعدہ بچت عدالت دیوانی میں جمع کراتا رہے اگر اپنے مکان میں نہ رکھے یا اوسکو تکلیف

ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے حساب سے سود دلانا تجویز کیا۔ بابو ایشا نچندر جی مکرجی نے رائے دی کہ جو معاہدات عملدر آمد و قانون کے خلاف ہوں وہ عدالت سے قابل نفاذ قرار نہیں پا سکتے عملدر آمد عدالت ہائے راج کا یہ ہے کہ ایک روپیہ فیصدی سے زائد سود نہ دلایا جاوے اور دو چند رقم سے زائد نہ لگایا جاوے اسپر تجویز ہوئی کہ حسب رائے بابو ایشا نچندر جی مکرجی ایک روپیہ سیکڑہ ہی سود دلایا جاوے اوسکے خلاف نظائر قابل لحاظ نہیں ہوسکتی ہیں (دیوانی ۸-نومبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶) بمقدمہ گنیش لال نیب بنام جمنا لال تجویز ہوئی کہ یہاں کے عمل کے موافق سود ڈگری پر نہیں دلوایا جاتا عملدر آمد کے موافق تجویز کی جاوے (دیوانی ۴ فروری سنہ ۱۹۰۲ء)

(۷) بمقدمہ دیال بخش بنام شنکر لال دعوے قیمت غلہ گھوگھری تجویز ہوئی کہ اصل مطالبہ کو علیحدہ رکھکر صرف اوسکے سود یعنی گھوگھری کی نالش کی گئی ہے سو محض سود کی نالش قابل سماعت نہیں ہے مدعی کو اصل و سود کی نالش دائر کرنا چاہئے۔ (دیوانی ۳-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

(۸) بمقدمہ عیدو بنام سورج مل تجویز ہوئی کہ اگر مدعا علیہ عذر بھی نہ کرے اور سود فیصدی ایک روپیہ سے زیادہ لگایا جاوے تو عدالت ابتدائی یا مرافعہ سے خاص طور پر توجہ ہوکر سود کم کردیا جاوے اور حسب عملدر آمد فیصدی ایک روپیہ کے حساب سے دلایا جاوے (دیوانی ۲۳ جون سنہ ۱۹۰۲ء)

(۳۱۸) **سودہ افیون و بارش و پھاٹکہ روزمرہ (۳۱۸)** (۱) باجرا اشتہار سودہ بارش وغیرہ قمار بازی کی سخت ممانعت کی جاتی ہے اگر اب بھی لوگ اپنی عادت سے باز نہ آئیں گے تو بموجب ضابطہ کے گرفتار کئے جاینگے اور اون کی گرفتاری کے واسطے پولیس و محکمہ خبر کو نگرانی کے واسطے لکھا جاویگا (فوجداری ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۸۸ء)

(۲) دربارہ نالش سودہ پھاٹکہ افیون بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۶) (دیوانی ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء)

(۳) دربارہ نالشات سودہ افیون بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۶) (دیوانی ۱۱-دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۴) دربارہ سزائے سودہ افیون بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۶) (فوجداری ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۱ء)

(۵) دربارہ سماعت نالشات سودہ افیون بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۳۶) (دیوانی ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

(۶) دربارہ ممانعت سودہ بارش برائے بیرونجات بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۸۹) (فوجداری

وغیرہ تعمیل میں فریب کرے تو اوسکی نسبت باضابطہ مقدمہ قایم کرکے تجویز کی جاوے (فوجداری ۱۲ ستمبر ۱۹۰۳ء)

سود (۳۱۷) (۱) دربارہ تقرر قاعدہ سود بمقدمات اجرا ڈگری تجویز ہوئی کہ اسباب میں جو عملدرآمد (۳۱۷) ہمیشہ سے چلا آتا ہے وہ بدستور رہنا مناسب ہے (دیوانی ۲۹ مئی ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ رجسٹری اون تمسکات کے جنمیں سود کی بابت خلاف منشاء قانون شرائط درج ہوں بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۷) (دیوانی ۷-۱ اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۳) بمقدمہ دہنالال بنام جوہری لال اجرا ڈگری تجویز ہوئی کہ فریقین کے معاہدہ جائز کے خلاف عدالت کا تجویز کرنا اگرچہ نامناسب ہے لیکن درصورتیکہ جائداد نیلام ہونے میں مدیون کی جلا وطنی ہے اور مدیون قسط منقضیہ کا سود بھی دینے پر رضامند ہے اور زر سود پیش کر دیا ہے تو مدعی کا کوئی نقصان نہیں ہے زر قسط و سود مدعیکو دلایا جاوے (دیوانی ۱۱-نومبر ۱۸۹۶ء)

(۴) ناظم جی سوائی جے پور نے لکھا کہ یہاں عملدرآمد یہ دیکھا جاتا ہے کہ عموماً دو روپیہ سیکڑہ کا سود باہم داین و مدیون کے قرار پاتا ہے اور عرصہ کثیر تک وہ لین دین مقبولہ جاری ہوکر چھٹے مہینے بیاج کی رقم بھی شامل اصل رقم کے ہوتی رہتی ہے پھر جو نالشات دائر ہوتی ہیں اون میں بھی دو روپیہ سیکڑہ ہی تجوڑا جاتا ہے اور ڈگریات اسیقدر سود کے حساب سے دیجاتی ہیں مگر خاص شہر جینور میں بمحکمات منصفی و عدالت یہ عملدرآمد دیکھا گیا ہے اور جاری ہے کہ فریقین میں خواہ وہ ڈیڑہ روپیہ خواہ دو روپیہ فیصدی یا زیادہ کا قرارداد ہو مگر عدالت سے وقت صدور ڈگری ایک روپیہ سیکڑہ کا بیاج دلایا جاتا ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ فریقین اپنے طور پر خواہ کچھ ہی برتاؤ رکھیں مگر سرکار سے اون کا ناجائز برتاؤ قایم نہیں رہنا چاہئے۔ چونکہ بطور خود یہاں کے عملدرآمد کو بلا حصول منظوری بند کرنا مناسب نہیں خیال کیا جاتا لہذا بعد منظوری اطلاع بھجوائی جاوے بر آن جواب لکھا گیا کہ جسطرح عملدرآمد ہے رہنے دو (دیوانی ۵ جنوری ۱۸۹۸ء)

(۴/۱) دربارہ سود قیمت جنس لسبتی جاگیرداران بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۳۰ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۵) بمقدمہ رام داس بنام گماشتہ مہنت بہاری داس جی سرداران اپیل نے بموجب معاہدہ

(۱۵) یہ رجسٹر ہر ششماہی پر کوتوالی میں اور آخر سال پر فوجداری میں بنا بر بلا لحاظ لائسنس داران کو پیش کرنا ہوگا اور اختتام سال پر ایک نقل اسکی فوجداری میں داخل کی جاویگی۔

(۱۶) اگر کسی لائسنس دار کا خلاف قواعد ہذا کارروائی کرنا ظاہر و ثابت ہوگا تو وہ علاوہ ضبطی سنکھیا موجودہ دوکان مستوجب ضبطی ضمانت مندرجہ صدر قرار پائیگا اور آئندہ لائسنس نہیں دیا جائیگا۔

(۱۷) بلا لائسنس کے اور کسی شخص کا سنکھیا فروخت کرنا ظاہر و ثابت ہوگا تو وہ زیر دفعہ ۳۱ فہرست جرائم مستوجب تدارک قرار پائیگا۔ اور جو سنکھیا اوسکے پاس برآمد ہوگا وہ ضبط کیا جائیگا۔

(۱۸) کوتوال اور ہر دو نائبان کوتوالی کو ان قواعد کی تعمیل اور رجسٹروں کی تکمیل و فروختگی سنکھیا کی نگرانی وقتاً فوقتاً کرنی ہوگی۔

(۱۹) لائسنس ہر سال دیا جائیگا اور فیس لائسنس کی سالانہ ۵ مقرر ہوگی جو قبل از حصول لائسنس ہمراہ درخواست درخواست دہندہ کو فوجداری میں داخل کرنی ہوگی۔

(۲۰) قواعد مندرجہ صدر کی تعمیل مفصلات کے قصبات میں جنکی آبادی پانچ ہزار آدمیوں سے زیادہ ہے کی جاویگی اور وہاں لائسنس نظامتوں سے دیا جاویگا اور فیس لائسنس کی صرف ایک روپیہ سالانہ لی جاویگی اور جو نگرانی و اجراء لائسنس کی کارروائی شہر کے لئے فوجداری سے تعلق رکھی گئی ہے بیرونجات میں متعلق نظامت رہیگی اور جو انتظام کوتوالی کے تعلق رکھا گیا ہے تھانوں کے تعلق سمجھا جائیگا نفاذ اسکا شروع جنوری ۱۹۰۷ء سے ہوگا۔ (فوجداری ۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۳۱۵) **سنگین مقدمات (۳۱۵)** (۱) دربارہ تحقیقات مقدمات سنگین بشرح نمبر (۴) باب نمبر ۱۳۴) (فوجداری ۲۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۳۱۶) **سواران (۳۱۶)** (۱) دربارہ انتظام غیر حاضری سواران متعینہ تھانہ جات بشرح نمبر (۶) باب نمبر ۱۳۱) (فوجداری ۲۲۔ اگست ۱۹۰۱ء)

(۲) دربارہ شکایت عدم تعمیل سواران متعینہ تھانہ امیر نظامت سوائی جے پور کو لکھا گیا کہ اگر کوئی سوا

کرنیکی اجازت کا لائسنس اوسکو دیا جائیگا۔

(۴) بروقت دینے لائسنس کے درخواست دہندہ سے ضمانت تعدادی ما؍ روپیہ کی اس غرض سے کہ بموجب ان قواعد کے کاربند رہے لی جاویگی۔

(۵) ہر لائسنس داران کی ایک فہرست مع ولدیت و قومیت وسکونت وپتہ دوکان ونام ضامن محکمہ فوجداری وکوتوالی میں مرتب رہا کریگی۔

(۶) ہر لائسنس دار اپنی دوکان پر دس سیر مقدار سے زیادہ سنکھیا نہ رکھ سکیگا۔

(۷) جو شخص ادویات وغیرہ کے استعمال کے لئے سنکھیا خریدے تو لائسنس دار بہ لحاظ عدم ضرورت کا اطمینان کرکے معتبری لیکر پانچ تولہ کی مقدار تک اوسکو سنکھیا فروخت کر سکیگا۔

(۸) اگر کسی مقدار مندرجہ صدر سے زیادہ کی ضرورت ہو تو اوسکو بوجوہ ضرورت درخواست خریداری کوتوالی میں پیش کرنی ہوگی اور اپنی معتبری کسی شخص معتبر سے روبرو کوتوال ولانی پڑیگی۔

(۹) اگر کسی محکمہ راج میں مثل فیل خانہ آتش شکارخانہ ٹرانسپورٹ کور باغ ماجیصاحبہ وغیرہ میں خرید سنکھیا کی ضرورت ہوگی تو اون محکمات کی تحریرات پر کوتوالی سے اجازت خریداری کا پاس دیا جاویگا۔

(۱۰) پاس خریداری سنکھیا کے مطبوعہ کتاب مجلد میں حسب نمونہ منسلکہ رہینگے اور ایک پرت کتاب میں رکھی جا کر پرت ثانی حوالہ درخواست دہندہ کی جائیگی۔

(۱۱) اس پاس کے ذریعہ سے دو ہفتہ تک خریداران مقدار مندرجۂ پاس لائسنس دار سے خرید سکینگے اور بعد میعاد معینہ یہ پاس بیکار ہو جاوینگے۔

(۱۲) ہر لائسنس دار کو فرض ہوگا کہ ایک رجسٹر مجلد جسپر ورق داغ ہوں رکھے اور اوس رجسٹر کے ہر صفحہ پر مہر کوتوالی لگا دیجاویگی۔

(۱۳) اس رجسٹر میں ایک طرف آمد سنکھیا کی مقدار مع نام جس سے خرید اگیا اور تاریخ بیچک درج کی جائیگی اور دوسری طرف بقید تاریخ فروختگی کا حال مندرج ہوگا جسکا نمونہ منسلک قواعد ہذا کیا گیا ہے

(۱۴) اس رجسٹر کی خانہ پری ناگری میں خوشخط کیجاویگی۔

نیگاوانر بائی	کامدار
دیواس کلاں	سپرنٹنڈنٹ
علی راجپور	دیوان اور سول جج
اورچھا	مدار المہام
گرولی	کامدار
بہت	ایضاً
جیگنی	ایضاً
بیری	ایضاً

(عام ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۳۱۲) سن (۳۱۲) (۱) دربارہ نہ ڈالنے سن چاہات میں بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۹۶) (فوجداری ۶ فروری سنہ ۱۹۰۲ء)

(۲) دربارہ ممانعت گلانے سن چاہات میں ڈالکر بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۹۶) (فوجداری ۱۳-اگست سنہ ۱۹۰۳ء)

(۳۱۳) سنبھال روکڑ (۳۱۳) (۱) دربارہ سنبھال روکڑ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۸۰) (عام ۲ مارچ

(۲) حسب شرح نمبر(۱۹) باب نمبر(۲۸۰) (عام ۱۳- نومبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۳۱۴) سنٹرل انڈیا (۳۱۴) (۱) دربارہ ممانعت بھیجنے طلبانہ تعمیل سمن وخط کتابت بنام افسران ریاستہائے سنٹرل انڈیا بشرح نمبر(۱۶) باب نمبر(۳۱۱) (عام ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء)

۳۱۴/۲ سنکھیا (۳۱۴) (۱) کوئی شخص بلا حصول لائسنس کارروائی فروختگی سنکھیا شہر جیپور میں نہیں کرسکیگا۔

(۲) جو شخص فروختگی سنکھیا کا لائسنس لینا چاہے اوسکو لازم ہوگا کہ اپنی درخواست عدالت فوجداری میں سالانہ ۱۵-اگست سے پہلے مع فیس مقررہ پیش کرے اور امسال ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۷ء سے پہلے۔

(۳) اگر درخواست دہندہ لائسنس دئے جانیکے قابل سمجھا جائیگا تو شروع سال سے سنکھیا فروخت

کوٹھی	دیوان
وہار	چیف جج
پنا	دیوان
بیجوار	ایضاً
باونی	کامدار
دُہروائی	ایضاً
ٹوری فتحپور	ایضاً
بھوپال	مدارالمہام
نرسنگ گڈھ	سپرنٹنڈنٹ
جاورہ	چیف جج ریاست
سیتامئو	جج سیتامئو
پیپلوده	مجسٹریٹ ریاست
ناگود	دیوان
میہر	ایضاً
سوہاول	ایضاً
یاروانی	چیف جج
جھابنا	دیوان
جوبت	سپرنٹنڈنٹ
دیواس خورد	ڈسٹرکٹ جج
سریلا	کامدار
گوری ہر	ایضاً
سمدھر	ایضاً
لگھاسی	ایضاً

(۱۶) جب طلبانہ کے لئے دور وپیہ بھیجے جاویں تو اون کے ساتھ ایک آنہ فیس کا بوجہ تبدیل ہوجانے قانون ڈاکخانہ انگریزی کے بھیجا جایا کرے (عام ۲۷- اگست ۱۹۰۵ء)

(۱۷) دربارہ فیس طلبانہ سمن ضلع بدایوں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۸۶) (فوجداری ۲۶ جون ۱۹۰۶ء)

(۱۸) سنٹرل انڈیا کی ریاست ہائے مندرجۂ ذیل سے تعمیل و نوٹس صیغہ فوجداری و دیوانی کا بلا ادائے خرچہ انجام دیا جانا اور افسران مندرجہ ذیل کے نام بنا بر کارروائی تعمیل خط و کتابت ہونا بالتوسط رزیڈنسی قرار پایا ہے پس ریاست ہائے ذیل میں جو سمن بھیجے جانے ضروری ہوں وہ محکمہ عالیہ کونسل صیغہ علاقہ غیر میں موصول ہوتے رہیں محکمہ عالیہ سے اوس افسر کے پاس جسکے نام وہ سمن ہوگا بھیجدیا جایا کریگا اور ریاست ذیل سے تحریرات متعلقہ سمن و نوٹس ہائے مقدمات مذکور الصدر بنام سکرٹری جی کونسل آتے رہنے کے لئے محکمہ رزیڈنسی کو لکھدیا گیا ہے۔

نام ریاست	نام افسر
دتیا	دیوان
چرکھاری	ایضاً
چھتر پور	ایضاً
عجب گڈھ	ایضاً
بیجنا	کامدار
علی پورہ	جاگیردار یا چیف اورچھا
راج گڈھ	دیوان
خلیجی پور	ایضاً
رتلام	سارنیا یا دھنیش ریاست
سیلانہ	ایضاً
ریواں	جوڈیشل کمشنر ریاست
بارونڈہا	دیوان

فروری ۱۸۹۳ء)

(۴) بموجب ہدایت نمبری ۹ ۱۸۸۷ء سمن ہائے مجریہ محکمۂ اپیل وفوجداری و عدالت کی تعمیل معرفت تھانہ داران و تحصیلداران کے ہوا کرے (فوجداری ۷ - اگست ۱۸۹۳ء)

(۵) درباره فیس طلبانه سمن علاقہ غیر بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۲۲۶) (دیوانی ۷ - جولائی ۱۸۹۶ء)

(۶) درباره نہ بھیجنے طلبانہ بنابر تعمیل سمن ریاست ٹونک بوندی میواڑ کوٹہ جھالاواڑ شاہ پورہ ضلع اجمیر میں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶) (دیوانی ۱۲ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۷) جب مدعا علیہ مفقود الخبر اور زرپوشش ہو اور تعمیل سمن کی اوسپر نہ ہو سکے تو اوسکے رشتہ دار کو سمن دیکر اطلاع عیابی کرائی جایا کرے اور اگر کوئی رشتہ دار بھی نہ ہو یا سمن نہ لے تو اوسکے گھر پر بگواہی اہل محلہ چسپاں ہوا کرے (دیوانی ۲۷ جنوری ۱۸۹۷ء)

(۸) درباره تعمیل سمن حیدرآباد بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۱۹) (عام ۱۱ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۹) درباره تعمیل سمن نسبتی ملازمان متعلقہ دیوانی مال بشرح نمبر (۲۱) باب نمبر (۴۸۵) (عام ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۱۰) درباره نہ بھیجنے فیس طلبانہ ہمراہ سمن بعلاقہ سرکار انگریزی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۶۳) (فوجداری ۲۶ جون ۱۹۰۲ء)

(۱۱) درباره ممانعت بھیجنے ٹکٹ ہمراہ سمن و بند سوال بعلاقہ سرکار انگریزی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۶۳) (دیوانی یکم دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۱۲) جو سمن علاقہ غیر میں تعمیل کے لئے بھیجے جاویں وہ محکمات ماتحت سے اردو میں مرتب ہوکر آیا کریں اور محکمہ عالیہ دفتر صیغہ علاقہ غیر سے فارم بخط انگریزی مکمل ہوکر جاری ہوتے رہیں (عام ۸ - مارچ ۱۹۰۳ء)

(۱۳) درباب فیس طلبانہ سمن علاقہ بیکانیر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۱۰) (عام ۱۶ - مارچ ۱۹۰۳ء)

(۱۴) ریاست کشنگڈھ میں سمنوں کے ساتھ فیس طلبانہ نہ بھیجی جاوے (عام ۱۴ مئی ۱۹۰۳ء)

(۱۵) درباره فیس طلبانہ سمن علاقہ الور بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۴۵) (عام ۲۹ ستمبر ۱۹۰۴ء)

(۳) مقدمات سگائی میں جب ضمانت لی جاوے تو حاکم اپنے حکم میں اسباب کی تشریح کردے کہ کس قسم کی کس کس بات کے واسطے کس فریق کو ضمانت داخل کرنی ہے اور بصورت عدم ایفائے شرائط کے اوسکا تاوان بھی بتعداد زر درج کرنا واجب ہے اور جب ضمانت نامہ مرتب ہوکر پیش ہو تب حاکم اچھی طرح بمقابلہ اپنے حکم کے پرتال کریوے کہ آیا اوسکے موافق ٹھیک ٹھیک لکھا گیا ہے یا کوئی امر کم و بیش ہو گیا ہے۔ تیسرے ضمانت نامہ میں یہ بھی اقرار درج ہونا چاہیئے کہ ضامن کس عرصہ تک ذمہ دار شرائط مندرجہ ضمانت کا ہے اور ضمانت نامہ میں تعداد عرصہ یہ درج ہونی چاہیئے کہ تا ناطق ہونے فیصلہ کے ذمہ دار رہوں گا چوتھے زر تاوان مندرجہ حکم درج ضمانت نامہ ہو جانا چاہیئے اور یہ شرط بھی درج ہونا چاہیئے کہ اگر ضامن کی سازش سے خلاف ورزی شرائط ضمانت کی ثابت ہوگی تو علاوہ تاوان مندرجہ ضمانت کے وہ بجرم عدول حکمی جداگانہ سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔ پانچویں بروقت لئے جانے ضمانت کے فریقین کی حیثیت پر لحاظ ہوکر تجویز تاوان کی کرنی چاہیئے چھٹے جو شرائط متعلق مقدمہ ضامن کے ساتھ کی جانی عدالت کے نزدیک مناسب ہوں وہ سب مشرح اور صاف طور پر درج کرنا چاہیئے مع نمونہ فارم ضمانت نامہ (دیوانی ۸ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۴) مقدمات سگائی میں جب متنازعہ دختر کی ضمانت بابت نہ کرنے شادی کے ہو جاوے تو تاریخ پیشی مقررہ سے ضامن کو بھی اطلاع دیجایا کرے (دیوانی ۱۶- اپریل ۱۸۹۹ء)

(۵) بمقدمہ نانگا بنام جمنا دعوے سگائی دختر متنازعہ کی ضمانت اس اقرار سے لی گئی کہ جب تک مقدمہ کا فیصلہ ہوکر ناطق نہ ہوگا شادی نہ ہوگی چنانچہ مقدمہ بحق مدعی فیصل ہوکر ناطق ہوگیا اور ضامن دختر کہیں چلا گیا مدعی نے درخواست دی کہ دوسری ضمانت لی جاوے تجویز ہوئی کہ مدعی کو ڈگری ملکر ناطق بھی ہوچکی ہے اگر مدعاعلیہا ڈگری کے خلاف دختر منسوبہ کی شادی دوسری جگہ کر دیگی تو بپاداش خلاف ورزی کیفر کردار کو پہونچے گی ضامن کی ضمانت تا ناطق ہونے فیصلہ کے تھی وہ ناطق ہوگیا اور ضامن کا پتہ نہیں تو اب دوبارہ ضمانت لینے کی ضرورت نہیں ہے (دیوانی ۴ اپریل ۱۹۰۱ء)

(۳۱۱) سمن (۳۱۱) (۱) دربارہ تعمیل سمن حیدرآباد دیکھو شرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۹) (عام ۸ جنوری ۱۸۹۰ء)

(۲) راج میواڑ میں سمنوں کے ساتھ فیس نہ بھیجی جایا کرے (فوجداری ۵ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۳) دربارہ کرانے گواہی بروقت چپاپنید کی سمن دیکھو شرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹۹) (فوجداری ۲۲

سفر خرچ ملازمان (۳۰۷) (۱) بمقدمہ دہونکل سنگہ بنام چہاجو لال مسل بنابر تحقیقات موقع (۳۰۷) نظامت دو سہ بین بھیجی گئی ناظم جی نے لکھا کہ محکمہ عالیہ کا حکم ہے کہ جہاں کے حکم سے کسی موقع کی تحقیقات کو جایا کرو وہاں خرچہ ملنے درخواست کیا کرو سو اس موقع پر جانیکا خرچہ کہاں سے ملیگا بران جواب لکھا گیا کہ معمولی سفر خرچ بصورت ہونے مقدمہ عدالت کے فیصلہ عدالتین سے ملجائیگا۔ (دیوانی ۲۶ جنوری ۱۸۸۹ء)

سکوت چارہ جوئی (۳۰۸) (۱) دربارہ سکوت چارہ جوئی نسبت اوس حکم کے جو منظوری بالادست (۳۰۸) سے مشروط ہو بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۱۹۳) (فوجداری ۲۸ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۲) بمقدمہ امین بنام واصل محمد تجویز ہوئی کہ بالغہ عورت برضامندی کسی مرد کے ساتھ چلی جاوے خصوصاً نکاح کرنیکی غرض سے تو جرم نہیں ہے اور بابت زیور نہ تو ثبوت گزرا نہ اپیلانٹ نے تجویز اخراج مصدورہ نظامت کا مرافعہ کیا بلکہ اوسکو تسلیم کرلیا (فوجداری ۱۹ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ تاثیر سکوت چارہ جوئی متعلق تجویز یا حکم مقدمہ متفرق بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۶۵) (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۰ء)

(۴) دربارہ سکوت چارہ جوئی ہنگام اجراء اشتہارات خط چھپی و نہ زائل ہونے حقوق مالکانہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۵۹) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۹۰۲ء)

سکہ قلب (۳۰۹) (۱) دربارہ سزا سکہ قلب بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۸۰) (فوجداری ۱۸- (۳۰۹) ستمبر ۱۸۹۵ء)

سگائی (۳۱۰) (۱) ماتحت سے دعوے سگائی حسب ہدایت محکمہ عالیہ مجریہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۸۵ء دیگر (۳۱۰) ثبوت مدخلہ مدعی کو ناقابل التفات قرار دیکر خارج کیا گیا تجویز ہوئی کہ ہدایت مذکور میں یہ بات قرار نہیں دی گئی ہے کہ بصورت نہ تحریر ہونے نوشت کے باوجود موجودگی دیگر ثبوت کے دعوے سگائی کی عدالت میں سماعت ہی نہیں کی جاویگی اسمقدمہ میں از روے بیان گواہان و پنچان محض سگائی ہونا ثابت ہے لہذا دعوے ڈگری کیا جاوے (مولچند بنام شیو داس) (دیوانی ۸- مارچ ۱۸۸۸ء)

(۲) دربارہ خلاف ورزی ضمانت بمقدمہ سگائی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۳۱) (فوجداری ۳- جولائی ۱۸۸۹ء)

بھیجا کرو۔ اور کارروائی جلد ہوا کرے (فوجداری ۲۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء)

(۲۰) درباره درستی دفعہ (۱۰۲) فہرست جرائم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۲) (فوجداری ۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۲۱) درباره ذمہ داری باڑه داران بابت دادرسی سرقہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۷۸) (فوجداری ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

(۲۲) درباره دادستد اسامیان مقدمات سرقہ مابین راج جے پور و اجمیر و میرواڑه بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۷) (فوجداری ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء)

(۳۰۵) سرکار کے متعلق معاملات (۳۰۵)

(۱) درباره مرافعہ مقدمات غبن سرکاری بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۰ء)

(۲) درباره چوری کاغذات سرکاری از بستہ اہلکار بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۳۰۴) (فوجداری ۱۴۔ مارچ ۱۸۹۵ء)

(۳) درباره پیروی اون مقدمات کے جنمیں مدعی سرکار ہو بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۳) (فوجداری ۱۳۔ اگست ۱۸۹۷ء)

(۴) درباره کاغذ پروانہ نیلام موسومہ وکیل سرکار بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱۱۴) (دیوانی ۴۔ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۵) درباره پیروی مقدمات متعلقہ کمیٹی بشرح نمبر (۴) باب نمبر باب نمبر (۱۲۴) (عام ۸ ستمبر ۱۹۰۷ء)

(۳۰۶) سزا (۳۰۶)

(۱) ملزم کی غیر حاضری میں تجویز سزا نہ صادر کی جایا کرے (فوجداری ۱۴ فروری ۱۸۹۰ء)

(۲) درباره تجویز سزا بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۸۱) (فوجداری ۱۹ مئی ۱۸۹۴ء)

(۳) درباره نقشہ سزایابی ملزمان بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۰) (فوجداری ۱۸ فروری ۱۸۹۵ء)

(۴) درباره سزایابی وکیل سرشتہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۳) (فوجداری ۱۶ مئی ۱۹۰۱ء)

(۵) درباره لازمی ہونے جرمانہ ہمراه قید بموجب اندراج فہرست جرائم بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۶۴) (فوجداری ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

مجاز میں بھیجدئے جایا کریں اور جب پولیس سے ایسے مقدمات نظامتوں یا تحصیلوں میں پہونچیں تو جلد باضابطہ تجویز کرنے کا خیال رکھا جاوے اور فیصلہ کے بعد اجرا و تعمیل جلد ہوا کرے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ تا پید لئے مویشی مسروقہ چوکیدار کی مویشی مدعی کو دلا دیجاوے اور بصورت نہ پیدا ہونے مویشی کے مدعی کو فی الفور رضامند کر دیا جاوے (فوجداری ۱۸ استمبر ۱۹۰۰ء)

(۱۶) تاریخ وقوعہ چوری سے ایک ماہ کے اندر اگر پولیس یا کسی عدالت با اختیار فوجداری میں رپورٹ وقوعہ کی ہو جاوے تو خواہ کتنے ہی عرصہ کے بعد مال برآمد ہو یا شناخت کیا جاوے مقدمہ کی سماعت ہونی چاہئے اور اگر ایک ماہ کے اندر رپورٹ نہ ہو تو استغاثہ کو خارج المیعاد قرار دینا چاہئے۔ (فوجداری ۲۔ اگست ۱۹۰۴ء)

(۱۷) دربارہ سرقہ بندوق انگریزی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۶۰) (فوجداری یکم دسمبر ۱۹۰۴ء)

(۱۸) بترمیم ہدایت مجریہ ۲۔ اگست ۱۹۰۴ء ۲۹ ستمبر ۱۹۰۴ء اسطرح پر عملدرآمد رہنا مناسب ہے کہ اگر کوئی مدعی تاریخ وقوعہ چوری سے (۳۰) یوم کے اندر پولیس متعلقہ یا کسی عدالت با اختیار فوجداری میں رپٹ واطلاع وقوعہ چوری کی نہیں کرے گا تو آیندہ بلا شناخت مال و ملزم وغیرہ محض اوسکا یہ استغاثہ کہ میرے یہاں فلاں وقت چوری ہوگئی تھی بعد (۳۰) یوم خارج المیعادی میں ناقابل سماعت ہوگا البتہ مدعی کسی کے پاس کوئی مال مسروقہ شناخت کرکے استغاثہ کرے کہ یہ میرا مال مسروقہ ہے جو فلاں وقت چوری گیا تھا اور میں نے وقت پر اطلاع نہیں کی تھی اب شناخت کرنے پر استغاثہ کیا ہے تو اوسکی بابت باضابطہ تحقیقات کی جائیگی۔ یا کسی اور مقدمہ میں کسی دیگر شخص کا مال مسروقہ برآمد ہوکر شناخت ہو جائیگا یا کوئی ملزم کسی مقدمہ چوری کا اقبال کریگا یا مال برآمد کراویگا یا اور کسی ذریعہ سے مال مسروقہ ثابت ہوگا تو بلا لحاظ اس امر کے کہ اوسکی بابت اندر میعاد رپورٹ ہوئی تھی یا نہیں ہوئی تھی باضابطہ تحقیقات عمل میں آویگی۔ (فوجداری ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء)

(۱۹) بمقدمہ کانہا بنام دوکس شتر سوار سرقہ بالجبر ایک مہار شتر مادہ نظامت سوائی جے پور کو لکھا گیا کہ مسل حسب ضابطہ توسط فوجداری بھیجو اور آیندہ بھی معرفت محکمہ فوجداری

چوری کی ہوں وہ سب درج نقشہ واردات ہائے مرتبہ کوتوالی ہوتی رہیں ۔ (فوجداری ۲۲ مئی ۱۸۹۰ء)

(۶) دربارہ دادرسی چوری ہائے شہر بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری ۷ اجنوری ۱۸۹۴ء)

(۷) دربارہ دادرسی مقدمات چوری بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری ۲۷ فروری ۱۸۹۴ء)

(۸) دربارہ دادرسی چوری از معاون سرقہ بشرح نمبر (۱) باب (۳۴) (فوجداری ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۴ء)

(۹) دربارہ دادرسی چوری ہائے شہر بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری یکم مئی ۱۸۹۴ء)

(۱۰) بمقدمہ مسماۃ منی بنام گنیش چوری کاغذات تجویز ہوئی کہ اس قسم کے مقدمات میں جیساکہ یہ ہے یعنی سرکاری اہلکار کے بستہ سے کاغذات چرائے گئے ایسی نرم سزا دیجاوے تو انسداد چوریوں کا محال ہوجاویگا اور مستغیث کی درخواست واپسی کوٹال دیا جاویگا تو اعتبار عدالت کا کم ہوجاویگا لہذا عبد الرحمن و گنیش ہردو کو علاوہ ۵ھ۹ ۵ھ۹ مجوزہ ماتحت کے چھ چھ ماہ قید کی سزا دیجاوے اور مسماۃ منی کو کاغذات کے مثنی عدالت سے دلائے جاویں اور جو کچھہ اون میں خرچہ پڑے ہردو مدعاعلیہم سے وصول کرلیا جاوے گنیش مدعاعلیہ کی تجویز سزا بصیغہ منظوری مرافعہ مسماۃ منی اور عبد الرحمن کی بصیغہ نگرانی سمجھی جاوے (فوجداری ۱۴۔ مارچ ۱۸۹۵ء)

(۱۱) دربارہ سرقہ اشیا مشترکہ بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۲۲۶) (فوجداری ۲۸۔ جون ۱۸۹۷ء)

(۱۲) دربارہ اطلاع واردات سرقہ بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۳۲) (فوجداری ۱۹۔ نومبر ۱۸۹۸ء)

(۱۳) دربارہ کارروائی مقدمات سرقہ بالجبر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۸) (فوجداری ۲۲۔ اپریل ۱۸۹۹ء)

(۱۴) دربارہ سزائے مقدمات داشتن مال مسروقہ بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۹) (فوجداری ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۰ء)

(۱۵) استغاثہ ہونے پر مقدمات چوری مویشیان بہت جلد مرتب ہوکر تھانہ جات سے محکمات

کہ کوئی فریق ثانی ہے یا نہیں بالعموم درخواست دہندہ کی طرف سے درخواست سرٹیفکیٹ پیش ہونے پر اشتہار جاری ہوا کرے تا کہ جس کسی کو عذر کرنا ہو اجراء اشتہار پر کرے بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۹) (دیوانی ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

سرحدی تنازعات (۳۰۱) (۱) دربارہ تنازعہ سرحد دیہات باہمی اودکیان و جاگیرداران (۳۰۱) تجویز ہوئی کہ جو دعوے باہم دو گانوں کے خواہ بابت سرحد یا بابت زمین کے ہوں اون کی سماعت اور تجویز بصیغہ کلکٹری ہونی چاہئے (دیوانی ۱۰ مئی ۱۸۹۶ء)

سرو (۳۰۲) (۱) دربارہ تاوان خطوط غیر مصدقہ متعلق جائداد واقع سرو بشرح نمبر (۳۰۲) (۵) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۲۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

سررشتہ داران (۳۰۳) (۱) دربارہ حقوق سررشتہ داران متعلق اجرت نقلنویسی بشرح نمبر (۳۰۳) (۴) باب نمبر (۱۵) (عام ۲۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۲) دربارہ تعین مدت تبادلہ سررشتہ داران نظامت و نیابت بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۲۷) (عام ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

سرقہ و سرقہ بالجبر (۳۰۴) (۱) سرداران اپیل نے بحوالہ رپورٹ تحصیلدار ملارنہ ڈونگر لکھا کہ (۳۰۴) کھیت سے جو غلہ چوری جاتا تھا اوسکے مقدمہ کی سماعت صیغہ کلکٹری میں ہوتی تھی اب تحصیلات کو اختیارات جوڈیشیل دے گئے ہیں تو اب کس صیغہ میں ایسے مقدمات سماعت کئے جاویں اسپر جواب لکھا گیا کہ بدستور سابق صیغہ کلکٹری میں سماعت کرنے کے لئے تحصیلدار کو ہدایت کردیجا دے۔ (فوجداری ۳ دسمبر ۱۸۸۷ء)

(۲) بمقدمہ روپ نراین بنام شیونا تھہ وغیرہ سرقہ چار بوری تل تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل نے اب جو اس قسم کے مقدمات کہ جنکا تعلق چوکیات سے ہے محکمہ عالیہ میں بھیجنا شروع کئے ہیں درست نہیں ہے (فوجداری ۲ اپریل ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ اختیارات فوجداری بابت دادرسی مقدمات سرقہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری ۱۲ مارچ ۱۸۸۸ء)

(۴) دربارہ دادرسی مقدمات سرقہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۴۱) (فوجداری یکم مئی ۱۸۸۸ء)

(۵) محکمہ اپیل کو جواب لکھا گیا کہ فی الحال مناسب یہ ہے کہ دن اور رات میں جسقدر واردات

وراثت وتہنیت دینے کا اختیار ہے اور جب کسی کی درخواست بنا بر سرٹفکیٹ آسامی یا جائداد کے گزرے تو اوسکو واپس کردیا جایا کرے (دیوانی ۲۰- اکتوبر ۱۸۸۹ء)

(۵) دربارہ حصول سرٹفکیٹ تہنیت بنا بر دعوے تقاسمہ جائداد وغیرہ لشرح نمبر (۲۱) باب نمبر (۱۲۸) (دیوانی ۲۰- جولائی ۱۸۹۲ء)

(۶) رام کشور نے اپنے باپ کے چچازاد بھائی (چنی لال شوہر مساۃ منی) کے وراثت کا سرٹفکیٹ ملنے کی درخواست کی وہ عدالت دیوانی سے بدیں وجہ منظور تو کی گئی کہ متوفی مذکور میں سوائے مدعی کے اور کوئی وارث متوفی کا نہیں ہے لیکن سرٹفکیٹ کو بہت سے شرائط سے مشروط کیا مثلاً زوجہ چنی لال کو رام کشور جائداد متوفی سے بیدخل نہ کرسکے گا اور اگر مساۃ اس جائداد کو اپنی قرضہ یا اپنے مصارف نان وپارچہ کے لئے منتقل کرنا چاہے تو رام کشور مانع نہ ہوسکے گا اور خود رام کشور بلا سبب معقول اس جائداد کو منتقل نہ کرسکے گا۔

مساۃ منی نے اس تجویز کا بصیغہ بیضابطگی مرافعہ محکمہ اپیل میں کیا سرداران اپیل نے مرافعہ نامنظور کیا۔ براں محکمہ عالیہ سے تجویز ہوئی کہ جو تجویز عدالتدیوانی سے ہوئی ہے خلاف ضابطہ ہے اسلئے کہ بموجب احکام دہرم شاستر جائداد موروثی غیرمنقسمہ میں بعد وفات شوہر اول وارث جائداد شوہر کی زوجہ قرار دیگئی ہے اگر زوجہ نہ ہو تو دیگر ورثاء کی وراثت قایم ہوتی ہے۔ باوجود اسکے جو عدالت دیوانی میں بموجودگی زوجہ کے مدعیکو وراثت کا سرٹفکیٹ دیا گیا بیضابطہ ہے اور مرافعہ کو سرداران اپیل نے بیضابطہ نامنظور کیا ہر آئینہ وہ مرافعہ محکمہ اپیل میں قابل سماعت تھا علاوہ ازیں تجویز کا مشروط صادر کرنا ایسے طور پر کہ سرٹفکیٹ دیا گیا وہ اون شرائط کی روسے بالکل بے اثر ہوگیا خلاف قاعدہ ہے اسپر سرداران اپیل نے کچھہ توجہ نہ کی اور جب کہ بعد وفات اس عورت کے مدعی کو ہی وراثت پہونچیگی تو مساۃ کی حیات میں مدعیکو سرٹفکیٹ مشروط دیا جانا خلاف قاعدہ ہے اس مقدمہ میں صرف یہ امر قابل لحاظ ہے کہ بحالت موجودہ مدعیکو سرٹفکیٹ وراثت دیا جانا لازم آتا ہے یا نہیں لہذا منظوری اپیل مقدمہ بنا بر غور مکرر و تجویز مجدد واپس بھیجا جاوے۔ (مقدمہ مساۃ منی بنام رام کشور) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۸۹۴ء)

(۷) بمقدمہ پھولال بنام آنندی لال تجویز ہوئی کہ مقدمات سرٹفکیٹ میں بلا قید اسباب کی

قاعدہ ایسا ہے کہ جو حاکم کسی ملزم کو سپرد فوجداری کرتا ہے اوسکی نسبت تجویز نہیں کرسکتا وہ مقدمہ دوسرے حاکم کے سپرد بنابر تحقیقات و تجویز ہوا کرتا ہے اسیواسطے ناظم نے بابت سزا لئے ظاہر نہیں کی تھی سرداران اپیل کو واجب تھا کہ فوجدار جی کی معرفت اس معاملہ کو طے کراتے ناظم کے پاس تجویز کے لئے مقدمہ کا بھیجا جانا بروئے ضابطہ ناواجب ہوا آئیندہ توجہ رکھی جاوے کہ ایسی بیضابطگی نہ ہو (فوجداری ۲۷-اپریل ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ سپردگی فوجداری بعلت شہادت دروغ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۹) (دیوانی ۵ فروری ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ سپردگی فوجداری بعد ناطق ہونے فیصلہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۲) (دیوانی ۳۰-اکتوبر ۱۸۹۸ء)

(۵) بمقدمہ احمد بخش بنام سرکار مرافعہ تجویز سائرات حکم ہوا کہ جو شخص صیغہ کلکٹری سے سپرد فوجداری کیا جاوے اوسکی نسبت جو تجویز جس عدالت ابتدائی سے ہو اوسکی نقل محکمہ عالیہ صیغہ کلکٹری میں فوراً بھیجدی جایا کرے۔ یہاں سے دیوانی میں بھیجنے کے لئے تجویز ہو جایا کریگی بالا بالا دیوان جی کے پاس نقل تجویز بھیجنا ضرور نہ ہوگا۔ (فوجداری ۱۸ جون ۱۹۰۵ء)

سرپرستی (۲۹۹) (۱) دربارہ رسوم دعوے تکمیل معاہدہ سرپرستی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۵۱) (دیوانی ۱۸ جون ۱۹۰۲ء) **(۲۹۹)**

سرٹیفکیٹ (۳۰۰) (۱) حسب عرضی آنندپوری گوسائیں لال دونگری تجویز ہوئی کہ حین حیات درخواست دہندہ میں سرٹیفکیٹ وراثت یا گودنشینی کسی کو دینے کا دستور نہیں ہے (دیوانی ۸-اگست ۱۸۸۶ء) **(۳۰۰)**

(۲) دربارہ اختیارات تحصیلات بابت سماعت مقدمات سرٹیفکیٹ وراثت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۱) (دیوانی یکم مارچ ۱۸۸۷ء)

(۳) دربارہ اختیارات نائب ناظمان بابت سماعت مقدمات سرٹیفکیٹ وراثت بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۲۷) (دیوانی ۲۹-مارچ ۱۸۸۸ء)

(۴) عدالت سے کسی شخص کو آسامی یا جائداد متوفے کا سرٹیفکیٹ ند یا جایا کرے محض سرٹیفکیٹ

فریق مقدمہ لبشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۲۴) (دیوانی ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء)
(۲) دربارہ تاوان بیعنامہ سادہ لبشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰۹) (دیوانی ۱۴ دسمبر ۱۹۰۱ء)
(۳) دربارہ تاوان دستاویز سادہ مندرجہ بھی بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۱۲۶) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۹۰۱ء)
(۴) دربارہ تاوان دستاویز سادہ مندرجہ بھی لبشرح نمبر(۸) باب نمبر(۱۲۶) (دیوانی ۱۱ جنوری ۱۹۰۵ء)
(۵) دربارہ تاوان خطوط سادہ متعلق انتقال النسان لبشرح نمبر(۹) باب نمبر(۱۲۶) (دیوانی ۷۔ جون ۱۹۰۷ء)

(۲۹۶) سامود (۲۹۶) (۱) دربارہ طریقہ خط و کتابت ٹھکانہ سامود لبشرح نمبر(۲۲) باب نمبر(۱۷۲) (عام یکم مئی ۱۹۰۴ء)
(۲) دربارہ طلبی ملازمان ٹھکانہ سامود لبشرح نمبر(۲۴) باب نمبر(۱۷۳) (فوجداری ۲۹ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۲۹۷) سانسی (۲۹۷) (۱) دربارہ رہائی سانسیان لبشرح نمبر(۶) باب نمبر(۱۷۹) (فوجداری ۲۶ اگست ۱۸۹۵ء)
(۲) دربارہ رہائی سانسیان لبشرح نمبر(۲۰) باب نمبر(۱۷۹) (فوجداری ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۵ء)
(۳) جو سانسی کسی مقدمہ میں ماخوذ ہو یا گرفتار آوے اوسکو واسطے لینے نشان چھاپ انگشت قبل از رہائی گیرائی میں بھیجدیا جایا کرے (فوجداری یکم مئی ۱۹۰۵ء)
(۴) دربارہ ڈیرہ و نگرانی سانسیان لبشرح نمبر(۴۳) باب نمبر(۱۷۹) (فوجداری ۴ اپریل ۱۹۰۶ء)

(۲۹۸) سپردگی فوجداری (۲۹۸) (۱) بمقدمہ سرکار بنام گوری لال مشرف علت چوری کاغذات مسل مرتبہ محکمہ حساب سے بنا بر تجویز محکمہ عالیہ میں آنے پر مزید تحقیقات و تجویز کے لئے محکمہ فوجداری میں بھیجی گئی۔ فوجداری نے بروقت فیصلہ مقدمہ مدعا علیہ کو بری کیا اور نقل تجویز بھیجکر محکمہ حساب کو لکھا کہ نسبت مخبر ہدایت یا تدارک مناسب کریں مہتمم حساب نے محکمہ عالیہ کو لکھا کہ وجوہات مندرجہ تجویز فوجداری لائق بریت مدعا علیہ نہیں ہیں محکمہ اپیل میں تحقیقات کرا کر تجویز کی جاوے بر آن حکم ہوا کہ جو مقدمات کسی محکمہ کے سپرد فوجداری کئے جاویں وہ فیصلہ ہو کر درجہ بدرجہ کونسل تک آیا کریں۔ (فوجداری ۱۱۔ دسمبر ۱۸۸۶ء)
(۲) بمقدمہ سرکار بنام الیسر تجویز ہوئی کہ اس مقدمہ میں کارروائی محکمہ اپیل کی خلاف ضابطہ ہوئی ہے

ہڈیوں میں خلاف امید آسانی سے پائی گئی کیونکہ سنکھیا جیسے اوڑ جانے والے زہر آگ سے بالکل نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور کسی چیز میں جسکی کہ خاک ہو جاوے نہیں پائے جاسکتے لیکن اون حالتوں میں جنمیں کہ یہاں مردہ عموماً جلائے جاتے ہیں مردہ اچھی طرح نہیں جلتا ہے اور چتا کے ٹھنڈے مقام پر اوڑنے والا سنکھیا جم جاتا ہے اور اسطرح پر سنکھیا کا ضایع ہونا رک جاتا ہو یہی بات دوسرے مقدمہ سے ظاہر ہوئی ہے جسکا امتحان سال حال میں کیا گیا جسمیں زہر سنکھیا آسانی سے خاک اور جلی ہوئی ہڈیوں وغیرہ میں جو سانوں سے بھیجی گئی تھیں پایا گیا۔ یہ بات ایسی ہے کہ جسکا فوجدار اور دیگر افسران پولیس جنکو کہ مشتبہ زہر خورانی کے مقدمات کی تحققات کرنی ہوتی ہے اور جسمیں کہ نعش جلادی جاتی ہے خیال رکہیں۔ برآں حکم ہوا کہ نقل النقل ترجمہ ڈاکٹ زریڈنٹی آمدہ علاقہ غیر بھیجکر محکمہ اپیل کو لکھا جاوے کہ نظامتوں کو بھی اطلاع دیدو (فوجداری ۱۹-۲۹ اگست ۱۹۰۳ء)

(۲۹۳) زیر تجویز آسامیان (۲۹۳) | (۱) آسامیان زیر تجویز محکمات نظامت و فوجداری کے بارہ میں توجہ اور کوشش ہونی چاہئے (فوجداری ۲۴ نومبر ۱۸۸۴ء)

(۲) دربارہ آسامیان زیر تجویز تحصیل بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۳۱) (فوجداری ۲۲ اگست ۱۹۰۱ء)

(۲۹۴) زیر تجویز مقدمات (۲۹۴) | (۱) بمقدمہ لچھمی نراین بنام رگھناتھ سنگھ چوری مال سردار ان اپیل نے منظوری مہلت ایک ماہ طلب کی براں جواب لکھا گیا کہ ایسا کوئی حکم صادر نہیں ہوا ہے کہ جو مقدمہ چھہ مہینے سے زیادہ کا زیر تجویز ہوا وسکے لئے راج منظوری منگوائیں صرف یہ حکم ہے کہ نقشہ کارگزاری میں درج ہوا کرے (فوجداری یکم فروری ۱۸۸۳ء)

(۲) دربارہ اندراج سبب توقف فیصلہ مقدمات زیر تجویز نقشہ ماہواری میں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۸) (فوجداری یکم جون ۱۹۰۲ء)

باب (س)

(۲۹۵) سادہ خطوط بیع و رہن و دستاویزات مندرجہ بہی وعرایض (۲۹۵) | (۱) دربارہ سادہ عرایض

وغیرہ پر کارروائی ہونا خلاف حکم محکمہ عالیہ ہے اور جو صورت اس خاص مقدمہ کی ہے ایسی صورت میں مدعی حاضر ہو کر باضابطہ باد خال فیس استغاثہ اپنا پیش کر سکتا ہے البتہ کاداران کے وکیل وغیرہ حسب رواج بعد آنے تحریر داروغگان زنانی ڈیوڑھی پیروی کر سکتے ہیں۔ (فوجداری ۶ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۴) بمقدمہ چترو بنام پورا وغیرہ چوری مال تجویز ہوئی کہ جسطرح ٹھکانہ جات کے وکلاء اپنی اپنی رعایا کی طرف سے مرافعہ دائر کرتے ہیں اوسی طرح اس مرافعہ کو جو منجانب رعایاد دیہہ زنانی ڈیوڑھی معرفت داروغگان زنانی ڈیوڑھی کے آیا ہے جائز تصور کر کے حسب ضابطہ کارروائی کی جاوے (فوجداری ۲۸ جون ۱۸۹۷ء)

(۵) بمقدمہ رام پرتاب بنام سورج بخش وغیرہ اجراء ڈگری زنانی ڈیوڑھی کو لکھا گیا کہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے کہ کارروائی نیلام کی زنانی ڈیوڑھی میں کی جاوے اور وہاں ہی کمیشن جمع ہو پروانہ شتری نیلام کو دیا جاوے یہ منصب عدالت راج کا ہے پس جو کارروائی زنانی ڈیوڑھی سے خلاف ضابطہ کی گئی ہے کالعدم متصور ہو مدعی کو ہدایت کی جاوے کہ یہ کارروائی بتوسط عدالت راج کراوے اور آئندہ زنانی ڈیوڑھی کو نابر نیلام جائداد نہ لکھا جاوے۔ (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۸ء)

(۲۹۲) **زہر خورانی (۲۹۲)** (۱) دربارہ نقشہ زہر خورانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۷۴) (فوجداری ۳۰ اپریل ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ اطلاع عدم رہائی و سزایابی ملزمان مقدمات زہر خورانی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۴) (فوجداری ۱۷ اپریل ۱۸۹۶ء)

(۳) صاحب رزیڈنٹ بہادر مقیم جے پور نے بذریعہ ڈاکٹ نمبری (۴۴۲۹) مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۳ء نقل ترجمہ انتخاب فقرہ نمبر (۹) (سی) سالانہ رپورٹ کیمکل ایگزامنر مدراس بابت ۱۹۰۲ء بھیجکر لکھا کہ دو آدمی ہیضہ کی علامتوں میں مبتلا ہوئے۔ ایک اون میں سے فوت ہوا اور جلا دیا گیا لیکن چند روز بعد جب دوسرا شخص فوت ہوا تو شبہ پیدا ہوا اس دوسرے شخص کی انتڑیاں اور تمام مشتبہ اشیا متعلق مقدمہ ہذا اور داغ کی جگہ کی راکھ امتحان کے لیے بھیجی گئیں انتڑیوں اور ملکیں کرشیہ یعنی غلاظت جسمانی میں اور نیز اوس کھدی ہوئی مٹی میں جہاں پانی گلاس دہو کر ڈالا گیا تھا سنکھیا پایا گیا۔ دلچسپی کی یہ بات ہے کہ بڑی مقدار سنکھیا کی داغ کی جگہ پر راکھ اور

(دیوانی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۲) درباره منظوری نیلام جائداد زرعی دلی میو بابت اجراء ڈگری منگل مہاجن و کالو اہیر ڈگریداران تجویز ہوئی کہ تحریر ناظم کوٹ قاسم سے ظاہر ہے کہ اوس علاقہ میں اکثر زمیندار رہن و بیع جائداد زرعی کا کرتے رہتے ہیں اور سابق میں زمین زرعی کا نیلام بھی بلا منظوری مثل جائداد سکنی کے ہوتا رہا ہے اور اس علاقہ میں اکثر زمیند لبسوہ دار ہیں لہذا ار اضی مدیون نیلام ہوکر دادرسی ڈگریداران کرانے جانے میں کوئی ہرج نہیں ہے مگر نظامت کو لکھدیا جاوے کہ بلا منظوری محکمہ ہذا کے نیلام اراضیات زرعی کا مناسب نہیں ہے۔ (دیوانی ۱۹ جنوری ۱۸۹۹ء)

(۲۹۰) **زنا و زنا بالجبر (۲۹۰)** (۱) درباره سزا اقدام زنا بالجبر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۹) (فوجداری ۱۵ نومبر ۱۸۹۴ء)

(۲) تھانہ دار باغ ماجیصاحبہ کو مقدمات زنا میں دست اندازی کرنے کی اجازت دی گئی (فوجداری ۲۳ مئی ۱۸۹۵ء)

(۲۹۱) **زنانی ڈیوڑہی (۲۹۱)** بمقدمہ شیوچند بنام رام کنوار تجویز ہوئی کہ مقدمات خفیف میں طلبی اسامی کی معرفت زنانی ڈیوڑہی کے ہوتی ہے یہ تو درست ہے مگر مقدمات سنگین قتل وغیرہ میں معرفت زنانی ڈیوڑہی طلبی درست نہیں ہے ایسے مقدمات میں فوراً موقع پر کارروائی طلبی ہونی چاہیے تاکہ تحقیقات میں کسی قسم کا ہرج واقع نہ ہو (فوجداری ۹ نومبر ۱۸۹۵ء)۔

(۲) بمقدمہ شیولال بنام گشنا زنانی ڈیوڑہی کو لکھا گیا حسب تجویز سرداران اپیل روپیہ وصول کرکے بھجوادو کامداران کا یہ جواب کہ سرداران اپیل کے بالا بالا لکھنے پر تعمیل ہوگی درست نہیں ہے ایک دو مرتبہ بالا بالا تحریر ہوجانا عملدرآمد میں داخل نہیں ہوسکتا فوراً تعمیل کرادی جاوے (دیوانی ۲۳ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۳) درباره کافذ تعلقدار کھوہ شکایت جاگیردار بالڑی بابت جبراً کاٹ لینے درخت بونل تجویز ہوئی کہ جس حالت میں محکمہ عالیہ سے یہ حکم جاری ہوچکا ہے کہ کل تحریرات کامداران جیصاحبان وغیرہ کی معرفت داروغگان زنانی ڈیوڑہی جاری ہوا کریں تو کل تحریرات دیگر محکمات میں بھی کامداران وغیرہ کی طرف سے معرفت داروغگان زنانی ڈیوڑہی آنی چاہئیں بالا بالا تحریرات کامداران

خاص عدالت میں جہاں مقدمہ زیر تجویز ہے طلبی ہوکر اوسکا اظہار مجوز کے روبرو قلمبند کیا جاوے تو طلب کیا جانا گواہ کا ممنوع اور خلاف ضابطہ نہیں ہے۔ جو رائے مختاران عدالت نے بجواب استصوابات منصفی دی ہے اوس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گواہان بیرونجات کی طلبی ہو ہی نہیں سکتی اور محض بند سوال کے ذریعہ سے اوسکا اظہار ہوسکتا ہے پس یہ رائے مختاران عدالت کی اصول ضابطہ کے مطابق نہیں پائی جاتی کیونکہ بعض صورتوں میں بند سوال کے ذریعہ سے بیان گواہان قلمبند ہونے میں وہ نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا جو مجوز کے روبرو اظہار قلمبند ہونے میں پیدا ہوسکتا ہے اندریں حالت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسبارہ میں رائے مختاران عدالت دیوانی اسقدر ترمیم کی جاوے کہ اگر بوجوہ خاص کوئی عدالت صدر کی گواہ باشندہ بیرونجات اندرون حد علاقہ راج کو طلب کرکے اظہار لینا چاہے تو اوس گواہ کی طلبی کا خرچہ کسی فریق سے داخل کرانے کی ضرورت نہیں ہے وقت تجویز مقدمہ مجوز کو جس فریق سے دلانا مناسب ہو صراحت اوسکی تجویز میں کردیجاوے اور اگر کوئی فریق درخواست کرے کہ فلاں گواہ باشندہ بیرونجات علاقہ راج کو واسطے ادائے شہادت کے طلب کیا جاوے تو علاوہ کاغذ طلبانہ معمولی کے اوسکو زادراہ و خرچ خوراک وغیرہ بھی عدالت میں داخل کرنا چاہئے۔ اوس حالت میں عدالت حکم طلبی اوس گواہ کا جاری کرسکے گی اور خرچہ بشمول خرچہ مقدمہ فریق مغلوب کے ذمہ عاید ہوگا (دیوانی ۵ مئی ۱۹۰۰ء)

(۲۸۶) | زد و کوبی (۲۸۶) | (۱) دربارہ رپورٹ پولیس بابت زد و کوبی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۸) (فوجداری ۹ جولائی ۱۸۹۶ء)

(۲۸۷) | زمین پڑت آبادی (۲۸۷) | (۱) دربارہ رہن و بیع زمین پڑت آبادی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۲۲) (دیوانی ۲۸ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۲۸۸) | زمینداران (۲۸۸) | (۱) بوجہ گرانی غلہ چھ ماہ کے واسطے جو مقدمات دادستد غلہ متعلق زمینداران ہوں اون کی سماعت ملتوی رکھی جاوے (دیوانی ۹ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ بوہرہ ہائے زمینداران بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۹) (دیوانی ۲۶ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۲۸۹) | زمین مزروعہ (۲۸۹) | (۱) دربارہ رسوم متعلق دعوئے زمین مزروعہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۷۴)

اپنے گواہ کو آپ حاضر کرے جسکو پیش کرنے سے واقعی مجبور ہوا ور عدالت کو اطمینان معذوری کرادے تو طلبی گواہان ہوا کرے۔

یہ منظوری جو یہان کے استصواب پر تجویز محکمہ عدالت دیوانی و اپیل صادر ہوئی ہے اسکا جواب یہاں پر ہی صادر ہونا پایا جاتا ہے بیرونجات میں اسکی اشاعت ہونا درج نہیں ہے اسپر بھی توجہ درکار ہے کہ یہ حکم عدالت دیوانی و عدالت منصفی کے واسطے ہی ہے یا جملہ عدالت ہائے راج کی واسطے ہے۔

جو ہدایت بمنظوری محکمہ عالیہ جاری ہوئی اوسکا اثر جملہ عدالت ہائے راج کی کارروائی پر پڑیگا خصوصیت کسی ایک عدالت کی نہیں ہے۔

محکمہ عالیہ سے سرداران اپیل کو لکھا گیا کہ جواب استصوابات منصفی کا مختاران عدالت نے لکھا ہے اسپر غور کرکے اپنی رائے لکھیں تو جواب آیا کہ جو استصواب جواب منصفی کا عدالت دیوانی سے دیا گیا ہے وہ حسب منشاء ہدایات محکمہ عالیہ ہمارے نزدیک بھی درست ہے۔

چنانچہ امور مستفسرہ منصفان و جوابات مختاران عدالت پر یہاں بھی غور کیا گیا تو ظاہر ہے کہ اور امورات کا جواب جو عدالت دیوانی سے لکھا گیا ہے وہ تو حسب تحریر سرداران اپیل درست اور مناسب ہے لیکن گواہان بیرونجات کے بارہ میں جو مختاران عدالت نے یہ رائے دی ہے کہ اون کے نام بند سوالات ہی جاری ہوں گے طلبی اون کی صدر میں نہیں کی جاویگی اور ایسی حالت میں اون کے خرچہ و زاد راہ کی بابت کسی تجویز کی ضرورت نہیں ہے سو یہ رائے مختاران عدالت دیوانی کی قابل اتفاق نہیں ہے اسلئے کہ اگر کسی عدالت صدر کو دوران تحقیقات مقدمہ میں ضرورت اس امر کی پیش آوے کہ کسی گواہ باشندہ بیرونجات ماتحت نظامت ہائے راج کو اصالتاً طلب کرکے اوس سے انکشاف اصلیت مقدمہ کے لئے خود کوئی امر دریافت کرے یا سوالات کرکے جوابات لیوے یا کسی فریق مقدمہ کو یہ اصرار ہو کہ کسی گواہ باشندہ بیرونجات کی بذات

آمد و رفت و خوراک طرف ثانی سے دلایا جاویگا یا نہیں اگر دلایا جاوے تو کس حساب سے اور وہ شامل خرچہ سر رشتہ ہوگا یا نہیں۔

نی جائیگی۔

وہ شہر کے گواہ جو عندالطلب حاضر نہوں اون کی نسبت تو سابق کی ہدایت مجاریہ میں طریقہ باز پرس بتایا گیا ہے مگر بیرونجات کے گواہ اگر حاضر نہوں تو اون کے واسطے بھی طریقہ عمل مقرر ہونا چاہیئے کہ وہ کس صورت سے حکماً و جبراً طلب ہوں گے یا کیا اور تدارک عدول حکمی مطابق ہدایت سابقہ ہوگا یا بیرونجات کے گواہوں کے لئے کوئی اور طریقہ رہیگا۔

باوجود طلبی حاضر نہ ہونے والے گواہوں کی نسبت ہدایت مجاریہ سابق کا عمل یکساں رہیگا مگر باشندگان بیرونجات کے لئے بند سوال کا طریقہ رکھا گیا ہے اگر نظامت کی طلبی سے جوابات بند سوال کے لئے وہ گواہ حاضر نہوں تو وہ حسب قاعدہ مطابق ہدایت عمل کرینگے اور [illegible] میں ایسا ہوتا بھی ہے۔

جب سے یہ طریقہ درخواست چار آنہ کا جاری ہوا ہے اوسوقت سے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ پہلے بالعموم اہل مقدمہ اپنے گواہ آپ پیش کیا کرتے تھے اب درخواست دیکر کل بار طلب شہادات کا عدالت کے ذمہ ڈالدیتے ہیں خود سبکدوش ہوجاتے ہیں عدالت ہائے راج میں کام کی کثرت رہتی ہے اور طلبی گواہان کے کثیر التعداد حکمنامہ جاری ہوتے ہیں اور تعمیل انجام کرنے میں زیادہ تر دقت ہوجاتی ہے اسلئے کوئی خاص صورت مقرر ہونی چاہیئے کہ معمولی طور پر ہر شخص

جب کوئی گواہ کسی فریق کا لایا ہوا حاضر عدالت نہ ہوگا اوسکو ضرورت شہادت دلانے کی ہوگی تو وہ کاغذ فیس پیش کریگا اور وہ گواہ طلب کیا جاویگا تخصیص و تعمیم کی ضرورت نہیں کثرت کار اور حکمنامجات کے جاری کرنے کی دقت کی شکایت ٹھیک نہیں کاغذ طلبانہ داخل کرنے پر حکمنامہ جاری ہی ہوں گے۔

شرح خرچہ سواری و خوراک کی بابت انتظام ہونا امر غور طلب ہے۔	جاویں اس رائے عدالت کی محکمہ عالیہ سے منظوری صادر ہوئی ہے پس بیرونجات کے گواہان کے خرچہ کے انتظام کی ضرورت نہیں بیرونجات سے جسقدر گواہ ہوں گے اون کے نام بند سوال بھیجے جاوینگے۔
جو منظوری صادر ہوئی اوس میں یہ بھی درج ہے کہ جو گواہ بیرونجات سے کے رہنے والے ہیں اون کی طلبی کیلئے بھی اسیطرح کاغذ فیس لیا جاوے اور بند سوال مرتب ہوکر جاری کئے جاویں اس عبارت سے صاف نہیں ہوا کہ بیرونجات کے کون سے گواہ طلب ہونگے اور کون سے گواہوں کے نام بند سوال جاوینگے اسلئے یہ امر طے ہونا ضروری ہے کہ شہر سے اسقدر فاصلہ تک کے گواہ طلب ہوا کریں اور اسقدر فاصلہ والوں کے پاس بند سوال بھیجے جایا کریں۔ ماسوائے اسکے اس امر کی صراحت ہونا ضرور ہے کہ جو گانوں ریلوے اسٹیشن کے نزدیک ہیں اوس گانوں کے باشندگان کو طلب کئے جاویں کس حساب سے اون کو کس فریق سے دلایا جاویگا اور یہ خرچہ شامل مثل خرچہ کیا جاویگا یا نہیں۔	بیرونجات کے جسقدر گواہ ہونگے اون میں کوئی تشریح کی ضرورت نہیں عموماً بیرونجات کے گواہوں کو بند سوال بھیجے جاوینگے نہ اسکی بابت بحث کی ضرورت ہے کہ شہر سے کسقدر فاصلہ کے گواہ طلب ہوا کریں جو گواہ داخل حدود شہر ہیں وہ تو معرفت نظارت عدالت ہائے منصفی و عدالت طلب کئے جاوینگے اور جو حدود حوالی شہر سے باہر ہیں اون کے بند سوال معرفت نظامت اوس علاقہ کے جاری ہوں گے کہ جس نظامت سے اوسکا تعلق ہے جب گواہان باشندگان بیرونجات کی طلبی ہی نہ ہوگی تو ریلوے اسٹیشن کے نزدیک رہنے والوں کے صرفہ کی بابت رائے دینے کی ضرورت نہیں۔
جو گواہ بیرونجات کے نزدیک یا دور کے طلب کئے جاوینگے اون کا صرفہ راستہ	گواہان بیرونجات کے نزدیک و دور کی طلبی نہ ہوگی بلکہ بند سوال کے ذریعہ سے اون کی شہادت

سفر خرچ خوراک بھی اسی طرح منگا لیا جایا کرے کیونکہ ایسی حالت کے لئے دفعہ (۵۰۷) قانون جرائم پیشہ میں بحساب ڈیڑہ آنہ علی العموم خرچ دینے کے لئے لکھا ہے۔ (فوجداری ۶۔ اپریل ۱۹۱۰ء)

(۲۸۵) زاد راہ گواہان (۲۸۵) (۱) دربارہ انتظام طلبی گواہان استصواب منصفی پر مختاران عدالت دیوانی نے حسب ذیل اظہار رائے کرکے کاغذات محکمہ اپیل میں بھیجے اور سرداران اپیل نے محکمہ عالیہ میں استصواباً بھیجے۔

استصواب منصفی	رائے مختاران عدالت
اس منظوری میں یہ حکم ہے کہ ۲/ کی عرضی کے ساتھ ۴/ کا کاغذ طلبانہ لیا جاوے مگر خرچہ میں لگایا جانا تجویز ہوا ہے اسمیں کوئی مدالیسی مقرر ہونی چاہئے کہ ضروری خرچہ شہادت کا دلانے اور غیر ضروری نہ دلانے کی تفریق ہوجاوے بالعموم درخواست دہندہ کی رائے سے ضروری وغیر ضروری خرچہ فریق ثانی پر ڈال دیا جانا ہر حال میں باعث اذیت فریق ثانی ہے۔	فیس طلبی گواہان میں ضروری وغیر ضروری کی تشریح کی ضرورت نہیں جن گواہان کی طلبی کیلئے فیس پیش کی جاویگی وہ بذیل خرچہ بذمہ مغلوب عائد ہوگی جسقدر گواہان کی طلبی کی درخواست پیش ہوگی اوسپر عدالت کو کارروائی ضابطہ طے کرنی ہوگی اور خرچہ بھی فریق مغلوب پر عاید ہوگا۔ اور عدالت کو بھی اختیار ہے کہ جو ایسا خرچہ بموجب روئداد مقدمہ کم کرنے کے لایق ہو کم کردے اور جو لایق لگانے کے ہے وہ لگا دیا جاوے کوئی خاص قاعدہ جملہ صورت ہائے پر حاوی ہونے والا مقرر نہیں ہوسکتا ہر مقدمہ کی صورت اور پیروی مقدمہ پر خرچہ کا بار حسب اقتضائے رائے عدالت قایم ہوسکتا ہے۔
ضابطہ کی رو سے صرف ۴/ کے کاغذ کی درخواست سے ہی شہر و بیرونجات دونوں کے یکساں طور پر گواہان کی طلبی کا قاعدہ رہنا اور بیرونجات کے گواہان کے لئے حیثیت گواہ کے مطابق	۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء کو عدالت سے یہ رائے دی گئی ہے کہ جو گواہ بیرونجات کے رہنے والے ہیں اون طلبی کے لئے بھی اسیطرح پر کاغذ فیس کا لیا جایا کرے اور بعد سوال مرتب ہوکر بھیجے

(۲) محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ اب گرانی نہیں ہے بدستور ایک آنہ خوراک فی ملزم دلانے کے لئے احکام جاری کردیں (فوجداری ۲۳ مئی ۱۸۹۸ء)

(۳) دربارہ انتظام زادراہ وخوراک خرچ چالانیان تجویز ہوئی کہ بموجب ہدایت سابقہ آیندہ اسامی چالان کی جاوے اور زادراہ بموجب قاعدہ اوسکو دیا جاوے تو لفافہ پر تعداد خوراک بھی جو اوسکو دیجاوے درج کردی جایا کرے اور آیندہ جس جس تھانہ وچوکی میں ماخوذ ٹھیرے اور خوراک کھاوے وہاں کا افسر یا محرر یا پٹرول خوراک معمولی کا اوس زادراہ سے بندوبست کراکر باقیماندہ خوراک کی بابت جو زادراہ بچ رہے اوسکو ماخوذ کے پاس دیکھہ لیا کرے اور تھانہ کے روزنامچہ میں حال آمدورفتگی چالان کے ساتھہ حال زادراہ بھی درج کردیا کرے تاکہ آیندہ اگر کسی وقت کسی تحقیق کی ضرورت ہو تو پتہ چل سکے اور جب بسبب عدم موجودی جمعیت وغیرہ چالان اسامی کا اوس روز نہ ہو سکے اور قیام کی ضرورت ہو جاوے تو ایسی صورت میں جہاں اسامی زائد عرصہ تک ٹھیرے وہاں کا افسر یا پٹرول خوراک مقررہ دیکر بذریعہ رپورٹ مفصل اوس نظامت سے جہاں سے اوس چوکی یا تھانہ کا تعلق ہو طلب کرلیا کرے اور ناظم ایسی رپورٹ پر زر خوراک مطلوبہ بھیجدیا کریں (فوجداری ۳ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۴) دربارہ زادراہ قیدیان چالانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر ۱۴۱) (فوجداری ۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۵) چھہ ماہ تک قیدیوں کو بحساب ۲؍ یومیہ زادراہ دیا جایا کرے (نوٹ) ہدایت ہذا بذریعہ ہدایت مندرجہ نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۱) ترمیم ہوئی ہے۔ (فوجداری ۹ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۶) دربارہ زادراہ قیدیان چالانی ریاست ہائے غیر بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۲۳۵) (فوجداری ۱۴ جون ۱۹۰۰ء)

(۷) دربارہ زادراہ قیدیان چالانی ریاست ہائے غیر مع تشریح نام ریاست بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۲۴۵) (فوجداری ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۸) اب چھہ ماہ کے لئے ا؍ یومیہ زادراہ کا مقرر کیا گیا (فوجداری ۲۵ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۹) جب کوئی شخص جرائم پیشہ بنابر آبادی مسکن خود علاقہ غیر سے سزایاب ہوکر علاقہ راج میں آوے تو سفر خرچ خوراک بھیجدیا جایا کرے اور جب علاقہ راج سے علاقہ غیر میں کہیں بھیجا جاوے تو اوسکا

(۴۴) اگر کوئی شخص زیر دفعہ اس قانون کے قصوروار ہو اور سوائے دفعات نمبر (۱۱) و (۱۲) و (۳۰) و (۳۱) و (۳۲) و (۳۸) و (۳۹) و (۴۰) و (۴۱) و (۴۲) یا زاید کرایہ نہ دیسکے یا دینے سے انکاری ہو یا ایسا شبہ ہو کہ وہ آدمی بھاگ جاویگا اوسکا نام اور پتہ معلوم نہ ہو اور اپنا نام وپتہ تبلانے سے انکاری ہو کہ اوسنے اپنا نام یا پتہ غلط تبلایا ہے تو اوسکو ریلوے ملازم یا پولیس یا کوئی آدمی جسکو ریلوے کا ملازم یا پولیس مدد کو بلاوے بلا وارنٹ یا تحریری حکم کے گرفتار کرسکتا ہے۔

(۴۵) گرفتار شدہ آدمی ضمانت پر یا اوسکا ٹھیک ٹھیک نام وپتہ معلوم ہونے پر یا کچہری میں جب ضرورت ہو حاضر ہونے کا مچلکہ لکھدینے پر چھوٹ سکتا ہے۔

(۴۶) اگر وہ آدمی ضمانت نہ دیسکے اور اوسکا ٹھیک ٹھیک نام وپتہ نہ معلوم ہوسکے تو اوسکو ناظم کے پاس فوراً بھیجدینا چاہیئے۔

(۴۷) ریلوے کے ملازم کو خود کسی آدمی کی معرفت خریدنا یا بولی بولنا یا اپنی معرفت کے آدمی یا دیگر آدمیوں کی شاملات میں جو سامان نیلام ہوتا ہے خریدنے کی سخت ممانعت ہے اور سودا گری کرنے کی ممانعت ہے۔

(۴۸) اگر کوئی ریلوے کا ملازم برخاست ہوگیا ہو یا معطل کردیا گیا ہو یا مرجاوے یا بھاگ جاوے یا غیر حاضر ہو تو وہ یا اوسکی عورت یا اوسکی بیوہ یا اوسکے خاندان کا آدمی یا اوسکا وارث مکان خالی کردینے یا کتاب کاغذ وغیرہ جو اوسکے پاس رکھے ہوں دینے کے واسطے تحریری نوٹس دینے پر نہ دیوے تو ریلوے ملازم کی درخواست پر ناظم کو چاہیئے کہ کافی پولیس بھیجکر اوس مکان کو خالی کرادے اور جو سامان ریلوے کا ہو وہ ریلوے کے ملازم کے سپرد کردے

(فوجداری منگسر سدی ۸ سمبت ۱۹۶۴)

باب (ز)

(۲۸۴) زادراہ قیدیان (۲۸۴) | (۱) دربارہ زادراہ قیدیان چالانی تحصیل بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۸۰) (فوجداری ۷ فروری ۱۸۸۸ء)

کو گھمان دے یا حرکت دے یا کھول دے یا اوسکا رخ پھیر دے یا (ذ) کسی سگنل یا روشنی کو جو ریل پر یا قریب ریل کے ہو دکھلا دے یا چھپا دے یا ہٹا دے (ہ) یا کوئی فعل یا چیز کرے یا کرا دے یا کوشش کرے اس ارادہ سے یا یہ جانکر کہ اوسکی حرکت سے کسی ریل سے سفر کرنے والے کو نقصان پہونچے یا اوسکی سلامتی میں خطرہ پڑ جانیکا احتمال ہے تو اوسکو عمر قید یا دس برس تک کی قید کی سزا ہوگی۔

(۳۹) اگر کوئی شخص ناجائز طور پر لکڑی پتھر یا دوسری کوئی چیز گاڑی کے کسی حصہ پر پھینکے یا اوپر سے ڈالے یا مارے اس ارادہ سے یا جان کر کہ کسی آدمی کو جو گاڑی میں یا اوس گاڑی کے کسی حصہ میں ہو ضرر پہونچے گا تو اوسکو عمر قید ہوگی یا دس برس تک کی قید ہوگی۔

(۴۰) اگر کوئی آدمی خلاف قانون فعل سے یا کسی دانستہ ترک فعل سے یا غفلت سے کسی آدمی کو جو سفر کر رہا ہو یا موجود ہو ضرر پہونچانا چاہے اور گاڑی کو روکے یا روکا دے اوسکو دو برس تک کی قید ہو سکتی ہے۔

(۴۱) اگر کوئی آدمی بے احتیاطی و غفلت سے ایسا کام کرے یا وہ کام نہ کرے جو قانوناً اوسکے کرنے کا فرض ہے اور اوسکے سبب سے ریلوے کے سفر کرنے والے کو یا رہنے والیکو ضرر پہونچے اوسکو ایک برس کی سزا یا جرمانہ یا سزا اور جرمانہ دونوں ہو سکتا ہے۔

(۴۲) اگر کوئی نابالغ جسکی عمر بارہ برس سے کم ہو اور وہ قصوروار زیر دفعہ (۳۸) و (۳۹) و (۴۰) و (۴۱) کا ہو تو وہ قصوروار قرار پاویگا اور اوسکو حاکم مجاز لڑکا ہونے پر بید لگوا سکتا ہے یا اوسکے وارثوں سے مچلکہ لکھا لیا جاوے کہ وہ پھر اس قسم کا قصور نہیں کریگا۔ اور اگر اوسکے وارث میعاد مقررہ کے اندر مچلکہ لکھکر پیش نہ کریں تو پچاس روپیہ جرمانہ ہو سکتا ہے۔

(۴۳) اگر کوئی شخص زیر دفعہ (۱۱) و (۱۲) و (۳۰) و (۳۱) و (۳۲) و (۳۸) و (۳۹) و (۴۰) و (۴۱) و (۴۲) قصوروار ہو بلا وارنٹ یا تحریری حکم کے فوراً ریل کا ملازم یا پولیس یا کوئی دوسرا آدمی جسکو مدد کے واسطے بلا دے گرفتار کر سکتا ہے اور ایسے آدمی کو فوراً ناظم کے سامنے جسکو اوسکے فیصلہ کرنیکا اختیار ہو لیجانا چاہئے۔

یا کوئی بے شرعی کا فعل کرے یا فحش بکے یا بد زبانی کرے یا عمداً اور بدون عذر جائز کے کسی مسافر کی راحت میں خلل انداز ہو یا کوئی تکلیف پہونچاوے تو اوسپر پچاس روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے علاوہ کرایہ کی ضبطی کے جو اوسنے دیا ہو اور اوسکو کوئی ریلوے کا ملازم گاڑی سے اوتار سکتا ہے۔

(۳۲) اگر کوئی شخص کسی ملازم ریلوے کے کار منصبی کی انجام دہی میں عمداً خلل ڈالے یا مزاحم ہو تو اوسکو سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا ہوگی۔

(۳۳) ضمن (۱) اگر کوئی آدمی ریلوے پر ناجائز طور پر داخل ہو اوسپر بیس روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ ضمن (۲) اگر کوئی آدمی چلے جانے پر اور ملازم ریلوے کے کہنے پر وہاں سے نہ نکلے تو اوسپر پچاس روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے اور اوسکو کوئی ریلوے ملازم باہر نکال سکتا ہے۔

(۳۴) اگر کوئی یکہ یا گاڑی کا ہانکنے والا جب کسی ریلوے کے احاطہ میں ہو اور اوسکو ریلوے کا ملازم یا پولیس کوئی معقول حکم دے اور وہ اوسکی تعمیل نہ کرے تو اوسپر بیس روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

(۳۵) اگر کوئی آدمی یہ جان کر کہ انجن یا گاڑی آرہی ہوگی اوس پھاٹک کو جو سڑک کے دونوں طرف لگا ہوا ہو کھولے یا آگے ہو کر گزرے یا گزرنے کی کوشش کرے یا گاڑی یا دیگر چیز کو لیجاوے یا پھاٹک کے چوکیدار کی غیر حاضری میں پھاٹک کو جانور یا گاڑی کے نکلنے کے بعد بند نہ کرے تو پچاس روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

(۳۶) جانوروں کا مالک یا اون کا نگہبان ریل کی حد میں جسمیں نہ گھسنے کا پورا انتظام ہو رہا ہو جانور چرانے چلا جاوے تو جرمانہ فی جانور پانچ روپیہ ہو سکتا ہے

(۳۷) اگر کوئی آدمی جانوروں کو جانکر ریل کی لین کی دوسری طرف جانے کے علاوہ فضول لین کے پاس لاوے تو فی جانور دس روپیہ جرمانہ ہو سکتا ہے۔

(۳۸) اگر کوئی ناجائز طور پر (الف) پتھر یا اور کوئی چیز رکھے یا پھینکے (ب) ریل کی پٹری یا سلیپر (پٹری کے نیچے کی لکڑی) یا اور کسی چیز کو جو ریلوے کی ملک ہو اوکھاڑے یا اوسکی جگہ سے ہٹادے یا اوسکو ڈھیلا کردے یا اوسکی جگہ بدل دے یا (ج) کسی پوائنٹ یا دوسری کل مملوکہ ریلوے

تین روپیہ سویم درجہ والے سے عہ ر (ج) اگر اوپر لکھا ہوا کرایہ یا مزید رقم یا ہر دو کوئی مسافر ادا نہ کرے تو پولیس متعینہ ریلوے اوس مسافر سے بطور جرمانہ وصول کرکے اسٹیشن ماسٹر کے پاس باخذ رسید جمع کرا دے۔

(۲۶) اگر کوئی آدمی واپسی کے آدھے ٹکٹ کو بیچے یا بیچنے کی کوشش کرے یا خریدے وہ پچاس روپیہ جرمانہ کا مستوجب ہوگا اور جو ایسے ٹکٹ کو خرید کرکے سفر کرے تو جرمانہ کے علاوہ جسقدر سفر کیا ہو اوسکے ایک طرف کا کرایہ ادا کرنا ہوگا۔

(۲۷) اگر کوئی مسافر جان کر اپنے ٹکٹ یا پاس کے حروف بگاڑے یا بدلے جس سے اوسکا نمبر یا تاریخ پڑھنے میں نہ آوے اوسپر پچاس روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے

(۲۸) ضمن (۱) اگر کوئی ایسا مریض جسکی بیماری دوسرے کے لگ سکتی ہو سفر کرے تو وہ شخص کہ جسکی نگرانی میں وہ سفر کرے بیس روپیہ جرمانہ کا مستوجب ہوگا اور اوسکے علاوہ کرایہ جو اوسنے دیا ہے ضبط کر لیا جاویگا اور ریل کا ملازم اوسکو گاڑی سے اوتار سکتا ہے۔ ضمن (۲) اگر کوئی ملازم جان کر کسی ایسے مریض کو بلا انتظام دوسرے مسافروں سے علیحدہ رکھنے کے سفر کرنے دیگا تو اوسپر سو روپیہ تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲۹) اگر کوئی مسافر چلتی ہوئی ریل گاڑی میں سوار ہو یا اوس سے اوترے یا اسکا ارادہ کرے یا اوس طرف کو چھوڑ کر جو پلیٹ فارم سے یا دوسرے مقام سے کہ جو مسافران کے اوترنے چڑھنے کے لئے مقرر کردیا گیا ہو متصل ہو دوسری طرف سے سوار ہو یا اوترے یا اوسکا ارادہ کرے یا کسی گاڑی کے پٹ کو چلتی ہوئی گاڑی میں کھولے اوسکو بیس روپیہ تک کے جرمانہ کی سزا ہوگی۔

(۳۰) اگر کوئی مرد یہ جانکر کہ گاڑی یا درجہ یا کمرہ یا دیگر جگہ جو صرف عورتوں کے استعمال کے واسطے ریلوے نے مقرر کی ہے بغیر کسی جائز عذر کے گھس جاوے یا گھس جانے پر اور ریلوے ملازم کو اوسے خالی کرنے کے واسطے کہنے پر نہ نکلے تو سو روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے علاوہ اوس کرایہ کی ضبطی کے کہ جو اوسنے دیا ہے اور اوسکو کوئی ریلوے ملازم نکال سکتا ہے۔

(۳۱) اگر کوئی آدمی گاڑی میں یا ریل کے کسی حصہ پر نشہ کی حالت میں ہو یا کوئی تکلیف دہ بات کرے

جاوے (۲) پاس یا ٹکٹ یا واپسی کا اکہرا ٹکٹ جو ایک دفعہ استعمال میں آچکا ہے استعمال کرے یا استعمال کرنیکا قصد کرے اوسپر سو روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے علاوہ اوتنے فاصلہ کی اکہرے کرایہ کے جو اوسنے طے کیا ہو۔

(۲۵) ضمن (۱) اگر کوئی مسافر کسی ریل گاڑی میں سفر کرے اور اوسکے پاس جائز پاس یا ٹکٹ نہ ہو یا جبکہ وہ گاڑی میں ہو یا گاڑی سے اوترے اور اپنا پاس یا ٹکٹ فوراً ریلوے کے ملازم مجاز کو نہ دکھلاوے یا اوسکے حوالہ نہ کرے تو وہ ایک مزید رقم دینے کا مستوجب ہوگا جسکا ذکر اس دفعہ میں آگے چلکر ہے۔ علاوہ اوس فاصلہ معمولی اکہرے کرایہ کے جو اوسنے طے کیا ہو اور اوس مسافر کی مقام روانگی کی نسبت شک ہو تو علاوہ اوس اسٹیشن سے معمولی اکہرے کرایہ کے جہاں سے ٹرین ابتداءً روانہ ہوئی ہو اور اگر ٹکٹوں کا پاس اوس گاڑی کے مسافروں کا دراثنائے سفر مقام ابتدائی کے علاوہ کہیں اور معائنہ ہوا ہو تو علاوہ اوس مقام سے اکہرے کرایہ کے جہاں ٹکٹوں کا معائنہ ہوا ہو۔ اور اگر ٹکٹ ایک مرتبہ سے زیادہ معائنہ ہوئے ہوں تو جہاں اوسکا آخری معائنہ ہوا ہو۔ ضمن (۲) اگر کوئی مسافر کسی ایسی گاڑی کے اندر یا اوپر یا کسی ٹرین میں جو اوس سے اعلے درجہ کی ہو کہ جسکے واسطے اوسنے پاس حاصل کیا یا ٹکٹ خریدا ہو سفر کرے یا سفر کرنے کا ارادہ کرے یا کسی گاڑی کے اندر یا اوپر اوس مقام سے زیادہ سفر کرے کہ جو اوسکے پاس یا ٹکٹ میں لکھا ہوا ہو تو اوس مسافر کو مزید رقم دینی پڑے گی جسکا ذکر اس دفعہ میں آگے چلکر ہے۔ علاوہ اوس فرق کے کہ جو اوس کرایہ میں ہو کہ اوسنے اول ادا کیا ہو اور اوس کرایہ میں کہ جو اوسکے سفر کی نسبت واجب الادا ہو ضمن (۳) وہ مزید رقم کہ جسکا ذکر ضمن (۱) مد (۲) میں ہے حسب ذیل ہو۔

(الف) جبکہ مسافر فوراً بعد رقم کے واجب الادا ہوجانے کے اور قبل اسکے کہ ملازم ریلوے گرفتار کرے اسباب کا اظہار کہ وہ رقم واجب الادا ہوگئی ہے اوس ملازم ریلوے سے کردے کہ جو کار منصبی پر ٹرین میں ہو تو رقم مزید اول درجہ والے سے ایک روپیہ دویم درجہ والے سے ۸ر سویم درجہ والے سے ۲ر

(بے) کسی اور صورت میں وہ رقم مزید درجہ اول والے سے چھہ روپیہ دویم درجہ والے سے

تو اوسپر اور اگر وہ مالک مال نہ ہو تو مالک پر بھی علاوہ محصول و دیگر رقم جو اوس مال کی نسبت لی جاسکتی ہو دس روپیہ تک جرمانہ فی من یا جزو من پیچھے ہوگا۔

(۱۷) اگر کوئی آدمی ضرر پہونچانے والی چیز اپنے ساتھ لاوے یا ریلوے کے ذریعہ سے روانہ کرانا چاہئے اوسپر ہمارے تک جرمانہ ہوسکتا ہے

(۱۸) اگر کوئی مسافر بلا خاص وجہ کے ٹرین کے ملازم و مسافر کے درمیان خبر پہونچانے کے واسطے جو تار وغیرہ لگا ہوا ہے اوسکو استعمال میں لاوے تو اوسپر پچاس روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

(۱۹) اگر کوئی مسافر اوس گاڑی میں گھسے جو دیگر مسافروں کے واسطے مقرر کردی گئی ہو یا جسمیں پورے مسافر جنکی تعداد گاڑی پر لکھی ہوئی ہو بیٹھے ہوئے ہوں اور کسی ریلوے کے ملازم کے کہنے سے نہ ہٹے اوسپر بیس روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

(۲۰) اگر کوئی مسافر کسی دوسرے مسافر کو ایک ایسی گاڑی میں جائز طور پر اندر آنے سے روکے کہ جو گاڑی اوس روکنے والے مسافر کے واسطے ریلوے کی طرف سے مقرر کردی گئی ہو یا جسمیں اوسقدر آدمی کہ جنکی تعداد اوس گاڑی کے اندر یا باہر لکھی ہوا بھی نہ بیٹھے ہوں تو اوس مسافر کی نسبت بیس روپیہ تک جرمانہ کی سزا ہوگی۔

(۲۱) اگر کوئی شخص بلا رضامندی اپنے ساتھیوں کے جو گاڑی کے اوس کمرہ میں بیٹھے ہوں کسی گاڑی میں تمباکو پیویگا تو اوسکو بیس روپیہ تک کے جرمانہ کی سزا ہوگی۔

(۲۲) اگر کوئی شخص اسطرح تمباکو پینے پر بعد اسکے کہ کوئی ملازم ریلوے اوسکو روکدے اصرار کریگا تو اوسکو علاوہ سزا متذکرہ دفعہ (۲۱) کے کوئی ملازم ریلوے اوس گاڑی سے کہ جس میں وہ جارہا ہو نکال سکتا ہے۔

(۲۳) اگر کوئی شخص بدون اجازت کسی لکڑی کے تختہ یا کاغذ کو جو منتظمان ریلوے کے حکم سے کسی گاڑی پر لگایا یا چپکایا گیا ہو گرادے یا عمداً اوسکو نقصان پہونچاوے یا اوس تختہ یا کاغذ کے حرف یا ہندسہ کو بگاڑ ڈالے یا بدل دے تو اوسکو پچاس روپیہ تک جرمانہ کی سزا ہوگی۔

(۲۴) اگر کوئی آدمی ریلوے کو دہوکہ دینے کی غرض سے (۱) کسی گاڑی میں بلا ٹکٹ یا پاس کے بیٹھے

رکھتا ہے تاوقتیکہ کسی ریلوے کے ملازم نے اوس سامان کو روانہ کر کے اوسکی رسید نہ دیدی ہو۔

(۹) کسی آدمی نے کسی جانور یا سامان پر ریلوے کو زیادہ کرایہ دیدیا ہو تو وہ زائد کرایہ یا نقصان یا دیر میں پہونچنے کا ہرجانہ اوسکو نہیں ملسکتا ہے تاوقتیکہ وہ سامان یا جانور چھوڑانے کے چھ ماہ کے اندر تحریری درخواست نہ کر دے۔

(۱۰) اگر کوئی ملازم کسی آدمی کو جو کرایہ وغیرہ چھپی ہوئی کتاب ونرخنامہ وغیرہ میں دیکھنا چاہتا ہو جان کر یا لاپروائی سے نہ دکھلاوے تو اوسپر ۵۰ تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

(۱۱) اگر کسی ریلوے ملازم نے جسوقت کہ وہ کام پر ہو شراب پی رکھی ہو تو اوسپر ۵۰ تک جرمانہ ہوسکتا ہے اور وہ نشہ کی حالت میں اگر ایسا کام کرے کہ جس سے کسی مسافر یا دیگر آدمی کو جو ریلوے پر ہو نقصان پہونچاوے تو اوسکو ایک برس تک کی قید کی سزا ہوسکتی ہے یا جرمانہ اور سزا دونوں ہوسکتی ہیں۔

(۱۲) جب کوئی ریلوے ملازم اپنے کام پر حاضر ہو کر کسی حکم کی جو اوسکو دیا گیا ہو تعمیل نہ کرے درحالیکہ اوسکے نوکر ہونے کی وجہ سے اوسکا کرنا فرض تھا اور اوسکو اوسکی اطلاع بھی ہو یا کسی جلدی یا لاپروائی یا بھول سے کسی آدمی کو ضرر پہونچاوے تو اوسکو دو برس کی سزا ہوسکتی ہے یا پانچ سو روپیہ تک جرمانہ یا سزائے قید اور جرمانہ دونوں ہوسکتا ہے۔

(۱۳) اگر ریلوے کا ملازم کسی درجہ میں جسمیں پورے مسافر بیٹھے ہوں زبردستی اور مسافر کو بٹھاوے یا بٹھانے کی کوشش کرے تو اوسپر بیس روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

(۱۴) اگر اسٹیشن ماسٹر یا ریلوے کا ملازم جسکے تعلق میں ریل ہو جو حادثہ ریلوے پر ہو گیا ہو اوسکی اطلاع نہ دیوے تو اوسپر پچاس روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

(۱۵) اگر کوئی ریل کا ملازم بلاضرورت گاڑی وغیرہ ایسی جگہ کھڑی کر دے جہاں عام راستہ ریل کی لین پر جاتا ہو یا عام آدمیوں کو پھاٹک بند کر کے نہ گزرنے دے اوسپر بیس روپیہ تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

(۱۶) اگر کوئی آدمی مال بیچنے والا عندالاستفسار مال کی قرار واقعی غلط کیفیت بیان کرے

کے جو وہاں پر با اختیار ہو نہیں لا سکتا ہے۔
(ج) ریلوے ملازمان کو اس قسم کا سامان لینے سے انکار کرنے کا اختیار ہے۔
(۳) (الف) کرایہ لیکر ٹکٹ بشرط گاڑی میں جگہ ہونے کے تقسیم کیا جاتا ہے۔
(ب) اگر کوئی شخص جسکو گاڑی میں جانے کے واسطے ٹکٹ دیا گیا ہے اور اوسکو اوس گاڑی میں جگہ نہ ملے تو گاڑی روانہ ہو جانے کے بعد تین گھنٹہ تک ٹکٹ واپس دیکر پورا کرایہ واپس لے سکتا ہے۔
(ج) اگر کسی مسافر نے اونچے درجے کا ٹکٹ لیا ہو اور اوس درجہ میں جگہ نہ ہونے سے نیچے کے درجہ میں بیٹھکر سفر کرے تو جہاں ٹکٹ دیوے وہاں پر جس درجہ سے سفر کیا ہو اوسکا کرایہ دیکر جو اوسنے زائد دیا ہو واپس لے سکتا ہے۔
(۴) کوئی آدمی ریلوے ملازم کی اجازت کے بلا کسی گاڑی میں سفر کرنے کی غرض سے نہ گھسے تاوقتیکہ اوسکے پاس ٹکٹ یا پاس نہ ہو۔
(۵) ہر مسافر کو ریلوے ملازم کے دیکھنے پر ٹکٹ یا پاس دکھلا دینا چاہئے اور جہاں تک کے واسطے ٹکٹ یا پاس دیا گیا ہو یا میعادی پاس یا ٹکٹ ہو میعاد گزر جانے پر ریلوے ملازم کو واپس دیدینا چاہئے۔
(۶) واپسی ٹکٹ یا میعادی ٹکٹ کو دوسرا آدمی استعمال نہیں کر سکتا ہے صرف وہ آدمی جسکا نام اوسمیں درج ہو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک سفر کر سکتا ہے۔
(۷) (الف) ریلوے کے ملازمان کو ایسے مریض کو جسکی بیماری دوسرے کے لگ سکتی ہو ریلوے میں سفر کرنے سے روکنے کا اختیار ہے۔
(ب) ایسا آدمی بلا اجازت اسٹیشن ماسٹر یا دیگر ریلوے ملازم کے جو وہاں با اختیار ہو ریلوے سے سفر نہ کرے۔
(ج) جو ریلوے ملازم ایسے آدمی کو ریلوے پر آنیکی اجازت دیوے وہ اوسکو ریلوے کے دیگر آدمیوں سے یا جو آدمی سفر کر رہے ہوں اون سے علیحدہ رکھنے کا انتظام کر دے۔
(۸) ریلوے سے سامان کے نقصان یا دیر میں پہونچنے کی ذمہ داری نہ ہوگی جو مسافر اپنے پاس

آٹھویں۔ پولیس کو اسبات کی بھی نگرانی رکھنی چاہئیے کہ کل مسافر جو گاڑی سے اوتریں وہ ایک ہی مقررہ دروازہ سے ہوکر گذریں اور پھاٹک سے نکلنے کے پیشتر اسٹیشن ماسٹر کو ٹکٹ دیکر جائیں اگر مسافر کے پاس زیادہ سامان ہو وہ اسٹیشن ماسٹر نے تول کر باقیماندہ محصول وصول کرلیا ہے اور کوئی مسافر بلا ٹکٹ تو نہیں اوترا ہے۔

نویں۔ تمام ریلوے کے ملازمین کو کسی سے انعام یا رشوت لینے کی ممانعت ہے اور ظاہر ہونے پر فوراً برخاست کردئے جاتے ہیں اسواسطے اسکا خیال ہر وقت رکھنا چاہئیے اور رشوت یا انعام کا لینا ثابت ہونے پر فوراً اطلاع اون کے افسروں کو دینی چاہئیے۔

دسویں۔ کوئی شکایت اسٹیشن کے ملازمان و گارڈوں کی ہو تو ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ باندی کوئی کو کرنی چاہئیے انجن کے آدمیوں کو ڈسٹرکٹ لوکو سپرنٹنڈنٹ باندی کوئی اور انجنیری کے متعلق اسسٹنٹ انجنیر راجپوتانہ مالوہ ریلوے جے پور کو کرنی چاہئیے۔ (فوجداری ۲۲۔ مئی ۱۹۰۰ء)

(۵) ہدایت نامہ پولیس جے پور اسٹیٹ ریلوے مجریہ محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل راج سوائی جیپور

(۱) (الف) جب کوئی جانور یا سامان ریلوے کی سپردگی میں کسی جگہ بھیجنے کے واسطے یا دیگر طرح پر آجاوے اور اوسکا مالک یا دوسرا شخص جو ریلوے کو اوسکا مستحق نظر آوے نہ چھوڑا وے تو ریلوے اگر مالک یا ایسا دوسرا آدمی معلوم ہوجاوے تو اوسکو نوٹس دیویں کہ وہ جانور یا سامان کو لیجاویں۔

(بے) اگر ایسا مالک یا آدمی معلوم نہیں ہووے یا اوسکو نوٹس نہ دیا جاسکتا ہو یا وہ نوٹس کی تعمیل نہ کرے تو ریلوے کو واجبی میعاد کے اندر جانور یا سامان کو فروخت کردینے کا اختیار ہے اور کرایہ وغیرہ ادا ہوجانے کے بعد جو زائد ہے وہ اوسکا مستحق نظر آوے اوسکو دیدیں۔

(۲) (الف) کسی آدمی کو اپنے ساتھ لے جانے یا ریلوے ملازمان سے کسی خطرناک نقصان پھونچانے والے سامان کے پھونچانے کا مجاز نہیں ہے۔

(بے) کوئی آدمی اس قسم کا سامان بلا اجازت اسٹیشن ماسٹر یا دیگر ریلوے کے ملازم

گاڑیوں و کھلی ہوئی مال سے ڈھکی ہوئی گاڑیوں میں لگی ہو۔ اون کو دیکھہ لیں کہ وہ درست ہیں اور کھلی ہوئی مال گاڑیوں میں بوریوں کے اوپر جو لین کھینچ دی جاتی ہے درست ہے اگر مہر ٹوٹی ہوئی معلوم ہو یا سامان بیچ سے جانا ظاہر ہو تو اسٹیشن ماسٹر کے سامنے چیزوں کی کمی کو لکھہ لے اور گارڈ کے دستخط کرالے اور پچھلے اسٹیشن کو جہاں سے گاڑی آئی ہو اوس مال کی تلاشی کے واسطے تار دے کہ وہاں پر گاڑی کی کیا حالت تھی۔

پانچویں۔ پولیس تمام مال کی (جو اُترا ہو یا جانے کے واسطے آیا ہو) ذمہ دار ہے تا وقتیکہ اوترا ہوا مال مالک کو نہ سنبھلا دیا جاوے اور روانہ کرنے کے وقت مال گاڑی میں بھر کر باقاعدہ مہر نہ لگا دیجاوے پولیس کے آدمیوں کی فی دن آٹھہ گھنٹہ ڈیوٹی مقرر کر کے مال کی پورے طور پر نگہبانی رکھنی چاہئے جب رات کی گاڑی جاری ہو جاویگی پولیس کے آدمیوں کو گاڑی کے ساتھہ سواریوں کی نگہبانی کے واسطے جانا پڑیگا جو مسافروں کی نگہبانی رکھیں اور اون کو رات کو جگاتے رہیں گے تاکہ اون کا مال کوئی چور چرا کر نہ لے جاوے اور کھلی ہوئی مال گاڑیوں پر رات کو ایک آدمی کو بندوق و چھہ کارتوس لیکر ساتھہ جانا پڑے گا کہ کوئی راستہ میں بوری نہ اوتار لے۔

چھٹے۔ ایک آدمی کو مسافر خانہ میں بروقت ٹکٹ لینے کے حاضر رہنا ہوگا۔ اور رات کو مسافر خانہ میں جو مسافر ٹھیریں اون کے مال کی بھی نگرانی رکھنی چاہئے۔ اوسکو نگہبانی رکھنی چاہئے کہ مسافر آپس میں نہ لڑیں اور ٹکٹ قاعدہ کے ساتھہ نمبر وار تقسیم کراوے۔ کوئی بدمعاش یا چور مسافر خانہ کے اندر ملکر اوسکی جیب نہ کاٹے یا مال نہ چرا لیجاوے۔ اون کو حلیہ دیکھکر ایسے بدمعاش اور چوروں کی گرفتاری کا بھی خیال رکھنا چاہئے جو ریل میں سوار ہو مع مال فرار ہو جاتے ہیں اور جسکے واسطے پیشتر کسی کورٹ سے گرفتاری وغیرہ کا وارنٹ جاری ہو رہا ہو۔

ساتویں۔ جب گاڑی اسٹیشن پر موجود ہو تو ایک آدمی پولیس کا بریک یعنی پچھلی گاڑی کے پاس جسمیں پارسل و مال رکھا جاتا ہے موجود رہنا چاہئے کہ کوئی اوٹھائی گیرہ پارسل وغیرہ لیکر نہ چل دے۔

مقدمات جو اسٹیشن کے عملہ کے متعلق و مسافران وغیرہ کے ہوں تو معمولی طور پر بعد تحقیقات پولیس نظامت سوائی جے پور میں فیصل ہوا کریں جیسا کہ ۲۶۔ اگست ۱۹۰۶ء کو منظور ہو چکی ہے (فوجداری ۵۔ فروری ۱۹۱۰ء)

(۴) ہدایات بنا بر آگاہی پولیس و نظامت جنکی حد میں ہو کر جے پور و سوائی مادھوپور لین گزری ہے

اول۔ اگر کسی مقدمہ میں انجن چلانے والے یا انجن کے کوئلے جھونکنے والے یا خلاصی یا انجن کی صفائی کرنے والے یا مرمت کرنے والے یا انجن کے چوکیداروں کی حاضری کی ضرورت ہو تو بذریعہ چٹھی انگریزی ڈسٹرکٹ لوکو سپرنٹنڈنٹ باندیکوئی کو لکھا جانا چاہئے کہ فلاں آدمی کو فلاں تاریخ میں فلاں مقام پر حاضر کچہری ہونے کے واسطے بھجوادیں اور تاریخ مقررہ سے کم از کم ایک ہفتہ پیشتر لکھنا چاہئے۔ اگر اس قسم کا مقدمہ ہو کہ جسمیں فوراً کارروائی درکار ہو تو بذریعہ تار کے اطلاع دینا چاہئے ڈسٹرکٹ لوکو سپرنٹنڈنٹ مرقومہ بالا آدمیوں کو جو اوسکی تعلق میں عوضی بھیجکر جس آدمی کے واسطے لکھا جاویگا اوسکو کچہری میں حاضر ہونیکے واسطے چھٹی دیدیگا۔

دوسرے۔ جب اسٹیشن ماسٹر یا اوسکے مددگار یا گارڈ جو ٹرین کے ساتھ رہتے ہیں یا پائنٹ مین وغیرہ کا جو عملہ اسٹیشنوں پر رہتا ہے بُلانے کی ضرورت ہو تو ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ باندی کوئی کو لکھنا چاہئے۔

تیسرے۔ جب کسی انجنیری کے محکمہ سے تعلق رکھنے والے کی طلبی کی ضرورت ہو تو اسسٹنٹ انجنیر راجپوتانہ مالوہ ریلوے جے پور کو لکھنا چاہئے۔

چوتھے۔ جب مال ڈھکی ہوئی گاڑیوں میں لادا جاتا ہے دروازہ پر چپڑی کی مہر اوس اسٹیشن کے نام کی جہاں سے مال روانہ ہوا ہو اور ناج کی بوریاں و گھاس و لکڑی و لوہا کھلی ہوئی گاڑیوں میں لادا جاتا ہے۔ بعض وقت اون پر پال ڈالدیا جاتا ہے اور چپڑی کی مہر جہاں رسی کی گانٹھ دی جاتی ہے لگائی جاتی ہے اور جب کھلی ہوئی گاڑی جاتی ہے تو ایک لین کھریا مٹی کی یا سرخی کی کل مال پر ہو کر لگا دی جاتی ہے تا کہ اگر بیچ میں سے بوری اوٹھالی جاوے تو لین ٹوٹنے سے فوراً معلوم ہو جاوے۔ پس گاڑی اسٹیشن کے اندر آتے ہی تھانہ کے آدمیوں کو چاہئے کہ مہروں کو جو ڈھکی ہوئی گاڑیوں کی

(۷) دربارہ دعوے حصول ڈگری بیع بالوفا بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰۸) (دیوانی ۱۴-جون ۱۸۹۷ء)

(۸) دربارہ دعوے انفکاک رہن بابت جائداد عطیہ راج بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۵۷) (دیوانی ۱۱-مارچ ۱۸۹۷ء)

(۹) دربارہ میعاد دعوے تنسیخ رہن بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۵۹) (دیوانی ۱۳-اپریل ۱۸۹۷ء)

(۱۰) دربارہ داخل کر لئے جانے زر رہن بروقت رجوع دعوے انفکاک بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۵۷) (دیوانی ۲۳ نومبر ۱۸۹۷ء)

(۱۱) دربارہ حصول ڈگری زر رہن بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۲۶۵) (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۰ء)

(۱۲) دربارہ اختیارات مرتہن بابت بیع جائداد مرہونہ بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۱۰۷) (دیوانی ۴-ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۱۳) دربارہ تاوان رہن نامہ غیر مصدقہ متعلقہ جائداد بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۱۰۷) (دیوانی ۲۵-نومبر ۱۹۰۱ء)

(۱۴) دربارہ لئے جانے رقعہ بجائے زر انفکاک رہن بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۵۷) (دیوانی ۲۴-اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۱۵) دربارہ رہن الشان وتاوان رہن نامہ جات بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۵۴) (دیوانی ۷-جون ۱۹۰۷ء)

ریلوے (۲۸۳) (۱) دربارہ خط وکتابت بہ معاملات ریلوے بشرح نمبر(۹) باب نمبر(۲۲۸) (۲۸۳) (عام ۳۰-اپریل ۱۸۹۸ء)

(۲) جو مقدمات فوجداری لاین سوائی جے پور وسوائی مادھوپور پر ہوا کریں اون کے فیصلے نظامت سوائی جے پور میں ہوں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹان کو لکھدیا جاوے کہ ایسے معاملات بعد تحقیقات نظامت سوائی جے پور میں بھیجدیا کریں (فوجداری ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء)

(۳) بمقدمہ سرکار بنام گیارسا بارہ ماسی ملازم ریلوے تجویز ہوئی کہ جو مقدمات ملازمان نجحئی کے متعلق ہوں وہ بہ تحقیقات پولیس مسل مرتب ہو کر ناظم باندیکوئی کے پاس روانہ کردئے جایا کریں تاکہ وہ افسران ریلوے سے (جو باندیکوئی میں موجود رہتے ہیں) مناسب سزا دلایا کریں اور دیگر

(۴) دربارہ تصدیق رہن نامہ جائداد پنچپانہ علاقہ شیخاواٹی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۱۸) (دیوانی ۱۳ جنوری ۱۸۹۱ء)

(۵) دربارہ دلائے جانے زر رہن مرتہن کو زر نیلام جائداد سے بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۵۳) (دیوانی ۵-اپریل ۱۸۹۱ء)

(۶) رام پرتاب نے دو قطعہ رہن نامہ جات سودی کے ذریعہ سے اپنی جائداد علیحدہ علیحدہ باشندگان کے پاس رہن کی اور راہن و مرتہن دونوں نے منصفی میں دعوے کئے یعنی راہن نے بابت انفکاک اور مرتہن نے بابت حصول قبض مالا کلامی مرافعہ پر ایک سردار اپیل منشی گوبند سنگھ جی نے دعوے راہن کو ڈگری اور دعوے مرتہن کو ان وجوہات پر خارج کیا کہ رہن سودی ہے اور رہن سودی کی صورت رہن بھگلاؤ کی نہیں ہوئی نہ کوئی معاہدہ رہن بھگلاؤ کا تحریر ہوا اور منجملہ مکانات رہن شدہ ایک مکان پر قبضہ بھی راہن کا موجود ہے مرتہن کہتا ہے کہ مجکو خبر نہیں کہ قبضہ کس کا ہے نہ کرایہ کا حساب مرتہن پیش کرتا ہے اور کرایہ مرتہن کو وصول ہوتا ہے مکانات مرہونہ پر رہن بھگلاؤ کی حیثیت سے قبضہ نہیں ہے اور چند مقدمات میں راہنان کو ڈگریات انفکاک محکمہ عالیہ سے ملی ہیں۔ دوسرے سردار اپیل محمد عبدالواجد علیخاں جی نے بوجوہات ذیل دعوے راہن کو خارج اور دعوے مرتہن کو ڈگری کیا کہ اول تو دعوے راہن میں عارضہ تمادی لاحق ہے اور اوسنے دعوے انفکاک بعد دعوے حصول قبض مالا کلامی دائر کیا ہے دوسرے روز رہن سے مرتہن کرایہ وصول کرتا رہا ہے اور راہن نے کبھی کرایہ کا حساب نہیں کیا تو کیوں نہ رہن بھگلاؤ تصور کیا جاوے تیسرے منجملہ مکانات مرہونہ کے صرف ایک مکان پر قبضہ مرتہن کا نہیں ہے باقی کل مکانات پر قبضہ ہے چوتھے جسطرح مرتہن نے کوئی تحریر رہن بھگلاؤ راہن سے نہیں کرائی اوسی طرح راہن نے بھی بعد رہن کوئی تحریر حاصل نہیں کی اور یہاں تک اختیار مرتہن کو دیا کہ کرایہ دار بھی مکانات مرہونہ میں مرتہن کی طرف سے رکھے گئے ڈگریاں بھی کرایہ کی مرتہن نے حاصل کیں حسب شرائط قرارداد رہن نامہ کمی بیشی سود کا تصفیہ بھی راہن نے نہیں کیا بحث قانونی میعاد کی مقدم ہے اور اوسکے مقابلہ میں نظائر کو ترجیح نہیں ہو سکتی اختلاف رائے میں بمحکمہ عالیہ مسل کرنے پر تجویز ہوئی کہ رائے محمد عبدالواجد علیخاں جی کی منظور ہے خرچہ مرتہن کا بذمہ راہن عاید ہو (دیوانی ۱۲ نومبر ۱۸۹۳ء)

جاوے اسلیئے مسل نظامت میں جانے پر جب فوجداری کو لکھا آیا تب ماخوذ کی رہائی ہوئی لہذا جب ایسا مقدمہ یا مسل بھیجی جاوے اوس کارروائی کو دیکھکر اجرا ہوجانا چاہیئے تاکہ کوئی ماخوذ میعاد سے زیادہ قید نرہے وقت پر رہا ہوجایا کرے (فوجداری یکم اگست ۱۸۹۸ء)

(۳) درباره رہائی ملزمان مقدمات تجویز منظوری طلب بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۹) (فوجداری ۵ مئی ۱۹۰۷ء)

رہن (۲۸۲) (۱) بمقدمہ سرکار بنام بلدیو تجویز ہوئی کہ مکان پر قبضہ مرتہن کا سمبت ۱۸۶۳ سے ہے جسکو مدت ۹۷ برس کی گزر گئی اصل مالک مکان کو بوجہ انقضائے میعاد انفکاک رہن کے دعوے انفکاک رہن کا منصب باقی نہیں رہا اور دعوے رلج کے واسطے (۶۰) سال کی میعاد مقرر ہے وہ میعاد بھی گزر گئی گو قبضہ قابض کا جائز ہو یا ناجائز بعد انقضائے میعاد (۶۰) سال کے رلج سے مزاحمت اور دعوے ہونا خلاف ضابطہ ہے پس تعرض خالصہ کا اس مکان سے نہ کیا جاوے (دیوانی ۲۸ مارچ ۱۸۸۹ء) (۲۸۲)

(۲) بمقدمہ چنی لال بنام آصف علی تجویز ہوئی کہ اسمقدمہ میں صاحب خاں کوئی فریق نہیں ہے مرتہن کا باپ ہے مگر جب مکان رہن تھا اور راہن نے زر رہن داخل کر دیا تو پھر فک الرہن میں کوئی امر مانع نہیں لیکن ہنگام اجرائے نالش منصفی میں زر رہن داخل نہیں کرایا گیا یہ بےضابطہ ہوا دوم اگر مکان میں مرتہن کا اسباب تھا اور راہن کا قبضہ کرانا منظور تھا تو اسطرح پر کیسے قبضہ ہوسکتا ہے کہ ایک مکان کا اسباب دوسرے مکان میں رکھکر راہن کا قبضہ کرا دیا جاوے بلکہ مناسب تھا کہ معرفت فوجداری کے اسباب کو نکلوا کر مکان بالکل خالی کرا کر راہن کا قبضہ کرا دیا جاتا آیندہ کی لیئے قبل از اصدار احکام نتائج کو سوچ لینا چاہیئے (دیوانی ۱۳ اپریل ۱۸۸۹ء)

(۳) بمقدمہ بالا بخش بنام چھیل لال تجویز ہوئی کہ جو اشخاص مفقود الخبر ہوکر جلاوطن ہوجاتے ہیں قانوناً اون کی واپسی کا انتظار بارہ سال تک کیا جاتا ہے جبکہ کشن لال بہادر لال اصل راہن کا سمبت ۱۹۳۸ سے مفقود الخبر ہونا ثابت ہے اور ابھی میعاد بارہ سال میں دو سال باقی ہیں تو اونکی عدم موجودگی میں مدعیٰ کو کسی طرح منصب انفکاک رہن حاصل نہیں ہوسکتا دعوے مدعی قابل ڈسمس ہے خرچہ بذمہ مغلوب عائد ہو (دیوانی ۳۱ دسمبر ۱۸۹۰ء)

محکمہ عالیہ سے منظوری طلب کرکے دی جایا کرے ایک سال کے اندر تحریرات محکمہ پہونچنے پر مہتمم خزانہ رقومات دین بعد تصدیق و کارروائی ضابطہ خزانہ سے دیدیا کریں اور جو رقم ایک سال سے زاید کی ہو اوسکی بابت حکام محکمہ اول خزانہ سے تصدیق کرکے بھر بتر سیل نقل کیفیت خزانہ محکمہ عالیہ کو منظوری کیلئے لکھا کریں۔ خزانہ سے بعد تصدیق کے محکمہ متعلقہ کو جلد جواب لکھا جایا کرے اور جو رقم کفایت شدہ یا دین منظوری طلب کسی ملازم برخاست شدہ یا غیر ملازم کی ہو اوس یا بندہ رقم کی نسبت اگر بقایا یا راج ہو تو اوسکا دریافت سرسری طور پر حسب عملدرآمد حال کرکے بعد وضع رقم بقایا جو رقم یا فتنی قابل منظوری ہو اوسکی تعداد کیفیت میں محکمہ متعلقہ سے لکھی آیا کرے البتہ کسی ملازم کی رقم تنخواہ وغیرہ قابل منظوری ہو تو محکمہ جات وغیرہ سے اوسکی بقایا کی تحقیق کرنا ضرور نہیں ہے اور اگر کوئی رقم منظوری طلب ایسی ہو کہ منظوری ہونے پر محکمہ متعلقہ سے ہی دیدی جاسکتی ہو خزانہ کے نام منظوری پہونچنے کی ضرورت نہ ہو تو کیفیت میں اوسکا اندراج کر دیا جایا کرے۔ (عام ۲۲ جولائی ۱۹۰۷ء)

(۱۷) رقم دین کی میعاد بجائے چھ ماہ کے ایک سال رکھی جاوے اور کیفیت کے ساتھ نقل تصدیق خزانہ آیا کرے (عام یکم اگست ۱۹۰۶ء)

(۱۸) ہر دو دیوانی محکمہ اپیل کارخانہ جات بخشی خانہ جاگیر بخشی خانہ قلعہ جات میگزین جنگلات مینوسپل کمیٹی محکمہ خبر ڈاکخانہ وغیرہ میں جہاں جہاں روکڑ سرکاری رہتی ہے وہاں روکڑ کی پوری سنبھال و نگرانی رکھی جاوے اور ہر مہینے کے اختتام پر جانچ پڑتال بذات خود حاکم کیا کرے اور اوسکی ذمہ داری اپنی تصور کرے اور ہر ماہواری پر بابت جانچ پڑتال روکڑ اپنے بالادست محکمہ میں رپورٹ بھیجی جاوے۔ (عام ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۶ء)

(۱۹) دربارہ رسید زرنیلام بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۷۵) (فوجداری ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء)

(۲۸۱) رہائی قیدیان (۲۸۱)

(۱) دربارہ رہائی مینگان و سانسیان بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۲۶۔ اگست ۱۸۹۵ء)

(۲) بمقدمہ سرکار بنام ہر دیو اکھار وال بر آمد نمک کھاری تجویز ہوئی کہ محکمہ عالیہ میں جو منظوری تجویز ایک ماہ قید مجوزہ ماتحت کی ہوئی اوسوقت بنا بر رہائی ماخوذ کے یہاں سے فوجداری کو لکھا جا کر مسل واپس نہیں بھیجی گئی۔ نہ محکمہ اپیل میں اسباب پر بلحاظ ہوا کہ حکم رہائی جاری کرکے مسل نظامت میں بھیجی

نویس نہیں ہیں روکڑ مودی وغیرہ کے پاس رہتی ہے وہاں بھی اوسکی سنبھال ہوتی رہے (عام ۷- مارچ ۱۸۹۷ء)

(۷) لاہورام چھہ روپیہ کا کاغذ اسٹامپ خریدنے کے لئے اسٹامپ فروش کے پاس آیا او بمیں ایک روپیہ غیر ٹکسالی ٹکلا بران تجویز ہوئی کہ حسب ضابطہ تحقیقات کے لئے فوجداری میں بھیجا جاوے (عام ۱۹- اگست ۱۸۹۷ء)

(۸) دربارہ دئے جانے روپیہ وکلا ٹھکانہ جات کو بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۷۳) (دیوانی ۶- جنوری ۱۸۹۸ء)

(۹) زر رہن یا زر ڈگری یا اور کوئی روپیہ متعلقہ صیغہ عدالت و فوجداری جو بطور امانت داخل ہوا یک سال تک بانتظار والپسی امانت رکھا جاوے بعد ازاں خزانہ بھیجدیا جایا کرے اور بروقت ضرورت اوسکی والپسی کی منظوری طلب کی جایا کرے (عام ۲۶- اپریل ۱۸۹۸ء)

(۱۰) دربارہ دئے جانے روپیہ شوامیان واد وپنچی کو بحصول سرٹیفکیٹ بشرح نمبر (۲) باب (۲۴۲) (دیوانی ۲۵ مئی ۱۸۹۹ء)

(۱۱) دربارہ برآمدگی سکہ قلب بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۶۴) (فوجداری ۱۰- اپریل ۱۹۰۰ء)

(۱۲) رپورٹ یا کیفیت یا گوشوارہ میں حسب منظوری طلب رقم کی مجموعی میزان لکہی جاوے تو اوسکے آگے وہی رقم حرفوں میں لکہی جایا کرے (عام ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۱۳) دربارہ قرقی زر یافتنی مدیون و تحقیقات حسب عذر مدیون بشرح نمبر (۱۸) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۷- مارچ ۱۹۰۳ء)

(۱۴) دربارہ حصول منظوری زرخرچہ خوراک قیدیان تھانہ جات بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲۳۵) (فوجداری ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء)

(۱۵) دربارہ نہ بھیجنے زربحیت ڈگریداران وصول شدہ محکمہ دیوانی و خزانہ میں بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۸۵) (دیوانی یکم اگست ۱۹۰۴ء)

(۱۶) بسلسلہ ہدایت ۳- جون ۱۸۸۹ء تجویز ہوئی کہ آیندہ بجائے چھہ ماہ کے ایک سال کی میعاد بنا بر رقم دین یا تنخواہداران مقرر کی جاوے بعد ایک سال ایسی رقم کفایت کی جاوے اور حسب قاعدہ

منگائی جاوے اور سوار محکمہ فوجداری سے لیویں (فوجداری ۹ اپریل سنہ ۱۸۹۰ع)

(۲) دربارۂ کارروائی زرطلبانہ دستکات بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳ ۲۵) (عام ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ع)

(۳) تجویز ہوئی کہ تحقیقات سے ملزم کی نسبت یہ جرم ثابت ہے کہ وہ سکہ قلب کو اصلی سکہ کی حیثیت سے براہ بدنیتی چلاتا تھا اور اسوجہ سے کہ بوقت شب ایسے روپیہ کو بدلواتا تھا اور خانہ تلاشی کے وقت ایک سکہ اور کئی قلب روپیہ اکٹھے اوسکے پاس نکلے جس سے یقین اسبات کا ہوتا ہے کہ وہ سکہ قلب کو قلب جانکر ایسا فعل کرتا تھا پس ملتبس سکہ کو بدنیتی سے اصلی کی حیثیت سے دوسرے کو دینے کا جرم مدعاعلیہ ماخوذ کی نسبت ثابت ہوتا ہے فہرست جرایم میں ملتبس سکہ کی متعلق صرف ایک دفعہ (۵۵) درج ہے اسلئے تمام اون صورتوں میں جو ملتبس سکہ اور اوسکے چلانے سے متعلق ہیں یہی دفعہ ملزم کی نسبت لگائی جاتی ہے مگر جو فعل ملزم سے سرزد ہوا وہ ضابطتاً قابل سزا قید پانچ سال ہے لہذا ماخوذ پانچ سال قید رہے مال تلاشی حسب رائے ماتحت نیلام ہوکر ضبط سرکار کیا جاوے مگر اول اون میں سے سات روپیہ حسب تجویز ماتحت اون لوگونکو دیدئے جاویں جن سے ملزم بعوض سکہ قلب اصلی روپیہ حاصل کرچکا تھا اور جس جرم کی بناء پر یہ تجویز کی جاتی ہے اسکی کوئی دفعہ فہرست جرایم میں درج نہیں ہے لہذا ایک دفعہ ایسی اور بڑہا دیجاوے کہ جسمیں بابت سکہ گورنمنٹ انگریزی وسکہ راج کے تو دس سال کی قید اور دیگر سکوں کے لئے پانچ سال قید کی سزا دیجاوے (فوجداری ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ع)

(۴) جہاں سے جس ڈگری کی بابت وصول کے واسطے لکھا جاوے بعد وصول وہ روپیہ اوسی محکمہ میں بھیجا جایا کرے خزانہ میں نہ بھیجا جاوے (دیوانی ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ع)

(۵) مدعی کی طرف سے دعوے دائر ہوجانے پر اگر قبل فیصلہ یا بعد فیصلہ مدعاعلیہ روپیہ داخل کرے تو بوصول کل زرنالش مدعی کو دلوادئے جانے میں کوئی ہرج نہیں ہے (عام ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۹۷ع)

(۶) ہر مہینے کی پہلی تاریخ پر ماتحت محکمہ کا حاکم روکڑ متعلقہ جمع خرچ نویس کی سنبھال کرتا رہے اور ہفتہ وار نائب محکمہ دیکھتا رہے جس محکمہ میں نائب نہیں ہے سررشتہ دار سنبھالے اور جمع خرچ نویس روزانہ اپنی باقی مندرجہ کہرڑہ پر حسب دستور قدیم دستخط کراتا رہے جس محکمہ میں ایک سے زیادہ حاکم ہوں اون میں جو موجود ہو یا جو مناسب سمجھے سنبھال کیا کرے اور جہاں جمع خرچ

مرافعہ باضابطہ دائر ہوریا ہے تو بمواجہہ فریقین تجویز کردینی چاہیئے (دیوانی ۲۰- مارچ ۱۹۰۷ء)

رسید (۲۷۵) (۱) بصیغہ فوجداری جس کسی کو دادرسی وغیرہ کا روپیہ دیا جاوے تو پچیس روپیہ سے زائد کی رسید بھی سادہ کاغذ پر لی جاوے اور قرقی نیلام کی درخواست بھی سادہ کاغذ پر لی جاوے (فوجداری ۳۰- نومبر ۱۹۰۱ء) (۲۷۵)

(۲) بمقدمہ سرکار بنام گوبندسنگھ نائب اجراء تجویز ہوئی کہ خزانہ راج سے یہ مراد ہے کہ عدالت متعلقہ یعنی منصفی وعدالت دیوانی وغیرہ میں جہاں روکڑ رہا کرتی ہے اور جہاں سے حکم نیلام کا ہوتا ہے وہاں زر چہارم یا زرکمیشن نیلام سپرنٹنڈنٹ نیلام جمع کرادیا کرے اور جس وقت امین نیلام روپیہ داخل عدالت کرے اوسکی رسید حسب ضابطہ امین نیلام کو ملجایا کرے (فوجداری ۳۰- اپریل ۱۹۰۷ء)

(۳) دربارہ تحریر نام ورسید بخط صاف لبشرح نمبر (۹) باب نمبر (۲۵۲) (عام ۲۰ مئی ۱۹۰۷ء)

رشتہ داران فریقین (۲۷۶) (۱) بمقدمہ رامچندر بنام سانوتیا وغیرہ تجویز ہوئی کہ مرافعہ پیش کنندہ کو ہدایت کی جاوے کہ وہ اپنے پسر کی جانب سے بلاحصول مختارنامہ کے مرافعہ نہیں کرسکتا اگر وہ مرافعہ پیش کرنا چاہتا ہے تو اول باضابطہ اوس عدالت سے مختارنامہ تصدیق کراوے جہاں اوسکا پسر قید ہے (فوجداری ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء) (۲۷۶)

رشوت (۲۷۷) (۱) بمقدمہ کنہی رام بنام سرکار دینا رشوت تجویز ہوئی کہ رشوت کا لینا اور دینا دونوں ایک ہی کے دفعہ کے متعلق جرم ہیں۔ (فوجداری ۱۳- جنوری ۱۸۹۷ء) (۲۷۷)

رقعہ ساہوکاری (۲۷۸) (۱) دربارہ لینے رقعہ بجائے زرنقد بمقدمات انفکاک رہن بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۵۷) (دیوانی ۲۴- اکتوبر ۱۹۰۵ء) (۲۷۸)

روبکار خلاصہ مسل (۲۷۹) (۱) دربارہ تحریر روبکار خلاصہ مسل لبشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۳) (فوجداری ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) (۲۷۹)

روپیہ (۲۸۰) (۱) دربارہ مطالبہ پچاس پچاس روپیہ جرمانہ نسبتی بلونت سنگھ وغیرہ سرداران اپیل نے لکھا کہ ہم نظامت میں بھیجنے کے قابل ہیں وکیل نظامت نے روپیہ لینے سے انکار کیا اور ایسی خفیف رقم کی ہنڈوی بھی کسی نے نہیں کی اگر باقیدار کو یہاں بولایا جاوے تو زیرباری ہوگی ایسی حالت میں کسطرح کارروائی کی جاوے براں تجویز ہوئی کہ سوار کے ہاتھ روپیہ بھیجکر رسید (۲۸۰)

لال بنام رامناتھہ) (دیوانی ۲ مئی ۱۹۰۳ء)

(۲۶) دربارہ رسوم دعوے تنسیخ عاق نامہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۲) (دیوانی ۱۶- مارچ ۱۹۰۱ء)

(۲۷) دربارہ رسوم تنسیخ ڈگری بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۶۰) (دیوانی ۱۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

(۲۸) بمقدمہ نارایں بنام برج رانی وناد ہورانی دعوے تنسیخ سرٹیفکیٹ تجویز ہوئی کہ جبوقت کوئی فریق کسی لفظ یا فقرہ وغیرہ مندرجہ تجویز یا کسی جزو دعوے نمبری ڈگری شدہ یا غیر مسلمہ کی بابت اپیل کرے تو عدالت مرافعہ کو لازم ہے کہ حسب ذیل مراتب پر لحاظ کر کے مرافعہ کی سماعت یا ناقابل سماعت ہونے کی بابت حکم صادر کیا جاوے۔

اول یہ کہ اگر مدعی نے دعوے زیادہ تعداد کا کیا ہے اور عدالت سے اوسکے دعوے کا کوئی جزو خارج کر دیا گیا ہے تو بقدر دعوے خارج شدہ رسوم مرافعہ داخل ہوجانے کا اطمینان کرلیا جاوے۔

دوم اگر مدعا علیہ کو ڈگری ماتحت کا کوئی جزو مسلم ہے تو جسقدر جزو اوسکا غیر مسلم ہے اوس ہی کی مقدار پر رسوم لیا جانا کافی سمجھا جاوے۔

سوئم اگر کسی فقرہ یا عبارت مندرجہ تجویز ماتحت کی بابت کسی فریق نے مرافعہ کیا ہے تو دیکھا جاوے کہ جس فقرہ کی محذوفی وہ چاہتا ہے اوسکا اثر سالم دعوے پر پڑتا ہے یا کسی جزو پر یعنی اوسکے تجویز میں قایم رہنے سے کسقدر نقصان اپیل کنندہ کا متصور ہوسکتا ہے پس جسقدر مالیت جائداد وغیرہ پر اندراج فقرہ زیر بحث کا اثر پڑتا ہو اوسیقدر تعداد کے مطابق حسب قانون اسٹامپ اوس سے رسوم مرافعہ لیا جانا واجب ہوگا۔

چہارم اگر فریق مرافعہ کنندہ ایسے الفاظ یا عبارت کی محذوفی کا خواستگار ہے جس سے کسی تعداد معین پر اثر نہ پڑتا ہو تو مرافعہ اوسکا اوسیقدر اسٹامپ پر قابل سماعت ہوگا جو اس قسم کو دعوے کے لئے قانوناً مقرر ہے۔ (دیوانی ۲۵- اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(۲۹) بمقدمہ گنگا بخش بنام چھیترپل تجویز ہوئی کہ محض اسوجہ سے کہ سہو سے رسوم کا کاغذ عدالت دیوانی میں بابت مرافعہ کم لیا گیا تجویز مختاران عدالت دیوانی کو کالعدم قرار دینا درست نہیں ہے دور و پیہ کا کاغذ مدعا علیہ سے وصول کیا جا کر بنا بر شمول مسل عدالت بھجوا دیا جاوے اور جبکہ اپیل میں

تخمینہ ہوکر رسوم لیجاوے (دیوانی ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۷) درباره داخلدفتر ہونے مقدمہ بوجہ کمی رسوم بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۴۰) (دیوانی ۲۶- اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۸) درباره رسوم دعوے حق بازگشت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۸۰) (دیوانی ۵- مئی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۹) مقدمات حقیت زمین زرعی وغیره جائداد غیر منقولہ میں تخمینہ کراکر رسوم لی جایاکرے اور معرفت اوستاکاران و محصلان کے تخمینہ کرایا جایاکرے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۵) (دیوانی ۱۲- اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

(۲۰) درباره نہ لئے جانے رسوم نمبری بمقدمات عذرداری بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۲۹) (دیوانی ۲- اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۲۱) کلدار روپیہ کی نالش میں رسوم راج قیمت بہار شاہی سکہ کلدار کی ڈگری دئے جانے میں کوئی قباحت نہیں ہے (دیوانی ۳- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

(۲۲) درباره رسوم دعوے تعمیل مختص شرائط راضی نامہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۲۶۷) (دیوانی ۱۸- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء)

(۲۳) درباره رسوم دعوے اثبات حصہ داری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴) (دیوانی ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء)

(۲۴) بمقدمہ گنیش بنام ہربخش تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ دعوے ڈسمس شدہ کی پوری رسوم مدعی نے داخل کی تھی اب اوس سے مکرر پورے دعوے کی رسوم لی جانی ضابطہ کے خلاف ہے مابقی جزو دعوے کی رسوم لیکر مرافعہ پر حسب ضابطہ تجویز کی جاوے (دیوانی ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

(۲۵) مدعی نے دعوے تقاسمہ کا دائر کیا عدالت دیوانی سے ڈگری ہوئی مگر تجویز میں ایک فقرہ یہ بھی لکھا گیا کہ بقدر کمی مکانات مقبوضہ مدعا علیہ سے اوس کمی کو پورا کرایا جاویگا مدعا علیہ نے اس فقرہ کے درج ہونے سے اپنا ہرج تصور کرکے محکمہ اپیل میں بقدر مکانات متعذرہ رسوم داخل کرکے مرافعہ کیا اور لکھا کہ تخمینہ سے اگر رسوم کم ہوا ورنے لیجاوے سرداران اپیل نے حکم دیا کہ اپیلانٹ جس فقرہ کی بابت مرافعہ کرتا ہے وہ سب مقدمہ پر حاوی ہے لہذا پوری رسوم داخل کرے۔ اسپر تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ اپیلانٹ صرف اپنے مقبوضہ مکانات کی بابت عذر کرتا ہے تو اوس سے اوسیقدر مکانات کی رسوم مرافعہ لی جانی واجب ہے پوری رسوم لئے جانے کی حاجت نہیں ہے (اچھوٹے

(۸) بمقدمہ رامچندر بنام مہادیو پروہت مخذوفی عبارت نصف حصہ تجویز ہوئی کہ یہ مقدمہ حقیقت کے متعلق ہے رسوم حسب دفعہ (۱) حصہ دوم قانون اسٹامپ لی جاوے (دیوانی ۲۱ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۹) بمقدمہ گنگارام بنام چندر انار اپنا دعوے عدم تعمیر کوٹھی۔ تجویز ہوئی کہ دعوے عدم تعمیر چاہ میں جسقدر زمین کی آبپاشی اوس چاہ سے ہو اوسکی پیداوار پر رسوم لی جانی چاہئے (دیوانی ۸ نومبر ۱۸۹۷ء)

(۱۰) درباره استصواب رجسٹرار بابت فیس تقسیم نامہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ وطریقہ ترتیب تخمینہ تجویز ہوئی کہ نظامت کوٹھی قاسم میں جو عملدرآمد بابت اخذ رسوم جمع سرکاری پر قدیم سے جاری ہے بدستور جاری رہے تغیر وتبدل کی ضرورت نہیں ہے (دیوانی ۲۔ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۱۱) درباره رسوم دعوے دخلیابی زمین علاقہ کوٹھی قاسم بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲۴۵) (دیوانی ۲۔ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۱۲) درباره رسوم مقدمہ داخلدفتر شده بلا تجویز بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۴۰) (۲۔ مارچ ۱۸۹۸ء)

(۱۳) بمقدمہ لچھمی نراین بنام رام پرتاب دعوے حقیقت برت تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل کا فیصلہ نفس معاملہ میں درست ہے لیکن جو یہ درج تجویز کیا گیا ہے کہ مدعی از سر نو دعوے دائر کرے اور رسوم کامل دے یہ بمنظوری مرافعہ اسطرح ترمیم ہو کہ مدعی از سر نو دعوے دائر کرے اور بقدر تعداد مالیت رسوم حسب ضابطہ داخل کرے مگر جو رسوم کہ پہلے وہ داخل کر چکا ہے وہ مجرا دیجا وے (دیوانی ۱۸ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۱۴) درباره رسوم مقدمات دعوے تنسیخ خط بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۵۹) (دیوانی ۲۶ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۵) درباره رسوم دعوے تنسیخ سرٹیفکیٹ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۱) (دیوانی ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۶) جس زمین پر مدعا علیہ مکان بنانا چاہتا ہو اوس زمین کا اور اوس زمین پر جو تعمیر موجود ہے اوسکا

(۲) فریق ناراض نے تجویز نظامت کا مرافعہ عدالت دیوانی میں کیا مقدمہ نمبر سابق پر بھیجا گیا اس عرصہ میں مرافعہ جات نظامت کا اتفاق محکمہ اپیل سے ہو گیا اوسی فریق نے دوسری تجویز نظامت کا مرافعہ محکمہ اپیل میں کیا سرداران اپیل نے رسوم کی بابت استصواب کیا تجویز ہوئی کہ جسقدر رسوم پر عدالت دیوانی میں مرافعہ ہونا چاہئے اوسیقدر رسوم پر سماعت کیا جاوے (گوریدان بنام مرلیدہر) (دیوانی ۸ فروری ۱۸۸۵ء)

(۳) نقشہ ماہواری کے ساتھہ وصولی رسوم منفقی کا نقشہ ضرور آیا کرے (دیوانی ۲۲ جون ۱۸۹۰ء)

(۴) دربارہ رسوم دعوے عدم تعمیر مکان بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۴۸) (دیوانی ۲۷ نومبر ۱۸۹۴ء)

(۵) جو مقدمات عمارت صرف آسایش و آرام کی بنیاد پر دائر ہوں حقیت کی بحث اونمیں نہ ہو تو اون کی رسوم بالمقطع دو روپیہ لی جاوے (دیوانی ۵ جنوری ۱۸۹۵ء)

(۶) جو دعوے متعلق دلائے جانے پٹہ و بہیتی و کاغذات کی بابت ہو اوس کی رسوم بالمقطع دو روپیہ لی جاوے (رام لال بنام رام کنور بائی) (دیوانی ۲۵ مئی ۱۸۹۶ء)

(۷) بمقدمہ پوکر مل بنام بختاور سنگہ دعوے کرادے جانے سنگ بندی زمین نصف حصہ ناظم سانبھر نے استصواب کیا کہ اگر کسی وقت کسی سبب سے استحقاق مدعا علیہم موضع پر نہ رہے تو مدعیان کا استحقاق اس زمین پر کیونکر رہسکتا ہے اور نصفی حصہ زمین مقبوضہ مدعیان کا حاصل سرکار دینے کے مدعیان کیونکر ذمہ دار ہوں گے کہ معاہدہ بھومیان مدعا علیہم میں معاملہ اون کے ذمہ نہیں رکھا گیا ہے۔ براں تجویز ہوئی کہ معاہدہ باہمی مہاجن مدعی و بھومیان کے ہے پس جبتک معاہدہ کرنے والے متصرف ہیں (اگر وہ معاہدہ باضابطہ ہوا ہے) جاری رہے گا۔ درصورتیکہ معاہدہ کرنے والے ہی نرہیں گے اور گانوں کی حیثیت اور تبدیل ہو جاویگی تو معاہدہ خود بخود کالعدم ہو جاویگا۔ راج کے مقابلہ میں مہاجن کی حیثیت وہی شمار کی جاویگی جیسے کہ عام کاشتکاران کی ہوا کرتی ہے۔ رہا معاملہ رسوم کا اسکی بابت بموجب قانون اسٹامپ کارروائی کیجاوے اور یہ دعوے تقاسمہ کے عنوان سے دائر ہونا چاہئے (دیوانی ۱۵ ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۱۳) بمقدمہ ناراین گوجر بنام پنا لال رجسٹری تمسک بضمیمہ ہدایت ۵ جنوری ۱۹۰۲ء تجویز ہوئی کہ ہدایت مذکور میں جو لفظ جائداد لکھا ہے اوس سے جائداد غیر منقولہ مراد ہے کفالت جائداد منقولہ مراد نہیں ہے نہ تمسک میں کفالت جائداد منقولہ کی بابت ہے۔ (دیوانی ۳۰- مارچ ۱۹۰۴ء)

(۱۴) دربارہ تصدیق فارغخطی پیشکردہ عبدالحکیم ساکن ٹونک تجویز ہوئی کہ درحالیکہ جائداد غیر منقولہ متعلقہ رجسٹری ہذا جسکی یہ بحث ہے علاقہ ٹونک میں ہے تو یہاں کی عدالت سے رجسٹری نوشت تقاسمہ یا فارغخطی وغیرہ کی نہیں ہوسکتی (دیوانی ۷- فروری ۱۹۰۶ء)

(۱۵) بمقدمہ سید ممتاز احمد بنام محمدی خانم درخواست رجسٹری کابین نامہ تجویز ہوئی کہ جبکہ معاہدہ کنندہ علاقہ غیر کا رہنے والا ہے اور جائداد بھی اوسکی علاقہ غیر میں ہے تو اس دستاویز کا یہاں رجسٹری کیا جانا درست نہیں ہے (دیوانی ۵- مارچ ۱۹۰۷ء)

(۱۶) دربارہ رجسٹری حق ذاتی پوجاری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲۲) (دیوانی ۱۸- اپریل ۱۹۰۷ء)

(۱۷) نابالغ کے اقرار پر عدالت رجسٹری تصدیق نہیں کرسکتی (دیوانی ۵- اگست ۱۹۰۷ء)

(۲۷۲) رخصت (۲۷۲) (۱) دربارہ رخصت حکام و انتظام کام سررشتہ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲۱۵) (فوجداری ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء)

(۲) جب کوئی اہلکار رخصت پر جاوے تو اپنی تحویل کے کاغذات سرکاری و اشیاء بترتیب فہرست سنبھلا کر جایا کرے اور فہرست اپنے افسر کے پاس پیش کر دیا کرے (عام ۱۰- اگست ۱۹۰۴ء)

(۲۷۳) رذیل اقوام (۲۷۳) (۱) دربارہ ناقابل سماعت راج ہونے استغاثہ متعلق ذات رذیل اقوام بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۳۱) (فوجداری ۱۷ جون ۱۸۹۴ء)

(۲۷۴) رسوم (۲۷۴) (۱) درباب سماعت مقدمات صرر کاغذ اسٹامپ ۴ر تجویز ہوئی کہ آئندہ صرر تک کے مقدمات کی عرائض سادہ کاغذ پر سماعت نہ ہوا کریں بلکہ ایسی عرائض اور اون کے اپیل اور درخواست اجراء ڈگری ۴ر کے کاغذ پر سماعت ہوا کریں اگر کسی کی رسوم ۴ر سے کم معین ہے تو وہ بدستور اوسیقدر رہیگی۔ (دیوانی ۲۴- جنوری ۱۸۸۵ء)

اختیار میں ہے فریقین اس باب میں کوئی معاہدہ نہیں کر سکتے پس سائلان کو بعد انخذاف شرط مذکور مستکات پیش کرنے کا اختیار ہے (دیوانی ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۵) رجسٹری شدہ خط کی واپسی کے لئے تاریخ مقرر ہوا کرے (دیوانی ۳۔ جنوری ۱۸۹۷ء)

(۶) دربارہ تصدیق دستاویزات بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۴۲) (دیوانی ۲۸ مئی ۱۸۹۷ء)

(۷) دربارہ رجسٹری وصیت نامہ مسماۃ گوراں رجسٹرار نے لکھا کہ بروقت تصدیق نوشت وصیت نامہ یہ سمجھکر عموماً برہمن کو بذریعہ پُن یا بخشش کے ہی دیا جاتا ہے درخواست رجسٹری نامنظور کی گئی۔ براں تجویز ہوئی کہ یہ نوشت وصیت نامہ ہے تو حسب رائے سرداران اپیل رجسٹری کئے جانے میں کوئی امر مانع نہیں ہے لیکن درصورتیکہ عذر دار پیدا ہو گئے ہیں اسلئے رجسٹرار کو لکھدیا جاوے کہ ایک ماہ کی مہلت عذر داران کو حسب ضابطہ اپنے حقوق کی بابت نالش کر لینے کی دیدی جاوے اگر وہ ایک ماہ کے اندر نالش کر کے اطلاع دیں وصیت نامہ کو تا فیصلہ اوس مقدمہ کے داخل دفتر کیا جاوے ورنہ حسب قاعدہ رجسٹری کر دیجاوے (دیوانی ۱۷ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۸) بمقدمہ جگناتھ بخشش دہندہ بھیروں لال بخشش گیرندہ تجویز ہوئی کہ حکم مقدمہ نمبری ۱۶۱ ۱۸۹۵ء ہدایت مجریہ ۱۸۸۷ء میں کچھ اختلاف نہیں ہے ایسا ہبہ نامہ جائداد عطیہ راج کا بلا حکم راج رجسٹری نہیں ہو سکتا اگر سائل کو ضرورت ہے تو اول صیغہ کلکٹری سے اجازت حاصل کرے بعد ازاں صیغہ عدالت دیوانی سے کارروائی کی درخواست کرے (دیوانی ۱۵۔ اگست ۱۸۹۷ء)

(۹) بمقدمہ سیٹھ سردارمل بائع رامچند اس مشتری درخواست رجسٹری اقرارنامہ بابت بچوتی قسط سہ صد روپیہ تجویز ہوئی کہ یہ جائداد غیر منقولہ کی سند نہیں ہے منقولہ کی ہے اسکی رجسٹری سررشتہ رجسٹری میں ہو سکتی ہے (دیوانی ۲۔ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۱۰) نائب ناظم کی تجویز صیغہ رجسٹری کا مرافعہ عدالت دیوانی میں ہوا کرے (دیوانی ۴ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۱۱) دربارہ رجسٹری معاہدہ استمرار بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۵) (دیوانی ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۱۲) نائب ناظمان کے مرافعہ صیغہ رجسٹری بھی عدالت میں ہوا کریں (دیوانی ۱۴ نومبر ۱۹۰۳ء)

(۲) بمقدمہ مسماۃ پارو بنام بھیروں کاٹ لینا ناک دفعہ (۸۱) ناظم باندی کوئی کو جواب لکھا گیا کہ مضروبی شدید کا دعوے قابل راضینامہ نہیں ہے مگر مجوز مناسب سمجھے تو راضینامہ پر تعمیل ہو سکتا ہے (فوجداری ۱۵۔ اگست ۱۸۹۸ء)

(۳) مقدمات فوجداری میں راضی نامہ سادہ کاغذ پر لیا جاوے (فوجداری ۲۰۔ مارچ ۱۸۹۹ء)

(۴) درباره رسوم دعوے تعمیل شرائط راضینامہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۵۱) (دیوانی ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۲۶۸) رپٹ وقوعہ (۲۶۸) (۱) درباره رپٹ وقوعہ واردات بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۳۲) (فوجداری ۵۔ ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۲۶۹) رجسٹر آمدنی اسٹامپ (۲۶۹) (۱) درباره ایزادی خانہ رجسٹر آمدنی اسٹامپ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۲) (عام ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء)

(۲۷۰) رجسٹر تصفیہ حقوق باہمی چوکیداران ورعایا (۲۷۰) (۱) درباره تیاری رجسٹر تصفیہ حقوق باہمی چوکیداران ورعایا بشرح نمبر (۳۱) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۴۔ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۲۷۱) رجسٹری (۲۷۱) (۱) درباره رجسٹری نوشت اجاره بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷) (دیوانی ۱۰ جولائی ۱۸۹۴ء)

(۲) اگر کسی وثیقہ میں ایک جائز و ایک ناجائز شرط درج کی گئی ہوں اور پھر پیش کنندہ نے شرط ناجائز کی بابت وثیقہ مذکور میں یہ درج کر دیا ہو کہ شرط ناجائز حذف متصور ہو تو اوس وثیقہ کے رجسٹری کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے (دیوانی ۲۱۔ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۳) درباره رجسٹری دستاویز اجاره دیہہ جاگیرداران جنہیں زر اجاره پیشگی لیا گیا ہو بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۷) (دیوانی ۲۸ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۴) سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ جس تمسک میں یہ معاہدہ درج ہو کہ اگر اقرار زر ادا نہ ہو تو بصورت نالش ڈگری ہو جانے پر سود موعودہ مندرجہ تمسک جاری رہے گا ایسی تحریر رجسٹری کی جاوے یا نہیں براں جواب لکھا گیا کہ ایسے تمسکات جنہیں خلاف منشا قانون شرط درج ہو رجسٹری کئے جانے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ ڈگری ہو جانے کے بعد سود کا دلانا عدالت کی

عذرداری کی اوسکو ہدایت ہوئی کہ زر رہن اندر میعاد مندرجہ حکم داخل کرے مگر داخل نہیں کیا اور مکان نیلام ہوگیا تو حکم مذکور کا مرافعہ بھی نہیں کیا درست نہیں ہے اس کارروائی اور سکوت کان جی سے وہ حق مالکانہ کان جی کا زائل نہیں ہو سکتا۔ یہ سب کارروائی کانجی کی بصیغہ متفرق ہوئی تھی (دیوانی ۲۱ فروری ۱۹۰۰ء)

(۴) دربارہ شمار میعاد نالش بروئے ڈگری علاقہ ریاست ٹونک بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۲) (دیوانی ۲۹ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۵) دربارہ شمار میعاد نالش بروئے ڈگری عدالت ہائے انگریزی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲) (دیوانی ۱۹ جنوری ۱۹۰۲ء)

باب (ر)

راستہ (۲۶۶) (۱) بمقدمہ موہن سنگھ بنام مہابخش جرم مزاحمت بیجا۔ تجویز ہوئی کہ جس راستہ کے روکنے کا دعوے ہے وہ شارع عام نہیں ہے فریقین کے نج کا راستہ ہے لہذا شارع عام کے روکنے کی بابت جو کارروائی ہو سکتی ہے وہ اس مقدمہ میں مناسب نہیں اور نج کا راستہ بند کرنے میں جرم مزاحمت بیجا عاید نہیں ہوتا کیونکہ جرم مذکور کی جہاں تعریف کی گئی ہے اوسکے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ نج کا راستہ بند کرنے کو جرم مزاحمت بیجا نہیں کہتے اور نج کا راستہ بند کیا گیا ہے تو مقدمہ قابل دائری صیغہ کلکٹری یا دیوانی ہے مدعی کو بصیغہ مجاز چارہ جوئی کرنی چاہئے (فوجداری ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء) (۲۶۶)

راضینامہ (۲۶۷) (۱) بمقدمہ بھیوان بنام گنیش۔ مضروبی شدید دفعہ (۸۰) و (۸۱) محکمہ اپیل سے مسل اختلاف رائے میں آنے پر تجویز ہوئی کہ اگرچہ مقدمہ ضرب شدید قابل راضینامہ نہیں ہے مگر قانون کا یہ بھی منشا ہے کہ اگر حاکم مناسب سمجھے راضینامہ پر فیصلہ مقدمہ کا ہو سکتا ہے لہذا بربناء لادعوے و دست برداری مدعی مقدمہ داخل دفتر کیا جاوے (فوجداری ۱۰۔ جولائی ۱۸۹۸ء) (۲۶۷)

قسطنطینیہ میں رکھا گیا اس سبب سے حاضر نہ ہو سکا دریافت کرنے پرتا نہ دار سے تصدیق کی برآں تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل حسب رائے خود چار روز میعادیں مجراد دیگر باضابطہ مرافعہ کو سماعت کریں (دیوانی یکم اپریل ۱۹۰۵ء)

(۲۶۳) ڈاکو (۲۶۳) (۱) ترجمہ ڈاکٹ صاحب رزیڈنٹ بہادر مقیم جے پور نمبری (۴۴۹/ ۴) مورخہ ۲۸۔ ستمبر ۱۹۰۱ء بابت نگرانی ڈاکوان علاقہ راج کشنگڑھ و جے پور (فوجداری)

(۲۶۴) ڈکیتی (۲۶۴) (۱) دربارہ ترتیب نقشہ وارداتہائے ڈکیتی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۷) (فوجداری ۳۰۔ اپریل ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ دینے اطلاع رہائی وسزایابی ملزمان ٹھگی ڈکیتی و زہر خورانی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۷) (فوجداری ۷۔ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۳) دربارہ کارروائی مقدمات ڈکیتی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۸) (فوجداری ۲۲۔ اپریل ۱۸۹۹ء)

(۴) ناظم جی سوائی مادھوپور کو لکھا گیا کہ تا ایام قحط اغلہ لوٹ لینے کے مقدمات ڈکیتی میں شمار نہ ہوں (فوجداری ۳ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۲۶۵) ڈگریات عدالت ہائے انگریزی وراج وریاست غیر (۲۶۵) (۱) دربارہ انتقال ڈگریات بذریعہ رہن و بیع بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۱) (دیوانی ۱۸ جون ۱۸۸۳ء)

(۲) دربارہ انتقال ڈگریات بذریعہ رہن و بیع بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۵۱) (دیوانی ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء)

(۳) بمقدمہ کنی رام عرف کنہیالال بنام منالال تجویز ہوئی کہ اگر کوئی ڈگریدار اپنے مدیون کی ڈگری قرق کراوے تو ڈگری مقروقہ کا جو مدیون ہو اوسکی جائداد نیلام نہیں ہو سکتی جب تک کہ ڈگری مقروقہ نیلام ہو کر مشتری کی طرف سے باضابطہ اجرائیں مقدمہ دائر نہ ہو اور درخواست نیلام جائداد پیش نہ کیجاوے اور جب مرتہن نے اپنے زر رہن کی ڈگری حاصل کر لی تو راہنی و مرتہنی کی بحث باقی نہیں رہی۔ ایسی ڈگری کے اجرا میں مدیون کی جائداد نیلام ہو کر بعت ڈگری کے ڈگریدار روپیہ پانے کا مستحق ہو سکتا ہے مختاران عدالت کا استدلال کہ وقت کارروائی نیلام کنی رام نے

لکھدیا جاوے کہ بلا ادخال رسوم سماعت دعوے کی کریں (دیوانی ۸- مارچ ۱۸۹۶ء)

ڈاکخانہ جات (۲۶۱) (۱) درباره اختیارات تجویز سزا عدالت ہائے راج نسبت ملازمان ڈاکخانہ (۲۶۱)
جات انگریزی راج جے پور بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۷) (فوجداری ۷- دسمبر ۱۸۹۷ء)
(۲) اشتہار درباره قواعد پوسٹ آفس راج - (عام ۸ جون ۱۹۰۲ء)

ڈاک کے موصولہ کاغذات (۲۶۲) (۱) جو لفافہ جات محمولہ کاغذات سرکاری محکمات سے ڈاکخانہ (۲۶۲)
میں جاویں یا جو لفافہ جات ڈاکخانہ سے محکمات میں آویں اون کی رسید دیجایا کرے اور جسقدر
کاغذات لفافہ میں ہوں اون کے نمبر لفافہ پر لکھدئے جایا کریں (عام ۳۰ جون ۱۸۸۳ء)
(۲) بمقدمہ رام چھب وکیل بنام ہردیو برہمن جبس بیجا تجویز ہوئی کہ مرافعہ جات موصولہ بہ سبیل
ڈاک کی صاف ہدایت جاری ہوچکی ہے کہ ایک ہفتہ تک انتظار حاضری اپیلانٹ کیا جاوے
بعدازاں داخلدفتر کردیا جاوے محکمہ اپیل میں تو اپیلانٹ کا مرافعہ ۱۰ ستمبر کو پھونچا اور ۲۹ ستمبر کو
دو ہفتہ سے زائد انتظار کرکے داخلدفتر کیا گیا اس صورت میں اب میعاد کی بابت مرافعہ مدعی پر
لحاظ نہیں ہوسکتا محکمہ اپیل میں بموجب ہدایت عملدرآمد ہوا ہے (فوجداری ۹ جنوری ۱۸۹۶ء)
(۳) درباره تحریر جواب کارڈ جوابی مرسلہ فریق مقدمہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۸۸) (فوجداری
یکم جولائی ۱۸۹۷ء)
(۴) بمقدمہ مداو دے لال بنام گماشتہ منی رام جی ماتحت سے فیصلہ ہوا کہ یہ عذرداری
بسبیل ڈاک آنے کی وجہ سے ناقابل سماعت ہے براں تجویز ہوئی کہ یہ وجہ درست نہیں ہے
اسلئے کہ عذرداری کو مختاران عدالت نے درج نمبر کرلیا سمن جاری کئے عذردار نے اطلاع
پاکر مہلت طلب کی کہ عرضی شامل مسل ہے پس وہ صورت نرہی کہ ڈاک میں ڈالکر عذردار نے
پیروی نہ کی ہو لہذا باضابطہ عذرداری کی تحقیقات کرکے تجویز کی جاوے (دیوانی ۱۸ جنوری ۱۸۹۸ء)
(۵) بمقدمہ بیجے لال بنام چھوٹے لال تفرقی درخت انبہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء کی تجویز نظامت
کا مرافعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۴ء کو بہ سبیل ڈاک محکمہ اپیل میں پیش ہوا میعاد مرافعہ یکم جنوری ۱۹۰۵ء
تک تھی بعد میعاد ہفتہ جب اپیلانٹ غیر حاضر رہا کاغذات داخلدفتر کردئے گئے - ۱۰ جنوری
۱۹۰۵ء کو اپیلانٹ نے حاضر ہوکر درخواست دی اور ظاہر کیا کہ چھ روز تک مجکو تھانہ بسی کے

کالکتہ نے کوئی حکم جاری کیا ہے اور گنپت رائے کا عذر اسوقت بصیغہ بے ضابطگی بدیں وجہ ناقابل پذیرائی ہے کہ اوسمقدمہ میں روئدادی وجوہ سے بادقعت ثابت ہوگا تو اسمقدمہ کا فیصلہ اوسمقدمہ میں مانع نہ ہوگا (دیوانی ۳۰ جون ۱۸۹۷ء)

(۲۵۹) **دیہات کا تغیر و تبدل متعلق تھانہ جات و چوکیات پولیس (۲۵۹)** | (۱) مواضعات سنودیہ شام پورہ باس دیوا وراماں ہردو کھتواڑی پرتھی پورہ جے سنگھ پورہ جیت پورہ سورج سنگھ پورہ ماجی پورہ امی پورہ پیپلی کا باس بالیاواس باس گوگا وتان بھگوت پورہ مہاسنگھ پورہ جگمال پورہ ساہ پورہ گمان پورہ تعلق چوکی کھندیل۔

اور بھینسلانہ بھادوہ منڈھا پرتاب پورہ آنند پورہ مونڈواڑہ ڈیوڑھی کوڈی بہادرپورہ دیپ پورہ مونڈوتی سکال پورہ بھوج پورہ خورد منوہر پورہ شمبھو پورہ تعلق چوکی بھینسلانہ۔

راجی پورہ خورد راجی پورہ کلاں سندر پورہ سلحدی پورہ گوجراں کا باس دہنا کا باس چارن واس سالگ رام پورہ رنجیت پورہ باسڑی مونڈیا گڈھ ساونت کا باس تعلق تھانہ رینوال کئے گئے۔ (فوجداری ۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء)

باب (ڈ)

(۲۶۰) **ڈاکٹر شفاخانہ جات (۲۶۰)** | (۱) جب مقدمات قتل انسان و زہر خورانی وغیرہ میں قلمبندی شہادت ڈاکٹر کی ضرورت بغرض انکشاف مقدمہ ہو تو اون ہاسپٹل اسسٹنٹان کو جو خاص نظامت کے شفاخانہ میں متعین ہوں نظامت میں طلب کر لیا جایا کرے اور ہاسپٹل اسسٹنٹ بتاریخ مقررہ حاضر ہو کر ضروری حال مستفسرہ ناظم لکھا دیا کریں لیکن دیگر شفاخانہ جات کے ڈاکٹروں سے بذریعہ بند سوالات دریافت کیا جایا کرے (فوجداری ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء)

(۲) بابت دعوے زرفیس عبدالحلیم بنسبت مسرور علیخاں جی بخشی فوج حکم ہوا کہ عدالت متعلقہ کو

بندوبست ہونا بات بطور لوکری سرکاری کے مودیخانہ سے ہوجاتا ہے خوراک دستکات کا روپیہ مودیخانہ میں جمع ہونے سے ابتری حساب کی ہوتی ہے کیونکہ خوراکی بروقت پوری وصول نہیں ہوتی اسلئے روپیہ خوراکی کا بھی ہمراہ مبالغان تالبانہ کے (جہاں طلبانہ کا روپیہ جمع ہوتا ہے) جمع ہوا کرے مودیخانہ سے اسکا تعلق نہ ہے (عام ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء)

دغا (۲۵۴) (۱) دربارہ اعانت بمقدمات دغا بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۴) (فوجداری ۲ دسمبر ۱۸۹۱ء) (۲۵۴)

(۲) فہرست جرایم میں دفعات متعلقہ دغا اسطرح پر درج کی جاویں دفعہ (۱۱۰) نمبر الف دوسرا شخص بنکر دغا کرنا۔ سزا۔ قید تین سال یا جرمانہ یا ہر دو۔

دفعہ (۱۱۰) نمبر بے دغا کے ذریعہ سے کسی شخص کو براہ بددیانتی مال حوالہ کرنا یا کسی کفالت المال کو تبدیل یا تلف کرنے کی ترغیب دینا۔ سزا قید سات سال اور جرمانہ (فوجداری ۴ دسمبر ۱۸۹۱ء)

دنگہ فساد (۲۵۵) (۱) تھانہ ۱۰ باغ ماجیصاحبہ کو مقدمات دنگہ فساد میں دست اندازی کی اجازت دی گئی (فوجداری ۲۳ مئی ۱۸۹۱ء) (۲۵۵)

دہرنہ نشینی (۲۵۶) (۱) دربارہ دفعہ فہرست جرایم وسزا لئے دہرنہ نشینی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۶) (فوجداری ۱۹ نومبر ۱۸۹۵ء) (۲۵۶)

دہمکی دینا (۲۵۷) (۱) دربارہ دفعہ فہرست جرایم وسزائے دہمکی بشرح نمبر (۱) باب (۱۳۶) (فوجداری ۱۹ نومبر ۱۸۹۵ء) (۲۵۷)

دیوالیہ (۲۵۸) (۱) بمقدمہ جمنا داس بنام سیٹھہ شیو دیال جمنا داس مدعا علیہ نے عذر کیا کہ میں دیوالیہ ہوگیا ہوں مدعی کو عدالت کلکتہ میں چارہ جوئی کرنی چاہئے اور گنپت رائے وکیل نے عذر کیا کہ جب یہ تحریر بٹوارہ مقدمہ ہذا میں ناقابل تسلیم قرار پاگئی تو دوسرے مقدمہ میں جسکا مرافعہ روئداد ہی میں لے گیا ہے اور نمبر سابق پر جاتا ہے) اوسکے فیصلہ میں یہ فیصلہ مضر ہوگا برآں تجویز ہوئی کہ جمنالال کا عذر یوں قابل توجہ نہیں ہے کہ دعوے جہاں مدعا علیہ کی جائداد ہو وہاں دائر ہوسکتا ہے اور عدالت کلکتہ میں دیوالیہ قرار پانے سے عدالت راج پر لازم نہیں آتا کہ اوسکی نسبتی مقدمات کو نہ سنے نہ جائداد واقع راج کی بابت معرفت راج کے عدالت (۲۵۸)

(۲۵۱) دستاویزات دیرینہ (۲۵۱) (۱) دربارہ تاوان دستاویزات دیرینہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر (۱۱۷) (دیوانی ۱۸ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۲۵۲) دستخط اہلکاران وحکام وفریقین ومدیون (۲۵۲) (۱) حسب ہدایت نمبری ۲۲ ۱۸۸۳ء و ۵۳ ۱۸۸۷ء احکام تجویزی پر دستخط ہر دو حکام کے ہوا کریں (شیو نراین نام گوری لال (دیوانی ۸-جولائی ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ دستخط بخشی جی فوج و جنرل سپرنٹنڈنٹ گیرائی بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۲۲۸) (فوجداری ۱۱ جنوری ۱۸۹۸ء)

(۳) دربارہ دستخط فریقین زیر تنقیح بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۵ ۱۲) (دیوانی ۹-جون ۱۸۹۸ء)

(۴) مرافعہ جات پر جسقدر احکام نائب جی اپیل لکھا کریں اون پر دستخط بھی خود ہی کیا کریں تاکہ بصورت کسی نقص ضابطہ کے اون سے باز پرس کی جایا کرے اور جو مرافعہ قابل واپسی ہو اوسیوقت واپس دیدیا کریں (عام یکم جولائی ۱۸۹۹ء)

(۵) دربارہ دستخط حکام بر فیصلہ مقدمات بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۱۲۹) (عام ۱۹-اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۶) جو نقول احکام اہل مقدمات لیا کرتے ہیں اون پر نائب جی اپیل کے دستخط ہوا کریں (عام ۱۹-اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۷) دربارہ دستخط مدیون زیر رقم جمع شدہ بشرح نمبر(۹) باب نمبر(۲۲۰) (دیوانی یکم مارچ ۱۹۰۳ء)

(۸) دربارہ دستخط اہلکاران وحکام متعلق حساب واخلہ طلب بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۲۰۹) (عام ۱۴ دسمبر ۱۹۰۵ء)

(۹) اہلکار لوگ رسید صاف حرفوں میں دیا کریں اور اگر نام پڑہنے میں نہ آوے اور ناظر دریافت کرنے کے لئے جاوے تو صحت کے ساتھ لکھدیا کریں (عام ۲۰ مئی ۱۹۰۷ء)

(۱۰) اہلکار لوگ جو دستخط اپنے کیا کریں وہ صاف اور مع نام عہدہ خود لکھا کریں (دیوانی ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء)

(۲۵۳) دستک (۲۵۳) (۱) جو گھوڑے رسالہ جات بوتاپتی کے دستک لیکر جاتے ہیں اون کا

جایا کرے (فوجداری ۲۹- جنوری ۱۸۸۸ء)

دستاربندی (۲۴۹) | (۱) دربارہ کارروائی دستاربندی بابت تہنیت بشرح نمبر (۴) باب (۲۴۹)
نمبر (۱۸) (دیوانی ۱۲ جولائی ۱۹۰۳ء)

دست اندازی بالا دست تجویز ماتحتان بلا مرافعہ (۲۵۰) | (۱) بمقدمہ نوندا بنام اشرف خاں (۲۵۰)
ناظم نے ملزم کی نسبت سزا قید تجویز کرکے فوجداری میں بنابر ایفائے میعاد بھیجا فوجدار جی نے ملزم کو نظامت میں واپس بھیجکر لکھا کہ اسکا جواب لیکر تجویز مجدد کرو تجویز ہوئی کہ فوجدار جی کو واجب نہیں تھا کہ ناظم کے حکم کی تعمیل کو روک دیتے جو کہ ناظم کے حد اختیار میں اور ناطق تھی اگر کوئی نقص تھا تو مسل کو یہاں بھیجنا چاہیئے تھا (فوجداری ۱۰- مارچ ۱۸۸۸ء)

(۲) بمقدمہ کاہا بنام نانگا تجویز ہوئی کہ عرضی سائل پر بنام کوتوالی جو حکم فوجداری سے جاری کیا گیا یہ ناواجب ہوا- مناسب تھا کہ استغاثہ پر بعد تحقیقات کے حکم مناسب دیا جاتا اور کوتوال نے خلاف حکم مچلکہ لکھائے یہ بھی ناواجب کیا اور نائب فوجدار نے جو مدعا علیہ پر خلاف روئداد تجویز جرمانہ کردی اوسنے بھی وقت تجویز کچھ غور نہیں کیا فوجدار جی نے جو بلا مرافعہ مسل کو نیابت سے لیکر تجویز منسوخ کردی اور مقدمہ کو خارج کیا گویہ امر بے ضابطہ ہوا کیونکہ بصیغہ نگرانی ایسی تجویز کی منظوری حسب قاعدہ طلب کرکے اجرا کرنا چاہیئے تھا مگر تجویز اخراج مقدمہ و معافی جرمانہ جو کی گئی وہ واجب ہوئی البتہ آیندہ کے لئے بلا استغاثہ ضابطہ فوجدار جی کو ایسا حکم نہ دینا چاہیئے اور جو امور محضر میں درج ہیں اون کی پابندی متعلق محضر و امور انتظامی میں داخل ہوسکتی ہے اوسکے خلاف ورزی خواہ بذریعہ استغاثہ یا مخبری یا اور کسی ذریعہ سے ظاہر ہو تو کارروائی انتظامی جو مناسب ہو کی جاسکتی ہے اسکے علاوہ اور کوئی کارروائی انتظامی محضر کے متعلق بلا استغاثہ جائز نہیں ہوسکتی (فوجداری ۱۰- نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) بمقدمہ کلیان بخش بنام بھولا ناتھ منصفی سے تنخواہ مدعا علیہ کا سویمی حصہ وضع کرنے کے لئے محکمہ اپیل کو لکھا گیا سرداران اپیل نے حکم دیا کہ ایک روپیہ ماہوار وضع کیا جاوے- مرافعہ مدعی پر تجویز ہوئی کہ جب منصفان نے سویمی حصہ وضع کرنے کے لئے لکھا تھا تو سرداران اپیل کو بلا مرافعہ اوسمیں دست اندازی کرنے کا مجاز نہ تھا- (دیوانی ۲۲ مارچ ۱۸۹۰ء)

(۲) بروقت شادی خود مدعی نے ایک نوشت اپنے خسر کو لکھدی کہ میں اپنی زوجہ کو بعد شادی
جے پور ہی میں رکھوں گا اوسکو لیکر اور کہیں نہ جاؤں گا۔ اگر گانوں لیجانے کا ارادہ کروں تو تم کو اس
دختر کی نسبت اختیار ہے مدعی کے دعوے دخل زوجیت میں خسر مدعی نے یہی عذر کیا بیستہ
طلب ہونے پر پنڈتان موج مندر نے لکھا کہ بیاہ کے معاملہ میں بروئے دہرم شاستر ایسی نوشت
جائز نہیں سمجھی جاسکتی خاوند کو اختیار ہے کہ اپنی عورت کو لیکر جہاں چاہے رہے۔ برآں تجویز ہوئی
کہ جب مدعی ان کے ساتھ شادی ہوگئی تو معاہدہ مستدلہ مدعا علیہ قانوناً قابل پذیرائی عدالت نہیں ہے
اور ایک مقدمہ اہل اسلام میں بھی فتوے آچکا ہے کہ نکاح کے ساتھ کوئی شرط جائز نہیں ہے
پس مدعی کو ڈگری دخل زوجیت کی دیجاوے (بالو بنام گنیش وہری) (دیوانی ۱۲ مئی ۱۸۹۵ء)

(۳) بعد صدور ڈگری دخل زوجیت بروقت اجراء مچلکہ ایذا رسانی وغیرہ کی تجویز صیغہ دیوانی سے
کی جاتی ہے سو یہ عملدرآمد غلط ہو رہا ہے کارروائی مچلکہ وغیرہ کی صیغہ فوجداری سے ہونی چاہئے
(دیوانی ۲۷ مئی ۱۸۹۹ء)

(۲۴۵) دخلیابی جائداد (۲۴۵) (۱) دربارہ دخلیابی جائداد بذریعہ ڈگری حقیت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۱۴)
(دیوانی ۹۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

(۲) بمقدمہ پریم لال بنام منشی پنالال جی دعوے دخلیابی اراضی تجویز ہوئی کہ یہ مقدمہ متعلق
اراضی کو لٹہ قاسم ہے اور نظامت مذکور میں ایسے دعوے کی رسوم جمع سرکاری کے سہ چند پر لی
جاتی ہے پس اسمقدمہ کی رسوم بھی اوسی عملدرآمد کے موافق لی جاوے (دیوانی ۲۔ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۲۴۶) درج نمبر مقدمہ (۲۴۶) (۱) دربارہ درج نمبر کئے جانے مرافعہ جات خارج المیعاد بشرح نمبر
(۱۰) باب نمبر (۳) (دیوانی ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۲۴۷) درخواست مقدمہ اجراء ڈگری (۲۴۷) (۱) جب حکماً کارروائی اجراء کی بند ہوجاوے اور ایک
سال تک درخواست پیش نہ ہو تو ۱۲ کے کاغذ پر ہی درخواست لینی واجب ہے (دیوانی ۱۳ نومبر
۱۹۰۰ء)

(۲۴۸) دریافت حال بذریعہ اہلکار (۲۴۸) (۱) جب کوئی ضروری اور خفیف بات ہو تو بجائے اسکے
کہ بذریعہ تحریر دریافت کیا جاوے جلد تر کارروائی ہونے کے لئے اہلکار کو بھیجکر حال دریافت کرلیا

کھوجوں کا پہونچنا کہتا ہے ورنہ کھوج آگے رواں ہوگئے اور سر حد گوزارہ تک پہونچکر بوجہ ہوا کے تند معدوم ہوگئے ایسی حالت میں نہ سر حد گوزارہ نتہائے سراغ قرار پا سکتی ہے نہ تاوان ڈنڈ سے وادر کرائی جا سکتی ہے (فوجداری ۲۰-اگست سنہ ۱۸۹۵ع)

(۱۱) دربارہ دادرسی چوری ہائے متعلق حدود ڈسٹرکٹ پورٹ کور بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۹) (فوجداری ۹-جولائی سنہ ۱۹۰۲ع)

(۱۲) بحوالہ کیفیت وکیل راج متعینہ ایجنٹی جودھپور نظامت سوائی جیپور کو لکھا گیا کہ حسب منشاء قانون پنچایت دفعہ (۷۷) تلافی کا روپیہ ایک ماہ میں وصول کرکے محکمہ عالیہ میں بھیجدیا کرو (فوجداری ۲۲-نومبر سنہ ۱۹۰۵ع)

(۱۳) دربارہ ذمہ داری باڑہ داران بابت دادرسی چوری ہائے بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۷۸) (فوجداری ۱۸-اپریل سنہ ۱۹۰۷ع)

(۲۴۲) | دادو پنتھی شامی (۲۴۲) | (۱) جب کوئی شامی دادو پنتھی کسی لڑکہ نابالغ کو چیلہ کرے تو تھانہ اور بخشی خانہ فوج میں اطلاع دیجایا کرے بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۴۵) (فوجداری ۹-اپریل سنہ ۱۸۹۸ع)

(۲) بمقدمہ بجے رام بنام انبا ناتھہ سنگہ تجویز ہوئی کہ علاوہ شامیان ملازمان راج کے دیگر شوامیان کا سرٹفکیٹ لینا تحریر عدالت سے پایا جاتا ہے اسلئے تا وقتیکہ مدعی اپنے گورو کا سرٹفکیٹ حاصل نہ کرے اوسکو زر ڈگری نہیں ملسکتا۔ (دیوانی ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۹ع)

(۲۴۳) | ڈانک بدہان ۲۴۳ | (۱) دربارہ دئے جانے سرٹفکیٹ تبنیت بلا ادائے رسم ڈانک بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۲۸) (دیوانی ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۰ع)

(۲۴۴) | دخل زوجیت (۲۴۴) | (۱) بمقدمہ بدری بنام گوپی تجویز ہوئی کہ لڑکا اور اوسکی زوجہ ابھی دونوں نابالغ ہیں ایسی صورت میں لڑکہ کا باپ جو دخل زوجیت کی نالش کرتا ہے خلاف ضابطہ ہے دعوے خارج کیا جاوے البتہ لڑکہ کا باپ لڑکے نابالغ کا ولی ہے اوسکو اپنے لڑکے اور اوسکی زوجہ کی تربیت وحفاظت وصحت کا حق حاصل ہے پس اگر وہ بنابر تربیت وحفاظت و صحت اپنے لڑکے کی زوجہ کو اپنے پاس رکھنا چاہے اور اوسکی بابت عدالت میں درخواست کرے تو حکم مناسب دیا جائیگا (دیوانی ۱۳-اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع)

تلاش مال و ملزم کی جاوے بروقت پتہ رسی ملزمان سے دادرسی کرائی جاویگی منشی گوبند سنگھ جی ایک سردار نے تجویز کی کہ موضع مٹھو واس محل ننتھال لے سراغ سے دادرسی کرائی جاوے۔ برآں تجویز ہوئی کہ مدعی دادرسی سے محروم رہنے کے قابل نہیں پایا جاتا نہ حسب رائے منشی گوبند سنگھ جی موضع مٹھو واس سالم دادرسی مجوزہ ظلامت کا مستوجب ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں تک ہر سہ شتران کے سراغ نہیں پہونچے دو کھوج منڈاوہ ہی کی سرحد میں رہ گئے پس ایک ثلث کی دادرسی مٹھو واس سے اور دو ثلث کی منڈاوہ سے کرائی جاوے (فوجداری ۲۷ فروری ۱۸۹۴ء)

(۵) دربارہ تجویز دادرسی جرم سرقہ نسبت معاون ملزم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۴) (فوجداری ۱۲-مارچ ۱۸۹۴ء)

(۶) اگر مدعیان مندرجہ بٹوتہ چوریات شہر اشتہار میعادی ایک ماہ جاری ہونے پر بروز بٹوتہ روپیہ لینے کے لئے حاضر نہ ہوں تو زر جمع شدہ سے پچیس روپیہ سے کم کی دادرسی والوں کو روپیہ دلانے کی تجویز کی جاوے باقی اشخاص کے نام بٹوتہ سے خارج کر دئے جاویں پھر جب وہ شخص حاضر ہوکر درخواست کریں اون کو شامل بٹوتہ کیا جاوے اور پچیس روپیہ تک کی چوریاں شامل بٹوتہ نہ کی جایا کریں بلکہ حسب تجویز ۱۷-جنوری ۱۸۹۴ء دادرسی مدعیان کرادی جایا کرے (فوجداری یکم مئی ۱۸۹۴ء)

(۷) دربارہ دادرسی مقدمہ خیانت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۳۴) (فوجداری ۱۴-فروری ۱۸۹۵ء)

(۸) دربارہ تجویز دادرسی بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۸۰) (فوجداری ۱۱ فروری ۱۸۹۶ء)

(۹) دربارہ تجویز دادرسی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۲۹) (فوجداری ۳-اپریل ۱۸۹۷ء)

(۱۰) بمقدمہ رام رچھپال بنام بلونت سنگھ وغیرہ مرافعہ جات فریقین بعلت غارتگری تجویز ہوئی کہ مانونڈہ سے کھوج جاری ہوکر گوراہ تک پھونچے مدعی نے کچھہ عذر نہیں کیا جب وہاں پھونچکر افسر تھانہ جیلو کو طلب کیا گیا اوسکے پھونچنے میں توقف ہوا اور مولیئے تند کے چلجانے سے کھوج مٹ گئے کارروائی اجرا دسراغ ناممکن ہوئی تب مدعی نے عذر کیا کہ میرے ملزمان کے کھوج چاہ مانونڈہ تک ہی پھونچکر رہ گئے لہذا مدعی اپنی منفعت کے خیال سے چاہ مانونڈہ تک ہی

میں دادرسی کے ناطق ہیں فریق ناراض مرافعہ کرسکتا ہے پس فوجدار جی کو بھی اسیطرح تعمیل کرنی چاہیئے۔
(فوجداری ۲۲- اپریل ۱۸۸۸ء)

(۲) بمقدمہ سعداللہ خاں بنام سارقان چوری شتر تجویز ہوئی کہ جب محل واردات سے کھوج رواں ہوکر کسی مقام تک پہونچے اور پھر بوجہ آمدورفت عام سراغ برآری ناممکن ہوئی تو دادرسی محل واردات سے نہیں ہوسکتی نہ اوس موضع سے دادرسی ہوسکتی ہے جسکی سرحد سے ایسی وجہ سے کھوج رواں نہ ہوسکے مدعی کو نقصان خود برداشت کرنا چاہیئے برآں سرداران اپیل نے بذریعہ کیفیت ہوئی لکھا کہ اب تک اسطرح عمل رہا ہے کہ بصورت ثبوت چوری و عدم اجرائے سراغ موقع واردات یا منتہائے سراغ سے اور اگر کسی وجہ سے منتہائے سراغ قرار نہ پاوے تو ذمہ داران موقع سے مدعی کی دادرسی کرائی جاتی ہے مگر اس حکم سے مستنبط ہوتا ہے کہ اگر موقع سے اجرائے سراغ ہوجاوے تو پھر موقع والا ملزم نہیں ہوسکتا لہذا راج لکھاویں کہ یہ حکم خاص اسی مقدمہ کے واسطے ہے یا بالعموم ایسی صورت کے ہر ایک مقدمہ میں اسی مطابق کارروائی کی جاوے اسپر لو ایسی اصل جواب لکھا گیا کہ جیسا مقتضائے انصاف معلوم ہوا تجویز کی گئی۔ اگر منتہی سراغ والوں کا قصور نہیں ہے اور موقع سے سراغ رواں ہوکر ذمہ داران موقع بری ہوگئے تو پھر اون پر باردادرسی ڈالنا صریح غیر مناسب ہے (فوجداری یکم مئی ۱۸۸۸ء)

(۳) جو چوریاں عـہ۵ تک کی ہوں اون کی دادرسی بٹو نہ چوکیداران شہر میں شامل نہ کیجاوے بلکہ بمیعاد دو ماہ چوکیدار مدعی کا راضی نامہ پیش کردیں ورنہ بعد وضعات حصہ چوریات شہر جو روپیہ چوکیداران کو ملتا ہے اوس سے ایسی چوریات خفیف کی دادرسی کرادیجایا کرے (فوجداری ۱۷- جنوری ۱۸۹۴ء)

(۴) بمقدمہ مہتاب خاں وکیل سیکر بنام ذوکس شتر سوار موقع واردات سے تین اونٹوں کے کھوج رواں ہوکر منڈاوہ میں پہونچے اور دو اونٹوں کے کھوج تو منڈاوہ ہی میں رہ گئے اور ایک اونٹ کے کھوج منڈاوہ سے روانہ ہوکر سرحد مٹھو واس میں پہونچے اور بارش ہوجانے کے سبب سے آئندہ رواں نہ ہوسکے ناظم جی نے ذمہ داران موقع سے دادرسی تجویز کی سرداران اپیل نے حکم دیا کہ ابھی مدعی کو کسی سے مستحق دادرسی کا قرار نہیں دیا جاسکتا مدعی و پولیس کی طرف سے

اس قسم کی میعاد محض اس غرض سے مقرر کی جاتی ہے کہ معاملہ جلد ختم ہو جاوے (دیوانی ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۵) بمقدمہ کالیخاں بنام محمد بخش جس دختر مدعی کی فراری کا دعوے تھا اوسکا پتہ نہ ملنے کی وجہ سے نائب فوجدار نے حکم دیا کہ بلا حاضری مسماۃ کچھ نہیں ہو سکتا بالفعل مقدمہ داخلدفتر کیا جاوے جب مفرورہ کا پتہ لگے مدعی درخواست کرے اس حکم کا مرافعہ منجانب مدعی فوجدار جی نے سماعت کیا جب مرافعہ مدعاعلیہ پر مسل محکمہ عالیہ میں پہونچی تو تجویز ہوئی کہ ایسے احکام ضمنی کا (جنکو نہ تجویز اندر حد اختیار ناطقہ قرار دیا جا سکتا ہے نہ حکم اخراج دعوے کہا جا سکتا ہے۔) مرافعہ حسب دستور سماعت ہوا کرے یعنی نائب ناظم کے ضمنی احکام کا ناظم اور نائب فوجدار کے ضمنی احکام کا فوجدار جی مرافعہ سماعت کیا کریں (فوجداری ۷۔ نومبر ۱۹۰۳ء)

(۶) بمقدمہ ناتھولال بنام نندکنوار صورت یہ تھی کہ مدعی نے فوجداری میں مداخلت بیجا کا دعوے کیا اور بعد گزرنے کسی قدر ثبوت کے فرد قرار داد جرم بھی قایم ہوئی مدعاعلیہ نے لکھا یا کہ منصفی میں دعوے حقیت کا دائر ہو گیا ہے تا فیصلہ منصفی یہ مسل داخلدفتر کر دی جاوے نائب فوجدار نے اسی بنا پر مسل داخلدفتر کر دی فوجدار جی نے مدعی کا مرافعہ سماعت کرکے حکم دیا کہ بانتظار فیصلہ مقدمہ منصفی یہ مقدمہ داخلدفتر نہ کیا جاوے بلکہ تحقیقات کرکے جرم فوجداری کی بابت تجویز کی جاوے محکمہ عالیہ میں مرافعہ ہونے پر قرار پایا کہ ایسے احکام داخلدفتر کے ضمنی احکام ہی قرار پاتے ہیں جو بلا تجویز یا بانتظار کسی کارروائی کے مسل داخلدفتر کئے جانے کی بابت صادر ہوں اور بانتظار فیصلہ مقدمہ صیغہ دیوانی کے یہ مقدمہ متدائرہ صیغہ فوجداری جو بابت ایک جرم صیغہ فوجداری کے ہے داخلدفتر نہیں ہو سکتا۔ (فوجداری ۱۹۔ نومبر ۱۹۰۳ء)

(۷) بمقدمہ چمن لال بنام رامنا تھہ درخواست منظوری افلاس تجویز ہوئی کہ بقید میعاد ایک یا دو ماہ کے لئے بلا تجویز مسل داخلدفتر کر دینے اور اوس میعاد میں نالش نہ ہونے سے جو میعاد قانوناً و شاستراً مقرر ہے مفقود نہیں ہو سکتی (دیوانی ۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء)

(۲۴۱) داد رسی (۲۴۱) (۱) بمقدمہ سیٹھہ راجچند بنام رام پرشاد تجویز ہوئی کہ ۱۴ نومبر ۱۸۸۶ء کو ہدایت جاری ہو چکی ہے کہ مقدمات چوری میں ناظموں کے اختیارات تجویز اخراج بعدم ثبوت اور مقدمات سراغ برآری

داخلخارج نام ڈگریدار (۱۳۹) (۱) ورثائے ڈگریدار متوفے حصول زرنجت اور بجائے ڈگری (۱۳۹)
دار متوفے اپنے نام داخلخارج کرانے کے لئے سرٹیفکیٹ تنفیت یا وراثت حاصل کیا کریں (دیوانی
۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

داخلدفتر کیا جانا مسل کا بلاتجویز (۲۴۰) (۱) بمقدمہ راچندر بنام گو دیا تجویز ہوئی کہ جب بحکم راج (۲۴۰)
مقدمہ داخلدفتر کیا گیا ہے تو دوآنہ کی عرضی سے برآمد ہو سکتا ہے دوبارہ رسوم لینے کی ضرورت
نہیں (دیوانی ۲- مارچ سنہ ۱۸۹۸ء)

(۲) بمقدمہ پدری بنام گوپی ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء کو عدالت دیوانی سے ابتدائی تجویز ہوئی اوسکا
مرافعہ ۲۰- جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو مدعی نے اپیل میں کیا اور مدعا علیہ نے عدالت دیوانی میں نظرثانی
پیش کی بوجہ پیش ہو جانے نظرثانی مذکور کے سرداران اپیل نے مرافعہ مدعی کا بلاتجویز داخلدفتر کردیا
۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کو عدالت سے نظرثانی مدعا علیہ کی نامنظور ہوئی تب مدعی نے پھر بحصول نقل
حکم نامنظوری نظرثانی کا محکمہ اپیل میں مرافعہ کیا اس مرافعہ کو سرداران اپیل نے ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء
سے شمار میعاد کا کرکے خارج از میعاد قرار دیا مگر با بو ایشا نچندر جی ممبر سردار اپیل نے بین المیعاد
ہونا لکھا۔ محکمہ عالیہ سے تجویز ہوئی کہ مرافعہ بین المیعاد اور قابل سماعت ہے اور جب پہلا مرافعہ
بلاتجویز داخلدفتر کیا گیا ہے تو اوسکے برآمد کرانیکا ہر آئینہ اپیلانٹ مجاز ہے اور ۲ ر کی عرضی پر برآمد
کرا سکتا ہے (دیوانی ۲۱- مارچ سنہ ۱۹۰۰ء)

(۳) جب کی رسوم کی وجہ سے مقدمہ داخلدفتر ہو جاوے تو بذریعہ نظرثانی برآمد ہو کر کارروائی
ہوا کرے۔ جیسے کہ عدم پیروی کے مقدمات میں نظرثانی ہوتی ہے (دیوانی ۲۶- اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

(۴) رام پرتاب نے درخواست سرٹیفکیٹ تنفیت بلدیو متوفے پیش کی مسماۃ گنگا عذردار ہوئی
ناظم جی نے دو ماہ کی مہلت دیکر ہدایت کی کہ جس کسی کو ضرورت ہو اس میعاد میں اپنی وراثت
حسب ضابطہ ثابت کراوے ورنہ جائداد متوفی خالصہ منضبط ہوگی رام پرتاب نے دعوے استقرار
حق وراثت جائداد متوفی پر دائر کیا۔ ناظم جی نے تجویز کی کہ یہ دعوے دو ماہ کے باہر ہوا ہے بوجہ
خارج المیعادی خارج کیا جاوے براں تجویز ہوئی کہ جب قانونی میعاد باقی ہے تو ایسی میعاد
مقررہ عدالت کے اندر دعوے نہ ہونے سے مدعی کو مضرت نہیں پہنچ سکتی دعوے قابل سماعت ہے

(۲۳۷) **خون بہا (۲۳۷)** (۱) دربارہ تجویز خون بہا شرح نمبر ۳۱) باب نمبر ۱۲۹) (فوجداری ۴ اپریل ۱۸۹۶ء)

(۲۳۸) **خیانت مجرمانہ (۲۳۸)** (۱) بمقدمہ بالچند بنام مسماۃ بردہی تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ مسماۃ بردہی زوجہ مدعاعلیہ بچمنیہ اور پھوپھی زوجہ مدعی سے مانگ کر لائی مگر ان دونوں زیوروں کو بصیغہ فوجداری مدعی کو واپس دلانا یا مدعاعلیہ کو سزا دینا تجویز نہیں کیا بلکہ یہ تجویز کیا ہے کہ بازیابی زیور کا دعوے مدعی بصیغہ عدالت دیوانی میں کرسکتا ہے کیونکہ برضامندی خود زوجہ مدعی نے زیور دیا تھا چنانچہ یہ تجویز قابل اتفاق نہیں ہے کیونکہ اگر کسی شخص کو کسی طریقہ سے کسی قسم کی جائداد عاریتاً سپرد کردیجاوے یا اوس جائداد یا مال پر قبضہ دیدیا جاوے اور پھر اوس جائداد یا مال کو وہ شخص کہ جسکو سپرد کی گئی تھی بے ایمانی سے اپنے تصرف میں لاوے اور واپس نہ دیوے تو وہ مرتکب جرم خیانت کا ہوتا ہے لہذا مدعاعلیہ کو سزا دیجاوے اور دادرسی مدعی کی کرائی جاوے (فوجداری ۱۴ فروری ۱۸۹۵ء)

(۲) بمقدمہ پونم چند بنام لکھی چند۔ تاریخ علم وقوعہ سے ۱۳ مئی ۱۹۰۱ء تک دعوے کی میعاد تھی ۹ مئی ۱۹۰۱ء کو قبل اختتام میعاد مدعی نے دعوے پیش کیا مگر فوجدار جی نے یہ لکھکر عرضی واپس کردی کہ نام گواہان لکھکر اور نقل بھی شامل کرکے دعوے پیش کیا جاوے حالانکہ گواہوں کے نام درج تھے اور نقل بہی کی مثل مقدمات عدالت دیوانی منشاء دعوے سمجھکر پیش کرانی ضرور نہ تھی اور کوئی میعاد بھی حکم میں مقرر نہیں کی گئی مدعی نے دوسرے مقامات سے نقل بہی منگا کر اور بہی نکالکر ۲۶ مئی کو پھر دعوے پیش کیا مدعاعلیہ کی طرف سے عذر خارج المیعادی کا کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی نے ۹ مئی کو بین المیعاد دعوے پیش کیا تھا گواہوں کے نام بھی درج تھے نقل بہی شامل کرنے کی ضرورت نہ تھی نہ حکم واپسی میں کوئی مدت مقرر کی گئی لہذا دعوے بین المیعاد متصور ہوا اور آئندہ اس امر کا خیال رکھا جاوے کہ جب کوئی عرضی دعوے یا مرافعہ بغرض ترمیم یا تکمیل کے کسی مستغیث کو واپس دیا جاوے تو اوسمیں میعاد کی صراحت کردیجایا کرے (فوجداری ۲۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

باب (د)

(۲) جو روپیہ پیشگی نظامتوں میں جمع رہتا ہے زیر تجویز قیدیوں کی خوراک اوسمیں سے دلائی جاوے مودی وغیرہ سے نہ دلائی جاوے (فوجداری ۱۶۔ اپریل ۱۸۹۲ء)

(۳) جب تک نرخ غلہ گراں رہے قیدیان صیغہ دیوانی کو حسب ذیل خوراک دلانا واجب ہے ادنے درجہ ۳ر اوسط درجہ ۴ر اعلے درجہ ۶ر (دیوانی ۸ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ خرچہ خوراک قیدیان صیغہ دیوانی بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۲۲۹) (دیوانی ۴۔ اگست ۱۸۹۸ء)

(۴/۲) دربارہ ترمیم ہدایت ۳ ستمبر ۱۸۹۶ء بابت خوراک و زادراہ قیدیان چالانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۴۱) (فوجداری ۷ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۵) دربارہ طلب خوراک شیوداناوغیرہ مینہ ہائے بچیڑی علاقہ راج حسب منشا المقلحکم ابتدائی تجویز ہوئی کہ جو ریاست کسی رعایائے خود کو کسی علاقہ ریاست غیر میں چالان کراوے وہی خوراک ملزمان دیوے پس جس کسی آسامی کو غیر علاقہ مین بھیجنے کو چالان کیا جاوے حساب خوراک کا بھیجکر زر خوراک طلب کر لیا جا کرے (فوجداری ۱۶ جون ۱۹۰۰ء)

(۶) درباب طلب خوراک شیوداناوغیرہ مینگان بچیڑی علاقہ راج ۱۶۔ جون ۱۹۰۰ء کو جو ہدایت اس منشاء سے جاری ہوئی ہے کہ جس کسی آسامی کو غیر علاقہ مین بھیجنے کو چالان کیا جاوے حساب خوراک کا بھیجکر زر خوراک طلب کر لیا جایا کرے سو اسکا تعلق ریاست ہائے کوٹہ بوندی ٹونک شاہ پورہ میواڑ سوائی جے پور سے ہے کہ جنکے وکیل پنچایت ہاڑوتی میں موجود ہیں (فوجداری ۷ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۷) جو کوئی ایسی آسامی مفلس و نادار ما خوذ تھانہ ہو کہ جسکے وارث اوسکو کھانے کو نہ دے سکیں یا اوسکے وارث ہی موجود نہ ہوں تو اوسکو تھانہ دار لوگ مودی سے تین پاؤ آٹا اور چھدام کی کوڑیاں بذریعہ چٹھی خود دلا دیا کریں اور ناظم ضلع ہمراہ صرفہ ماہواری منظوری محکمہ عالیہ طلب کر کے تھانہ میں بھجوا دیا کریں (فوجداری ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء)

(۲۳۶) **خوراک گواہان (۲۳۶)** (۱) دربارہ طلبی گواہان باشندہ صدر و مفصلات و دلائے جانے زادراہ و خرچ خوراک بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۵) (دیوانی ۵ مئی ۱۹۰۲ء)

(۳) درباره اختیارات تحصیلداران بمقدمات خلاف ورزی ضمانت بشرح نمبر(۸) باب نمبر(۱۳۱) (فوجداری ۱۰ جون ۱۹۰۲ء)

(۴) تبقرر ۲۴-اکتوبر ۱۹۰۵ء مدعاعلیہ کے حاضر کرنے کی ہدایت ضامن کو کی گئی ضامن نے حاضر نہیں کیا اور عرضی پیش کی کہ مدعاعلیہ بیمار ہے اسپر ۱۱ نومبر تاریخ مقرر ہوئی اس تاریخ پر مدعاعلیہ نے تار دیا کہ میں بیمار ہوں تب ضبطی ضمانت کا مقدمہ قایم ہوا براں تجویز ہوئی کہ کوئی عدول حکمی یا خلاف ورزی ضمانت کی ایسی حالت میں پائی نہیں جاتی مقدمہ خارج کیا جاوے (نرزین بنام سرکار) (فوجداری ۲۱-نومبر ۱۹۰۵ء)

(۱۳۲) خلاف ورزی مچلکہ (۱۳۲) (۱) درباره خلاف ورزی مچلکہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۴۷) (فوجداری ۱۰-نومبر ۱۸۹۷ء)

(۱۳۳) خلاف ورزی محضر (۱۳۳) (۱) مقدمات خلاف ورزی محضر کی نالش کی میعاد صرف ایک مہینے کی کافی ہے (گوده وغیره بنام بھورا (فوجداری ۲۴ جنوری ۱۸۸۴ء)

(۲) درباره خلاف ورزی وکارروائی انتظامی بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۲۵۰) (فوجداری ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) بمقدمہ بلدیو وغیره بنام رام سیوک وغیره تجویز ہوئی کہ ناظم نے اس مقدمہ کو بیضابطہ سماعت کیا ایسا مقدمہ فوجداری میں قابل سماعت تھا اور بلا تحقیقات محض بیان مدعی پر جرمانہ کی تجویز کی گئی یہ بھی بیضابطہ ہوا۔ اور تیل میں زیادہ سامان دینا خلاف ورزی محضر نہیں ہے مقدمہ خارج جرمانہ معاف کیا جاوے (فوجداری ۳-مارچ ۱۸۹۷ء)

(۲۳۴) خلاف ورزی ہدایت (۲۳۴) (۱) بمقدمہ جگدنبا سہائے بنام سرکار خلاف ورزی ہدایت نمبری (۷۷) ۱۸۹۷ء تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل نے اپیلانٹ کو مختارکاری سے روکدیا یہ تو بیجا نہیں مگر مدت چھ ماہ کی زیادہ سے تین ماہ کی مدت رکھی جاوے (فوجداری ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء)

(۲۳۵) خوراک قیدیان (۲۳۵) (۱) درباره خوراک آسامیان زیر تجویز زیر پیشگی سے بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۸۰) (فوجداری ۱۱ فروری ۱۸۸۸ء)

(۴) دربارہ سزائے ملزمان مقدمات خفیف بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۲۵) (فوجداری ۹ جون ۱۸۹۸ء)

خلاصہ مسل (۲۳۰) (۱) مقدمات سنگین میں محض تجویز ہی تجویز لکھی جاتی ہے کارروائی پولیس و (۲۳۰) تحقیقات عدالتی کا خلاصہ نہیں لکھا جاتا لہٰذا آیندہ بموجب ہدایت نمبری (۲۵) ۱۸۸۳ء خلاصہ لکھا جایا کرے (فوجداری ۹ ستمبر ۱۹۰۰ء)

خلاف ورزی ضمانت (۲۳۱) (۱) گلی لال نے جودھراج کی نسبت دعوے سگائی کا کیا (۲۳۱) اور رکھی چند کی ضمانت اس اقرار کی داخل ہوئی کہ بلا اجازت راج دوسری جگہ شادی نہ ہوگی گلی لال کو حسب اقرار جودھراج عدالت سے ڈگری ملی جودھراج نے اپنی دختر متنازعہ کی شادی مسمی گوری لال برادرزادہ رکھی چند کے ساتھ کردی تب گلی لال نے جودھراج و گوری لال ورکھی چند کی نسبت بصیغہ فوجداری دعوے کیا۔ براں تجویز ہوئی کہ جب ضمانت نامہ میں ذمہ داری کی کوئی تشریح نہیں ہوئی تو فوجداری کا الزام متعلق خلاف ورزی ضمانت نامہ رکھی چند کی نسبت عائد نہیں ہوسکتا۔ البتہ ذمہ دار ہرجانہ گلی لال کا ہے پس سو روپیہ ہرجانہ اوس سے گلی لال کو دلایا جانا واجب ہے اور دفعہ ۱۲۴ کا الزام گوری لال وجودھراج کی نسبت قرار نہیں پاتا۔ کیونکہ گوری لال کی شادی اوسکے چچا رکھی چند نے کردی لہٰذا گوری لال قابل رہائی کے ہے اور گلی لال نے ڈگری شادی کی حاصل نہیں کی تھی صرف استقرار سگائی کی ڈگری حاصل کی تھی اور نہ جودھراج کی نسبت کوئی حکم امتناع شادی کا دیا گیا تھا پس جو اوس نے باوجود ثبوت ہوجانے قراریافت سگائی کے ہمراہ گلی لال دوسری جگہ شادی اپنی دختر کی کردی سو یہ فعل جودھراج کا مجرمانہ نہیں ہے کہ صیغہ فوجداری میں اوسکو سزا دیجاوے البتہ گلی لال کا ہرجہ اس فعل جودھراج سے ضرور ہوا لہٰذا جودھراج سے سو روپیہ اوسکی بابت دادرسی کا گلی لال کو دلایا جانا واجب معلوم ہوتا ہے تجویز سزائے جرمانہ قابل منسوخی کے ہے (فوجداری ۳ جولائی ۱۸۸۹ء)

(۲) دربارہ خلاف ورزی ضمانت مقدمات سگائی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۱۰) (دیوانی ۸ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۱۳) جملہ تحصیلدار (خواہ اون کو اختیارات عدالتین حاصل ہوں یا نہ ہوں) تھانہ دارون کے نام پروانہ لکھا کریں اور تھانہ دار اون کو عرضی و رپورٹ بھیجا کریں۔ تحریر رقعہ مابین تحصیلداران و تھانہ داران جاری نہ رہے۔ (عام ۱۵۔ اگست ۱۹۰۱ء)

(۱۴) دربارہ تحریر ٹھکانہ پیپلی بشرح نمبر (۱۷) باب نمبر (۱۷۳) (عام ۲۰ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۱۵) جب تک ٹھاکر گمان سنگھ جی مہتمم رسالہ ڈیلان رہیں اون کے نام لفظ راج محکمہ کیلیہ سے لکھا جانا مناسب ہے اور یہ تحریر اون کے نام کے ساتھ ذاتی جاری رہیگی (عام ۶۔ فروری ۱۹۰۲ء)

(۱۶) دربارہ پیش ہونے تحریر وکیل ٹھکانہ چوموں بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۷۳) (عام ۶ فروری ۱۹۰۲ء)

(۱۷) دربارہ طریقہ تحریر بنام ٹھاکر کرن سنگھ جی منتظم محکمہ آبادی مینگان بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱) (عام ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۴ء)

(۱۸) جو کاغذ یا عرضی ٹھکانہ ساموود کی طرف سے پیش ہوتی ہے ٹھکانہ کی طرف سے اوسمیں سرکار کا لفظ لکھتے ہیں اور راج سے جو کاغذ جاری ہوتا ہے اوسمیں لفظ ٹھکانہ لکھا جاتا ہے پس عملدرآمد کے موافق تحریر مدخلہ اپیل درست ہے (عام یکم مئی ۱۹۰۴ء)

(۱۹) دربارہ خط و کتابت ریاست ہائے سنٹرل انڈیا بشرح نمبر (۱۸) باب نمبر (۳۱۱) (عام ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۹ء)

(۲۲۹) خفیف جرایم و مقدمات دیوانی (۲۲۹)

(۱) دربارہ اختیارات ناطق عدالت فوجداری تجویز ہوئی کہ جو ہدایت نمبری (۲) ۶۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو جاری ہوئی تھی وہ حسب ہدایت ثانی نمبری (۳۸) ۱۸۸۹ء بے اثر ہو گئی (فوجداری ۱۱۔ نومبر ۱۸۹۱ء)

(۲) دربارہ تحقیقات مقدمات خفیف بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۳۴) (فوجداری ۲۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۳) دربارہ اتفاق رائے مقدمات خفیفہ منصفی بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۳) (دیوانی ۱۴ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۶) جسطرح ٹھاکر بہادر سنگھ جی کے نام تحریر جاری ہوئی ہیں اوسیطرح ٹھاکر ارجن سنگھ جی منتظم آبادی مینگان کے نام جاری ہوتی رہیں۔ (فوجداری ۲۹ جولائی ۱۸۹۵ء)

(۷) بخشی ہری سنگھ جی لاڈخانی کو بجائے سری جی بعوض نراین سنگھ جی جنرل سپرنٹنڈنٹ مامور کیا گیا ہے اور تنخواہ ولوازمہ ورتبہ بخشی جی موصوف کا بدستور بحال رکھا گیا۔ کام بخشی خانہ فوج کا فی الحال جس نائب کو بخشی جی لایق سمجھیں اوس سے انجام دلاتے رہیں اور تحریر بدستور بخشی خانہ فوج کو ہری سنگھ جی کے نام سے جاری رہے مگر بخشی جی کے نام کے دستخط بقلم نائب ہوا کریں اور محکمہ گیرائی کے امورات میں کاغذات پر دستخط بخشی ہری سنگھ جی کرتے رہیں لیکن جو تحریر جاری ہو وہ محکمہ گیرائی کے نام سے جاری ہوتی رہے (عام ۱۱ جنوری ۱۸۹۶ء)

(۸) سرداران ایل نے لکھا کہ مثل حمید اللہ خاں جی کے پروہت ہری نراین جی ناظم شیخاواٹی کو تحریر میں لفظ راج لکھا جایا کرے اسپر جواب لکھا گیا کہ جو حکم ۲۹ - نومبر ۱۸۹۷ء کو ہوا ہے وہ اختیارات کی بابت ہے تحریر کا طریقہ جسطرح پر کہ دیگر ناظمان سے ہے اوسیطرح پر اس نظامت سے بھی رکھیں (عام ۱۷ جنوری ۱۸۹۸ء)

(۹) ریلوے معاملات کی خط وکتابت بنام مسٹر سی ای اسٹاتھرڈ صاحب انجنیر ریلوے راج سوائی جے پور ہونی چاہئے (عام ۳۰ - اپریل ۱۸۹۸ء)

(۱۰) گیرائی سے بنام دیگر محکمات اور دیگر محکمات سے بنام گیرائی حسب صراحت ذیل تحریرات جاری ہوا کریں۔

کیفیت محکمہ جنرل سپرنٹنڈنٹی انسداد ٹھگی وانتظام ڈکیتی راج سوائی جے پور بنام فلاں۔

کیفیت فلان بنام محکمہ جنرل سپرنٹنڈنٹی انسداد ٹھگی وانتظام ڈکیتی راج سوائی جے پور (عام ۲۰ - مئی ۱۸۹۸ء)

(۱۱) گمان سنگھ جی مہتمم رسالہ ڈیلان کو لفظ (ٹھاکر) لکھا جایا کرے (عام ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۲) منشی کنہیالال جی منتظم ٹھکانہ ڈہولہ کو اب بھی اوسی طرح لکھا جاوے جیسا کہ بزمانہ عدالت لکھا جاتا تھا (عام ۲۷ جون ۱۹۰۱ء)

جنوری ۱۹۰۴ء)

(۱۸) دربارہ خط چھپی مکانات خام وزمین آبادی بشرح نمبر (۲) باب (۲۲۲) (دیوانی ۲ مئی ۱۹۰۴ء)

(۱۹) بمقدمہ کلیان بخش بایع گوبند نراین مشتری بہ منسوخی ہدایت نمبری ۴۸ ۱۸۹۲ء تجویز ہوئی کہ بصورت فوت ہوجانے راہن یا مرتہن یا بایع یا مشتری یا واہب یا موہوب وغیرہ کے شفعہ بدرستی نام پیش ہوسکتا ہے اور بذریعہ مرمت سوال عدالت اوسکا نام درج کرسکتی ہے (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۹۰۴ء)

(۲۰) دربارہ تاوان خط سادہ مندرجہ ہی بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۱۲۶) (دیوانی ۱۱ جنوری ۱۹۰۵ء)

(۲۱) دربارہ تاوان خط رہن وبیع النسان بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۵۴) (دیوانی ۷ جون ۱۹۰۵ء)

(۲۲۸) خط وکتابت (۲۲۸)

(۱) نائب ناظم کی طرف سے بنام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وغیرہ علیحدہ کیفیات کا اجرا ضرور نہیں جسطرح سے کہ فوجداری کے نائبوں کو جداگانہ اجرا کیفیت کی ممانعت کی گئی ہے اوسیطرح اون کو بھی ممانعت کردیجاوے اور ناظم جی کی طرف سے اجرا کیفیت کا ہوا کرے (تھانہ دارلانبہ بنام رام بلاس) (فوجداری ۳ جولائی ۱۸۸۸ء)

(۲) منشی گوبند پرشاد جی ناظم شیخاواٹی نے لکھا کہ اس نظامت کو محکمات صدر سے لفظ راج لکھنے کا قاعدہ چلا آتا ہے برآں اپیل کو لکھا گیا کہ جو تحریر ناظم سابق کے نام جاری تھی اوسیطرح اب بھی جاری رکھیں (عام ۲۵- اکتوبر ۱۸۸۸ء)

(۳) عاشق علی وعبدالقدیر خاں روزینہ داران متعینہ سنبھال نمک سازی کو ہدایت کی گئی کہ نظامت وتحصیلات وڈپٹی وغیرہ سے بذریعہ کیفیت تحریرات جاری رکھو (فوجداری ۱۴- فروری ۱۸۸۹ء)

(۴) محکمہ منصفی سے جیسی تحریر خزانہ وحساب ودیوانی شرقی وغربی سے ہے ویسی ہی کارخانجات کے ساتھ رہنی چاہئے۔ (مالی رام بنام نرسنگ لال) (دیوانی ۳- جنوری ۱۸۹۵ء)

(۵) جملہ ناظموں کو اطلاع دی جاوے کہ ٹھاکر بہادر سنگھ جی راناوت کو اونھیں الفاظ سے کیفیت لکھا کریں کہ جن سے محکمہ دیوانی ومحکمہ اپیل ومحکمہ فوجداری کو لکھتے ہیں (فوجداری ۲۹-

(۶) دربارہ کرنے بیع مکان بدست مسلمان بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۲ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۷) متعلق ہدایت نمبری ۲ اشتہار ۱۸۹۵ء دربارہ چھاپ دینے جعلی خط حسب استصواب نظامت سوال ہے پورتجویز ہوئی کہ جسطرح خط کی مسل داخل دفتر ہو جانے پر حسب درخواست متعلقین خط مذکور برآمد ہو کر اوسی مسل میں کارروائی ہوتی ہے اوسی طرح آئندہ بھی ہوگی جدید مسل بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور درخواست کاغذ اسٹامپ مندرجہ دفعہ ۱۵ و ۱۶ حصہ دوم قانون اسٹامپ پر لی جاویگی تعین مدت کی ضرورت نہیں ہے جس ضرورت سے ہدایت مذکور جاری ہوئی ہے وہ ہدایت میں بالصراحت درج ہے (دیوانی ۸۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۸) دربارہ بیع جائداد مرہونہ بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۹) جب بایع یا راہن باضابطہ خط چھپنے کے واسطے پیش کریں تو بعد اقبال وصول زرثمن سے انکار قابل پذیرائی نہ ہوگا بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۹) (دیوانی یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۱۰) دربارہ اخذ تاوان خط بمقدمات عذرداری بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۲۶) (دیوانی ۳ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۱۱) دربارہ تاوان خط متعلق مکانات و دوکانات واقع سرد بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱۲۶) (دیوانی ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۱ء)

(۱۲) دربارہ خط چھپی جائداد متعلقہ بھوگ منت بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۱) (دیوانی ۲ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۱۳) دربارہ تاوان بیعنامہ سادہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۹) (دیوانی ۱۴ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۱۴) بمقدمہ بھولا بایع کریم بخش مشتری خط چھپی اراضی تجویز ہوئی کہ بھولا اصل بایع فوت ہوگیا خط چھپی کی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ کریم بخش کاشتکارانہ قابض رہکر حسب تحریر تحصیل حاصل دینے کا مجاز ہے (دیوانی ۲۳ ستمبر ۱۹۰۲ء)

(۱۵) دربارہ کارروائی خط چھپی مکانات واقع بیرونجات بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۶) (دیوانی ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۱۶) دربارہ کارروائی بیعنامہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۰۹) (دیوانی ۱۷ جون ۱۹۰۳ء)

(۱۷) دربارہ تاوان دستاویز سادہ مندرجہ بہی اسٹامپ بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۱۲۶) (دیوانی ۱۳۔

(۱۶) دربارہ فیس تصدیق مختارنامہ بشرح نمبر (۸) باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۷) صدور ڈگری غلہ کے وقت بموجب رسوم کے خرچہ لگایا جانا مناسب ہے۔ (دیوانی ۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۸) تجویز میں خرچہ کا اندراج بہت صحت کے ساتھ ہوا کرے ایسا نہ ہوا کرے کہ صرف اس قدر اندراج پر ہی اکتفا کیا جاوے (اور خرچہ ذمہ مغلوب رہے) بلکہ بالعموم تجویز میں تعداد خرچہ بتعین صحت درج کر دی جایا کرے (دیوانی ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۹) بمقدمہ کشن لال بنام گیونا بالغ تجویز ہوئی کہ تین ماہ کے اندر ڈگری حق شفع کا مقدمہ اجراء میں دائر ہو جانے پر ڈگریدار کو بعد میں بھی پیروی سے اغماض و پہلوتہی نہ کرنا چاہئے اگر وہ بعد دائر کر دینے مقدمہ اجراء کے تین ماہ تک پیروی میں غفلت کرے تو تین ماہ سے ایک روز بھی زیادہ گزر جانے کی حالت میں ڈگری شفع کی کالعدم متصور ہوگی جیسکہ ڈگری جائداد منقولہ کے لئے چھ سال اور غیر منقولہ کے لئے دس سال کی میعاد بموجب ہدایت نمبری ۹۳ سنہ ۱۸۹۰ء مقرر کی گئی ہے اسکا عمل نہیں ہوگا بلکہ روز اختتام کارروائی سے تین ماہ تک ڈگریدار کوئی درخواست نہیں کریگا تو ڈگری کالعدم ہو جاویگی اور جب ڈگری کالعدم ہوگی تو اوس ڈگری کے خرچہ سے بھی مدعی محروم رہے گا اور جو زر ثمن دعوے شفع کے وقت اوسنے داخل کیا ہے وہ مدعی کو واپس کر دیا جاویگا (دیوانی ۲۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

(۲۲۷) **خط چٹھی (۲۲۷)** (۱) دربارہ اختیارات تحصیلداران بابت خط چٹھی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۳۱) (دیوانی یکم مارچ سنہ ۱۸۸۷ء)

(۲) مقدمات خط چٹھی و حصول سرٹیفکیٹ وراثت نائب ناظم سماعت نہ کریں ناظم سماعت کیا کریں (دیوانی ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۸۸۸ء)

(۳) دربابت انتخاب کاغذات مقدمات خط چٹھی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۲) (دیوانی ۲۷ فروری سنہ ۱۸۹۵ء)

(۴) دربارہ بیع اشیائی مرہونہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ تصدیق خطوط و اظہار امر واقعی بابت روپیہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۴۴) (دیوانی ۲۰ مئی سنہ ۱۸۹۶ء)

(۹) سرداران اپیل نے دریافت کیا کہ جو عذر داریاں مقدمات اجراء ڈگری میں ہوتی ہیں اونکا خرچہ عذرداران کو دلایا جاوے یا نہیں براں جواب لکھا گیا کہ جیسے ابتک عملدرآمد ہے اوسی موافق کارروائی کریں (لچھمی نراین بنام مسماۃ موتی) (دیوانی ۱۳ - مارچ ۱۸۸۷ء)

(۱۰) مقدمات میں تعداد خرچہ کی مفصل درج کی جایا کرے (دیوانی ۱۰ نومبر ۱۸۸۷ء)

(۱۱) مثل مقدمات عدالت دیوانی کے ہر ایک مقدمہ فوجداری میں خرچہ دلانے کی تجویز لکھنا نامناسب ہے ہدایت مجریہ ۱۲ جون ۱۸۸۹ء کے موافق سوچ سمجھکر خاص اون مقدمات میں کہ جنمیں واقعی ہرجہ و خرچہ ضروری مدعیان کا ہوا ہو اور مدعیان کا کچھہ بھی قصور نہیں تھا تجویز دلانے خرچہ کی ممنوع نہیں ہے اور تجویز میں تعداد مع تفصیل کے لکھدینی چاہئے اور بصورت ناطق ہونے حکم کے تجویز سزا اوسکے ساتھہ اوسکا اجراء بھی کرا دینا چاہئے (فوجداری ۲ - اپریل ۱۸۹۰ء)

(۱۲) جو فیس طلبانہ بنابر تعمیل سمن علاقہ غیر کے لی جاتی ہے وہ بھی علاوہ فیس معمولی کے خرچہ میں جوڑی جایا کرے (دیوانی ۸ جولائی ۱۸۹۶ء)

(۱۳) بمقدمہ رام ناتھہ بنام بھیروں علت چوری تجویز ہوئی کہ جب شرکت خود بیان مدعی سے ظاہر ہے اور تحقیقات سے جرم صیغہ فوجداری ثابت نہیں تو بہر حال مقدمہ صیغہ فوجداری سے قابل اخراج ہے اور اسی وجہ سے مدعا علیہم کو ایسی اجازت دیا جانا واجب نہیں ہے کہ وہ مدعی پر زیر دفعہ ۴۴ مقدمہ دائر کرے نہ مقدمات فوجداری میں خرچہ کا دلانا لازمی ہے (فوجداری ۲۸ جون ۱۸۹۷ء)

(۱۴) اگر کل مطالبہ ڈگری بیباق ہوجائے تو محض مطالبہ خوراک کی بابت مدیون قید نہیں رہسکتا اور زر خرچہ خوراک قید مدیون بشمول دیگر خرچہ مدعی کو مدیون سے وصول کرایا جاوے (دیوانی ۴ - اگست ۱۸۹۸ء)

(۱۵) بمقدمہ گنگا بخش بنام لچھمی نراین اجراء ڈگری خرچہ تجویز ہوئی کہ خرچہ متعلقہ ڈگری مکانات کو سرداران اپیل نے زر کرایہ کی ہدایت کی بناء پر خارج المیعاد قرار دیا ہے مگر یہ تجویز بےضابطہ ہے اسلئے کہ ہدایت متعلقہ اجراء ڈگریات میں ڈگریات متعلقہ جائداد غیر منقولہ کی میعاد دس سال مقرر کی گئی ہے یہ صراحت نہیں ہے کہ اگر ایسے فیصلہ کے صرف خرچہ کا اجراء اس مدت میں کرایا جاویگا تو خارج المیعاد ہوگا (دیوانی ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

(۵) دربارہ تعین میعاد بنا بر تحقیقات پرچہ ہائے خبر بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر ۱۴۳ (عام ۲۲-جنوری ۱۹۰۶ء)

(۲۲۶) **خرچہ مقدمات (۲۲۶)** (۱) بمقدمہ جیون رام بنام منگل سنگھ تجویز ہوئی کہ ایک بار کا خرچہ دلایا جاوے (دیوانی ۴-اپریل ۱۸۸۵ء)

(۲) جس محکمہ سے حکم اخیر ہوا وسی کے نقل حکم کے ذریعہ سے مقدمہ اجرا میں دائر کرنا چاہئے اور جملہ فیصلہ ہائے محکمات ماتحت اور نیز محکمہ عالیہ کونسل میں تشریح تعداد خرچہ فریقین اور اس بات کی کہ وہ خرچہ کس فریق کے ذمہ ہوگا درج ہونی چاہئے مع تشریح طریقہ تحریر خرچہ (دیوانی ۱۰ جون ۱۹۸۵ء)

(۳) بمقدمہ لچھمی نراین بنام مساۃ موتی تجویز ہوئی کہ بروقت فیصلہ مقدمہ اجرا ڈگری کے جو خرچہ ڈگری داران کو نہیں دلایا جاتا ہے اگر اسکی بابت کوئی ممانعت نہیں ہوگئی ہے تو حسب روئداد مقدمہ خرچہ کی بابت تجویز ہونی چاہئے۔ (دیوانی ۱۵ جون ۱۸۸۵ء)

(۴) بروقت فیصلہ مقدمہ کے قبل دستخط حکام تشریح خرچہ کی تجویز میں درج ہوجایا کرے (دیوانی یکم اکتوبر ۱۸۸۵ء)

(۵) بروقت فیصلہ مقدمات تفصیل خرچہ کی درج حکم ہوتی رہے سرشتہ داران کو تاکید کی جاوے (دیوانی ۱۱-مارچ ۱۸۸۶ء)

(۶) فیصلہ جات میں اندراج خرچہ حسب صراحت رپورٹ اہلمد کیا جاوے سرشتہ دار کو نگرانی کی تاکید ہونی چاہئے۔ (دیوانی ۸ امئی ۱۸۸۶ء)

(۷) جو کاغذ فیس بابت تصدیق مختارنامہ پیش کیا جاوے وہ خرچہ میں دلانے کے قابل نہیں ہے (دیوانی ۲۶-اگست ۱۸۸۶ء)

(۸) حسب استصواب سرداران اپیل جواب لکھا گیا کہ مرافعہ بیضابطگی پیش ہونے پر اگر بلا تقرر تاریخ واجرا سمن وجوابدہی رسپانڈنٹ تجویز نامنظوری مرافعہ کی کردی جاوے تو رسپانڈنٹ کا خرچہ نہ دلایا جاوے اور اگر تاریخ مقرر ہوکر اجرا سمن عمل میں آوے اور جوابدہی فریق ثانی کی طرف سے ہو تو خرچہ بذمہ مغلوب عاید ہوا کرے (نیمی چند بنام گنیش وغیرہ) (دیوانی ۲۲- فروری ۱۸۸۷ء)

خانگی کام حکام (۲۲۳) (۱) دربارہ ممانعت ارسال کیفیت بکار خانگی بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۲۱۵) (عام یکم دسمبر سنہ۱۹۰۱ء) (۲۲۳)

خانہ بدوش (۲۲۴) (۱) ناظم جی کوتعاسم نے استصواب کیا کہ جو فریقین مقدمہ خانہ بدوش ہوں اور خانہ بدوشانہ ہی اپنی اوقات بسر کرتے ہوں تو اون کے مقدمات صیغہ دیوانے کون سی عدالت میں سماعت ہوسکیں گے اسپر تجویز ہوئی کہ خانہ بدوشوں کے مقدمات جس مقام پر دائر ہوں قابل سماعت ہیں (دیوانی ۶-جنوری سنہ۱۸۹۷ء) (۲۲۴)

(۲) دربارہ رہائی خانہ بدوشان بشرح نمبر (۲۰) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری ۱۲-مارچ سنہ۱۸۹۹ء)

خبر و خبر نویسان (۲۲۵) (۱) خبر نویس بھولے راگڈہ نے چاہا کہ سرکاری کاغذات روزنامچہ وغیرہ تھانہ کو دیکھکر اگر کوئی خبر قابل اندراج کے ہو تو بھیجدی جایا کرے منتظم جی خبر سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کوئی قاعدہ ہے یا نہیں تو منتظم جی خبر نے دفعہ (۱۰) کی نقل بھیجدی اسپر ہدایت جاری کی گئی کہ خبر نویس کا سرکاری کاغذات کو دیکھنا بھالنا ٹھیک نہیں ہے اور خبر نویس اگر بروقت کچہری میں موجود رہے تو اوس کو کوئی ضرورت کاغذات کے دیکھنے کی نہیں ہے (فوجداری ۱۹ فروری سنہ۱۸۹۵ء) (۲۲۵)

(۲) دربارہ تحقیقات پرچہ ہائے خبر شکایتی افسران واہلکاران بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۴) (فوجداری ۹ ستمبر سنہ۱۸۹۴ء)

(۳) دربارہ تحقیقات پرچہ ہائے خبر بواجہ خبر نویس و وکیل خبر بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۳۴) (عام ۲۷ جون سنہ۱۸۹۵ء)

(۴) جس پرچہ خبر کے اخیر نتیجہ کو منتظم جی خبر دیکھنا چاہیں سکرٹریٹ میں آکر اوسکی مسل دیکھ لیں اور سکرٹریٹ سے وہ مسل صیغہ سے طلب ہو کر اخیر نتیجہ سے منتظم جی خبر کو مطلع کردیا جاوے اور پرچہ ہائے خبر کی تحقیقات حتی الوسع جلد ہونی چاہیئے۔ (عام ۱۷ جنوری سنہ۱۹۰۱ء)

(۵) پرچہ خبر کی تحقیقات میں جب کوئی امر یا ثبوت خبر نویسان سے دریافت طلب ہو تو بذریعہ بند سوالات دریافت کرلیا جاوے (عام ۷-جولائی سنہ۱۹۰۶ء)

ہو وہ بلا دستخط مدعا علیہ کے قابل تسلیم نہیں ہو سکتی کیونکہ کھاتہ خارج المیعاد میں مدعی کو بطور خود جمع کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر یہ خیال اوسوقت میں صادق آسکتا تھا کہ جس ستی میں باقی نکلی اوس سے چھہ سال گزر کر کوئی رقم بعد چھہ سال جمع کی جاتی جبکہ باقی ساون بدی ۱۰ سمبت ۱۹۴۷ کو برآمد ہوئی اور ... کی رقم ماہ بدی ۱۲ کو باقی کے چار سال سوا چھہ ماہ بعد اندر میعاد چھہ سال کے جمع ہوگئی اور جمع کی رقومات پر ہمیشہ سے کبھی مدیون کے دستخط ہونے کا عملدرآمد نہیں ہوا تو پھر کیا وجہ تھی کہ مدعی اس رقم پر بھی خلاف طریقہ مروجہ مدیون کے دستخط کراتا لہذا دعوے مدعی بیرون المیعاد متصور ہو کر ڈگری کیا جاوے (دیوانی یکم مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۲۱) خالصہ (۲۲۱) (۱) دربارہ کارروائی خالصہ بعد انقضائے (۶۰) سال بشرح نمبر (۱) باب (۲۸۲) (دیوانی ۲۸ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲) جو جائداد محکمات ماتحت کی رائے میں قابل خالصہ ہو اوسکی بابت تجویز اخراج کی منظوری محکمہ عالیہ سے منگانی ضرور نہیں ہے اگر گنجایش سرسری مقدمہ کی از جانب راج متصور ہو گی تو عمارت سے بابت کرنے مرافعہ کے وجوہ درج ہو کر یہان کو لکھا آویگا۔ صرف اون مقدمات میں منظوری منگائی جایا کرے جنہیں بہ تحقیقات سرسری حق خالصہ راج کو تقویت ہو (سرکار بنام چمن لال) (دیوانی ۴ فروری ۱۸۸۵ء)

(۲۲۲) خام مکان بیرونجات و زمین پڑت (۲۲۲) (۱) بیرونجات کے ایسے خام مکانات کہ جنکی بابت کسی کے پاس سند مصدقہ راج نہیں ہے عموماً خالصہ کے تصور کئے جاویں اور جو زمین پڑت یا خام مکان نذرانہ پر بمنظوری محکمہ عالیہ دئے جاویں تو اون کی بابت اختیار رہن و بیع کرنے کا نذرانہ دہندگان کو نہ ہوگا (دیوانی ۲۸ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۲) زمین آبادی میں جو شخص خام مکان بنا کر رہے گا اوس سے تعرض نہ کیا جاویگا اور ملبہ کا رہن و بیع کرنا اور ایسے رہن و بیع کی رجسٹری جائز نہ ہو گی اگر خام مکان بنانے والا آباد نہ رہے تو خام مکان کا چھپر یا پتھر لے جاسکتا ہے یا فروخت کرسکتا ہے اور ایسے مکان خام وا وسکے ملبہ کی بابت رہن و بیع کا خط چھپنے کے لئے پیش ہو تو اوسکو نہ چھاپا جاوے بلکہ منسوخ کر دیا جاوے اور نگرانی رکھی جاوے کہ ایسے رہن و بیع کی تحریرات نہ ہون (دیوانی ۲

قرار دیا کہ اوس نے اپنے بیان میں لکھا تھا کہ مجکو مدعا علیہ پیٹتا رہتا ہے بران تجویز ہوئی کہ اگر مدعی نے ایسا بیان کیا کہ مدعا علیہ مجکو پیٹتا رہتا ہے اور اوس نے ایک مرتبہ کی بابت استغاثہ کیا تو پہلے وقوعہ کا استغاثہ نکرا و قوعہ حال کو خارج المیعاد قرار نہیں دیسکتا (فوجداری ۱۰ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۷) درباره انتقال مدعا علیہ بابت دعوے خارج المیعاد شرح نمبر(۱) باب نمبر(۳۷) (دیوانی ۲۶ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۸) درباره اوس دعوے کے کہ جو اول باہین میعاد پیش ہو کر عدالت سے واپس کیا گیا ہو اور پھر بعد انقضائے میعاد پیش کیا گیا ہو شرح نمبر(۲) باب نمبر(۳۲۸) (فوجداری ۲۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۹) بمقدمہ چندر بنام ظالم سنگھ مدعا علیہ نے اپنے کھاتہ میں عہ جمع کرالئے اور ایک دعوے مدعا علیہ مذکور و بھور سنگھ نے بالاشتراک عہ کا بابت مہرانہ صیغہ کلکٹری میں نسبت مدعی مقدمہ ہذا دائر کیا حکام ماتحت نے منجملہ عہ متدعویہ کے عہ کی ڈگری بنام مدعی مقدمہ ہذا صادر کی محکمہ عالیہ صیغہ کلکٹری سے اس بناء پر دعوے خارج ہوا کہ ظالم سنگھ اپنے مطالبہ واجب میں برضامندی مدعی عہ جمع کر چکا ہے اس تجویز کو ظالم سنگھ و بھور سنگھ نے تسلیم کرلیا۔ مقدمہ مندرجہ صدر یعنی رامچندر مدعی میں سرداران اپیل نے اس رقم عہ کا ناجائز طور پر جمع ہونا مان کر دعوے کے اخراج کی رائے دی اور لکھا کہ جب یہ روپیہ دو حصہ داران کا تھا تو ایک مدیوں کے ذگی مطالبہ میں مدعی کیسے جمع کرسکتا تھا دوسرے سابقہ عملدرآمد مہر و دستخط ہونے کا ہے اگر برضامندی مدعا علیہ یہ رقم جمع ہوتی تو اسپر بھی مہر و دستخط مدعا علیہ ہوتے بران تجویز ہوئی کہ جب مدعی باقاعدہ مطالبہ ذگی ظالم سنگھ مدیون میں یہ عہ جمع کر چکا اور ظالم سنگھ و بھور سنگھ کی نالش جو اسی روپیہ کی بابت ہوئی تھی اس بناء پر صیغہ کلکٹری سے خارج ہو گئی کہ حساب میں روپیہ جمع ہو چکا ہے اور بھور سنگھ و ظالم سنگھ نے کوئی عذر بذریعہ نظرثانی وغیرہ نہیں کیا تو اب فیصلہ صیغہ کلکٹری کا (جو خاص اسی رقم کی بابت انہیں فریقین میں ہوا) بلا وجہ بے اثر نہیں ہوسکتا اور اس کھاتہ مدعی کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ باقی نکلکر مہر و دستخط ہونیکا عملدرآمد رہا ہے جمع پر کسی جگہ مدیون کے مہر و دستخط نہیں ہیں لہذا یہ وجہ خارج المیعاد کی ناکافی ہے علاوہ سرداران اپیل کا خیال اس طرف گیا ہے کہ جو رقم حفظ میعاد

۲۲۔ اگست کو پیش کیا مگر نقل حکم نظامت ہمراہ مرافعہ داخل نہیں کیا ۲۹۔ اگست کو نظامت سے نقل لیکر پیش کی سرداران اپیل نے بوجوہات مندرجہ تجویز مرافعہ کو خارج المیعاد قرار دیا۔ بران تجویز ہوئی کہ ہدایت نمبری (۱۰) مجریہ ۱۶ فروری ۱۸۹۳ء کا تعلق خاص صیغہ دیوانی سے ہے اور مرافعہ مقدمات صیغہ فوجداری کے لئے ۳۰ یوم کی میعاد مقرر ہے یہ مرافعہ بعد ۳۱ یوم کے ہوا ہے علاوہ ازیں جب نقل فیصلہ نظامت ۲۲۔ اگست کو ہمراہ مرافعہ پیش نہیں کی گئی بلکہ ۲۹۔ اگست کو پیش کی گئی تو محض عذرات کے پیش کر دینے سے یہ قرار نہیں دیا جاسکتا کہ ۲۲۔ اگست کو مرافعہ داخل ہو گیا لہذا مرافعہ خارج المیعاد ہے (فوجداری ۱۱۔ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۲) بمقدمہ گھاسی لال بنام مانچند مداخلت بیجا واقعات یہ تھے کہ ایک مقدمہ اجراء ڈگری کی تعمیل میں ناظر منصفی نے مدعا علیہ کا ملبہ اوٹھوا دیا ۵ امئی کو مدعی نے اوسی مسل میں درخواست دی کہ مدعا علیہ نے پھر اوسی مقام پر چونہ پتھر ڈالدیا منصفی سے حکم دیا گیا کہ ایک مرتبہ تعمیل حکم ہو چکی اب اگر مدعا علیہ تکلیف دیتا ہے تو مدعی کو بصیغہ فوجداری استغاثہ کرنا چاہئے ۱۸ جولائی کو عدالت دیوانی سے مرافعہ مدعی نامنظور ہوا تب ۱۲۔ اگست کو بعد ۲۴ روز کے مدعی نے بصیغہ فوجداری استغاثہ ہذا بنسبت مدعا علیہ پیش کیا ماتحت سے بربناء عروض تمادی اخراج کی تجویز ہوئی بران محکمہ عالیہ سے قرار پایا کہ جب مدعی نے حسب ہدایت منصفی وعدالت دیوانی ایک ماہ کے اندر دعوے دائر کر دیا تو نفس مقدمہ میں تجویز ہونا چاہئے۔ (فوجداری ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ دعوے خارج المیعاد متعلق جائداد عطیہ راج بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۷) (دیوانی ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۴) دربارہ کارروائی مرافعہ جات خارج المیعاد بشرح نمبر (۱۰) باب نمبر (۳۲) (دیوانی ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ دعوے خارج المیعاد متعلق جائداد عطیہ راج بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۲۵۲) دیوانی یکم دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۶) بمقدمہ چندولال بنام چتربھج سرداران اپیل نے مدعی کے دعوے کو اس بناء پر خارج المیعاد

(۱۳) حکام ماتحت اپنے خانگی کام کے واسطے محکمہ عالیہ مین کیفیت نہ بھیجا کریں بروقت ضرورت وکیل کی جانب سے درخواست پیش ہوا کرے خانگی کاموں ہیں اون کی کیفیت لیا جانا واجب ہوگا کہ جو حاکم محکمہ نہیں ہیں اور قدیم سے اون کی کیفیت لیجاتی ہیں (عام یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۴) دربارہ ممانعت وضع کرنے تنخواہ ماتحتان خود بحیثیت افسری بوجہ قرضہ بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۵۶) (عام یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

| حکم شدہ کاغذات (۲۱۶) | (۱) دربارہ ممانعت اجراء کاغذات حکم شدہ بدست فریق مقدمہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹) (دیوانی ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء) (۲۱۶) |

| حلف فریقین و گواہان (۲۱۷) | (۱) وقت تجویز قائمی مقدمہ حلف دروغی نسبتی گواہان حسب منشاء ہدایت نمبری ۲، مجریہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء عمل ہونا چاہئے (فوجداری ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۰ء) (۲۱۷) |

(۲) دربارہ تحریر بیان حلفی فریقین و گواہان بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۳) (عام ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۴ء)

| حملہ آوری (۲۱۸) | (۱) اگر پولیس کی جانب سے حملہ یا مقابلہ یا زدوکوبی وغیرہ رپورٹ پیش ہو تو تحقیقات و تجویز کے واسطے حصول منظوری کی ضرورت نہیں ہے (گنگا بشنا بنام سرکار) (فوجداری ۹ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء) (۲۱۸) |

| حیدرآباد (۲۱۹) | (۱) خاص شہر حیدرآباد کے باشندہ کے نام سوا ماہ کی میعاد کا اور اضلاع حیدرآباد کے باشندہ کے نام دو ماہ کی میعاد کا سمن بنا بر تعمیل جاری ہوا کرے (دیوانی ۸ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء) (۲۱۹) |

(۲) خاص شہر حیدرآباد میں تعمیل ہونے کے لئے پانچ ہفتہ اور علاقہ نظام میں تعمیل ہونے کیلئے دو ماہ کی تاریخ مقرر ہو کر سمن جاری ہوا کریں (عام ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

باب (خ)

| خارج المیعاد (۲۲۰) | (۱) دولت رام مدعی نے ۱۲ جولائی کی تجویز مصدرہ نظامت کا مرافعہ (۲۲۰) |

باب نمبر (۱۳۱) (فوجداری ۲۵-اپریل ۱۸۸۸ء)

(۴) بزمانہ علالت فوجدار جی تجویز ہوئی کہ باستثنائے خاص مقدمات مثل قتل وغیرہ سنگین قسم کے باقی جملہ مقدمات میں نائب فوجدار کارروائی ضابطہ جاری رکھے اور جن مقدمات میں کہ تجویز اخیر اندر حد اختیار ہو اوسکا اجرا کرے اور جن مقدمات میں زیادہ تجویز مناسب معلوم ہو اون کی مسل منظوری کے لئے محکمہ اپیل میں بھیجتا رہے اور ہر قسم کے متفرق کام سررشتہ کی نگرانی و خبرداری رکھے۔ (فوجداری ۱۰-مئی ۱۸۸۸ء)

(۵) دربارہ حکام محکمہ اپیل بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲) (عام ۱۳ ستمبر ۱۸۸۸ء)

(۶) دربارہ حکام محکمہ اپیل بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۲) (عام ۱۰-اکتوبر ۱۸۸۸ء)

(۷) نائب ناظم سوائی مادہوپور کے رخصت میں ہونے کی حالت میں ناظم جی بھی چلے گئے نظامت میں کوئی با اختیار افسر نہ رہا اسلئے نائب ناظم رخصتی کو حکماً نظامت میں بھیجکر ہدایت کی گئی کہ نظامت میں پہونچکر اپنا کام متعلقہ صیغہ جوڈیشل جاری کرے جو مقدمات حد اختیار میں ہوں اونکو بدستور فیصل کرتا رہے اور زائد از حد اختیارات کے مقدمات میں سے صیغہ فوجداری کے محکمہ فوجداری میں اور صیغہ دیوانی کے محکمہ عدالت دیوانی میں بنا بر منظوری بھیجتا رہے اور جدید مقدمات دائر کر لیا کرے بعد مقرر ہو جانے ناظم کے پھر اونکو رخصت دیجاوے گی (فوجداری ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء)

(۸) دربارہ اختیارات تدارک سرداران اپیل نسبت ناظمان وغیرہ بباعث عدم تعمیل بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۳۷) (فوجداری ۲۱ جولائی ۱۸۹۳ء)

(۹) دربارہ تاکید احتیاط نسبت قائمی جرم و تجویز بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۸۱) (فوجداری ۱۹ مئی ۱۸۹۴ء)

(۱۰) دربارہ رخصت وغیرہ حکام اپیل و انتظام کام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲) (فوجداری ۲۵-اپریل ۱۸۹۶ء)

(۱۱) دربارہ نالش نسبت حکام متعلق فرائض منصبی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۰۵) (فوجداری ۲ مئی ۱۸۹۷ء)

(۱۲) دربارہ مقدمات رشتہ داران حکام بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۲) (دیوانی ۱۰-جون ۱۸۹۸ء)

۲۶۔جولائی ۱۸۹۷ء)

(۲۱۱) حصر (۲۱۱) (۱) دربارہ طریقہ تکمیل حصر جاگیردار بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۷۷) (دیوانی ۲۹۔اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ ممانعت تشہیر حصر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶۹) (دیوانی ۱۷۔مئی ۱۸۹۷ء)

(۲۱۲) حصہ داری آسامی وجائداد و کھاتہ ومال مسروقہ (۲۱۲) (۱) دربارہ دعوے حصہ داری تنخواہ چوکایتی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۵۷) (فوجداری ۷۔دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ کارروائی مقدمات جائداد مشترکہ جنمیں کل حصہ دار شامل دعوے نہ ہوں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۲۶) (دیوانی یکم ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۳) دربارہ شرکت مال مسروقہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳۲۶) (فوجداری ۲۸ جون ۱۸۹۸ء)

(۴) دربارہ رسوم دعوے اثبات حصہ داری تنخواہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴) (دیوانی ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۵) دربارہ نالش کھاتہ مشترکہ چند دایان بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۲۶) (دیوانی ۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲۱۳) حفاظت ملزمان مجروح علاج طلب (۲۱۳) (۱) نظامت باندی کوئی سے جب کسی مجروح ملزم کو بغرض علاج شفاخانہ بھیجا جایا کرے تو تھانہ سے ہی انتظام حفاظت ہوجایا کرے اور تھانہ دار جمعیت موجودہ سے اسکا بندوبست کردیا کرے (فوجداری ۱۰۔نومبر ۱۸۹۵ء)

(۲۱۴) حقیت جائداد غیر منقولہ (۲۱۴) (۱) دعوے حقیت کی ڈگری کے اجراء میں جائداد پر دخل دلایا جاسکتا ہے دخلیابی کے دعوے کی ضرورت نہیں ہے (دیوانی ۹ جنوری ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ دعاوی حقیت رعایائے پنچایانہ علاقہ شیخاواٹی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۱۸) (دیوانی ۱۳ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۲۱۵) حکام (۲۱۵) (۱) دربارہ جدا جدا کرنے کام و اتفاق آرا اختیاران عدالت دیوانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳) (دیوانی ۱۰۔ستمبر ۱۸۸۵ء)

(۲) دربارہ سماعت مقدمات اون محکمات کے جہاں ایک سے زیادہ حکام ہوں بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۳) (حام ۲۴۔مارچ ۱۸۸۸ء)

(۳) دربارہ ہونے کام جوڈیشل نظامت میں بحالت عدم موجودگی تحصیلداران بشرح نمبر (۲)

مہاجن تجویز ہوئی کہ جس ملزم کو سزائے حبس دوام دیجاوے اوسکی ضمانت تلاشی کے وقت جو مال گرفتہ ہوا ہو اوسکی نسبت ار روز بعد و حکم محکمہ عالیہ سے تین ماہ کے اندر تجویز کر دیجایا کرے اگر وہ مال قابل سپردگی وارثان ملزم ہو تو اس میعاد کے اندر حسب ضابطہ اون کے سپرد کر دیا جایا کرے اور اگر قابل ضبطی نظر آوے تو بعد نیلام اوسکی قیمت خزانہ عامرہ میں بھیجدی جایا کرے اور آیندہ ایسے مقدمات میں میعاد مندرجہ بالا سے زیادہ عرصہ نہ لگے (سرکار فیض آثار بنام فوجدار خاں) (فوجداری ۳ مئی ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ تجویز جرمانہ ہمراہ سزائے حبس دوام بشرح نمبر ۱۲) باب نمبر (۱۸۰) (فوجداری ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء)

(۲۰۷) | حدود اربع مکان (۲۰۷) | (۱) حدود اربع اگر دیرینہ وثیقہ جات میں درج نہ ہوں تو اب اون خطوط کی بابت کارروائی قبض بالا کلامی کرنے کیوقت خطوط مذکورین ہدایات حال کے مطابق حدود اربع کا اندراج ہونا چاہئے (موتی لال بنام جانڈا دمسند رخط) (دیوانی ۱۸- دسمبر ۱۹۰۰ء)

(۲۰۸) | حرام کاری (۲۰۸) | (۱) دربارہ انتظام اڈہ حرام کاری متعلق قصبہ ہنڈون بشرح نمبر ۱) باب نمبر (۲۰) (فوجداری ۲۸- دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۲۰۹) | حساب محکمات داخلہ طلب (۲۰۹) | (۱) جملہ محکمات سے جو حسابات محکمہ حساب میں بنابر داخلہ آتے ہیں وہ وہاں کے حکام متعلقہ یا اہلکار ذمہ وار کے بھی دستخط ہوکر آیا کریں بلکہ انسب یہ ہو کہ ہر جگہ کا افسر اون حسابات کی جانچ پڑتال اپنے اطمینان کیساتھ کراکر ایسے حسابات پر دستخط کر دیا کرے تاکہ بروقت داخلہ کسی قسم کی غلطی یا سقم وغیرہ کی شکایت پیدا نہ ہو۔ (عام ۱۴ دسمبر ۱۹۰۵ء)

(۲) جملہ حسابات پر (جو دیگر محکمات وغیرہ سے محکمہ حساب میں بنابر داخلہ آتے ہیں) وہاں کے حکام متعلقہ یا اہلکاران ذمہ دار کے دستخط ہوکر محکمہ حساب میں آیا کریں (عام ۳ جنوری ۱۹۰۶ء)

(۲۱۰) | حسن کارگزاری ملازمان (۲۱۰) | (۱) دربارہ اندراج ذکر حسن کارگزاری ملازمان فیصلہ میں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۹۰) (فوجداری ۱۸ فروری ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ انعام حسن کارگزاری ملازمان بشرح نمبر ۱) باب نمبر (۵۵) (فوجداری

نمبر (۱۴) باب نمبر (۱۶۳) (فوجداری ۱۰۔ اگست ۱۸۹۰ء)

(۲۰۴) چھٹکارہ (۲۰۴) (۱) بمقدمہ مولابخش بنام رحیمن واقعات یہ تھے کہ مدعیہ نے بربناء طلاق چھٹکارہ کا دعوے کیا اور چار گواہ پیش کئے جنھوں نے تائیدبیان مدعیہ کی۔ مدعاعلیہ نے طلاق دینے سے انکار کیا۔ فتوے آیا کہ گواہان کے لفظی اختلافات بحق مدعیہ مضر نہیں ہوسکتے مختاران عدالت نے گواہان مدعیہ کی شہادت پر اعتبار نکرکے دعوے کو خارج کیا سرداران اپیل نے بدیں وجہ کہ امور مذہبی میں شرع کا پابند رہنا ضرور ہے دعوے کو ڈگری کیا محکمہ عالیہ میں فتوے طلب ہونے پر جواب آیا کہ اگر عورت کہے کہ طلاق دیدی اور شوہر انکار کرے تو شوہر سے قسم لیجاتی ہے اگر شوہر قسم کھانے سے انکار کرے تو شوہر کا قول نہیں مانا جاتا ہے والا شوہر کا بیان مانا جاتا ہے اور گواہوں کا نمازی وپرہیزگار رہنا ضروری ہے تب اون کا قول معتبر ومقبول ہوگا۔ اسپر تحقیقات ہوئی تو گواہوں کا بے نمازی وارکان نماز سے ناواقف ہونا ثابت ہوا اور شوہر مدعیہ نے مسجد میں قرآن شریف سرپر رکھکر تین دفعہ کہدیا کہ میں نے طلاق نہیں دی لہذا تجویز ہوئی کہ بروئے شرع شریف طلاق نہیں ہوئی دعوے مدعیہ کا خارج ہو (دیوانی ۱۳۔ستمبر ۱۸۹۶ء)

باب (ح)

(۲۰۵) حبس بیجا (۲۰۵) (۱) لٹورام بوہرہ نے سید ہاشم علی تحصیلدار کی نسبت حبس بیجا کا دعوے کیا محکمہ عالیہ سے تجویز ہوئی کہ مدعی کی یہ شکایت کہ مجکو بابت مطالبہ ذگی سوجا بوہرہ تحصیلدار نے قید کیا متعلق فرائض منصبی تحصیلدار کے ہے پس بپابندی ہدایت مجریہ ایسا مقدمہ منجانب مدعی ابتدا صیغہ فوجداری میں دائر ہونے کے قابل نتھا مدعیکو ایسا دعوے صیغہ متعلقہ میں کرنا چاہئے تھا اگر بعد میں صیغہ مذکور سے سپرد صیغہ فوجداری ہونے کے قابل تصور کیا جاتا اور سپرد ہوتا تو بہ صیغہ فوجداری تجویز ہوسکتی تھی ناظم نے بصیغہ فوجداری مقدمہ کی سماعت بے قاعدہ کی لہذا جملہ کارروائی کالعدم کی جاوے (فوجداری ۲۔مئی ۱۸۹۷ء)

(۲۰۶) حبس ناجائز کے ساتھ جرمانہ اور ریال کی بابت تجویز (۲۰۶) (۱) بمقدمہ قتل عمد رام سہائے

محکمہ بالا دست بابت منظوری و نامنظوری مرافعہ (۷) مسل مرتبہ پولیس اگر آئی ہو (۸) فرد پوسٹمارٹم (۹) کاغذات وادرسی (۱۰) کاغذات وصول جرمانہ (۱۱) پرچہ ہائے رسید (۱۲) پرچہ ضمانت (۱۳) بابت مال لاوارث مع تجویز (۱۴) کاغذات علاقہ غیر (۱۵) درخواست دست برداری دعوے (۱۶) کیوفیات استصوابی (۱۷) راضینامہ (ان کاغذات کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانے کے ہیں)

مقدمات فوجداری مرافعہ ناقابل تلف

(۱) سرورق (۲) سب نارامنی (۳) نقل حکم ماتحت (۴) درخواست دست برداری مرافعہ (۵) راضینامہ (۶) کیوفات استصوابی (۷) فیصلہ اخیرہ کیفیت محکمہ بالادست بابت منظوری و نامنظوری مرافعہ (ان کاغذات کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانے کے ہیں) (عام ۶-نومبر ۱۹۰۶ء)

(۵) دربارہ تصحیح ہدایت متعلق انتخاب دفتر بشرح نمبر (۴)، باب نمبر (۱۴۳) (عام ۲۹-مئی ۱۹۰۷ء)

(۲۰۳) چھوٹ بھیا (۲۰۳) (۱) بمقدمہ امام بخش بنام علی بخش دعوے نان وپارچہ ثابت ہوا کہ فریقین کے دادا کے نام خزانہ سے عـہ مقرر تھے اور باپ کے نام موضع روپاہیڑی عـہ ماہوار تنخواہ میں نکلا۔ اور اون کے مرنے کے بعد دونوں تنخواہیں مدعا علیہ کے نام ہو گئیں مدعی نے پہلے تقاسمہ جائداد کی نالش کی تھی اوسپر دعوے جائداد موروثی کی بابت تو ڈگری ہوا تھا تنخواہ کے بارہ میں محکمہ عالیہ سے حکم دیا گیا تھا کہ مدعی بموجب رواج چھٹ بھیوں کے نان وپارچہ کا دعوے کرے اور سمت ۲۰ ۱۹ میں جب آسامیان بنام مدعا علیہ مقرر ہوئیں اوس وقت فریقین کے چچا و والدہ کی عذرداری پر پیشگاہ سری جی دام اقبالہ سے یہ حکم ہوا تھا کہ جاگیر میں تو حصہ ہوتا نہیں جو لایق نوکری کے ہو اوس سے راج نوکری لے اور حق بھی نوکری کا وہ ہی لے۔ البتہ بیوہ اور چھوٹے بھائی جو لایق پرورش ہیں اون کو نان وپارچہ دلانا چاہیئے۔ بران تجویز ہوئی کہ مدعی نان وپارچہ پانے کا مستحق ہے ستے رماہوار کی ڈگری بنام تنہا دحق گزارہ دیجاوے اور مدعی سلح خانہ میں بھی کام کرتا رہے (دیوانی ۱۰ جون ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ مستثنےٰ ہونے از حاضری عدالت چھٹ بھیا ٹھکانہ جات تعظیمی علاقہ شیخاواٹی بشرح

(۷) جواب استصواب (۸) کیوفات متعلق بہ نفس معاملہ (۹) راضینامہ بابت جائداد منقولہ وغیر منقولہ (۱۰) فیصلہ ثالثی (۱۱) فیصلہ اخیر (۱۲) نظر ثانی مع فیصلہ جسکے ذریعہ سے تجویز سابقہ سے تجاوز کیا گیا ہو (۱۳) درخواست دست برداری از مرافعہ (۱۴) حکم منظوری و نامنظوری مرافعہ از محکمہ بالا دست (کاغذات مذکورۂ بالا کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانے کے ہیں)

مقدمات مرافعہ صیغہ دیوانی اجراء ناقابل تلف

(۱) سرورق (۲) سبب ناراضی (۳) نقل حکم ماتحت (۴) فیصلہ پنچایتی (۵) حصرنامہ (۶) بیوستہ (۷) فتوے (۸) جواب استصواب (۹) کیوفات متعلق بنفس معاملہ (۱۰) راضینامہ (۱۱) درخواست دست برداری از مرافعہ (۱۲) فیصلہ اخیر (۱۳) نظر ثانی مع فیصلہ جسکے ذریعہ سے تجویز سابقہ سے تجاوز کیا گیا ہو (۱۴) حکم منظوری و نامنظوری مرافعہ از محکمہ بالا دست (کاغذات مذکورہ بالا کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانے کے ہیں)

مقدمات خط چھپی ناقابل تلف

(۱) سرورق (۲) درخواست ابتدائی متعاقدین (۳) بیانات متعاقدین (۴) درخواست انکاری (۵) نقل خط (۶) فیصلہ اخیر (ان کاغذات کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانے کے ہیں)

مقدمات عذرداری خط چھپی ناقابل تلف

(۱) سرورق (۲) عذرداری (۳) بیانات فریقین (۴) درخواست دست برداری (۵) بیوستہ (۶) فتوے (۷) راضینامہ (۸) جواب استصوابی (۹) فیصلہ ثالثی (۱۰) حصرنامہ (۱۱) فیصلہ پنچایتی (۱۲) فیصلہ اخیر (۱۳) نظر ثانی مع فیصلہ جسکے ذریعہ سے تجویز سابقہ سے تجاوز کیا گیا ہو یا عدم پیروی کی بابت کی گئی ہو (۱۴) حکم محکمہ بالا دست بابت منظوری و نامنظوری مرافعہ اگر ہوا ہو۔ (ان کاغذات کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانیکے ہیں۔)

مد فوجداری

مقدمات فوجداری ابتدائی ناقابل تلف

(۱) سرورق (۲) عرضی دعوے (۳) اظہار فریقین (۴) فرد قرارداد جرم (۵) حکم اخیر (۶) حکم بکمیل تحقیقات

تاہم ہدایتاً اسکا اجرا یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے تصور ہونا چاہئے۔ دفتر نظامت توراوٹی و شیخاواٹی کے جسطرح ابتک چھانٹ سے مستثنے ہیں آیندہ بھی یہ ہر دو نظامت بدستور مستثنے رہیں گی یعنی ہر دو نظامت میں بالفعل اس ہدایت کی تعمیل نہیں کرائی جاویگی۔

محکمہ اپیل کی معرفت جو نقشہ استفسارات محکمہ جات ماتحت کا تیار کرایا گیا تھا اوسکی نسبت ضروری رائے اوپر لکھی جاچکی فہرست کاغذات ناقابل تلف یہ ہے۔

فہرست کاغذات ناقابل تلف مقدمات مدد دیوانی و فوجداری صیغہ عدالتین

مد دیوانی

مقدمات دیوانی نمبری محکمہ ابتدائی ناقابل تلف

(۱) سرورق (۲) عرضی دعوے (۳) منشاء دعوے اصل یا نقل (۴) بیان دعوے (۵) جواب مدعاعلیہ انکار یا اقرار (۶) پیوستہ (۷) ثبوت (۸) رسید زر (۹) کیوفات متعلق نفس مقدمہ (۱۰) جواب استصواب (۱۱) حصر نامہ (۱۲) فیصلہ ثالثی (۱۳) فیصلہ پنچایتی (۱۴) راضینامہ بابت جائداد منقولہ وغیر منقولہ (۱۵) فیصلہ اخیر (۱۶) نظرثانی مع فیصلہ جسکے ذریعہ سے تجویز سابقہ سے تجاوز کیا گیا ہو یا جو نظرثانی عدم پیروی ویکطرفہ تجویز کی بابت کی گئی ہو (۱۷) وہ کیفیت جو عندالمرافعہ بابت منظوری نامنظوری کے آئی ہو (کاغذات مذکورہ بالا کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانے کے ہیں)

مقدمات دیوانی اجرا محکمہ ابتدائی ناقابل تلف

(۱) سرورق (۲) درخواست اجراء (۳) نقل ڈگری (۴) رسید زر ہر قسم (۵) رپورٹ سپرنٹنڈنٹ نیلام (۶) نقل پروانہ (۷) راضینامہ باہمی (۸) احکام قسط بندی (۹) فیصلہ اخیر (۱۰) نظرثانی مع فیصلہ جسکے ذریعہ سے تجویز سابقہ سے تجاوز کیا گیا ہو یا جو نظرثانی عدم پیروی و یک طرفہ تجویز کی بابت کی گئی ہو (۱۱) وہ کیفیت جو اطلاع منظوری نامنظوری مرافعہ کی آئی ہو (ان کاغذات مذکورہ بالا کے علاوہ جملہ کاغذات قابل تلف کئے جانے کے ہیں)

مقدمات مرافعہ دیوانی نمبری ناقابل تلف

(۱) اول سبب ناراضی (۲) سرورق (۳) فیصلہ پنچایتی (۴) حصر نامہ (۵) پیوستہ (۶) فتوے

چونکہ ہدایت مفصل ہے اور فہرست کاغذات بھی اس کے شامل کی جائیگی لہذا اور کسی صراحت کی ضرورت نہیں بموجب ہدایت اور فہرست کے تعمیل کی جاوے منفی اور نیز اکثر ضلعوں و تحصیلوں سے ایسے سرورق بھی چھپے ہوئے مانگے جاتے ہیں مگر اسکی کوئی ضرورت نہیں سرورق مطبوعہ و مجریہ موجود ہیں ہر مسل میں دو سرورق لگائے جاویں ایک کے ناصیہ پر ملد منتھی (الف) اور دوسرے پر منتھی (بے) لکھے فہرست کاغذات قابل تلف و ناقابل تلف کا جو اوپر ذکر ہوا ہے اسکی بابت محکمہ اپیل سے رائے طلب ہوئی تھی کہ سابقہ عملدآمد و ہدایات دیکھکر لکھیں چنانچہ وہاں سے بعد اخذ رپورٹ نائب جج جواب مع فہرست کے وصول ہوا فوجداری و عدالت دیوانی سے رائے طلب کی گئی ہر دو جگہ سے اتفاق ہوا۔ مختاران عدالت دیوانی نے اتنا اور لکھا کہ اکثر اوقات بعد عرصہ کے اطلاعیابی مدعاعلیہ کی بحث پیش آیا کرتی ہے پس سمن اور دیگر کاغذات جو قابل منتھی (الف) کے ہوں اون کو منتھی (الف) میں رکھا جاوے چنانچہ فہرست آمدہ محکمہ اپیل بعد پیش ہونے اجلاس جملہ ممبران کے ۲۵-اپریل ۱۹۱۰ء کو جاری کی گئی۔ اور لکھا گیا کہ اگرچہ یہ قاعدہ ترتیب کا ہے تلف کی کارروائی اوسی سلسلہ سے ہوگی جیسے کہ ہوتی ہے لیکن تاہم کوئی ہرج نہیں کہ ابتدائی اطلاعیابی مدعاعلیہ کا سمن اور دیگر کاغذ جو قابل منتھی (الف) کے ہو منتھی (الف) میں رکھا جاوے۔ سرداران اپیل نے فہرست کاغذات قابل تلف و ناقابل تلف بھی چھپوانے کی بابت درخواست کی گو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہدایت مکمل طور پر طبع کراکے جملہ محکمہ جات میں تقسیم کردیجاوے تاکہ پھر کسی کو کسی قسم کا مغالطہ نہ ہو چنانچہ یہ ہدایت تیار کی گئی۔ فہرست کاغذات ناقابل تلف بھی مرتب ہوگئی کاغذات قابل تلف کی فہرست کی ضرورت نہیں ہے۔

یادداشت سکرٹریٹ مورخہ ۱۰-اکتوبر ۱۹۱۰ء بھی ابتک جاری نہیں کی گئی کہ جسکا جاری ہونا بہت ضروری تھا اب وہ بھی اسمیں شامل کرلی گئی ہے اس یادداشت میں بجواب استصواب نمبر (۲) میعاد کی بحث میں رائے طلب ہے چنانچہ یہ بھی مناسب ہے کہ فی الحال حسب یادداشت تین سال کی میعاد رہنی چاہئے۔ اسطرح نمبر (۳) پر یہ درج ہوا تھا کہ یہ امر باختیار مرضی حکام ہو جب سے تعمیل کرانے کی مرضی ہو حکم صادر فرمایا جاوے اب دیکھا جاتا ہے تو اس ہدایت کے بموجب قریب قریب جملہ محکمہ جات متعلقہ صیغہ عدالتین میں کارروائی ترتیب کی جاری ہوگئی

ضرورت نہیں ہے ہدایت چھانٹ دفتر سے بھی علاوہ دیگر نظامتوں کے یہ نظامت مستثنیٰ ہے۔ اسپر محکمہ اپیل کو لکھا گیا تھا کہ جملہ محکمات ماتحت سے دریافت کریں کہ اون کو اس ہدایت کی تعمیل میں دقت تو نہیں ہوئی۔ اگر ہوئی تو کیا کیا۔ پھر جو کچھ جہاں جہاں سے لکھا آوے اوسکا ایک نقشہ بنا کر یہاں بھیجدیں تاکہ سب امور کی بابت یکجائی جواب ایک مرتبہ دیا جاوے چنانچہ سرداران اپیل نے ایک نقشہ مرتب کرا کے بھیجا اوسکو ملاحظہ کرلیا گیا۔ فوجداری اور اکثر نظامتوں اور تحصیلوں سے اس کارروائی میں دقت ہونا لکھا آیا ہے اور تفصیل کاغذات قابل تلف و ناقابل تلف چاہی گئی ہے چنانچہ بتفریق کاغذات فہرست مرتب ہوگئی جو آخر میں درج ہوگی اور دقت طلب دراصل کوئی بات نہیں ہے اگرچہ ابتداءً یہ کام اہلکاران متعلقہ کے مانوس طبع نہ ہوگا لیکن تھوڑے عرصہ میں عادی ہونے کے بعد بہت آسانی ہوگی اور ترتیب مسل سہولیت کے ساتھ ہونے لگے گی۔

نظامت ہنڈون سے بحوالہ کیفیت تحصیلدار والگھاٹ یہ بھی پونچھا گیا ہے کہ جہاں سررشتہ دار نہیں ہیں وہاں بجائے سررشتہ دار دستخط کون کریگا تحصیلدار کو خود ہی غور کرنا ضرور تھا کہ پیشی وغیرہ دیگر کام متعلقہ سررشتہ دار بھی تو انجام پاتے ہیں پھر اسی کی کیا خصوصیت ہے۔

کیفیت عدالت دیوانی میں درج ہے کہ معاملہ اہلکاروں کی رائے پر رہا جسکو چاہیں جس نتھی میں شامل کریں لیکن جب اسکا تعین ہوچکا ہے تو اختیاری امر نہیں رہا۔

نظامت سوائی جے پور کی کیفیت میں بحوالہ تحصیل کالک لکھا ہے کہ نتھی (بے) کے کاغذات درج فہرست ہوں گے یا نہیں ڈورہ سے مسل کٹ جائیگی فیتہ کی ضرورت ہے مگر سائر خرچ میں گنجائش نہیں جس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کو غور سے دیکھا بھی نہیں گیا۔

کاغذات درج فہرست تو سب ہی ہوں گے اور مسل فیتہ یا ڈورہ میں بطور رفیتہ نہیں رہیگی بلکہ دو نتھی الگ الگ ہوکر اون دونوں کی ایک نتھی ہوا کریگی اور جن محکمات میں مرافعہ منظوری وغیرہ سے دو یا زیادہ قطعہ امسلہ کے ہوجاتے ہیں وہاں فیتہ میں رکھی ہی جاتی ہیں۔

رجسٹرار نے لکھا ہے کہ دس سال کی ہی امسلہ ہیں وہ تلف کردی جاویں تو امسلہ کا وجود ہی نہ رہیگا۔ اسی طرح گیرائی نے لکھا ہے کہ یہاں قابل تلف کاغذات ہیں نہیں۔

صیغہ دیوانی و فوجداری امسلہ مرتبہ قاعدہ عمال کی نتھی نمبر (ب) بعد ایک سال کے مسل سے علیحدہ کریگا اور کاغذات کا انتخاب حسب ہدایات سابقہ ہی ہوگا صرف اون کاغذات کی نتھی جو بموجب ہدایات مجریہ سابقہ آخر میں قابل انتخاب قرار دئے گئے ہیں ابتدا سے علیحدہ نمبر (ب) کی نتھی میں کرنی ہوگی ایسی صورت میں وسعت میعاد کم نہیں ہے بلکہ زیادہ ہے کیونکہ جو کاغذات ایک سال شمول مسل قابل انتخاب رہتے تھے وہ ہی کاغذات منتخب شدہ تین سال تک دفتر میں رہینگے اور نیز مستغیثان کو جو استحصال نقول کاغذات مطلوبہ میں وقفہ ایک سال کا ملتا تھا اب تین سال کا ملیگا اور انتخاب کاغذات حسب ہدایات سابقہ ہونے میں جدید یادداشت مرتب ہونیکی ضرورت نہیں ہے کیا معنے کہ ہدایت ہذا کے موافق بھی وہ کاغذات قابل تلف ہیں جو بموجب سابقہ قابل تلف قرار دئے گئے ہیں ہاں اگر یہ میعاد زائد نہ متصور ہو تو ایک یا دو سال رکھدیجاوے

شروع سال سے اس حکم کی تعمیل ہوگی یا ۲۱- اگست ۱۹۰۴ء سے۔

جواب

یہ امر باختیار مرضی حکام ہے جب سے تعمیل کرانے کی مرضی ہو حکم صادر فرمایا جاوے۔

علاوہ ازیں کیفیت نظامت ہنڈون مورخہ ۸- اکتوبر ۱۹۰۴ء میں درج ہے کہ احکام ضمنی نمبر (الف) کے کاغذات پر لکھے جاوینگے تو سلسلہ ترتیب مسل میں ایک قسم کا نقص رہیگا اسلئے کہ ایسے احکام کے لئے ہر تاریخ پیشی پر دو ورقہ لگا کے کہ مثل کارروائی پولیس ترتیب مسل کی ہوگی یا کیا۔ اسکی بابت سررشتہ دار کو خود تمیز کرنا چاہئے کہ کاغذ پیش شدہ ضروری وغیر ضروری پر وقتاً فوقتاً جو احکام مجوزہ لکھا وے گا لکھنے پڑینگے اس سے گو سررشتہ دار کو عند الضرورت ہر دو نتھی کے کاغذات دیکھنے ہوں گے لیکن ساتھ ہی خلاصہ مسل بھی مرتب کیا جاتا ہے اوسمیں جملہ احکام و حالات درج کئے جاتے ہیں پس جس کاغذ کی بابت جو کچھ حکم مجوز دے لکھنا چاہئے البتہ خلاصہ کمسل میں سلسلہ ترتیب کا لحاظ رکھکر مسلسل خلاصہ شامل مسل نمبر (الف) رکھا جاوے۔

پھر کیفیت محکمہ اپیل مورخہ ۲۶- نومبر ۱۹۰۴ء بحوالہ کیفیت نظامت شیخاوائی مع نقل کیفیت محکمہ عالیہ مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۹۹ء موصول ہوئی جسمیں درج ہے کہ نظامت شیخاوائی کے واسطے کاغذات چھانٹ کے تلف نہ کرنے کا حکم ہو چکا ہے تو وہاں ہر سال چھانٹ ہونے کی بھی

امتیاز صیغہ صرف تین سال کے مقدمات رکھے جانے قرار دئے گئے ہیں پس اسوقت سے تین سال پیشتر کے کاغذات وقتاً فوقتاً محافظ دفتر چھانٹ رہا یا لیا۔

جواب

یادداشت سابقہ میں درج ہے کہ جب مسل داخل دفتر ہو جاوے تو محافظ دفتر بعد ایک سال کے نتھی نمبر (بے) جسپر لفظ (قابل تلف) درج ہے مسل سے علیحدہ کرلے اور یہ غیر ضروری کاغذات تیسرے سال تلف کر دئے جاویں اسکا یہ منشا نہیں ہے کہ بلا امتیاز صیغہ صرف تین سال کے مقدمات رکھے جاویں بلکہ طریقہ حال کے موافق جو مسل ہر دو نتھی کی مرتب ہوا وسکی نتھی نمبر (بے) بعد انقضائے میعاد صیغہ جات دیوانی و فوجداری وغیرہ مندرجہ ہدایات سابقہ تکمیل ہونے کے ایک سال بعد مسل سے علیحدہ کی جاوے اور تیسرے سال تلف کی جاوے یعنی اب محافظ دفتر بارہ سال سے قبل منفصلہ امسلہ کی ہر سال چھانٹ کرتا ہے امسلہ مرتبہ حال جو میعاد معینہ سے قبل کی منفصلہ ہوں اون کی نتھی نمبر (بے) بعد ایک سال کھولتا رہے اور تیسرے سال تلف کرتا رہے اس سے ہدایت سابقہ کی کوئی ترمیم یا تنسیخ نہیں ہوتی ہے ہدایات حال کی تعمیل ہونے سے پیشتر کی جسقدر امسلہ ہیں اون کے انتخاب و ترتیب کی جسطرح سے کہ ابتک کارروائی جاری ہے ہوتی رہیگی قاعدہ حال کے موافق جو امسلہ مرتب ہوں گی اون کے سرورق نمبر (الف) و نمبر (بے) جدا جدا رہینگے اور فہرست کاغذات نمبر (الف) کے نمبر (الف) میں اور نمبر (بے) کے نمبر (بے) میں حسب قاعدہ مجریہ تحریر ہوتی رہیگی اور جب مسل نمبر (بے) تلف کی جاوے تو سرورق نمبر (بے) نمبر (الف) میں شامل رکھنا ہوگا اس طریقہ سے استعمال ہدایات سابقہ میں سہولیت رہیگی کیونکہ اسوقت جو انتخاب امسلہ میں محافظ دفتر کو ایک ایک سال کا عرصہ لگ جاتا ہے اس طریقہ سے نتھی نمبر (بے) امسلہ سے علیحدہ کرنے میں ہفتہ عشرہ صرف ہوگا۔

وسعت میعاد تین سال رکھی گئی ہے تو کاغذات انتخاب کے لئے کوئی یادداشت مرتب ہوئی ہوگی یا آیندہ کی جاوے۔

جواب

میعاد تین سال اون کاغذات کے لئے ہے کہ جو محافظ دفتر بعد تکمیل مسل و انقضائے میعاد مقررہ

جاری کیا گیا اور درج حکم ہوا کہ یہ طریقہ صرف بنا بر صیغہ عدالتین و محکمہ جات متعلقہ صیغہ مذکور مناسب پایا جاتا ہے لہذا آیندہ صیغہ عدالتین میں حسب طریقہ مندرجہ یادداشت ترتیب اسلہ کی ہوا کرے اور معرفت محکمہ اپیل محکمہ جات متعلقہ صیغہ عدالتین کو ہدایت کردیجاوے کہ آیندہ حسب طریقہ مندرجہ یادداشت ترتیب اسلہ کی ہوا کرے۔

یادداشت میں دو طریقہ درج تھے اون میں سے طریقہ اول کی منظوری ہوئی وہ یہ ہے۔

ابتدائی کاغذ کے بعد جو کاغذ پیش ہو اوسکو اہلمد دیکھ لے کہ ضروری یعنی ایسا کاغذ ہے کہ بعد داخلدفتر ہونے کے مسل میں شامل رہنے کے لایق ہے اگر ہے تو اوسکو کاغذ مذکور کے ساتھ نتھی کردے ورنہ غیر ضروری کو جو بعد داخلدفتر ہونے مسل کے شامل مسل رہنے کے قابل نہ ہو دوسرے ڈورہ میں نتھی کرکے اوسی مسل میں شامل کردے اور ضروری کاغذات کی نتھی پر نمبر (الف) لکھے اور غیر ضروری پر نمبر (بے) درج کرے اور اسی طرح ترتیب کا سلسلہ ضروری کاغذات کا نمبر (الف) میں اور غیر ضروری کا نمبر (ب) میں جاری رکھے اور سررشتہ دار بروقت پیشی اون کاغذات کو دیکھکر غیر ضروری کاغذات پر لفظ (قابل تلف) لکھکر اپنے دستخط کردے تاکہ دوبارہ پرتال کی ضرورت نہ ہو اور یہ ہر دو نتھی علیحدہ علیحدہ ہوکر ایک ہی ڈورہ میں شامل رہیں جیسا کہ دفاتر انگریزی میں جاری ہے اور جب مسل داخلدفتر ہوجاوے تو محافظ دفتر کا فرض ہوگا کہ بعد ایک سال کے نتھی نمبر (بے) جسپر لفظ قابل تلف لکھا ہے علیحدہ کرلے اور ضروری کاغذات یعنی نتھی نمبر (الف) کی مسل دفتر میں رکھے اور یہ غیر ضروری کاغذات مثل یاددہانی وغیرہ تیسرے سال تلف کردئے جائیں۔

محکمہ اپیل و نظامت ہنڈون سے کیفیات استصوابی وصول ہونے پر مکرر یادداشت سررشتہ سکرٹریٹ مورخہ ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۴ء پیش ہوئی جو مع استصواب و جواب کے لکھی جاتی ہیں۔

کیفیت محکمہ اپیل میں درج ہے کہ وسعت میعاد تلف حکم حال میں صرف تین سال رکھی گئی ہے اور حسب ہدایت سابقہ میعاد انتخاب صیغہ دیوانی بارہ سال صیغہ فوجداری دس سال کاغذات متفرق کے لئے اس سے کم ہے محافظ دفتر بارہ سال سے پہلے کی منفصلہ مسلوں کا انتخاب ہر سال کرتا ہے اس ہدایت سے مفہوم ہوتا ہے کہ بلا

مقدمات نمبر سابق

جو مقدمات کئی کئی مرتبہ نمبر سابق پر واپس گئے ہوں اور ہر مرتبہ علیحدہ علیحدہ مسل مرتب کی گئی ہو اوسمیں عرضی دعوے وغیرہ کہ جو ابتدا اگر شامل مسل ہوتے ہیں رکھے جاویں۔ اور فیصلہ اخیر کو جو بعد طے ہو جانے جملہ کارروائی کے ناطق ہو گیا ہے وہ رکھ لیا جاوے۔ الا اس امر کا دیکھ لینا بہت مناسب ہے کہ فیصلہ اخیر میں تمام کارروائی ماسبق کا تذکرہ درج ہے یا نہیں اگر درج نہیں ہے تو تجویز سابقہ کا بھی رکھنا مناسب ہوگا اور جبکہ اظہارات کا خلاصہ درج ہو چکا ہے تو اب اظہارات کے رکھنے کی کوئی حاجت نہیں ہے اور رقعہ جات و کیوفات قابل تلف ہیں۔

متفرق ذکر

نقشہ جات مرتبہ عدالت اگر باقاعدہ ہیں تو شامل رکھنا چاہیئے ورنہ فضول ہے کرسی نامہ مصدقہ و مرتبہ عدالت و انحصار کردہ فریقین ہے تو شامل مسل رہنا مناسب ہے ورنہ چھانٹ دیا جاوے اور مسل مرتبہ تھانہ ایک مسل ہے اور مسل مرتبہ نظامت دوسری مسل ہے ہر ایک مسل کا نمبر سلسلہ اون کے سرورق سے شروع ہوگا امسلہ پر اگر سرورق نہیں ہے تو بعد چھانٹ سرورق منتخب شدہ کاغذات پر لگا دیا جاوے اور اون کی ترتیب بموجب کاغذات منتخب شدہ حال کے ہونی چاہیئے اور اگر سرورق موجود ہو تو جدید سرورق کی کوئی حاجت نہیں ہے اور جو کاغذات کہ چھٹ گئے ہوں اون کو سرخ روشنائی سے کاٹ دیا جاوے اور جو کاغذات کہ شامل ہیں اون کی ترتیب سرخ سیاہی کے نمبروں سے مسلسل کر دیجاوے جیسا کہ منتخب شدہ کاغذات پر نمبر تحریر کئے جاتے ہیں مع نمونہ نقشہ

نقشہ چھانٹ محکمہ بابت ماہ

صیغہ دیوانی				صیغہ فوجداری			
نمبری ۱	اجرا ڈگری ۲	متفرقات ۳	میزان ۴	نمبری ۵	متفرقات ۶	میزان ۷	میزان کل ۸ ۹

کیفیت (عام)

(۴) حسب پیش ہونے یاد داشت سکرٹریٹ مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۰۴ء طریقہ مندرجہ ذیل بابت ترتیب امسلہ بغرض سہولیت انتخاب کاغذات دفتر ۱۲۔ اگست ۱۹۰۴ء کو اجلاس جملہ ممبران سے

عرضی برائے وکالت نامہ یا مختار نامہ رپورٹ سمن پرچہ طلبی گواہان وثنا ثان درخواست نقل حکم ضمنی یا حکم اخیر اقرار نامہ تقرر ثنا ثان کا یا مختصر الیہ عرائض متفرق ہر قسم بابت مہلت یا اسم نویسی یا شکایت وغیرہ روزنامچہ نقصانہ جات۔ باقی کاغذات رکھے جاویں گے۔

مقدمات متفرق فوجداری

میں سے اگر کوئی حکم کسی باعث سے قابل رکھنے کے پایا جاوے مثلاً عدالت صدر یا کسی نظامت سے مینہ واسطے رہائی بر ضمانت کے آویں اور اصل ضمانت یہاں ہو وہ رکھہ لی جاوے اور باقی قابل تلف ہیں اور کاغذات علاقہ غیر چھپائی کے قابل نہیں ہیں۔

اسلہ غیر قید کی قوتیدگی

جس مسل میں جرمانہ وصول نہ ہوا ہو یا مال لاوارث موجود ہو وہ بعد تعمیل قابل تلف ہیں اور باقی کل قابل تلف ہیں۔

یادداشت

اگرچہ اسکے تعلق بچہ لاوارث کا ذکر نہیں کیا گیا مگر ایسی اسلہ کہ جنمیں بچہ لاوارث بھی ہوں اون کی بھی تمام وکمال اسلہ تلف نہیں کرنا چاہئے تاوقتیکہ اون کی سپردگی وغیرہ کی کاروائی نہ ہوئی ہو۔

رجسٹر ہائے

رجسٹر جسقدر نمبری مقدمات سے متعلق ہوں وہ رکھے جاویں اور رسید بھی مسلوں کی ضرور رکھنی چاہئے اور جو کتاب اجرا اشتہار گرفتاری مجرمان کی ہو وہ بھی رکھی جاویں اور جس کتاب میں روپیہ لیا گیا ہو یا رسید کرائی گئی ہو رکھی جاوے۔ باقی کل قابل تلف ہیں۔

مقدمات عدم ثبوت وعدم پیروی ولادعوے

عدم ثبوت میں جو مقدمہ خارج ہو وہ قابل تلف کے ہے جسطرح دیگر مسلوں کے کاغذات رکھے جاویں اون کے بھی رکھے جاویں اسیطرح پر راضینامہ لادعوے کی مسلیں اور جو مقدمات غفلت مدعی میں داخل دفتر ہوئے ہوں یا قابل دائری عدالت کے نہ تھے اون کو چھانٹ کر خانہ کیفیت رجسٹر میں درج کیا جاوے۔

اقرارنامہ تقرر ثالثان یا منحصر الیہ رپورٹ سمن پرچہ طلبی گواہان وثالثان عرائض متفرق ہرقسم بابت مہلت یا اسم نویسی گواہان یا شکایت وغیرہ عرضی بدرخواست قابل اجرا شمار ہونے ڈگری کے عرضی ہمراہی مختارنامہ یا وکالت نامہ درخواست نقل ڈگری یا حکم وکالت نامہ پرچہ اطلاعدہی مدعاعلیہ غیرحاضر کاغذ سفید اسٹامپ جو فیس پورا کرنیکو یا بابت طلبانہ سکے داخل ہوئے ہوں اور ایسے جسقدر کاغذ چھانٹے جاویں اون کی تعداد و قیمت اوس کاغذ پر درج کردیجاوے کہ جسکے متعلق وہ کاغذ ہیں اور جن کاغذات پر عنوان درج نہ ہو عنوان درج کیا جاکر چھانٹے جائیں اور افسر سررشتہ کے دستخط کرائے جاویں۔

مقدمات عدم پیروی وناقابل سماعت

جو مقدمہ عدم پیروی میں داخل دفتر ہو یا دیگر عدالت میں دائر ہونیکے قابل ہو اوسکو چھانٹ کر خانہ کیفیت رجسٹر میں درج کردیا جاوے کہ یہ مقدمہ غفلت مدعی سے خارج ہوا تھا چھانٹ دیا گیا یا یہ کہ بوجہ ناقابل سماعت ہونے سررشتہ ہذا کے چھانٹ دیا گیا۔

مقدمات خط چھپی میں

جنمیں بیعنامہ ورہن نامہ وغیرہ رجسٹری ہوکر مشتری ومرتہن وغیرہ کو مل گیا ہو حسب ذیل کاغذات شامل رہنا چاہئیں اور جنمیں بیعنامہ وغیرہ ملتوی ہوگیا ہے مشتری کو نہیں ملا اون میں وہی کاغذ رکھا جاوے جسکے ذریعہ سے خط چھپی ملتوی رہی ہو اگر کسی خاص وجہ سے اسکے سوائے اور کوئی کاغذ بھی رہنے کے قابل ہو تو وہ بھی رکھا جاوے اور جو کاغذ اسٹامپ فیس پورا کرنے کو شامل ہو اور تلف کیا جاوے اوسکی تعداد وقیمت بیعنامہ وغیرہ میں درج کردیجاوے۔ سرورق درخواست ابتدائی فریقین۔ نقل خط اظہار بائع حکم اخیر نقل قبض۔

مقدمات فوجداری

مقدمات فوجداری دیوانی کا یکساں حال ہے مگر جس مسل فوجداری میں دادرسی جرمانہ گرفتاری بالکل ہوچکی ہو اور کوئی کارروائی باقی نہیں ہو وہ بالکل تلف کردئے جاویں اور جس مسل میں جرمانہ ودادرسی گرفتاری کی احکام جاری ہوں اون میں حسب مندرجہ ذیل کاغذات تلف کیے جائیں پرچہ اطلاعیابی فریقین یا اطلاع دہی بعد ورحکم اخیر وکالت نامہ کاغذ اسٹامپ فیس

کہ بعد تلف کاغذات تھی دوئم کے باقی کاغذات داخلدفتر ہوں۔ براں تجویز ہوئی کہ قسم اول کے کاغذات کے چھانٹ کی بابت جو لکھا گیا ہے درست ہے لیکن قسم دوم کی بابت جو یہ درج ہے کہ ایک مسل کے دو حصہ کرکے کاغذات قابل تلف اوسوقت تلف کئے جاویں کہ جب خط چھپی ہوکر مسل داخلدفتر ہوائیں بہت طوالت معلوم ہوتی ہے جبکہ پہلے مسل داخلدفتر ہوچکی ہے تو مثل قسم اول اوس مسل کے بھی کاغذات رکھے جاویں اور اوسکے علاوہ وہ کاغذ بھی رکھا جاوے جسکی وجہ سے خط چھپی ملتوی کی گئی تھی باقی کاغذات چھانٹ دیے جائیں (دیوانی ۲۷- فروری ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ چھانٹ دفتر تحصیلات بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۱۳۱) (عام ۱۸- مئی ۱۹۰۲ء)

(۳) مقدمات صیغہ دیوانی دس برس اور مقدمات صیغہ فوجداری چھہ برس پہلے کے حسب تفصیل ذیل چھانٹے جاویں۔

مقدمات نمبری دیوانی

سرورق عرضی دعوے نقل یا اصل منشا دعوے فیصلہ ثالثی راضی نامہ باہمی فریقین جوابات جائداد غیر منقولہ کے ہو روبکار تجویز اخیر حکم منظوری کوئی پٹہ یا سند سرکاری جسکی نقل فریقین نے پیش کی ہو یا اس قسم کا اور کوئی کاغذ کہ جسکی روسے مقدمہ فیصل ہوا ہو جیسے حصر نامہ یا اقبال دعوے شامل مسل رکھے جاویں باقی سب کاغذات تلف کردئے جاویں۔

مقدمات اجرائے ڈگری

سرورق درخواست اجرائے ڈگری نقل ڈگری فیصلہ حکم منظوری اور جس مسل میں جائداد نیلام ہوکر پروانہ دیا گیا ہو اوسمیں نقل پروانہ بھی اور رسید ڈگریدار بھی رہنا چاہئے اور جو ڈگری ڈگریدار نے بعد وصول روپیہ کے داخل کی ہو وہ بھی شامل مسل رہنا چاہئے۔ ان کے علاوہ اور سب کاغذات تلف کئے جاویں اور جن مقدمات میں کاروائی درپیش ہے وہ قابل تلف نہیں ہیں۔

مقدمات مرافعہ

میں حسب ذیل کاغذات شامل رہنے چاہئیں باقی سب قابل تلف ہیں۔
سبب ناراضی نقل حکم ماتحت فیصلہ اخیر حکم محکمہ اپیل وحکم محکمہ عالیہ۔

تفصیل اون کاغذات کی جو قابل تلف ہیں

اجازت دی گئی۔ (فوجداری ۲۳ مئی ۱۸۹۶ء)

(۲۰۱) چوموں (۲۰۱) | (۱) دربارہ طریقہ تحریر درخواست وکیل ٹھکانہ چوموں بشرح نمبر (۱۹) باب نمبر (۱۴۳)
(عام ۱۰ فروری ۱۹۰۲ء)

(۲۰۲) چھانٹ دفتر (۲۰۲) | (۱) حسب استصواب نظامت سوائی جے پور دربارہ اسلہ خط چھپی نائب جی اپیل نے رائے دی کہ خط چھپی کی اسلہ بلحاظ کارروائی دو قسم کی ہوتی ہیں اول وہ کہ جن کی کارروائی مختتم ہوکر خط بعد رجسٹری واپس دیدئے جاتے ہیں دویم وہ کہ جنہیں بوجہ بقایائے راج منیم خط شامل ہیں اور خط چھپنے سے ملتوی رہ گئے ہیں۔ اول قسم کی اسلہ میں سرورق درخواست ابتدائی فریقین نقل خط اظہار بایع وغیرہ حکم اخیر ونقل قبض شامل مسل رہنی چاہئیے باقی جملہ کاغذات قابل تلف ہیں۔ جن اسلہ پر سرورق جدید لگایا جاوے اور سرورق میں پورا پتہ اور فہرست کاغذات کی کہ جواب شامل ہیں تحریر ہونی چاہئیے اور جن اسلہ میں کاغذات اسٹامپ کے بابت فیس بیعنامہ وغیر تحریر شدہ یا غیر تحریر شدہ شامل ہیں وہ بھی قابل تلف ہیں لیکن اگر سادہ ہیں تو اوپر عنوان مقدمہ تحریر ہوکر روبروئے افسر سرشتہ چاک کردینا چاہئیے تاکہ کسی کو اس قسم کے سادہ کاغذ نکالنے کا موقع نہ ملسکے اور نقل بیعنامہ وغیرہ کے ذیل میں لکھدیا جاوے کہ کمی فیس خط چھپی کے اسقدر کاغذات چاک کردئے گئے یہ یادداشت صرف اونھیں کاغذات کے واسطے ہے کہ جو رسوم خط چھپی پوری کرنے کے لئے داخل ہوئے تھے۔ اسلہ قسم دوم کی چھانٹ بھی مسل اسلہ قسم اول کے ہوگی صرف فرق یہ ہوگا کہ جسقدر کاغذات چھانٹے جائیں گے اور قابل تلف قرار دئے جائیں گے وہ تلف نہ کردئے جاویں بلکہ علیحدہ نتھی کئے جاکر ایک ڈورہ یا فیتہ میں باندہ دئے جاویں اور اس قسم کی جن مسلوں پر سرورق نہ ہو اوپر جدید سرورق لگایا جاوے اور فہرست کاغذات دو کالم میں مرتب کی جاوے اگر کسی خاص وجہ سے ان کے سوا اور کوئی کاغذ بھی رہنے کے قابل معلوم ہو تو وہ بھی رکھا جاسکتا ہے اول کالم میں وہ کاغذات درج کئے جاویں کہ جو تلف نہ کئے جاوینگے۔ دوسرے کالم میں وہ کاغذات درج ہوں گے کہ جو قابل تلف ہوں پھر یہ کاغذات اوسوقت تلف کئے جائیں کہ جب بعد ادیگی زر مطالبہ راج کے درخواست خط چھپی کی پیش ہوکر اوسی عدالت سے خط چھاپ دینے کے بعد داخلدفتر ہوں گے اور حکم داخلدفتر کے ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا جاوے

اون کو حتی الوسع جلد فیصل کیا جاوے اور درخواست دہندہ قرقی سے حسب شرح دوانجانہ ایک ماہ کی خوراک ایسکر مویشی قرق کرنا واجب ہے اور جب مہینے میں تین روز باقی رہجاویں اور آیندہ بھی مدعی مویشی کو قرق رکہنا چاہے تو ماہ آیندہ کی خوراک بھی اوس سے پہلے لی جاوے اگر مہینہ بھر کی خوراک داخل ہونے کے بعد مہینے کے ختم ہونے سے پیشتر ہی مقدمہ فیصل ہوجاوے تو بابتی ایام کی خوراک درخواست دہندہ کو واپس دیدینی چاہیئے۔ اور اگر وقت قرقی مدیون ضمانت بقدر قیمت مویشی یا سپردگی نامہ کسی معتبر شخص کا داخل کرے تو مویشی اوسکے سپرد کردیجایا کریں (دیوانی ۸ مئی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۲) جس مقدمہ میں مویشی قبل فیصلہ قرق ہو حتی الوسع اوس مقدمہ کو غایت درجہ دو ماہ کے اندر فیصل کردیا جاوے کہ یہ میعاد کافی ہے اور موافق ہدایت ۸ مئی سنہ ۱۹۰۱ء عمل رہے بعد فیصلہ اگر دعوے ڈگری ہو تو میعاد مرافعہ تک (اگر ضمانت داخل ہوگئی ہے) بدستور رہے۔ اور اگر مویشی چرائی پر زیر نگرانی راج ہے تو مدعی سے اور زر چرائی لیا جاوے اور اگر وہ بوجہ کم قیمت ہونے مویشی کے زر چرائی داخل نہ کرے تو اوس سے ضمانت یا سپردنامہ بعد قرار داد قیمت لکھوایا جاکر مویشی اوسکے سپرد کی جائیں اور بعد ناطق ہونے فیصلہ کے بصیغہ اجراء زر نیلام سے دادرسی کرائی جاوے اگر دعوے خارج ہو قرقی واگذاشت کردیجاوے بصورت عدم عذر مدعی تا میعاد مرافعہ مدعی سے زر چرائی لیا جاوے یا مدعا علیہ سے ضمانت لیکر مویشی سپرد کی جاویں (دیوانی ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

(۳) جب کوئی مویشی علاقہ اجمیر کی دوانجانہ میں آوے تو بروقت واپسی اون کے مالکان سے زر خرچہ اون کا وصول نہ کیا جاوے بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۶) (فوجداری ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

چسپانیدگی سمن (۱۹۹)	(۱) سمن چسپاں کرنے کی بابت جبراً گواہی کرانا درست نہیں ہے (۱۹۹)

بشہادت اہالیان پولیس سمن چسپاں ہوکر چسپاں کنندہ اوسکی شہادت لکھوالیا کرے (فوجداری ۲۲ فروری سنہ ۱۸۹۳ء)

(۲) دربارہ چسپانیدگی سمن بشہادت اہل محلہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۲۱۱) (دیوانی ۲۷۔ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء)

چندہ و نوشی (۲۰۰)	(۱) تھانہ دار باغ ماجیصاحبہ کو مقدمات چنڈو نوشی میں دست اندازی کی (۲۰۰)

کرے اور طہارت کے مکانوں کو دہلوایا کرے صحن میں اور باہر چھڑکاؤ کیا کرے اور ہمیشہ کام پر حاضر رہے۔
(۴) قیدیوں کی روٹیاں بارگ میں نہ پکاکریں باہر صحن میں چولہے بنائے جاویں اور وہیں روٹیاں پکاکریں۔
(۵) پیشاب گاہ قیدیان میں آہنی پرنالہ لگایا جاوے اور باہر سے پرنالہ کے نیچے گڑھا رکھا جاوے۔
(۶) جو کمل موسم سرما میں قیدیوں کو دئے گئے تھے وہ واپس لیکر باحتیاط رکھے جاویں تاکہ پھر کام آویں۔
(۷) عموماً قیدیوں کے پیروں میں چاکھڑہ نہ ڈلے جاویں جو جولان ڈلنے کے قابل ہیں یا بغیر جولان رکھنے کے قابل ہیں اون کے لئے مسل پر لکھدیا جاوے لیکن جب باہر نکالے جاویں تب ہتکڑی ڈالکر ضابطہ اور حفاظت کے ساتھ نکالے جاویں۔ (۸) جراح جب کبھی بلایا جاوے تو اوسکو واجبی اُجرت دلائی جاوے اور منظوری ایسی خرچ کی منگالیجایا کرے (فوجداری یکم اپریل ۱۸۸۸ء)

باب (چ)

(۱۹۵) **چالان ملزم از پولیس وخانہ پری نقشہ (۱۹۵)** (۱) پولیس سے بروقت چالان ملزم ایک نقشہ مجوزہ گیرائی حسب نمونہ خانہ نمبر (۱۰) تک خانہ پری کرکے شامل مسل کردیا جایا کرے اور بقیہ خانہ پری محکمہ مجازسے ہوکر نقشہ تھانہ میں واپس کردیا جایا کرے مع نمونہ نقشہ (فوجداری ۳۱- جنوری ۱۹۰۰ء)

(۱۹۶) **چاہات (۱۹۶)** (۱) سن کو چاہات میں ڈالکر نہ گلایا جاوے بلکہ کھیلوں یا عام بیروں یا ندی وغیرہ میں گلایا جاوے (فوجداری ۶ فروری ۱۹۰۲ء)
(۲) اشتہار دربارہ ممانعت اس امر کے کہ سن چاہات میں ڈالکر نہ گلایا جاوے (فوجداری ۱۴- اگست ۱۹۰۳ء)

(۱۹۷) **چٹھہ تنخواہ (۱۹۷)** (۱) دربارہ کارروائی چٹھہ تنخواہ ملازمان بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۵۶) (عام ۲ جون ۱۸۸۹ء)

(۱۹۸) **چرائی مویشیان (۱۹۸)** (۱) جن مقدمات میں درخواست قرقی قبل فیصلہ بابت مویشیان پیش ہو

۲۸ جون ۱۸۹۶ء)

(۱۷) دربارہ دینے رپٹ دروغ پولیس ہیں تشریح نمبر (۳) باب نمبر (۳۴) (فوجداری ۶۔ دسمبر ۱۸۹۶ء)

(۱۸) جھوٹھی نالش کے مقدمات میں نقل فیصلہ اصل مقدمہ کی بھی بموجب ہدایت نمبری ۶ ۱۸۹۶ء ضرورت نالش کرنے کے لئے ہوتی ہے لہذا جو ایام تیاری نقل میں صرف ہوں وہ میعاد میں مجرا دینے واجب ہیں (فوجداری ۲ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۹) زیر دفعہ (۲۳۴) مدعیان کی نسبت از طرف سرکار جو مقدمات مرتب ہوتے ہیں یا منجانب فریق ثانی مدعیان پر نالش ہوتی ہے اون کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جب دعوے تحقیقات سے بالکل غلط ثابت ہو تو نسبت مدعی یا مخبر کے منجانب سرکار مقدمہ قایم کیا جاوے دوسرے یہ کہ دعوے مدعی خارج ہو جانے پر مدعا علیہم مقدمات مذکور مدعیان کی نسبت جھوٹھی نالش کرنے کا استغاثہ کریں اور یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں چنانچہ صورت اول کی بابت ہدایت نمبری (۲) ۱۸۹۵ء جاری ہو چکی ہے اوسمیں کسی صراحت کی ضرورت نہیں بموجب اوسکی کارروائی کی جاوے۔ اونسبت مدعیان زیر دفعہ (۲۳۴) فریق کو نالش کرنے کا تو ہر وقت اختیار حاصل ہے مگر مدعا علیہ سزایاب اوسیوقت ہوسکتا ہے کہ جب بوجوہات جھوٹھا دعوے کرنیکا ثبوت دیدیا جاوے محض عدم ثبوت میں مقدمہ خارج ہونے سے مدعا علیہ زیر دفعہ (۲۳۴) سزایاب نہیں ہوسکتا۔ (فوجداری ۲۴ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۲۰) وقت تجویز قایمی مقدمہ حلف دروغی نسبتی گواہان حسب ہدایت نمبری (۲) مجریہ ۲۰ جنوری ۱۸۹۵ء عملدرآمد ہونا چاہیئے (عام ۱۴ مئی ۱۹۰۰ء)

جیل نظامت تورا واٹی (۱۹۴) (۱) زنانہ حوالات غرب رویہ ہے جس سے مکان کے اندر دہوپ رہتی ہے ٹاٹ کا پردہ لگا کر رفع تکلیف کی جاوے۔ (۱۹۴)

(۲) سے رماہوار کا ایک خاکروب مقرر کیا جاوے اور اوسکو ہدایت کی جاوے کہ پیشاب ہمیشہ پھینکتا رہے اور صفائی کرتا رہے اور جہاں پیشاب جمع ہوتا ہے وہاں پر ریت ڈالتا رہے

(۳) سقہ چار روپیہ ماہوار کا ملازم رکھا جاوے جو قیدیوں کا پانی بھرا کرے اور اون کو غسل کرایا

(۱۲) بمقدمہ مسلکہ بنام چمن لال معشوق علی مختار چمن لال نے مقام وہانکیہ سے تار بنام محکمہ عالیہ متضمن شکایت دہو کہ وہی نسبت منا لال سررشتہ دار صیغہ عدالتین دیا مسل سے شکایات بالکل غلط ظاہر ہوئیں لہذا تجویز ہوئی کہ معشوق علی اگرچہ دفعہ ۲۲ کا ملزم ہے لیکن وہ ضعیف اور مسلوب الحواس سا ہے یہ ہی سزا کافی ہے کہ محکمات راج میں مختار کاری کا کام نہ کر سکے (فوجداری ۱۲ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۱۳) درباره عرضی رعایائے قصبہ جھنجھنوں بشکایت افسر تھانہ بابت ظلم وزیادتی تجویز ہوئی کہ اس مقدمہ میں پولیس کی شکایت میں عرضی پیش ہوئیں اور پولیس نے ہی اپنی تحقیقات سے کالیچرن کو کاذب عرضی قرار دیا ہے جس سے اوسکو انکار ہے پس منجانب سرکار مقدمہ قایم کیا جانا ضرور نہیں۔ معرفت گیرائی افسر تھانہ کو اطلاع دیجاوے کہ اگر وہ اپنے نزدیک اسبات کا یقین رکھتا ہو کہ یہ عرائض کالیچرن نے ہی اوسکی تخریب و بدنامی کے واسطے باسم فرضی بھیجی ہیں تو باضابطہ نظامت میں اوسپر نالش کرے۔ نالش نہ کریگا تو سکوت اوسکے حق میں مفید اثر پیدا نہیں کریگا (فوجداری ۲۶ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۱۴) بمقدمہ چنی لال بنام مسماۃ آنی علت غلط مخبری کرنا۔ تجویز ہوئی کہ شمار میعاد تاریخ ناطق ہونی فیصلہ سے ہونا مناسب ہے (فوجداری ۱۷ اپریل ۱۸۹۷ء)

(۱۵) بالیا داروغہ نے ٹھکانہ محلان پر استغاثہ کیا کہ مجکو حبس بیجا کرکے گھر بار لوٹ لیا نظامت سے دعوے بالیا کا خارج ہوا اور بعد ناطق ہونے تجویز کے وکیل ٹھکانہ محلان نے زیر دفعہ ۲۱۱ بالیا دعوے کیا نظامت سے نسبت بالیا ایک سال کی سزا تجویز ہوئی سرداران اپیل نے یہ وجہ لکھکر کہ دعوے عدم ثبوت میں خارج ہوا تھا بالیا کو بری کیا۔ مرافعہ وکیل محلان پر تجویز ہوئی کہ جس مقدمہ کی نظیر درج کی ہے وہ تو بالکل ہمشکل اسکے نہیں ہے مگر فیصلہ سابق نظامت کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ دعوے بالیا کا بے وجہ تھا پس بالیا مدعا علیہ زیر دفعہ (۲۱۱) قابل تدارک ہے (فوجداری ۵ جون ۱۸۹۷ء)

(۱۶) بمقدمہ رام ناتھ بنام بھیروں علت چوری۔ تجویز ہوئی کہ جب شرکت خود بیان مدعی سے ظاہر ہے اور تحقیقات سے جرم صیغہ فوجداری ثابت نہیں تو بہر حال مقدمہ صیغہ فوجداری سے قابل اخراج ہے اور اسیوجہ سے مدعا علیہم کو ایسی اجازت دیا جانا واجب نہیں ہے کہ وہ مدعی پر زیر دفعہ (۲۱۱) مقدمہ دائر کرے نہ مقدمات فوجداری میں خرچہ کا دلانا لازمی ہے (فوجداری

کرنے کے واسطے پابندی اسبابات کی کیجاتی ہے کہ بغیر اجازت سرکار دعوے دائر نہ ہو اسمقدمہ میں مدعی نے وہ اجازت بھی حاصل نہیں کی لہذا مدعاعلیہ کو سزا دینے کی ضرورت نہیں ہے نہ گواہ سزا دینے کے لایق ہیں کیونکہ مقدمہ آتش زنی میں اس مدعاعلیہ کے گواہوں نے جو کچھہ بیان کیا ہے وہ سماعی بیان کیا ہے اگر جھوٹھہ بھی ہو تو بیان کنندہ پر اوسکا الزام عاید نہیں ہو سکتا (فوجداری ۵-فروری ۱۸۹۵ء)

(۹) بمقدمہ گمان سنگھ بنام بشن سنگھ جرم دفعہ (۲۱۱) محکمہ اپیل کو جواب لکھا گیا کہ ہدایت محبسریہ ۲۰-جنوری ۱۸۹۵ء میں جو حوالہ ہدایت نمبری ۹ مجریہ ۱۳ مئی ۱۸۸۳ء کا درج ہے سو ہدایت مابعد الذکر کا وہ فقرہ کہ جسکا مفہوم یہ ہے کہ فریق کی طرف سے نالش دروغ کا استغاثہ سنا جاوے گا- ترمیم نہیں ہوا ہے فریق مقدمہ کو تو ایسے استغاثہ کا ہر وقت اختیار ہے اور اوسکو از روئے ضابطہ کوئی نہیں روک سکتا- اور ہدایت مسبوق الذکر میں جو کچھہ ترمیم ہدایت موخر الذکر کی کیگئی ہے وہ ترمیم صرف اون مقدمات کی بابت ہے جو مجوز کی رائے میں منجانب سرکار دائر ہونیکے لایق سمجھے گئے ہوں (فوجداری ۱۴-اگست ۱۸۹۵ء)

(۱۰) بمقدمہ تحقیقات وفات شنکر برہمن تجویز ہوئی کہ اگرچہ اسمقدمہ میں اسقدر نقص ہے کہ جو پانچ روپیہ جرمانہ کی تجویز نسبت پسر متوفی اس قصور میں کی گئی کہ اوسنے جھوٹھا استغاثہ پیش کر دیا سو یہ تجویز اوسکی نسبت جداگانہ مقدمہ قایم ہو کر ہونی چاہئے تھی لیکن اب جداگانہ مقدمہ کی تکمیل کرانا باعث طوالت ہے آیندہ جداگانہ مقدمہ قایم ہو کر تجویز کی جایا کرے (فوجداری ۸ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۱۱) بمقدمہ جواہرا بنام نیجا- الزام سرقہ بالجبر- مدعی نے زر مسروقہ کی تعداد زیادہ لکھائی اور جب کمی تعداد کے ساتھہ مال برآمد ہوا تو قبول کر لیا کہ اسیقدر روپیہ کھوے تھے- ناظم جی نے مدعی کی نسبت تجویز کی کہ بعد منظوری مقدمہ قایم کیا جاوے مدعی نے اس تجویز کا مرافعہ نہیں کیا پھر ناظم جی نے منظوری کے لئے لکھا- سرداران اپیل نے رائے دی کہ مدعی اکثر تعداد زیادہ لکھا دیا کرتے ہیں اسلئے مدعی کی نسبت مقدمہ دائر کرنا مناسب نہیں ہے- برآں تجویز ہوئی کہ چونکہ حکم نظامت بابت قایمی مقدمہ منظوری سے مشروط تھا اسلئے اوسکو ناطق نہیں سمجھا جا سکتا نہ مدعی کی نسبت مقدمہ قایم کیا جانا مناسب ہے (فوجداری ۲۸ دسمبر ۱۸۹۵ء)

سے صادر نہ ہو فریق مقدمہ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی گواہ یا کاتب پر صیغہ فوجداری میں سزا دلوانے کے لیئے استغاثہ پیش کرے ایسی صورت میں عدالت خود جھوٹے گواہ کو یا جھوٹی تحریر کو وجوہات کے ساتھ سزا کے لئے سپرد فوجداری کر سکتی ہے۔ (فوجداری ۲۹- مارچ ۱۸۸۸ء)

(۳) بمقدمہ نرسنگ لال بنام مالی رام تجویز ہوئی کہ صرف عدم ثبوت میں مقدمہ خارج ہونے سے مدعی کی نسبت زیر دفعہ (۴۳) دعوے کیا گیا یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ یہ بات قرار نہیں پائی تھی کہ مدعی نے دیدہ و دانستہ دعوے کیا۔ (فوجداری ۱۹- مئی ۱۸۸۸ء)

(۴) بمقدمہ اونکار وغیرہ بنام ہیرالال تجویز ہوئی کہ جب تک بوجوہات ثابت نہ کیا جاوے کہ مدعی نے عمداً دیدہ و دانستہ نقصان پہونچانے کی نیت سے جرم کا جھوٹھا دعوے دائر کیا ہے محض عدم ثبوت میں مقدمہ خارج ہونے سے مدعا علیہ زیر دفعہ (۴۳) مدعی کی نسبت دعوے کرنیکا مجاز نہیں ہو سکتا۔ (فوجداری ۱۹- مئی ۱۸۸۸ء)

(۵) بمقدمہ سلطان سنگھ بنام جیون سنگھ علت زہرخورانی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ مدعی نے بدنیتی سے بغرض ایذا رسانی ایسا دعوے کیا لہذا تجویز ہوئی کہ حسب رائے ماتحت مقدمہ خارج ہو اور مدعی کی نسبت بتحریر روبکار جداگانہ تجویز تدارک کی جاوے کیونکہ ایسے سنگین الزام کو بدنیتی سے ملزم کی نسبت لگایا گیا ہے کہ جسمیں سرکار مدعی ہوتی ہے (فوجداری ۲۸- اگست ۱۸۸۸ء)

(۶) سلطان سنگھ نے راودان سنگھ کی نسبت دختر کشی کی جھوٹھی مخبری کی چنانچہ وہ مقدمہ خارج ہو کر منجانب سرکار جھوٹھی مخبری کرنے کا مقدمہ سلطان سنگھ کی نسبت دائر ہو کر بہ ثبوت الزام نظامت سے دو سال قید کی تجویز صادر کی گئی۔ راودان سنگھ نے مرافعہ کیا کہ سزا کم تجویز ہوئی پران حکم ہوا کہ سائل کوئی فریق مقدمہ میں نہیں ہے کہ مدعی راج ہے سائل کو مرافعہ کرنے کا منصب نہ اپیل میں حاصل تھا نہ یہاں حاصل ہے (فوجداری ۱۸- جون ۱۸۹۲ء)

(۷) جب کوئی شخص عہدہ دار راج کی جھوٹھی شکایت کرے تو شکایت کنندہ پر بغیر منظوری راج کے مقدمہ دائر نہیں ہو سکتا (حافظ احمد علی بیگ بنام سرکار) (فوجداری ۳۱- اگست ۱۸۹۲ء)

(۸) بمقدمہ آتش زنی نسبتی بیج سنگھ وبشن سنگھ تجویز ہوئی کہ جھوٹھی نالشات کے دعاوی دائر

مجتمعہ ایجنسی مرقومہ ۲۶ - اگست سنہ ۱۹۰۱ع دربارہ سزائے ملزمان راج باروانڑ (فوجداری)

(۲) دربارہ جرائم پیشہ علاقہ جودہپور بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۹۸) (فوجداری ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۱ع)

جوڈیشل اختیارات (۱۹۰) (۱) دربارہ ممانعت استعمال اختیارات صیغہ عدالتین نسبت گوپی ناتھہ تحصیلدار بشرح نمبر (۴۳) باب نمبر (۴۶۵) (فوجداری ۴ - اگست سنہ ۱۸۹۸ع) (۱۹۰)

(۲) بشن لال نائب ناظم گنگاپور صیغہ کلکٹری کی جگہ اب جو نائب ناظم مقرر ہوا ہے اوسکو بھی اختیارات صیغہ عدالتین دئے گئے (عام ۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۰ع)

(۳) دربارہ استعمال اختیارات صیغہ جوڈیشل نسبت تحصیلداران بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۱۳۱) (عام ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ع)

(۴) دربارہ اختیارات تحصیلدار نوائی بشرح نمبر (۱۱) باب نمبر (۱۳۱) (عام ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ع)

(۵) دربارہ اختیارات تحصیلدار گھونسلہ بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۱۳۱) (عام ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ع)

(۶) دربارہ اختیارات تحصیلدار چاکسو و رانگڈہ جہولائے بشرح نمبر (۱۳) باب نمبر (۱۳۱) (عام ۲۷ - اگست سنہ ۱۹۰۶ع)

(۷) دربارہ اختیارات تحصیلداران بابت سماعت مقدمات جائداد غیر منقولہ بشرح نمبر (۱۵) باب نمبر (۱۳۱) (عام ۷ فروری سنہ ۱۹۰۷ع)

جولاں (۱۹۱) (۱) دربارہ اجرت آہنگران بابت کٹوائی و ڈلوائی جولاں بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱) (فوجداری ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۹۷ع) (۱۹۱)

جھالاواڑ (۱۹۲) (۱) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ جھالاواڑ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶) (دیوانی ۱۳ - نومبر سنہ ۱۸۹۶ع) (۱۹۲)

جھوٹھہ (۱۹۳) (۱) دربارہ دلانے شہادت دروغ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۸۳) (فوجداری ۳۰ - دسمبر سنہ ۱۸۸۷ع) (۱۹۳)

(۲) بمقدمہ عبداللہ بنام نصیبن تجویز ہوئی کہ ایک مدعی ایک مدعا علیہ کو دو تین قسموں کے الزام مین سزا دلا سکتا ہے لیکن جو فارغخطی عدالت مین پیش ہوئی اوسکو عدالت نے نامعتبر قرار دیا ہے یہ نہیں لکھا ہے کہ کاتب فارغخطی اور گواہان حاشیہ قابل سپردگی فوجداری ہیں پس جب تک ایسا حکم عدالت

تحقیقات بصیغہ فوجداری کرائی جاوے اور یہ مقدمہ بالفعل داخلدفتر ہو بعد فیصلہ صیغہ فوجداری سے فریق کامیاب کو درخواست کرکے مقدمہ سرسبز کرانیکا اختیار ہے (دیوانی ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۱۸۴) جنگلات (۱۸۴) | (۱) بمقدمہ میرزا احمد بیگ فارسٹر بنام سارقان چوری زیور تجویز ہوئی کہ معرفت جنگلات مدعی کو ہدایت کی جاوے کہ وہ با ضابطہ وقاعدہ مروجہ نالش کر سکتا ہے (فوجداری ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء)

(۲) بمقدمہ بجے لال بنام معفو خاں مداخلت بیجا تجویز ہوئی کہ شکار خانہ کے تعلق کارروائی صیغہ جنگلات کی بھی ہے اور کارروائی جنگلات کا تعلق کارخانہ جات سے نہیں ہے اسلئے شکارخانہ سے مقدمات متعلقہ جنگلات میں جو تحریر بنام محکمہ اپیل آوے وہ لے لیا کرے (فوجداری ۲۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۱۸۵) جواب احکام (۱۸۵) | (۱) تین مرتبہ کی تاکید پر جس محکمہ سے جواب نہ آوے تو اوسپر فی کیفیت دفترو جرمانہ کیا جاوے (عام یکم جولائی ۱۸۹۸ء)

(۲) ہدایت مجریہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ء خاص احکام مجریہ محکمہ عالیہ کے لئے جاری ہوئی ہے دیگر محکمات میں جو قاعدہ پہلے سے جاری ہے اوسمیں کوئی تغیر وتبدل نہیں کیا گیا ہے اور ہدایات نمبری ۱۲۳ ۱۸۸۸ء و ۹ ۱۲ ۱۸۸۸ء و ۳۰ ۱۸۹۰ء و ۷ ۶ ۱۸۹۰ء و ۱۳ ۱۸۹۱ء و ۱ ۱۸۹۶ء کی پابندی تعمیل احکام ماتحت کے لئے کافی ہے (عام ۲۶ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۱۸۶) جواب بقایا (۱۸۶) | (۱) دربارہ جواب محکمہ حساب بابت بقایا بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۹۱) (دیوانی ۱۶ امئی ۱۸۹۵ء)

(۱۸۷) جواب دعوے وحد جواب (۱۸۷) | (۱) دربارہ ممانعت التوائے مقدمہ بانتظار جواب دعوے بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳۳) (دیوانی ۷ مئی ۱۸۸۸ء)

(۱۸۸) جواب کارڈ مرسلہ فریق مقدمہ (۱۸۸) | (۱) بمقدمہ ہر بخش بنام رگھناتھ اپیلانٹ نے محکمہ اپیل میں جوابی کارڈ بغرض اطلاع دہی کارروائی مقدمہ بھیجا بران حسب استصواب سرداران محکمہ اپیل تجویز ہوئی کہ اسطرح پر جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے (فوجداری یکم جولائی ۱۸۹۷ء)

(۱۸۹) جودہپور (۱۸۹) | (۱) روبکار محکمہ پنچایات ایجنسی ملک مارواڑ باجلاس پنچ وکلائے رجپتان

(۱۰) دربارہ تجویز جرمانہ نسبتی اہلکاران بغرض تصحیح ہدایت بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۱۴۳) (عام ۱۳-جنوری سنہ ۱۹۰۲ء)

(۱۱) دربارہ لازمی ہونے جرمانہ ہمراہ قید بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۱۴۴) (فوجداری ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۱۲) بمقدمہ لادیا بنام مساۃ رالی قتل عمد تجویز ہوئی کہ ملزمہ ماخوذ حبس دوام کی سزا پاوے تجویز جرمانہ یوں ٹھیک نہیں ہے کہ ناظم نے جائداد قابل وصول نہ ہونا لکھا ہے لہذا جرمانہ معاف کیا جاوے (فوجداری ۲۵-اگست سنہ ۱۹۰۷ء)

جرم لگانے کی بابت احتیاط (۱۸۱)

(۱) تجویز سزا اور جرم لگانے میں پوری احتیاط رکھی جایا کرے (مہوان داس بنام گرسیا) (فوجداری ۱۹-مئی سنہ ۱۸۹۴ء) (۱۸۱)

جزو متروک (۱۸۲)

(۱) سرداران اپیل نے لکھا کہ فریقین کا ایک کھاتہ بابت زرنقد و غلہ کے تھا زرنقد کی بابت مدعی نے اول دعوے کر کے ڈگری حاصل کر لی قیمت غلہ کی بابت اب نالش کی ہے بموجب ہدایت ۹ مئی سنہ ۱۸۹۷ء جب مدعی اپنے دعوے میں سے کسی جزو کو چھوڑ دے تو آئندہ جزو متروک کی بابت چارہ جوئی نہیں کر سکتا اسپر تجویز ہوئی کہ بے شک اگر مدعی اپنے دعوے میں کسی جزو کو چھوڑ دے تو آئندہ وہ جزو متروک متصور ہوگا اور اوسکی بابت پھر مدعی کا دعوے قابل سماعت نہ ہوگا (چھوٹالال گماشتہ بنام کیسری سنگہ) (دیوانی ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء) (۱۸۲)

جعل (۱۸۳)

(۱) بمقدمہ گنیش لال بنام گوری لال علت بنانے دستخط جعلی تجویز ہوئی کہ جب کسی عدالت میں کوئی جھوٹی گواہی دے یا جھوٹی سند پیش کرے تو عدالت خود ایک فریق ہوکر مقدمہ کو تحقیقات و تجویز کے لئے سپرد فوجداری کر سکتی ہے یا کسی کی درخواست کے بموجب ایسا حکم دیسکتی ہے لیکن ایسی حالت میں کہ عدالت کو سند کے جعلی ہونے نہ ہونے میں شک ہو اور اوسکو مفید پیش کنندہ قرار نہ دے اور نہ قابل سپردگی و تحقیقات و تجویز فوجداری سمجھے تو کوئی فریق خود بخود صیغہ فوجداری میں واسطے تحقیقات سند مذکور کے نالش نہیں کر سکتا نہ ایسی نالش قابل سماعت ہے (فوجداری ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء) (۱۸۳)

(۲) بمقدمہ راجہ عالم سنگہ بنام رام کنوار تجویز ہوئی کہ پہلے بہایت مدعی مصنوعی ہونے نہ ہونے کی بابت

برآن محکمۂ اپیل کو لکھا گیا کہ تا صدور حکم درخواست نظر ثانی کارروائی وصول مطالبہ ملتوی رکھیں (فوجداری ۲۹ جون ۱۸۹۲ء)

(۴) دربارہ استصواب متعلق ہدایت مصدورہ ۲۹ جون ۱۸۹۳ء بابت دادرسی وجرمانہ تجویز ہوئی کہ منشاء ہدایت ایسا نہیں ہے کہ ٹھیک بروئے حساب اربعہ متناسبہ سزا دیجاوے بلکہ ایک تخمینا اندازہ محکمہ عالیہ نے بتلایا گیا ہے کہ بموجب اوسکے محکمہ جات ماتحت میں تعمیل ہوتی رہے لہذا ناظم جی شیخاواٹی کو جواب لکھا جاوے (فوجداری ۱۱ فروری ۱۸۹۵ء)

(۵) دربارہ تعین تعداد جرمانہ بابت غلطی بحث بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۸۴) (فوجداری ۲۹ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۶) حسب استصواب تحصیلدار رگھونسلہ بابت کارروائی وصول جرمانہ تجویز ہوئی کہ جب اب تک سرسری طور پر دریافت جائداد ہوکر بعوض جرمانہ قید بھگتائی جاتی ہے تو وہی عملدرآمد ہونا مناسب ہے زیادہ طوالت تحقیقات کو دینا واجب نہیں (فوجداری ۱۴ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۷) دربارہ کارروائی ایصال جرمانہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۸۵) (فوجداری ۲۱ ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۸) بہ ضمیمہ ہدایت نمبری ۲ ۵ ۱۸۹۳ء تجویز ہوئی کہ اگر صرف جرمانہ تجویز کیا جاوے تو عوض جرمانہ جو قید تجویز کی جاوے اوسکی میعاد ایسی نہ ہونی چاہیئے کہ اصل قید سے بھی تجاوز کر جاوے مثلاً دفعہ (۳) میں جو مقدار تک جرمانہ درج ہے اگر کوئی مجوز زیر دفعہ مذکور صرف جرمانہ تجویز کرے جسکی مقدار دو سو چار سو روپیہ تک ہو تو بعوض جرمانہ کے قید ایک ماہ کے اندر اندر تجویز کرسکتا ہے علی ہذا دوسرے ایسے جرایم کی نسبت خیال رکھنا چاہیئے کہ جسکی دوسری نظیر یہ ہے کہ دفعہ (۳۰) میں تین ماہ تک قید یا پانچسو روپیہ تک جرمانہ ہردو درج ہیں۔ اگر کوئی مجوز صرف جرمانہ تجویز کرے جسکی مقدار دو سو تین سو روپیہ یا اس سے زیادہ ہو تو قید عوض جرمانہ کے جو تجویز کی جائے وہ تین ماہ اصل قید مندرجہ دفعہ مذکور سے زائد نہ ہو اسیطرح دیگر قسم کے جرایم کی بابت خیال رکھنا چاہیئے (فوجداری ۳ ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۹) تجویز جرمانہ کے ساتھ بصورت عدم وصول جرمانہ سزا قید عوض جرمانہ بھی درج کردیا جایا کرے (فوجداری ۱۲ نومبر ۱۸۹۸ء)

جاویگی۔ مقدار جرمانہ وغیرہ کی محدود کرنا یوں مناسب نہیں کہ اسکا حصر مجوز کی رائے اور حیثیت الزام و ملزم پر ہے اور جسکے کھیت میں ڈیرہ ہوگا خاص اوسکی ذات سے مواخذہ غیر ضروری ہے کیونکہ پھر پٹیل پٹواری بے فکر رہیں گے اور گانوں کے شامل وہ کھیت والا بھی ہے علیحدہ نہیں ہے۔

(۱۳) جس گانوں میں پٹیل پٹواری نہ ہوں وہاں کا جاگیردار یا بھومیہ یا مکھیا یا معافیدار وغیرہ جو گانوں میں سربرآوردہ ہو اوسپر نفاذ اس قاعدہ کا کیا جاوے۔

(۱۴) اطلاع دہی میں چوکیدار اور گانوں بلائی وراج بلائی ذمہ وار ہیں اور بصورت ترک اطلاع قصوروار ٹھیرینگے۔ (فوجداری ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۰ء)

(۴۵) کوئی کھٹیک یا بیوپاری کسی چوکیدار جرایم پیشہ سے کھال بلا اطلاع پولیس خرید نہ کرے اگر خرید ثابت ہوگا تو مقدمہ قایم کیا جاکر چالان نظامت کیا جاویگا اور جب اس قسم کے مقدمات مرتب ہوکر پولیس سے نظامتوں میں پہونچیں تو توجہ کامل فیصلہ کیا جایا کرے (فوجداری ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء)

جرمانہ (۱۸۰)

(۱۰۸) (۱) بجواب کیفیت محکمہ اپیل مورخہ ۱۲۔ جنوری ۱۸۹۸ء بحوالہ رپورٹ پیشکار تحصیل بلارنہ دربارہ بندوبست خوراک قیدیان وزادراہ و کمل سرما لکھا گیا کہ تحصیلداروں کے پاس دس دس روپیہ پیشگی بھیجدیا گیا ہے اور مفصل ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ خوراک آسامیان زیر تجویز کی اوس سے دیجاوے اور ماہواری نقشہ منظوری کیلئے آیا کرے کمل وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہیں ہے اور ناظمان کو ممانعت کر دیجاوے کہ تحصیلوں میں قیدیوں کو بنابر وصول جرمانہ وغیرہ نہ بھیجیں معرفت تھانہ جات کے کارروائی کرتے رہیں (فوجداری ۶ فروری ۱۸۹۸ء)

(۲) جب گیرائی یا بخشی خانہ فوج یا اور کسی محکمہ سے لکھا آوے کہ رقم جرمانہ فلاں تاریخ کو وصول ہوگئی تو سرداران اپیل کو باور کرنا چاہئے کہ فی الحقیقت وصول ہوگئی۔ اگر اون کی تحریر میں آیندہ غلطی پیدا ہوگی تو وہ ہی جوابدہ ہوں گے۔ (فوجداری ۱۷۔ اگست ۱۸۹۸ء)

(۳) مقدمہ لچھمی نراین بنام مہدی حسین مدعی نے عرضی پیش کی کہ میں نے نظر ثانی بندگان عالی سری جی دام اقبالہ میں پیش کی ہے تا تجویز نظر ثانی بابت جرمانہ تاکید نہ فرمائی جاوے

نمونہ رجسٹر (فوجداری ۴- جنوری ۱۹۰۲ء)

(۳۲) بمقدمہ سرکار بنام بھو مال مینہ جرم غیر حاضری تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۳ عدولحکمی کی انتہائی درجہ سزا چھہ ماہ درج ہے مگر مینوں کو بجرم عدولحکمی و بلا ٹکٹ آمدورفت کرنے کے حسب ہدایت مجریہ تین سال قید کی سزا دیا جانا قرار دیا گیا ہے لہذا مینوں کی نسبت جو غیر حاضری اور بلا ٹکٹ آمدورفت کرنے کے جرم میں سزا تجویز کی جاوے اوسکا عنوان اسطرح پر قایم ہوا کرے (علت غیر حاضری یا آمدورفت بلا ٹکٹ خلاف ہدایت مجاریہ یکم مارچ ۱۹۰۱ء مختص الوقت) (فوجداری ۲۳- نومبر ۱۹۰۲ء)

(۳۳) دربارہ سزا مینہ ہائے غیر حاضر لشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۶۵) (فوجداری ۷- نومبر ۱۹۰۵ء)

(۳۴) دربارہ قواعد انتظام نگرانی سانسیان-

(۱) علاقہ راج میں جہاں جہاں جو سانسی ہیں اون کی مردم شماری نہایت صحت کے ساتھہ مع عورتوں اور بچوں کے بقید حلیہ میزکی جاوے اور ہر ڈیرہ میں اسباب و مویشی وغیرہ جو کچھہ ہو اوسکی فہرست بنائی جاوے مویشی کا حلیہ دیگر اشیاء پارچہ وغیرہ کی رنگت یا جو نشان ممیز اوسکی شناخت کا ہو لکھا جاوے-

(۲) بعد تکمیل مردم شماری و فہرست جس تھانہ میں یہ کارروائی ہو وہاں کا تھانہ دار یا محرر اوسپر دستخط کر کے اصل اوس ڈیرہ کے سانسی کو (جو ممتاز ہو) دیدیوے نقل تھانہ میں رکھے تاکہ وقت ضرورت اوس نقل سے بھی تصدیق ہو سکے-

(۳) سانسیوں کو مطلع کیا جاوے کہ ایک مقام پر جس روز پہونچیں اوس روز اور دوسرے روز قیام رکھیں زیادہ نہ ٹھیریں- ایک روز کی میعاد کم ہے اور تین دن کی زیادہ اور دو کا قیام حتی الامکان تھانہ یا چوکی جہاں ہو وہاں کریں اور تھانہ یا چوکی میں اپنے آنے کی اطلاع فوراً پہونچا دیا کریں تاکہ تھانہ دار یا محرر یا پٹرول جو موجود ہو اون کی سنبھال و نگرانی رکھے

(۴) تھانہ یا چوکی میں ایسی اطلاع ہوتے ہی انتظام مناسب اون کی سنبھال و نگرانی کا کیا جاوے اور روزنامچہ میں بھی آمدورفت و سنبھال وغیرہ سانسیان کا حال درج کیا جاوے-

(۵) عموماً تھانہ و چوکی قریب قریب ہیں اگر ایسا مقام چھہ کوس سے زیادہ دور ہو تو سانسی اور

ونظامت سے کر دیجایا کرے (فوجداری ۲۶-جولائی سنہ۱۸۹۹ء)

(۲۳) درباب انتظام مینگان بابت تصفیہ تنازعہ حقوق باہمی چوکیداران ورعایا تجویز ہوئی کہ بابت کمی وبیشی حقوق چوکیداران جہاں کہیں تنازعہ ہو باتفاق ناظم وڈپٹی ضلع ومنتظم جی آبادی مینگان تصفیہ کیا جاوے اور وقت فیصلہ کے عملدرآمد قدیم پر پورا لحاظ رکھا جاوے اور بعد فیصلہ کے کاغذات محکمہ گیرائی میں بھیجدئے جایا کریں اگر کسی موقع پر منتظم جی شریک نہ ہوسکیں تو ناظم وڈپٹی ضلع کی رائے متفقہ کافی ہوگی (فوجداری ۷-اگست سنہ۱۸۹۹ء)

(۲۴) دربارہ قواعد انتظام مینگان مجوزہ کمیٹی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱) (فوجداری ۱۲ اگست سنہ۱۸۹۹ء)

(۲۵) ناظم وڈپٹی منتظم جی آبادی مینگان متفق ہوکر حقوق باہمی چوکیداران ورعایا کا فیصلہ کیا کریں مگر بعد تکمیل تجویز کے منظوری بواسطہ گیرائی محکمہ عالیہ سے حاصل کرلی جاوے (فوجداری ۱۷-اگست سنہ۱۸۹۹ء)

(۲۶) بہ ضمیمہ ہدایت ۲۶ جولائی سنہ۱۸۹۹ء حکم ہوا کہ جب نظامتوں یا تحصیلوں سے تصدیق چٹھ مینہ ہائے ضلع گوڑگانوہ کی ہو تو قریب کے تھانہ یا ڈپٹی کے پاس اسکی اطلاع ہوجایا کرے (فوجداری ۲۵-ستمبر سنہ۱۸۹۹ء)

(۲۷) اشتہار ریاست ٹونک مجریہ ۱۲-ستمبر سنہ۱۸۹۰ء
جرایم پیشہ کے ہاتھ کوئی شخص کسی قسم کا جانور اور اسلحہ فروخت نہ کرے جو ایسا کریگا وہ مستوجب جرمانہ ہوگا اور جو شخص اقوام جرایم پیشہ کا بدون سارٹفکٹ کے پایا جاوے اوسکو فوراً گرفتار کرلیا جاوے (فوجداری اشتہار)

(۲۸) دربارہ جرایم پیشہ علاقہ بھرت پور بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۱۰۰) (فوجداری ۱۱-مئی سنہ۱۹۰۱ء)

(۲۹) دربارہ جرایم پیشہ علاقہ الور بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۴۵) (فوجداری ۱۲-جون سنہ۱۹۰۱ء)

(۳۰) دربارہ جرایم پیشہ علاقہ بیکانیر بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۱۰) (فوجداری ۷-جولائی سنہ۱۹۰۱ء)

(۳۱) نظامتوں اور تحصیلوں میں جنکو اختیارات جوڈیشل حاصل ہیں متعلق تجویز جلسہ کمیٹی بابت تصفیہ باہمی حقوق چوکیداران ورعایا رجسٹر مرتب ہوکر بہت احتیاط سے اوسکی تکمیل کیجاوے مع نمونہ

سوال کرنا چاہئے بلا مرمت سوال قایم کرنا خلاف قاعدہ ہے (دیوانی ۲۲۔ اگست ۱۸۹۵ء)

جرائم پیشہ (۱۷۹) | (۱) درباب ترتیب رجسٹر بدمعاشان بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۸۷) (۱۷۹)
(فوجداری ۱۵ جون ۱۸۹۳ء)

(۲) ناتھا چوکیدار ۱۳ فروری سے یکم اپریل ۱۸۹۴ء تک غیر حاضر رہکر گرفتار ہوا تحقیقات سے کسی واردات کا مرتکب ہونا پایا نہیں گیا۔ نظامت سے صرف گیارہ روپیہ جرمانہ تجویز ہوئے محکمہ عالیہ سے حکم ہوا کہ ایک سال کی تو قید دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ ناظم نے بدپیشہ نہ ہونا اور کسی واردات کا نہ کرنا لکھا ہے لیکن بالکل جرمانہ پر بھی اکتفا کرنا ضابطہ کے خلاف ہے لہذا مدعا علیہ کو علاوہ جرمانہ مجوزہ ماتحت تین ماہ اصل قید کی سزا دیجاوے (فوجداری ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء)

(۳) جواہر چوکیدار علاقہ لبوہ سے ایک سال سے غیر حاضر تھا اور دوسرے تھانہ کے علاقہ میں آکر ایک سال تک رہا مگر حاضری نہیں کرائی راستہ میں محرر تھانہ کو ملا اور فرار ہوا محرر نے بہ تعاقب گرفتار کیا نظامت سے یہ لکھکر کہ اس نے علاقہ ہذا میں کوئی واردات نہیں کی چھہ ماہ قید اور دو درجن بید کی سزا تجویز کی گئی۔ اسپر حکم ہوا کہ حسب رائے محکمہ اپیل جواہر ایک سال قید کیا جاوے بید جسقدر لگ چکے ہیں اوس سے زیادہ دلانے کی ضرورت نہیں ہے (فوجداری ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء)

(۴) نرسنگا چوکیدار چھہ سال تک اپنے مسکن سے غیر حاضر رہا اور دوسرے گانوں میں چھاجیا مینہ کے پاس رہنا اور حاضری تھانہ میں نہ کرانا ظاہر کیا تجویز ہوئی کہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ حسب ہدایت مجریہ اسکو پورے ایک سال قید کی سزا نہ دی جاوے (فوجداری ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء)

(۵) درباره اصدار تجویز سزا بحالت اشتباہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۸) (فوجداری ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۶) درباره رہائی مینگان و سانسیان بعدم موجودی افسر و محرر تھانہ محکمہ اپیل کو جواب لکھا گیا کہ سانسیان کی بابت تو حسب منشار ہدایت ۲۹ جولائی ۱۸۹۵ء عمل رہنا چاہئے اور مینگان کی بابت جو قاعدہ رہائی برضمانت کا تھانہ سے ابتک ہے وہ بدستور جاری رہنا چاہئے جدید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے (فوجداری ۲۶۔ اگست ۱۸۹۵ء)

(۷) جنرل سپرنٹنڈنٹ مجاز نہیں ہیں کہ کسی مینہ کی حاضری معاف کردیں (بھیوان بنام سرکار)

ونظامت سے گیرانی کو دیدی جایا کرے۔ (فوجداری ۳۰- اپریل ۱۸۹۶ء)

(۲) تجویز رہائی وسزایابی ملزمان مقدمات زہرخورانی وٹھگی وڈکیتی کی اطلاع بموجب حکم ۳۰- اپریل ۱۸۹۶ء محکمہ اپیل وفوجداری ونظامتوں سے ماہواری دیجایا کرے (فوجداری ۷- اپریل ۱۸۹۷ء)

باب (ث)

ثالث شخص (۱۷۵) (۱۷۵) (۱) اگر کوئی شخص ثالث جسکا نام منشر درج عنوان مقدمہ نہ ہو اور وہ درخواست کرے کہ مجکو فریق مقدمہ بنایا جاوے تو اوس صورت میں اوسکی درخواست پروزنہ جس فریق کا تعلق مقدمہ سے ایسا پایا جاوے کہ اوسکے حق میں صدور فیصلہ سے کوئی اثر پھونچے تو اونکو فریق مقدمہ قایم کرکے باضابطہ کارروائی کی جاوے۔ (عام ۱۰- جون ۱۸۹۹ء)

(۲) بمقدمہ شیولی بنام بدری وغیرہ تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ اپیلانٹ پہلے فیصلہ کے وقت فریق نہیں تھا تو محض اس فیصلہ کے ذریعہ سے مرافعہ نہیں کرسکتا لیکن مرافعہ کے ساتھ نقل فیصلہ کی بھی اوسکو لگانی ہوگی میعاد کا شمار اوسکے حق میں دوسرے فیصلہ نظر ثانی سے ہوگا اپیلانٹ سے دوسرے فیصلہ کی نقل شامل کرائی جاوے (دیوانی ۱۲- مارچ ۱۹۰۰ء)

(۳) بمقدمہ عبدالرحمن وسرکار بنام رحیم بخش مرافعہ تجویز مقدمہ جعلسازی تجویز ہوئی کہ مرافعہ کرنے کا مجاز وہی شخص ہے جسکو فیصلہ سے کوئی نفع یا نقصان ذاتی پھونچتا ہو اسمقدمہ میں اپیلانٹ کا کوئی ذاتی نفع یا نقصان نہیں ہے (فوجداری ۵ مئی ۱۹۰۴ء)

ثبوت مقدمات (۱۷۶) (۱۷۶) (۱) دربارہ اختلاف شہادت گواہان بشرح نمبر (۱)، باب نمبر (۱۸) (دیوانی ۲۹- جون ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ ترجمہ خطوط واسناد زبان غیر بشرح نمبر (۱)، باب نمبر (۱۱) (دیوانی ۲۴ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۳) دربارہ تعین وقت ادخال ثبوت منجانب فریقین بشرح نمبر (۱)، باب نمبر (۱۶۵) (دیوانی ۹- جون ۱۸۹۵ء)

(۴) دربارہ تعین وقت ادخال ثبوت منجانب فریقین بشرح نمبر (۲)، باب نمبر (۱۶۵) (دیوانی

کردینا بیجا نہیں ہے (فوجداری ۵۔ فروری ۱۹۰۲ء)

(۱۹) وکیل ٹھکانہ چوموں کی طرف سے اس طرز کے ساتھ درخواست پیش ہوا کرے (عرض وکیل سرکار چوموں کی معلوم ہو) (عام ۶ فروری ۱۹۰۲ء)

(۲۰) بمقدمہ حکیم شونرڈ سیلواصاحب بنام گاسپر صاحب وغیرہ تجویز ہوئی کہ قبل از دائری مقدمہ کے وکیل سررشتہ یا کسی مختار کو مستقل وکیل مقرر کیا جاوے تو بذریعہ کاغذ سادہ ٹھکانہ مقرر کرسکتا ہے اور جو کسی خاص مقدمہ میں وکیل سررشتہ یا مختار کو عارضی طور پر پیروی کے لئے کوئی ٹھکانہ مقرر کرے تو حسب قاعدہ اسٹامپ لیا جاوے (دیوانی ۱۸ جون ۱۹۰۲ء)

(۲۱) ایسی صورت میں کہ مدعی باشندہ ٹھکانہ سیکر وکھیتڑی کا نہ ہو اور وقوعہ دیہہ ٹھکانہ مذکور میں ہوا ہو خواہ سراغ کسی جگہ پہونچیں تمام کارروائی پولیس راج میں ہوکر مسل نظامت میں جانی چاہئے ٹھکانہ جات کو دست اندازی نہ کرنا چاہئے۔ (فوجداری ۵ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۲۲) جو کاغذ یا عرضی ٹھکانہ سامود کی طرف سے پیش ہوتا ہے اوس میں ٹھکانہ کی طرف سے سرکار کا لفظ لکھتے ہیں اور راج سے جو کاغذ جاری ہوتا ہے اوسمیں لفظ ٹھکانہ لکھا جاتا ہے پس عملدرآمد کے موافق تحریر دخسلہ محکمہ اپیل درست ہے (عام یکم مئی ۱۹۰۴ء)

(۲۳) بمقدمہ روڑا بنام گیشا علت چوری بکری تجویز ہوئی کہ جن مقدمات میں ابتداسے فریق ثانی دوسرے پانہ کا معلوم ہو ایسے مقدمات کی کارروائی نہ تو ٹھکانہ کھیتڑی میں ہونی چاہئے نہ ایسی امسلہ نظامت شیخاواٹی و توراواٹی میں لی جاویں اور جن مقدمات میں انتہائے سراغ دوسرے پانہ کا قرار پاوے یا بعد میں ملزم دوسرے پانہ کا شخص ہو اون کی امسلہ لیکر نظامت میں باقاعدہ تکمیل کے بعد تجویز ہوا کرے علےٰ ہذالقیاس ٹھکانہ سیکر میں بابت دیہات ٹھکانہ سیکر واجرائے سراغ تا مشخص ہونے ملزمان کے کارروائی ہوتی رہے (فوجداری ۲۵ نومبر ۱۹۰۶ء)

(۲۴) اگر کسی مقدمہ میں کسی ملازم ٹھکانہ سامود کی طلبی ضرورت ہو تو معرفت منصرم ٹھکانہ طلب کیا جاوے بذریعہ سمن وغیرہ طلبی نہ کی جاوے (فوجداری ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء)

(۱۷۴) ٹھگی (۱۷۴) (۱) دربارہ ترتیب نقشہ واردات ہائے ڈکیتی تجویز ہوئی کہ ماہواری اطلاع تجویز رہائی و سزایابی ملزمان مقدمات زہرخورانی و ٹھگی ڈکیتی کی وقت پر محکمات اپیل فوجداری

ریاست ٹونک میں ایسے جرم کے مجرم کے لینے کی کوئی ضرورت نہیں یہ معاہدہ عام رعایائے جے پور وٹونک کے واسطے ہے سرداران وجاگیرداران ومعززین ریاست کے لئے بعد مشورہ معاہدہ باہمی رضامندی سے جسطرح قرار پادیگا اوسکے موافق کارروائی ہواکریگی تا نہ ہونے مقرر قاعدہ باہمی کے جواب عملدرآمد جاری ہے وہی جاری رہے گا۔ (فوجداری یکم فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

(۵) درباره گرفتاری اقوام جرایم پیشہ بلاٹکٹ باشندگان علاقہ ٹونک بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۹۸) (فوجداری ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶) بمقدمہ بھوراداس بنام کشن لال تجویز ہوئی کہ مدعی نے عدالت ٹونک میں اندر میعاد آٹھ سالہ دعوے دائر کرکے ڈگری حاصل کی اور یہاں بذریعہ اوسکے نالش کی عدالت دیوانی میں اس وجہ سے کہ دعوے آٹھ سال کے بعد دائر کیا گیا خارج ہوا۔ محکمہ اپیل میں شمار میعاد کا ڈگری عدالت ٹونک سے کیا جانا قرار پایا پس تجویز محکمہ اپیل درست ہے (دیوانی ۲۹۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۷) اشتہار ریاست ٹونک درباره ممانعت خرید جانوران واسلحہ وگرفتاری بلاٹکٹ اقوام جرایم پیشہ ریاست ٹونک بشرح نمبر (۲۷) باب نمبر (۱۷۹) (فوجداری اشتہار)

(۱۷۳) ٹھکانہ جات (۱۷۳) (۱) درباره بقایا جرمانہ نسبتی سکنائے جینگہ پورہ سندرپورہ محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ کامداران کے نام تحریر جاری کرکے روپیہ جمع کرانا چاہئے۔ کامداروں کے نام تحریر جاری کرنا ہرج کی بات نہیں ہے (فوجداری ۱۰ مئی سنہ ۱۸۸۸ء)

(۲) درباره ترتیب رجسٹر بدمعاشان بموجب دفعہ تجویز کمیٹی اجمیر وبندوبست آمدورفت نسبت ٹھکانہ جات سیکر وکھیتڑی باتفاق جنرل سپرنٹنڈنٹ بشرح نمبر (۳۱) باب نمبر (۸۷) (فوجداری ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۳ء)

(۳) ایک مدیون نے ٹھاکر شیوسنگہ جی سے زمین لیکر اوسمیں کوٹھیاں بنوائیں اور مندرمیں چڑہادیں حاصل اون کوٹھیات کا ٹھکانہ سے وصول ہوکر مندر میں دیا جاتا تھا۔ مان مل نے مدیون مذکور کی نسبتی ڈگری میں بغرض نیلام اون کوٹھیات کو قرق کرایا اسپر گماشتہ ٹھکانہ نے عذرداری کی۔ تجویز ہوئی کہ زمین کے نیلام کی کوئی درخواست نہیں ہے۔ ڈگریدار کوٹھی نیلام کراتا ہے جو مدیون کی بنائی ہوئی ہیں عذردار کا کچھہ استحقاق اون میں نہیں ہے جسکی بنا پر عذرداری منظور کیجاوے

(۱۴) اگر کوئی شخص بواقفیت اہلکاران ٹونک کسی جرم مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا کا علاقہ جے پور میں مرتکب ہوکر علاقہ ٹونک میں گرفتار ہوگا تو پولیس علاقہ ٹونک کو لازم ہوگا کہ وہ اوسکو بلا انتظار طلبی از خود جے پوری پولیس کے سپرد کردیں۔ اور علیٰ ہذا القیاس ایسا ہی عملدرآمد پولیس راج جے پور ٹونک کے ملزموں کی بابت کیا کریگی۔

(۱۵) مقدمات مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا میں جو مجرم باشندہ ایک ریاست کا دوسری ریاست میں گرفتار (اور قید ہوگا) اوسکی رہائی کے وقت اوس ریاست کی سرحدی پولیس کے سپرد کیا جاویگا کہ جہاں کا وہ باشندہ ہے۔

(۱۶) جب مجرموں کو گرفتار کرنا ضرور ہو تو اون کے نام مع مفصل پتہ کے فوراً رجسٹر میں لکھنا چاہئے اور نقل اوس رجسٹر کی باہم علاقہ جانبین میں بھیجنا چاہئے جہاں مجرموں کے پناہ گزیں ہونے کا خیال ہو۔

(۱۷) منجملہ دفعات متذکرہ بالا کے اگر آیندہ کسی دفعہ کے ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہوگی تو بمشورہ باہمی ہر دو ریاست کو ترمیم و تنسیخ کا اختیار ہوگا۔

فہرست جرائم جن میں مجرمان کے دادستد کی ضرورت ہوگی

آتش زنی قتل ہر قسم یا اون کی معاونت ڈکیتی چوری مویشی نقب زنی سرقہ بالجبر ضرر شدید زنا بالجبر خانہ جنگی مقدمات مندرجہ فہرست کے متعلق مال مسروقہ کا خریدنا یا لینا چوری مالیت زائد از عـہ سکہ جعل کا بنانا یا چلانا جعل کمل یا اقدام جعل انسان کو بھگالیجانا یا لے بھاگنا کھلانا اشیائے منشی یا زہریلی کا بغرض ضرر رسانی اقدام اعانت ستی ہونے میں اقدام خودکشی و اعانت و ترغیب دینا خودکشی میں اقدام بارتکاب بغاوت جیلخانہ یا حراست جائز سے فرار ہوجانا بردہ فروشی خیانت مجرمانہ نسبت ملازمان و نمبرداران و کاشتکاران۔ اقدام قتل رکھت و شکارگاہ سرکار میں بلا اجازت شکار کھیلنا گاؤکشی۔

(نوٹ) ریاست ٹونک میں گاؤکشی کا کوئی جرم نہیں ہے اگر ریاست جے پور میں کوئی شخص گاؤکشی کا جرم کرکے ریاست ٹونک میں آویگا تو وہ ملزم حسب درخواست ریاست مذکور کو دیا جاویگا۔

ضلع یا تھانہ دار کی طرف سے جاری رہے گا۔

(۳) اگر حاکم فوجداری شہر یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا ناظم ضلع یا تھانہ دار راج جے پور مع اپنے ہمراہیان کے کہ جنکی تعداد چار آدمیوں سے زیادہ نہ ہو ملزم کو گرفتار کرنے کی درخواست کریں تو ناظم عدالت فوجداری ٹونک (سپرنٹنڈنٹ پولیس) یا انسپکٹر یا تھانہ دار متعلقہ کو لازم ہوگا کہ اوسکے ہمراہ جاکر اوسکو مدد دیں لیکن جب تک کہ افسران مذکور الصدر کی درخواست حسب ضابطہ نہ لی جاوے وہ مجرم و مال مسروقہ کو اپنی حوالات میں رکھیگا اگر اوسوقت افسر ریاست محل واردات بسبب کمی جمعیت یا اور کسی وجہ سے مجرم اور مال مسروقہ کو اپنی حفاظت میں (موقع پر) نہ لے تو اوسکو لازم ہوگا کہ جس افسر نے مجرم یا مال مسروقہ سپرد کیا ہے اوسکو ایک رسید مع حلیہ مجرم کے دیدے اور بعد بروقت حاصل ہونے درخواست کے مجرم و مال مسروقہ کو سپرد کر دیا جاویگا اور اسی طرح عملدرآمد اہلکاران راج جے پور کی طرف سے جاری رہیگا۔

(۴) مقدمات مندرجہ فہرست میں جو تجویز کی جاویگی باہم جنرل سپرنٹنڈنٹ جے پور و ناظم فوجداری ٹونک نقل تجویز کی ایک دوسرے کے پاس بھیجتے رہیں گے اور ایک نقل قیدی کو فوراً دیدی جاوے گی۔ رعایائے جے پور (سوائے متذکرہ ذیل کے) دو ماہ سے زیادہ زیر تجویز نہ رکھی جاوے گی اور کسی خاص وجہ سے عرصہ دو ماہ میں تجویز مقدمہ نہ ہو سکے تو بعد عرصہ مذکور کے اگر وہ مقدمہ (قابل ضمانت کے ہے) تو بعد اخذ حاضر ضمانت حسب حیثیت مقدمہ لغایت تاوان اوسکو ضمانت پر رہائی دیدیجاوے اور ملزمان جرائم سنگین کی ضمانت پر رہائی نہ ہونا چاہئے اور مدت ہمہ میں تین ماہ کے اندر اندر تجویز اخیر ہو جانی چاہئے۔ اگر ملزم قابل ضمانت حاضر ضمانت نہ داخل کر سکے اور اوسکے کوئی جائداد بھی نہ ہو تو مقدمہ میں اگر ممکن ہو دو ماہ کے اندر تجویز ہو جانی چاہئے اور اگر مجوز کارروائی مقدمہ سے ایسا تصور کریں کہ میعاد مزید ہونی ضرور ہے تو ایسی صورت میں دوسری ریاست سے کہ جس کو ملزم باشندہ ہے درخواست بھیجکر مہلت مناسب حاصل کرلیں (یعنی اوس مقدمہ میں کہ جو جرم اوس ریاست کا جو تجویز کرتے ہیں وہاں کا رعایا نہیں ہے) اور مہلت مذکور کے نہ

جنگل میں ملزموں تک پہونچ جاوے تو وہاں کے پٹیل و پٹواری اور سکنائے دیہہ کو اطلاع دیجاوے پولیس مقامی فوراً موقع پر پہونچے اور بروقت پہونچنے افسر مقامی کے پارٹی تعاقب کناں رسید افسر مقامی کو دیکر ملزمان کو لے آوے اور پولیس مقامی فوراً رسید لیکر حوالہ پارٹی تعاقب کناں کردیوے۔

نوٹ

اس دفعہ میں جو عبارت سرخی سے درج ہوئی ہے وہ امتحاناً ایک سال کی میعاد کے لئے قایم کی جاتی ہے اگر اس عرصہ میں کسی طرح کی قباحت اسکے عملدرآمد میں واقع ہوگی تو آیندہ اسکی مناسب ترمیم باتفاق ریاستین کردی جاویگی ورنہ یہی قایم رہیگی۔

(۲) جب کوئی باشندہ ٹونک یا رعایائے جے پور کسی جرم مندرجہ فہرست کا علاقہ جے پور میں مرتکب ہوکر علاقہ ٹونک میں روپوش ہوجاوے تو حاکم فوجداری جے پور یا ڈپٹی یا ناظم ضلع یا تھانہ دار محل واردات علاقہ جے پور واسطے سپردگی مجرم کے ناظم فوجداری (سپرنٹنڈنٹ پولیس ٹونک) (یہ نیا افسر مقرر ہوا ہے جب سے عہدنامہ ہوا ہے اور ظاہرا یہ اونھیں افسروں میں سے ہوگا جنکو اختیارات کارروائی کرنے کے دیئے گئے ہیں) یا انسپکٹر یا تھانہ دار ریاست ٹونک کے پاس کہ جہاں ملزم کا روپوش ہونا خیال کیا گیا ہے اپنی درخواست بھیجیں اور اگر مجرم کا پتہ نہ چل سکے تو حاکم فوجداری جے پور یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا ناظم ضلع یا تھانہ دار کسی نشان دہندہ کو بھیجے اور ناظم عدالت فوجداری (پولیس سپرنٹنڈنٹ) یا انسپکٹر یا تھانہ دار علاقہ ٹونک نشان دہندہ کے مقصد مذکور میں ہر ایک طرح کی امداد کریں اور افسران ٹونک مذکور الصدر کو یہ لازم ہوگا کہ بلا عذر و انتظار ثبوت جرم کے ایسی درخواست کی تعمیل کریں جو اہلکاران جے پور کی طرف سے اون کے پاس بھیجی جاتے بابت سپردگی رعایائے ٹونک یا جے پور کے جنپر کہ (جرم مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا) لگایا گیا ہو اور اون کی روپوشی علاقہ ٹونک میں سمجھی گئی ہو اور اسیطرح کا عملدرآمد اون مجرمان کی نسبت (جنکی نسبت جرم مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا علاقہ ٹونک میں لگایا جاوے) کہ جو علاقہ راج جے پور میں آکر روپوش ہوں گے تو حاکم فوجداری جے پور یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا ناظم

نمبر (۳) باب نمبر (۹۳) (دیوانی یکم دسمبر ۱۹۰۲ء)
(۲) ڈاکخانہ راج کے ٹکٹ بجائے کاغذ اسٹامپ کے سادہ درخواست یا کم قیمت اسٹامپ پر
چسپاں کرکے کوئی پیشکرے تو اوسکو واپس ہوکر ہدایت کردیجایا کرے کہ ڈاکخانہ کے ٹکٹ سررشتہ
کی کارروائی میں مستعمل نہیں ہوسکتے ہیں (عام ۱۴- اپریل ۱۹۰۷ء)

ٹونک (۱۶۲) | (۱) دربارہ ممانعت بھیجنے طلبانہ بنا بر تعمیل سمن علاقہ ٹونک میں بشرح نمبر (۱) (۱۶۲)

باب نمبر (۱۲) (دیوانی ۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء)
(۲) سوائے مینگان جھالاواڑ کے دیگر مینگان علاقہ ٹونک سے سارٹیفکٹ کی قید اوٹھادی
گئی ہے اون سے بحالت عدم موجودگی ٹکٹ کے تعرض نہ کیا جاوے (فوجداری ۲۲ مئی ۱۸۹۹ء)
(۳) جو اسامی ریاست ٹونک سے معرفت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا تھانہ دار وغیرہ کے لیجاویں
یا تھانہ دار و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جہت تجویز نظامت میں چالان کریں اون کے
آخری فیصلہ کی نقل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے پاس نظامتوں سے بنابر اطلاع دہی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
ریاست ٹونک کے پاس بھیجدی جایا کرے اور اگر ریاست ٹونک سے اوسپر درخواست نظرثانی
وغیرہ کیجاوے تو اون عذرات پر نظرثانی و غور مکرر کرلیا جایا کرے (فوجداری ۲۹- اکتوبر ۱۹۰۸ء)
(۴) قواعد دادستد مجرمان ریاست ٹونک -
(۱) جب کوئی باشندہ علاقہ راج جے پور و ٹونک کسی جرم مندرجہ فہرست منسلکہ ہذا کی بابت
مرتکب ہوکر ریاست ٹونک و جیپور میں گرفتار ہوجاویگا تو اوسکی نسبت عدالت ہائے
ٹونک و جیپور سے تجویز کیجاویگی۔

عبارت از سرخی

اور جب مرتکبان جرائم مندرجہ صدر فہرست منسلکہ کا تعاقب ارتکاب جرم کے بعد ایک
ریاست سے دوسری ریاست میں کیا جاوے اور وہ پارٹی تعاقب کنندہ ملزمان
کو پہونچ جاوے اور ملزم جنگل میں ایسے موقع پر ہوں کہ جہاں آسانی سے گرفتار ہوسکیں
تو گرفتاری کی کوشش کیجاوے اور بشرط آسانی سے گرفتار ہوجانے کے فوراً پولیس متعلقہ
کو اطلاع دیجاوے۔ اور اگر اون کی گرفتاری میں وقت ہو تو پارٹی تعاقب کنن

یکم اپریل ۱۸۸۸ء)

(۱۶۷) توضیحاً مقدمہ و کاغذات محکمہ عالیہ میں بھیجنا (۱۶۷) (۱) بمقدمہ گھاسی بنام ذمہ داران موقع۔ تجویز ہوئی کہ جب ناظم مسل منفصلہ نائب ناظم کو باظہار نقائص اپنی رائے کے ساتھ محکمہ اپیل میں بھیجیں اور سر داران اپیل کے نزدیک کوئی نقص نہ ہو تو وہ ناظم کی درخواست کو نامنظور کر سکتے ہیں توضیحاً محکمہ عالیہ میں مقدمہ بھیجنے کی ضرورت نہیں (فوجداری ۷۔ اپریل ۱۸۹۰ء)

(۲) بجز ضروری کاغذات کے (کہ جنکا منظوری کے لئے محکمہ عالیہ میں بھیجنا واجب ہے) صرف توضیحاً کے لفظ سے غیر ضروری کاغذات کو محکمہ عالیہ میں نہ بھیجا جاوے (فوجداری ۲۲ جون ۱۸۹۲ء)

(۱۶۸) توقف فیصلہ مقدمات کی بابت نقشہ میں اندراج (۱۶۸) (۱) جو مقدمات زیادہ عرصہ تک زیر تجویز رہیں اون کا سبب توقف نقشہ کارگزاری میں مختصراً ایسا درج کیا جاوے کہ جس سے معلوم ہو سکے کہ واقعی فلاں وجہ سے مقدمہ فیصل نہ ہو سکا صرف یہ لکھدینا کافی نہیں ہے کہ تحقیقات درپیش ہے (عام یکم جون ۱۹۰۲ء)

(۱۶۹) تہتاک (۱۶۹) (۱) تکمیل حصر کے وقت باجہ بجوانا اور تشہیر کرنا ممنوع ہے اگر کوئی اسکے خلاف عمل کریگا تو بجرم عدول حکمی مستوجب تدارک متصور ہوگا اور جسکے تہتاک کے واسطے ایسا کیا جاویگا اوسکو بھی استغاثہ حسب ضابطہ کرنے کا منصب ہوگا۔ (دیوانی ۷۔ مئی ۱۸۹۷ء

باب (ط)

(۱۷۰) ٹرانسپورٹ کور (۱۷۰) (۱) حسب عرضی دیوا وکالیا وغیرہ چوکایتان نلہ امانی شاہ نظامت سوائی جے پور کو لکھا گیا کہ جب سائلان صرف بندہ نلہ امانی شاہ کے ذمہ دار ہیں تو ان سے اس غیر حد متعلقہ بستی و موضع سیتارام پورہ کی بابت وقت وقوع واردات مواخذہ و داد رسی ہونا مناسب نہیں ہے۔ ٹرانسپورٹ کور کے جو دوکاندار وغیرہ ہیں وہ اپنا بند و بست حفاظت خود کر سکتے ہیں اور دیگر مقامات ٹرانسپورٹ کور میں پہرہ وغیرہ حفاظت متعین ہیں کہ ایسے مقامات پر ذمہ داری بھی چوکایتان کی نہیں ہو سکتی (فوجداری ۹۔ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۱۷۱) ٹکٹ ڈاکخانہ (۱۷۱) (۱) دربارہ ممانعت بھیجنے ٹکٹ ہمراہ بند سوالات بعلاقہ انگریزی بشرح

مقرر کرکے فریقین کو اطلاع دیدیجاوے اور ہنگام فیصلہ القضیہ اونھیں تنقیحات قرار دادہ کا کیا جاوے
(دیوانی ۹ - جون ۱۸۹۵ء)

(۲) جب بحاضری فریقین تنقیح قایم ہوتی ہیں تو فریق ناخواندہ کی بابت جسکا وکیل بھی نہ ہو حکم میں صراحت ہوسکتی ہے کہ نقل نویس سے باجرت نقل کرادی جاوے اور اگر کسی فریق کی غیر حاضری میں تنقیح قرار دیجاویں تو فریق غیر حاضر کی درخواست پیش ہونے پر کارروائی ممکن ہے اور اگر فریق درخواست دہندہ نقل تنقیح لینے نہ آوے تو نقل مذکور شامل مسل کردی جایا کرے پھر بروقت حاضری باضابطہ درخواست پیش ہونے پر دیدیجاوے زر اجرت نقلنویسی کے حساب میں شامل رہے گا اور نقل تنقیح دینے کے لئے تاریخ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے جہاں تک ممکن ہو فوراً دیدیجاوے اس مد کا کوئی رجسٹر علیحدہ رکھنا ضرور نہیں ہے جو رجسٹر نقل نویسوں کے پاس رہتا ہے اوسمیں اوسکا اندراج بھی ہوسکتا ہے (دیوانی ۱۵ - اگست ۱۸۹۹ء)

(۳) بلا قرارداد تنقیح کے کسی فریق پر ثبوت کا پیش کرنا واجب نہیں ہوتا - البتہ اگر مدعا علیہ حاضر نہ ہو تو بموجب ہدایت نمبری (۱۰) عمل کرنا چاہئے - (دیوانی ۵ - جنوری ۱۹۰۱ء)

(۴) دربارہ نقل و اجرت نقل تنقیح بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۲) (دیوانی ۱۲ - مارچ ۱۹۰۱ء)

(۱۲۲) **تورادائی نظامت (۱۹۹)** (۱) (۱) گڈہ کے کیواڑوں کی حفاظت رکھی جاوے (۲) دفتر سب ایک جگہ رہا کرے (۳) اسلحہ منفصلہ ہر قسم کی محافظ دفتر کے پاس رہا کریں - البتہ رسالہ بکر محافظ دفتر کو دیدیا کریں (۴) جو کاغذات جاری ہوں وہ کتاب میں درج ہوا کریں (۵) حکموں کی تعمیل فوراً ہوا کرے (۶) جسوقت مقدمہ میں تاریخ مقرر ہو فوراً وہ مثل مندرج رجسٹر پیشی ہوجایا کرے (۷) جو مال نیلام ہو اسکی بابت ناظر کی رپورٹ اور وصولی روپیہ کی بابت فوطہ دار کی رسید ناظر کی کتاب میں ہوا کرے (۸) مدعیان کو جو مال ملا کرے اوسکی رسید ناظم کے سامنے تصدیق ہوا کرے (۹) جو قیدی رہائی پاویں اور رجسٹر میں اون کی رہائی کا اندراج کیا جا اوسپر ناظم یا نائب ناظم کے دستخط ہوتے رہیں (۱۰) آمدنی اسٹامپ روزمرہ درج کہرد ہوتی رہے (۱۱) نظامت اور تحصیل کا روپیہ علیحدہ علیحدہ رکھا جاوے (۱۲) جب خزانہ صدر سے کوئی روپیہ کھوٹا یا غیر سکہ کا واپس آوے اوسیوقت فوطہ دار سے بدلوا کر خزانہ میں رکھا جاوے اور جب

(۲) بمقدمہ گوپی ناتھ بنام نول کشور تنسیخ ڈگری تجویز ہوئی کہ مدعی صرف مادعہ کی بابت تنسیخ ڈگری کا دعوے کرتا ہے اسلئے اوس سے مادعہ کی ہی رسوم لیا جانا واجب ہے کل ڈگری کی تنسیخ کا دعوے نہیں ہے کہ جو کل پر رسوم لیجاوے (دیوانی ۱۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

(۱۶۱) | تنسیخ سرٹیفکٹ (۱۶۱) | (۱) مقدمات تنسیخ سرٹیفکٹ میں فیصدی ایک روپیہ کے حساب سے رسوم لیجانی واجب ہے (دیوانی ۲۸۔ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۶۲) | تنسیخ عاق نامہ (۱۶۲) | (۱) دعوے تنسیخ عاق نامہ دو روپیہ کی رسوم پر قابل سماعت ہے رامدیال بنام مالی رام) (دیوانی ۲۶۔ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۱۶۳) | تنسیخ نیلام (۱۶۳) | (۱) دعوے تنسیخ نیلام کے لئے میعاد بارہ سال کی مقرر ہے (گوکل واس بنام لکھمی چند (دیوانی ۱۱ ستمبر ۱۸۹۰ء)

(۱۶۴) | تنسیخ ہدایت (۱۶۴) | (۱) بمنسوخی ہدایت نمبری (۴۷) مجریہ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۴ء تجویز ہوئی کہ عام طور پر نعش مغروق کا معائنہ ڈاکٹری کرایا جانا ضرور نہیں معلوم ہوتا البتہ جو نعش مغروق مشتبہ ہو اوس کا معائنہ ڈاکٹری کرایا جانا بدستور لازمی ہے۔ (فوجداری ۲۴۔ اگست ۱۸۹۹ء)

(۲) جب سکہ قلب کا روپیہ برآمد ہو تو محض معرفت ٹکسال کے اوسکو کٹوا دیا جایا کرے تحقیقات کو طوالت نہ دیجایا کرے بمنسوخی ہدایت نمبری ۱۳ (۱۸۹۲ء) (سرکار بنام لکھمی چند) فوجداری ۷۔ اپریل ۱۹۰۰ء)

(۳) دربارہ تنسیخ ہدایت نمبری ۸۰ (۱۸۹۲ء بشرح نمبر (۱۹) باب نمبر (۲۲۷) (فوجداری ۱۳ جولائی ۱۹۰۰ء)

(۴) بمنسوخی ہدایت نمبری ۱۲ مجریہ ۱۸۔ ستمبر ۱۸۹۴ء تجویز ہوئی کہ بموجب اندراج فہرست جرائم کے جہاں قید اور جرمانہ لکھا ہے قید کے ساتھ جرمانہ لازمی سمجھا جاوے (فوجداری ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۷ء)

(۱۶۵) | تنقیح (۱۶۵) | (۱) جب مقدمہ متدائرہ پیشی اول پر پیش ہو تو تاریخ پر وکلا، فریقین یا فریقین سے بحث کی جا کر امور تنقیح طلب قایم کئے جاویں اور اوپر فریقین کے دستخط کرالئے جاویں اور جس تنقیح کے جواب کا جس فریق سے تعلق ہو اوسکو عدالت ثبوت و تردید وغیرہ پیش کرنے کی ہدایت کردے اگر کسی مسل کے دفتر سے برآمد کرنے کی ضرورت ہو اوسکی بابت حکم صادر کرے اور پھر اور تاریخ پیشی

یا بالمواجہ عہدہ دار محکمہ یا کارخانہ متعلقہ و تحویلدار خزانہ کے۔

(۳) دو ماہہ گزشتہ کے چٹھہ میں جو رقم پچھلی دین میں قابل دلانیکے نکلے وہی دو ماہہ حال میں درج ہو جایا کرے پچھلے دو ماہہ تقسیم شدہ کا حال درج نہ کیا جایا کرے۔ (عام ۲ جون ۱۸۹۰ء)

(۴) دربارہ تنخواہ نظیر حسین خاں سرشتہ دار محکمہ اپیل کو جواب لکھا گیا کہ جسجگہ جو اہلکار تبدیل ہو جاتا ہے تو اوسکو تنخواہ اوس جدید عہدہ کی اوسی تاریخ سے ملتی ہے کہ جب وہ اوسجگہ پر پہونچکر کام سنبھال لیتا ہے بشرطیکہ اوسکے خلاف کوئی حکم نہ ہوا ہو۔ (عام ۱۳ مئی ۱۸۹۱ء)

(۵) درباب دلانے تنخواہ وارثان ملازم متوفی کو بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۲۶ اگست ۱۸۹۳ء)

(۶) مقدمہ چندر بنام رتنا۔ تنازعہ حصہ داری تنخواہ چوکی موری عیدا تجویز ہوئی کہ اس قسم کے دعاوی تنخواہ و حصہ داری آسامی کے محکمہ عدالت دیوانی میں دائر ہو کر تجویز ہوتے رہتے ہیں اب جو فوجداری سے اخذ مچلکہ و تجویز دادرسی تنخواہ یک سالہ رتنا مدعی کی بصیغہ فوجداری کی گئی اور سرداران اپیل نے اوسکو بحال رکھا قابل اتفاق نہیں ہے رتنا کو چاہئے کہ بصورت دعوے عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرے (فوجداری ۷ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۷) دربارہ ایصال زر ڈگری از تنخواہ ملازم جسکے ذمہ بقایا بھی ہو بشرح نمبر (۶) باب نمبر (۶۷) (دیوانی ۲۴ جون ۱۸۹۷ء)

(۸) مقدمہ رگھناتھہ بنام دہنا دعوے حصہ داری تنخواہ۔ تجویز ہوئی کہ اپیل نے جو اسمقدمہ کو سماعت کیا بیضابطہ نہیں ہے (فوجداری ۲۳ جون ۱۸۹۸ء)

(۹) کوئی حاکم یا نائب وغیرہ جو حیثیت افسری محکمہ رکھتا ہو اپنے ماتحت محکمہ کے ملازموں سے یا دیگر ملازمان راج سے اگر خانگی دادوستد رکھتا ہو تو تنخواہ اون ملازمان کی بحیثیت افسری اپنے قرضہ میں وضع نہ کیا کرے (عام یکم ستمبر ۱۹۰۱ء)

تنخواہدار (۱۵۷) | (۱) دربارہ اختیار تنخواہ داران بابت والپسی اوورک بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۶۸) (دیوانی ۶ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۲) دربارہ نیلام جائداد تنخواہداران بمقدمات اجرائے ڈگری بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۶) (دیوانی

(۲) جو تنخواہ کسی ملازم برطرف شدہ کی حسب تحریر کسی محکمہ کے کھڑی رکھی جاتی ہے اگر تنخواہ دار کی طرف سے کوئی درخواست یا محکمہ کی طرف سے کوئی تحریر پیش نہ ہو تو علاوہ میعاد مقررہ شش ماہ کے چٹھہ ماہ اور تنخواہ مذکور کھڑی رہا کرے (دیوانی ۵ مئی ۱۸۹۱ء)

(۳) تیاری چٹھہ دوماہہ کی بابت حسب قاعدۂ ذیل عمل کیا جاوے۔

(۱) ہر دوماہہ کے بہ ثبوتہ چھ ماہ سے زیادہ جو رقم دین میں باقی نکلے وہ کفایت صیغہ پہلے درج ہو کر چٹھہ تیار کیا جاوے۔

(۲) اگر کسی شخص کو رقم پہلی دین کی بابت (جسکا کفایت صیغہ داخلہ ہو گیا ہو) ملنے کا استغاثہ ہو گا تو اول جس محکمہ اور کارخانہ کے متعلق وہ دین ہو وہاں درخواست کرنی ہوگی اور افسر محکمہ اگر اوس رقم کو واپس دلانا مناسب سمجھے تو محکمہ کونسل میں درخواست کرے اور محکمہ کونسل سے اگر دلانا واجب سمجھا جاوے تو بازگردانی صیغہ دلانیکی منظوری دیجائیگی۔

(۳) ہر ایک محکمہ کے افسر کو چاہیئے کہ دوماہہ کے چٹھہ کی تیاری کے وقت فقط اگلے چوماہہ کی بابت جو جو پہلے دین دلانے کے قابل نظر آوے تو وہ چٹھہ دوماہہ حال میں درج کر دیجاوے اور جو جو رقومات لائق کفایت یا قابل وصول بابت جرمانہ یا تفاوت یا والگی وغیرہ مثالیہ سرکاری سمجھے اوسکے چٹھہ میں وصول کے خانہ میں درج کرا دیا کرے تاکہ بروقت بثوتہ ایسی رقومات وصول ہو کر داخلہ ہو جاوے اور بعد بثوتہ کے کل جوڑ توڑ بعد وضع تفاوت وغیرہ کے پانہ حساب مکمل ہو کر عہدہ دار کارخانہ یا محکمہ جہاں کے متعلق چٹھہ ہو دستخط تحویلدار خزانہ اوس پر کرالیوے۔ تحویلدار خزانہ دوسری پرت پر اوس عہدہ دار کارخانہ یا محکمہ وغیرہ کے دستخط کرالیوے۔

(۴) ایسی رقومات کفایت یا تفاوت یا جرمانہ کی بابت کسی شخص کو کوئی عذر ہوگا تو اول حاکم محکمہ کے پاس بعد ہ محکمہ کونسل میں جس صیغہ کے متعلق ہو استغاثہ بابت اپنی حق رسی کے کرنیکا اختیار ہوگا۔

(۵) ڈگریداران کی بابت جو آسامیان کی تنخواہ وضع ہونا قرار پاوے وہ بھی محکمہ یا کارخانہ متعلقہ کے چٹھہ میں درج ہو جایا کرے۔ اور وہ موافق قاعدہ بروقت بثوتہ ڈگریداروں کو ملتی رہے

اپنے زررہن کی حاصل کرلے گا اور زرنیلام تقسیم کیا جاویگا اوسوقت تجویز کیجاویگی (دیوانی ۵-اپریل سنہ ۱۹۰۱ء)

(۲) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۲۲) (دیوانی یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء)

(۳) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۳) باب نمبر(۲۲) (دیوانی ۱۰-دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء)

(۴) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۲۲) (دیوانی ۹ مئی سنہ ۱۸۹۶ء)

(۵) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۵) باب نمبر(۲۲) (دیوانی ۱۰-اگست سنہ ۱۸۹۷ء)

(۶) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۲۲) (دیوانی ۱۶ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۷) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۸) باب نمبر(۲۲) (دیوانی ۱۰-نومبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۸) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۹) باب نمبر(۲۲) (دیوانی ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۹) دربارہ تقسیم زرنیلام مابین ڈگریداران بشرح نمبر(۱۰) باب نمبر(۲۲) (دیوانی ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

(۱۵۴) **تقسیم نامہ (۱۵۴)** (۱) تقسیم نامہ کی فیس سالانہ آمدنی کے حساب سے لیجاوے (دربارہ عرضی ولی محمد) (دیوانی ۹-اگست سنہ ۱۸۹۰ء)

(۱۵۵) **تکمیل معاہدہ (۱۵۵)** (۱) دربارہ کارروائی دعوے بیع بالوفا بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰۸) (دیوانی ۱۴جون سنہ ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ رسوم دعوے تکمیل معاہدہ بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰۱) (دیوانی ۱۸جون سنہ ۱۹۰۲ء)

(۳) تکمیل بیع کے مقدمات میں بھی جسقدر روپیہ مشتری مدعی زرثمن کے لیے ذمہ باقی ہونا قبول کرے وہ اوس سے بروقت پیش کرنے مقدمہ کے اول داخل کرایا جاوے۔ ہنڈویات کا لینا قطعی بند کیا جاوے (دیوانی ۷-اگست سنہ ۱۹۰۵ء)

تنخواہ (۱۵۶) (۱) جو شخص کسی سبب سے دوسرے شخص کی معرفت اپنی تنخواہ خزانہ سے لینا چاہے تو اوسکو لازم ہے کہ اپنی تنخواہ ماہانہ کے چہارم حصہ کی مقدار کے اسٹامپ پر مختار نامہ داخل کرے اور یہ مختار نامہ صرف ایک سال تک کارآمد ہوگا بعد ایک سال کے دوسرا مختار نامہ تصدیق کرانا ہوگا (دیوانی ۱۲-ستمبر سنہ ۱۸۷۴ء)

جایا کرے یعنی جسقدر روپیہ وصول ہوچکا ہو اوسکا اقبال اور باقی کے وصول کا جسطرح باہمی معاہدہ ہوا ہو اوسکا اظہار صاف صاف طور پر تصدیق کرنے والے کے روبرو لکھا دیا جایا کرے تاکہ آئندہ کسی کو عذر کا موقع نہ رہے اور نہ کسی کے انکار کو وقعت ہو (دیوانی ۲۶ مئی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۳) دربارہ تصدیق مختارنامہ جات مستورات پردہ دار و بے حجاب و طوائفان بشرح نمبر (۷)، باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۲۶۔فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۴۵) **تصرف بیجا (۱۴۵)** (۱) مقدمات تصرف بیجا میں بابت کارروائی و میعاد حسب ہدایت، اپریل سنہ ۱۹۰۵ء عمل ہوگا۔ (فوجداری ۵ جون سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۴۶) **تعطیل (۱۴۶)** (۱) بروز تعطیل نہ تو مقدمات میں تاریخ مقرر ہوا کرے نہ فیصلہ کئے جاویں البتہ مقدمات سنگین کی تحقیقات اور ضروری کارروائی کرنے کی ممانعت نہیں ہے (فوجداری ۲۸۔مئی سنہ ۱۸۸۹ء)

(۲) تعطیلات ذیل میں تاریخ نیلام نہ مقرر ہوا کرے۔

نوروز یکم جنوری داغ تتھہ دادی جی صاحبہ ہولی دہولنڈی دوات پوجن سالگرہ حضور قیصر ہند سالگرہ مبارک سری جی دام اقبالہ جشن سالگرہ مبارک سری جی دام اقبالہ داغ تتھہ بڑے سری جی ماترنومی دیپ مالکا انّ کوٹ دوات پوجن دیپ مالکا چندر گرہن یوم کلاں سورج گرہن داغ تتھہ ماجی صاحبہ سری جودہی جی۔ (عام ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۴۷) **تعظیمی سردار (۱۴۷)** (۱) دربارہ بیان حلفی وکیل سرداران تعظیمی بمقدمات منظوری کلاس بشرح نمبر (۹)، باب نمبر (۳۵) (دیوانی ۸۔اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۲) دربارہ کارروائی مقدمات فوجداری بمقابلہ اشخاص تعظیمی بشرح نمبر (۱۴)، باب نمبر (۱۲۳) (فوجداری ۲۷۔اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۴۸) **تعمیر مکان (۱۴۸)** (۱) دربارہ تعمیر مکان اشخاص بدمعاش ملحق مکان شرفا بشرح نمبر (۲)، باب نمبر (۸۷) (دیوانی ۱۱ جون سنہ ۱۸۹۳ء)

(۲) جو دعوے عدم تعمیر مکان کا بربنا حقیت نہ ہو بلکہ محض آسائش کی بنا پر دائر ہوا وسکی رسوم بالمقطع دو روپیہ لی جاوے (دیوانی ۲۷۔نومبر سنہ ۱۸۹۴ء)

(۱۴۱) **ترمیم ہدایت (۱۴۱)** (۱) دربارہ انتظام زادراہ و خوراک خرچ چالان آسامیان ضمیمہ ہدایت ۳۔ ستمبر ۱۸۹۵ء تجویز ہوئی کہ بجائے اسکے کہ لفافہ پر تعداد زادراہ درج کی جاوے بہتر ہوگا کہ کاغذ چالانی میں تعداد زادراہ درج کی جایا کرے (فوجداری ۷۔ ستمبر ۱۸۹۵ء)

(۲) دربارہ انتظام اختلاف تحریر فرد پوسٹمارٹم و نتیجہ تحقیقات پولیس بضمیمہ حکم ۳۔ ستمبر ۱۸۹۵ء متعلق قاعدہ مجوزہ ڈاکٹر صاحب بہادر تجویز ہوئی کہ دفعہ (۴) کو اسطرح ترمیم کردیا جاوے کہ ہاسپٹل اسسٹنٹ بجائے بالا بالا گیرائی کو لکھنے کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو لکھا کریں اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وہ تحریر گیرائی میں بھیجدیا کریں اور نیز ہاسپٹل اسسٹنٹ اوسی طرح سے ناظم متعلقہ کو بھی اطلاع لکھدیا کریں (فوجداری ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۱۴۲) **تصحیح فہرست جرائم (۱۴۲)** (۱) دفعہ (۱۰۲) فہرست جرائم کی درستی اسطرح کی جاوے کہ (سرقہ بالجبر جو مابین غروب و طلوع آفتاب کے کسی شارع عام پر کیا جاوے) (فوجداری ۴ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۱۴۳) **تصحیح ہدایت (۱۴۳)** (۱) دربارہ نالش قرضہ مقسوطہ ہدایت نمبر (۱۷) مجریہ ۱۸۔ ستمبر ۱۸۹۴ء میں بہ صفحہ (۱۰، سطر (۱۵) بجائے لفظ بعد کے (بغیر) لکھدیا جاوے (دیوانی ۵ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۲) ہدایت نمبری (۸) ۱۸۹۷ء کے عنوان میں اسطرح صحت کردیجاوے کہ (وکلا ٹھکانہ کا بلا کسی اختیار ریاست کے رعایا کی طرف سے ابتدائی مقدمہ دائر کرنا ناقابل سماعت ہے) (عام ۲ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۳) دربارہ جرمانہ نسبتی اہلکاران ہدایت نمبری (۱۲) ۱۸۹۱ء میں جو یہ درج ہے کہ (جب تک جرمانہ کسی مقدمہ میں کرنا مناسب ہو) اوسکی صحت لفظ (یک ماہہ جرمانہ) لکھکر کردیجاوے (عام ۱۳۔ جنوری ۱۹۰۲ء)

(۴) قاعدہ انتخاب دفتریں (فیصلہ پنچایتی ایک موقع پر تو ٹھیک ہے دوسری پر بجائے نقل حکم کے سہواً درج ہوا ہے درستی اسکی کردیجاوے) (عام ۲۹ مئی ۱۹۰۶ء)

(۱۴۴) **تصدیق دستاویز و مختارنامہ (۱۴۴)** (۱) دربارہ طریقہ تصدیق مختارنامہ عورات پردہ نشین بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۳۵۹) (دیوانی ۱۷۔ ستمبر ۱۸۹۳ء)

(۲) جب کوئی دستاویز چھپوائی یا رجسٹری کرائی جاوے تو بروقت تصدیق کے اظہار مروقعی کردیا

تحریر کیا گیا کہ یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ سرداران اپیل محکمہ عالیہ کو لکھیں وہ بالا دست اور با اختیار حاکم ہیں اگر ناظم یا کوئی دیگر اہلکار تعمیل حکم نہیں کرتا ہے یا سستی کرتا ہے تو وہ اوسپر جرمانہ کر سکتے ہیں اور کوئی تجویز مناسب صادر کر کے یہاں کو اطلاع لکھ سکتے ہیں اسطرح مجبوری ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے (فوجداری ۲۱ جولائی ۱۸۹۳ء)

(۴) درباره باقی رہجانے جرمانہ ماه دسمبر ۱۸۹۱ء سرداران اپیل نے بقصور عدم ارسال جواب نسبت ناظم لوہے جرمانہ تجویز کر کے منظوری چاہی براں جواب لکھا گیا کہ منظوری طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر ناظم کو کچھ عذر ہوگا تو محکمہ اپیل میں نظر ثانی کے ذریعہ سے یا محکمہ عالیہ میں بذریعہ مرافعہ چارہ جوئی کر سکیگا۔ (فوجداری ۱۳۔ مارچ ۱۸۹۴ء)

(۱۳۸) ترجمہ ثبوت (۱۳۸) (۱) درباره ترجمہ و اجرت ترجمہ ثبوت و اسناد زبان غیر بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱) (دیوانی ۲۴ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۲) منشاء دعوے یا دیگر اسناد جو بخط ہندی وغیرہ پیش کیجاویں اون کا ترجمہ بھی پیش کنندہ بخط اردو شامل کیا کرے اور مقابلہ کی کارروائی باضابطہ ہوجایا کرے (دیوانی ۲۶ ستمبر ۱۸۹۰ء)

(۱۳۹) ترمیم تجویز (۱۳۹) (۱) درباره اختیارات سرداران اپیل نسبت ترمیم تجویز ماتحت بشرح نمبر ۵ باب نمبر (۲) (فوجداری ۴۔ فروری ۱۸۹۱ء)

(۲) نائب ناظم نے مدعا علیہ کی نسبت [illegible] جرمانہ تجویز کیا مدعی نے از دیاد سزا کے لئے ناظم کی پیشی میں مرافعہ کیا وہاں بمنظوری مرافعہ و ترمیم تجویز نائب [illegible] جرمانہ کی تجویز ہوئی براں حسب استصواب سرداران اپیل جواب لکھا گیا کہ اس مقدمہ میں تجویز نائب ناظم کی ناظم نے ترمیم کی ہے لہذا مرافعہ بصیغہ نظر ثانی محکمہ اپیل میں سماعت کیا جاوے (گوبند رام بنام روڑ مل) (فوجداری ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۳) مختاران عدالت نے مرافعہ پیش ہونے پر تجویز منصفی سے اتفاق کیا مگر خرچہ کی بابت خلاف عذر دار جداگانہ رائے ظاہر کی تجویز ہوئی کہ یہ مرافعہ جدید حکم مختاران عدالت کا محکمہ اپیل میں قابل سماعت و منفصل ہوگیا (شیو کوری بنام چاندان) (دیوانی ۹ دسمبر ۱۸۹۰ء)

(۱۴۰) ترمیم فہرست جرائم (۱۴۰) (۱) درباره ترمیم دفعہ (۷۴) فہرست جرائم بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۱) (فوجداری ۲۰ دسمبر ۱۸۹۶ء)

داخل کرتا ہے پس ایسے مقدمات میں کوئی ضرورت تخمینہ کرنے کی عدالت کو نہیں معلوم ہوتی البتہ تین قسم کے مقدمات میں وقت پیش آسکتی ہے۔ اول دعوے ملکیت اراضی زرعی یا غیر زرعی میں۔ دوم مقدمات حصول سرٹفکیٹ میں کہ ایسے مقدمات میں متوفی کی جائداد کی بابت بھی رسوم لئے جانیکا دستور ہے حالانکہ دعوے حصول سرٹفکیٹ تبنیت کا ہوتا ہے اور ایسے مقدمہ میں کچھ بحث بابت تحقیقات ملکیت جائداد نہیں ہوتی مثلاً اگر کوئی مفلس شخص درخواست سرٹفکیٹ تبنیت پیش کرے اور دوسرا مالدار جسکے پاس جائداد منقولہ وغیر منقولہ ہر قسم کی ہو تو تحقیقات ہر دو مقدمات میں بابت تبنیت کے ہوگی جائداد کی تحقیقات نہ ہوگی مگر رسوم ہر دو صورت میں قیمت جائداد کے لحاظ پر دینے کا دستور ہے۔ سوم مقدمات حقیت مکانات میں۔ پس صورت اول میں مدعی کو خود تخمینہ اراضی بموجب حیثیت اراضی۔ اور اراضی موقع کے مقرر کرکے رسوم عدالت داخل کرنی چاہئے اگر بعد میں عذر مدعاعلیہ پر یا اور کسی نہج سے معلوم ہو کہ وہ تخمینہ غلط ہے تب عدالت کو معرفت تحصیلدار کے تخمینہ کرانا چاہئے۔ ہر ایک مقدمہ میں تخمینہ کرانا بغیر تحقیق کے ضرور نہ سمجھا جاوے اور دوسری صورت میں بہ لحاظ درخواست رسوم عدالت کی لیجاوے کیونکہ عدالت صرف فیصلہ اسبات کا کرتی ہے کہ آیا سائل متبنٰی ہوا یا نہیں جو ڈگریات حصول سرٹفکیٹ کی صادر ہوتی ہیں وہ واسطے قبض اور دخل دلانے جائداد متروکہ متوفے کے جاری نہیں ہوسکتیں اور اگر بفرض محال اسیطرح کارروائی جاری رکھی جاوے تو فصل کا تخمینہ پیداوار بہر حال معرفت تحصیلدار کے (اگر اراضی زرعی ہو) کرانا مناسب ہے تیسری صورت میں تعداد قیمت بموجب زرثمن یا بموجب شرح رائج الوقت مقرر کرکے مدعیکو اوسکے رسوم عدالت داخل کرنی چاہئے۔ اور درصورت پیش ہونے عذر مدعاعلیہ یا دریافت خارجی کے عدالت معرفت اوستاکاران وغیرہ تخمینہ کرا سکتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ میں عدالت کو تخمینہ کرانا ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ (دیوانی ۴۔ دسمبر ۱۸۸۶ء)

(۲) مقدمات حقیت زمین زرعی وغیرہ خواہ جائداد غیر منقولہ میں تخمینہ کراکر رسوم لیجاوے اور مقامات صدر میں معرفت اوستاکاران ومحصلان کے تعمیل ہوتی رہے بیرونجات میں مدعی سے فی یوم آٹھ آنہ بابت سواری اہلکار کو دلاکر تخمینہ کرایا جاوے اور یہ خرچہ بھی مثل خرچہ کے بذمہ مغلوب عاید ہوا کرے اور چودھری قانون گویاں سے بھی اسکی تعمیل کرائی جاوے (دیوانی ۱۲۔ اگست ۱۹۰۱ء).

۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء)

(۱۲) کنہیا لال تحصیلدار گھونسلہ کو اختیارات عدالتین استعمال میں لانے کی اجازت دی گئی (عام ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء)

(۱۳) گوپال چندر مکرجی تحصیلدار چاکسو و داماں شنکر تحصیلدار جمواراگڈھ کو اختیارات صیغہ عدالتین استعمال میں لانے کی اجازت دی گئی (عام ۲۷ - اگست ۱۹۰۶ء)

(۱۴) درباره تعین مدت تبادلہ محرران تحصیلات بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۲) (عام ۲۰ نومبر ۱۹۰۶ء)

(۱۵) مقدمات جائداد غیر منقولہ ؎ ۵۰ تک تحصیلوں میں سماعت ہو سکتے ہیں کہ جسمیں ایک یا دونوں فریق کاشتکار ہوں - البتہ جن دعاوی کی رسوم مشخص نہیں ہو سکتی اور بالمقطع دو روپیہ کے کاغذ پر سماعت ہوتے ہیں اون کے سماعت کا اختیار تحصیلات کو نہ ہوگا (دیوانی - فروری ۱۹۰۷ء)

(۱۳۲) **تحفظ میعاد (۱۳۲)** (۱) جب کچہری کھلی ہو اور حاکم یا حکام میں سے بوجہ ضرورت خانگی موجود نہ ہوں اور اہل مقدمات کو ابتدائی دعوے یا مرافعہ پیش کرنا ہو اور اوس ہی روز تک کی میعاد ہو تو سرشتہ دار کو چاہئے کہ دعوے یا مرافعہ لیکر اوسپر نشانی کر دیا کرے تاکہ دوسرے روز پیش ہونے پر بحث میعاد کی واقع نہ ہو (عام ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۱۳۳) **تحقیر عدالت (۱۳۳)** (۱) ایسے شخص کو جو بثبوت الزام تحقیر عدالت وکالت سرشتہ سے برخاست اور سزایاب ہو چکا ہو خلاف منشا ہدایت مجریہ ۱۱ - دسمبر ۱۸۸۷ء اجازت مختار کاری خاص یا عام کی دیجانی ہرگز مناسب نہیں ہے (فوجداری ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء)

(۱۳۴) **تحقیقات مقدمات و پرچہ ہائے خبر (۱۳۴)** (۲) جس محکمہ کے افسر کی شکایت کا پرچہ خبر ہو اوسکے پاس بنابر تحقیقات بھیجنے سے اصلی حال ظاہر نہیں ہوتا البتہ کارروائی اہلکاران محکمہ یا اور کسی امر کی شکایت کی بابت (جسکی اطلاع حاکم محکمہ کو نہ ہو) جو پرچہ خبر پیش ہو اوسکے حاکم محکمہ کے پاس بھیجے جانے میں کوئی ہرج نہیں ہے اسلئے آیندہ پرچہ خبر جو بابت شکایت حاکم محکمہ پیش ہو وہ اوسکے حاکم بالادست کے پاس بنابر تحقیقات بھیجا جایا کرے تاکہ تحقیقات و دریافت

(۱۷) منشی کشن لال جی ناظم گنگاپور کو بھی مثل ناظم سابق اختیارات سزا کے بید دئے گئے (فوجداری ۲۵۔اگست ۱۹۰۷ء)

(۱۲۶) | تاوان خطوط (۱۲۶) | (۱) کاریگروں کو عام طور پر اقرار نامہ کی ہدایت کرنا ٹھیک نہیں ہے جبوقت کوئی دعوے ناظم جی کے روبرو پیش ہوگا تو حسب اقتضائے رائے خود بابت جوازی و ناجوازی تحریر کے بحث کر سکتے ہیں اور تاوان وغیرہ کے بارہ میں بھی حکم باضابطہ دے سکتے ہیں (نا تھو لال بنام نارائنی) (دیوانی ۱۶ جون ۱۸۹۴ء)

(۲) دربارہ تاوان رہن نامہ بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۱۰۳) (دیوانی ۲۰۔اگست ۱۸۹۵ء)

(۳) دربارہ تاوان دستاویزات دیرینہ بشرح نمبر (۱) باب (۱۱۷) (دیوانی ۱۸ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۴) ناظم منڈون نے استصواب کیا کہ عذرداری خط چھپی رہن و بیع میں عذر دار سے خط ناطقہ غیر مصدقہ کا تاوان ہی لیا جائیگا یا علاوہ زر تاوان کے زر فیس بھی۔ بران جواب لکھا گیا کہ عذر دار سے زر تاوان ہی وصول کیا جاوے زر فیس لیا جانا ہمقدمہ میں لازم نہیں آتا کیونکہ خط چھپی میں عذر دار کی سماعت منظور ہوتی ہے روپیہ دلانے کا قاعدہ نہیں ہے نہ نظامت سے کوئی تجویز روپیہ دلانے کی ہوتی ہے کہ رسوم نالش نمبری کی عذر دار سے لی جاوے (دیوانی ۳۔اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۵) دربارہ تاوان خطوط غیر مصدقہ متعلق جائداد سرد بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۱۰۷) (دیوانی ۲۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

(۶) دربارہ تاوان بیعنامہ سادہ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰۹) (دیوانی ۱۴ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۷) جن دستاویزات سادہ مندرجہ بھی کا اسٹامپ پر لکھا جانا ضروری ہے اگر وہ اسٹامپ پر نہ لکھی جاوے تو اوسکا تاوان حسب ضابطہ لیا جانا ضروری ہے۔ (دیوانی ۱۲۔جنوری ۱۹۰۴ء)

(۸) دربارہ تاوان دستاویز مندرجہ بھی بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۱۲۶) تاوان (گوپی ناتھ بنام رام کنوار) (دیوانی ۱۱ جنوری ۱۹۰۵ء

(۹) دربارہ تاوان وثیقہ رہن و بیع انسان بشرح نمبر (۴) باب (۱۴۵) (دیوانی ۷ جون ۱۹۰۶ء)

(۱۲۷) | تبادلہ ملازمان (۱۲۷) | (۱) ملازمان گیرائی میں سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹان کے تبادلہ کی میعاد پانچ سال رکھی جاوے اس سے زیادہ بلا ضرورت وحکم خاص کے اوسی جگہ پر نہ رکھا جاوے۔ تھانہ دارو

(۷) گنپت لال منتظم حلقہ باندی کوئی کو چھ ماہ کے واسطے سزا بید کے اختیارات مثل دیگر منتظمان سابق دئے گئے (فوجداری یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ء)

(۸) لبسلسلہ منظوری سابقہ منتظم حلقہ باندی کوئی کو چھ ماہ کے لئے اور اختیارات سزا بید دئے گئے۔ (فوجداری ۷ فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

(۹) جن حکام کو اختیارات سزا بید حاصل ہیں وہ ہدایات متعلقہ بیدزنی کی بابت پوری توجہ سے تعمیل کرتے رہیں اگر آیندہ غفلت ہوگی تو نتیجہ اچھا نہ ہوگا اور جنکو اختیارات بیدزنی حاصل نہیں ہیں وہ جب کسی ملزم کو قابل سزا بید سمجھیں تو نائب ناظم تجویز لکھکر مسل بنا بر منظوری ناظم کے پاس پیش کر دیا کریں اور تحصیلدار رائے لکھکر مسل مع ملزم کے منظوری کے لئے فوراً نظامت میں بھیجدیا کریں تاکہ بصورت منظوری ہونے تجویز کے ناظم اوسکا اجرا کرینگے۔ (فوجداری ۱۱ جون سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۰) منتظم حلقہ باندی کوئی کو اختیارات بیدزنی مثل دیگر ناظمان کے دئے گئے (فوجداری ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۱) ماتحت کی توجہ سزا بید کی طرف کم پائی جاتی ہے زیادہ تر سزا بید کی نگرانی خاص طور پر سرداران اپیل کرتے رہیں تاکہ سزا بید میں کم توجہی نہ ہو (فوجداری ۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۲) حسب اختیارات پنالال جی ناظم سابق گلاب چند جی ناظم حال کو اختیارات بیدزنی دئے گئے (فوجداری ۳۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۳) بردیچند جی ناظم ہنڈون کو اختیارات بیدزنی مثل دیگر ناظمان دئے گئے (فوجداری ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

(۱۴) منشی پنالال جی ناظم گنگاپور کو مثل ناظمان سابق اختیارات سزا بید دئے گئے (فوجداری ۲۱۔ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۵) منشی رادہا موہن لال جی بی اے قایم مقام ناظم ہنڈون کو بھی مثل دیگر ناظمان سزا بید کے اختیارات دئے گئے (فوجداری ۵ جون سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۶) منتظم جی حلقہ باندی کوئی کو امتحاناً ایک سال کے لئے اختیارات سزا بید دئے گئے (فوجداری ۳۱۔ مئی سنہ ۱۹۰۷ء)

نہیں ہے۔ (دیوانی ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۱۲۵) **تازیانہ (۱۲۵)** (۱) جو شخص راجپوت و برہمن وغیرہ ہو کہ جسکو سزا بید دینا ممنوع ہے اوسکی نسبت بجائے سزا بید کے قید کی تجویز کی جایا کرے اور جو شخص حاضر ضمانت نہ دے سکے اوسکے لئے بھی بوجہ نہ داخل کرنے ضمانت کے سزا قید تجویز کیجایا کرے لیکن اصل قید سے یہ سزا جو بعوض بید و ضمانت دیجاوے زیادہ نہ ہو (فوجداری ۳۰۔ اگست ۱۸۹۲ء)

(۲) ۲۰۔ جولائی ۱۸۹۷ء کو بنام نائب ناظم شیخاواٹی لکھدیا گیا ہے کہ تا واپسی ناظم جی شیخاواٹی پنڈت بہاری لال نائب ناظم کو اختیار بید لگوانے کے ہیں (فوجداری ۲۱۔ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۳) بوصول کیفیت نظامت کوٹقاسم متعلق استصواب سزا طفلان نابالغ ولا وارث تجویز ہوئی کہ جب کوئی ملزم خفیف جرم کا ہو تو بجائے سزا بید کے قید یا جرمانہ کی سزا تجویز کیجاوے اور بصورت تجویز سزا بید نقل روبکار ہمراہ وارنٹ فوجداری میں بھیجدی جایا کرے فوجداری اگر مناسب خیال کرینگے تو بحصول اجازت محکمہ عالیہ اوس کو سزا بید دیکر رہائی دینگے جیسے کہ ملزمان مقدمات خفیف کے واسطے قاعدہ ہے (فوجداری ۹۔ جون ۱۸۹۸ء)

(۴) قواعد بید زنی پر پورا عمل رکھا جاوے اور خفیف سزا کے قیدیوں پر اوسکے اجراء کا بموجب ہدایت مجریہ اچھی طرح سے استعمال کیا جاوے (فوجداری ۵۔ فروری ۱۸۹۹ء)

(۵) ہدایت بید زنی کی پوری تعمیل نہیں ہوتی۔ جن جرائم میں محض سزا بید دیجانی چاہئے اون میں بھی باوجود نہ مانع ہونے کسی امر کے حکام ماتحت سزا قید یا جرمانہ تجویز کر دیتے ہیں اور بصورت عدم وصول جرمانہ ایفائے میعاد کرایا جاتا ہے۔ جیلخانوں میں قیدیوں کی کثرت رہتی ہے۔ لہذا حکام ماتحت کو توجہ دلائی جاوے کہ پابندی ہدایت کا پورا لحاظ رکھیں اگر آئندہ خلاف ہدایت کارروائی ہونا ظاہر ہوگا تو مواخذہ کیا جاویگا (فوجداری ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۶) سرداران اپیل ایک نقشہ مسلہ منفصلہ کا مفصل بطور نقل رجسٹر فیصلہ ماتحت سے ماہواری طلب کرکے نقائص ضابطہ کی نگرانی کرتے رہیں اور حکام ماتحت جو سزا بید کا استعمال بہت کم کرتے ہیں اور اکثر مقدمات قابل سزا بید میں تجویز قید وغیرہ کر دیا کرتے ہیں اس کی نگرانی کی طرف بالخصوص زیادہ توجہ کرنی چاہئے (فوجداری ۷۔ دسمبر ۱۸۹۹ء)

کہ جسکی نسبت دعوے کیا گیا ہے بھیجدی جاویگی۔

(۴) مقدمات جو بدفعات عدالت پنچایت میں پیش ہوتے ہیں بعض اوقات تاریخ رجوع وقوعہ سے دو برس تک فیصل نہیں ہوتے اسقدر عرصہ دراز کے توقف میں شہادت پر بہت کچھ مخالفت کا اثر پڑتا ہے۔

(۵) فقرہ نمبر (۳) مندرجہ صدر کا یہ منشا ہے کہ پختہ انتظام رکھا جاوے کہ وقوعہ کے بعد ایک معتبرین شہادت کو بہت جلد قلمبند کر لیویں تاکہ شہادت جو اسطرح پر قلمبند ہو پنچایت میں پیش کر دی جاویگی۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ ریاست دعویدار اور ریاست جوابدہ دعوے کے پاس شہادت مزید کارروائی کرنے کے لئے نہ ہو تو دونوں ریاستوں کے دعوے کے حق و ناحق پر فیصلہ دشوار ہوتا ہے (فوجداری ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء)

(۴) دربارہ انتظام مقدمات متعلقہ علاقہ غیر و دائری مقدمات بہ محکمہ پنچایت تجویز ہوئی کہ جب افسران تھانہ جات رپورٹ اطلاعی مع نقشہ نظامت میں بھیجیں تب ایک نقل نقشہ کی محکمہ عالیہ میں بھیجدی جایا کرے (فوجداری ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء)

(۴) جو مقدمہ قابل دائری پنچایت تھانہ میں رجوع ہو اور تھانہ سے اوسکی اطلاعی رپورٹ نظامت میں آوے اوسکی اطلاع بغرض تحفظ میعاد ناظمان فوراً یہاں بھیجتے رہیں نقشہ کا انتظار نہ کیا کریں۔ تاکہ محکمہ رزیڈنسی کو اندر میعاد اوسکی اطلاع لکھدیجایا کرے اور نقشہ جات بھی حتی الوسع اندر میعاد جسطرح سے بھیجے جاتے ہیں بھیجے جاویں۔ مع نمونہ نقشہ۔ (فوجداری ۹ جون سنہ ۱۹۰۶ء)

(۵) جو مقدمات قابل دائری پنچایت ہوں اون کی اطلاع وقوعہ سے دس یوم کے اندر محکمہ عالیہ کو لکھدی جایا کرے اور آسامیان کو وکیل متعینہ رزیڈنسی کے پاس جلد بھیجدیجایا کرے (فوجداری ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۱۲۰) پنچایت ساہوان بازار (۱۲۰) | (۱) پنچایت مندر دیورجی میں کرائی جایا کرے (دیوانی ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء)

(۱۲۱) پنشنی فوج (۱۲۱) | (۱) دربارہ ایصال زر ڈگری نسبتی پنشنی فوج بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء)

(۱۲۲) پوجاری مندر (۱۲۲) | (۱) پوجاری کو اپنا ذاتی حق قرضہ میں مکفول کرنے کا اختیار ہے اور اوسکی رجسٹری ہوسکتی ہے (لچھی نراین بنام گنیش لال) (دیوانی ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء)

مُہرانہ لیا جاوے وہ بذریعہ درخواست ضابطہ لیا جایا کرے (عام ۲۳-جولائی ۱۹۰۰ء)

(۵) وکیل سرکار کو پروانہ نیلام کا سادہ کاغذ پر مرتب ہو کر دیا جاوے (بالمکند بنام گنگا بخش) (دیوانی ۴ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۶) بمقدمہ دامودر بنام ناتھولال تجویز ہوئی کہ جب حق راہنی لعہ ۵ ر میں نیلام ہوا ہے تو تعداد زرنیلام پر ہی پروانہ دیا جانا مناسب ہے۔ (دیوانی ۲۴ دسمبر ۱۹۰۴ء)

(۷) جب کوئی ڈگریدار اپنے مدیون کی جائداد کا حق راہنی نیلام میں خرید کرے اور وہ جائداد رہن بھی اوسی ڈگریدار کے پاس ہو تو حق مرتہنی اور نیلام دونوں کی تعداد کے موافق کاغذ فیس بموجب ضابطہ مشتری نیلام سے لیکر بابت حق راہنی نیلام شدہ پروانہ اور بابت حق مرتہنی قبض بالا کلاحی حسب قاعدہ دلائی جاوے اور کاغذ فیس بالا کلاحی اوس مقدار پر داخل کرایا جاوے کہ جو بروئے حساب زرِاصل وسود قایم ہو۔ (دیوانی ۲۳-اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۱۱۵) | پلیگ (۱۱۵) | (۱) اشتہار درباره قواعد آمد و رفت مردمان از مقامات پلیگ ونکتہ جات شادی وغمی (فوجداری ۲۱-اپریل ۱۹۰۳ء)

(۱۱۶) | پناه دہی مجرم (۱۱۶) | (۱) دفعہ ۴۷ فہرست جرائم میں یوں ترمیم کیجاوے (پناہ دہی مجرم اگر جرم قابل سزائے قید زائد از ایک سال وکم از قید دس سال ہو) سزا بدستور ہے (فوجداری ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۱۱۷) | پن پتر (۱۱۷) | (۱) درباب لئے جانے حاصل دستاویزات دیرینہ- تجویز ہوئی کہ اسبارہ میں بموجب ہدایت ۱۹- نومبر ۱۸۹۵ء کاربند رہنا چاہئے البتہ اگر سایل کو یہ عذر ہو کہ بروقت پن کے جائداد کی یہ حیثیت نہ تھی جو اب ہے تو اسکی تحقیق ضروری ہے اور وہ اندراج پن پتر سے ممکن ہوگی کہ اوس میں کس حیثیت کے مکانات درج ہیں (دیوانی ۱۸ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۱۱۸) | پنچپانہ علاقہ شیخاواٹی (۱۱۸) | (۱) جب کوئی رہن نامہ بابت جائداد دیہات شاملات پنچپانہ علاقہ شیخاواٹی رجسٹری کے لئے پیش ہو تو پیش کنندہ کو چاہئے کہ زر مُہرانہ شاملات پچپانہ کی رسید اوسکے ساتھ پیش کرے اور نظامت میں وکیل پانہ داران سے تصدیق مہرانہ کی کرکے دستاویز رجسٹری کی جاوے۔ اور اگر مُہرانہ شاملات پچپانہ میں داخل نہ ہوا ہو یا ہمراہ دستاویز رسید مُہرانہ

(۵) جو مکانات و دوکانات واقع سرد بیع و ہبہ و رہن کئے جاویں اور اون کی خط چھپی نہ کرائی جاوے تو ایسے خطوط کی بابت تاوان لیا جاوے (دیوانی ۲۵- نومبر ۱۹۰۱ء)

(۶) درباره بیع کرنے انسان کو دلئے جانے تاوان خط چھپی و قایم کئے جانے مقدمہ بصیغہ فوجداری و کالعدم سمجھنے دستاویز بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۵۴) (دیوانی ۷- جون ۱۹۰۷ء)

(۱۰۸) بیع بالوفا (۱۰۸) (۱) تجویز ہوئی کہ حصول قبض مالا کلامی و بیع بالوفا دائر ہونے پر راہن کو ایک میعاد مناسب بنا بر ادخال زر رہن دیجاتی ہے اگر وہ اوس میعاد میں روپیہ داخل کرے تو دعوے مدعی مرتہن خارج ہوتا ہے پس ہر گاہ کہ مدعا علیہم نے زر رہن مع سود کے داخل کر دیا اسلئے روپیہ مدعی کو دیا جاوے اور دعوے خارج ہو (سالگا بنام ہرلال) (دیوانی ۱۴ جون ۱۸۹۶ء)

(۱۰۹) بیعنامہ (۱۰۹) (۱) بمقدمہ سرکار بنام رام جیون وغیرہ تجویز ہوئی کہ جس بیعنامہ سادہ کے ذریعہ سے غدرداری منظور کی گئی ہے اور وہ فیصلہ ناطق ہو گیا ہے تو بپابندی ہدایت ۱۹- نومبر ۱۸۹۵ء تاوان لیا جانا واجب ہے (دیوانی ۱۴ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۲) بمقدمہ بدری پرشاد بنام ادہکاریان مندر سری گوبند دیوجی بابع حسب تحریر منصفی سرداران اپیل نے لکھا کہ بیعنامہ سادہ کاغذ پر لکھایا جاوے یا اسٹامپ پر۔ بریں جواب لکھا گیا کہ حسب ضابطہ کارروائی کی جاوے اور بیعنامہ اسٹامپ پر لکھایا جاوے (دیوانی ۱۷- جون ۱۹۰۳ء)

(۱۱۰) بیکانیر (۱۱۰) (۱) درباره کارروائی نسبت بادریہ ہائے علاقہ بیکانیر بشرح نمبر (۱) باب (۸۲) (فوجداری ۷- جولائی ۱۹۰۱ء)

(۲) ریاست بیکانیر میں تعمیل سمن ہونے کے لئے آٹھ آنہ بابت طلبانہ بھجوائے جایا کریں (عام ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۱۱۱) بیماری فریق مقدمہ (۱۱۱) (۱) بمقدمہ مسماۃ ہستان بنام زوراور سنگھ وغیرہ تجویز ہوئی کہ جب پہلی کبھی اسطرح بوجہ بیماری میعاد میں توسیع نہیں کی گئی تو اب بھی نامناسب ہے (دیوانی ۸- مارچ ۱۸۹۷ء)

(۱۱۲) پیوستہ پنڈتان موج مندر (۱۱۲) (۱) جب کبھی پنڈتان موج مندر سے پیوستہ طلب کرنیکی ضرورت ہو تو سوالات پیوستہ طلب بخط ہندی اور بہ مضمون صاف لکھے جاویں اور الفاظ فارسی وغیرہ اون میں درج نہ کئے جایا کریں (گھاسی لال بنام بجوری) (فوجداری ۳- اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ضابطہ واپس کیا جاوے۔ عدالت میں لیکر اوس پر کوئی کارروائی نہ کی جایا کرے (دیوانی ٦۔ دسمبر ١٩٠٢ء)

(١٠٥) **بیان فریقین (١٠٥)** (١) دربارہ قلمبندی بیان فریقین بشرح نمبر (١) باب ششم (٣٣) (دیوانی ٦۔ مئی ١٨٩٥ء)

(١٠٦) **بیرونجات کے مکانات کی خط چھپی (١٠٦)** (١) بیرونجات کے مکانات کی خط چھپی بابت رہن و بیع صدر میں نہ ہوا کرے اور اگر صدر میں ہو تو ناظم متعلقہ سے اوس مکان کے مکفول ضمانت ہونے کا حال دریافت کیا جاوے بلا دریافت صدر دیوانی کے خط چھپی نہ ہونے پاوے۔ (دیوانی ٢٣ دسمبر ١٩٠٢ء)

(١٠٧) **بیع انسان و جائداد مرہونہ منقولہ و غیر منقولہ (١٠٧)** (١) شے مرہونہ کے فروخت کرنے کا منصب مرتہن کو بلا حصول قبض بالا کلامی نہیں ہے (لکھی چند بایع بنام ہردیو وغیرہ مشتری) (دیوانی ٣ جولائی ١٨٩٦ء)

(٢) بیع جائداد منقولہ کی سند سررشتہ رجسٹری میں رجسٹری ہوسکتی ہے (سیٹھ سردار مل بنام امجد علی دیوانی ٢ دسمبر ١٨٩٧ء)

(٣) بمقدمہ مسماۃ چاندو بنام کنہیا لال تجویز ہوئی کہ عمارت سے تخمینہ مکانات مبیعہ کا مالیت [illegible] کا آیا ہے پس حسب عذر عذر دار ظاہر ہوگیا کہ کم قیمت کا مکان کسی دیگر وجہ سے بایع و مشتری کی سازش سے زیادہ قیمت پر فروخت ہوتا ہے اور درصورتیکہ اوس مکان میں کوئی اہل اسلام نہیں رہتا ہے اور عذر داران بیوہ قوم ہنود ہیں تو مناسب نہیں ہے کہ بصورت ظہور ایسی کارروائی کے بایع کو اجازت دیجاوے کہ وہ مکان بدست مسلمان فروخت کرے لہذا خط چھپی نامنظور کی جاوے۔ بایع کو ہدایت ہو کہ اگر فروخت کرنا منظور ہے تو کسی ہندو کے ہاتھ فروخت کرے (دیوانی ٧۔ دسمبر ١٨٩٧ء)

(٤) بمقدمہ کشن لال بایع بنام وکیل سرکار تجویز ہوئی کہ بایع کے پاس آنندی لال کی دو دکانیں [illegible] روپیہ میں رہن تھیں اونھوں نے بلا حصول قبض بالا کلامی بدست وکیل سرکار معاوضہ میں دیدیں اور راہن کو اجارہ دینا کر کے قبضہ کر لیا۔ پس درصورتیکہ راہن نے اجارہ لینا کر کے مرتہنان کو مالک قرار دیدیا۔ اور مرتہن مالکانہ طور پر دو دکانات کو منتقل کرتے ہیں تو ہر دو رہن ناموں کی بابت قبض بالا کلامی کا غذ فیصدی [illegible] کے حساب سے حسب ضابطہ لیا جاویگا۔ (دیوانی ٤۔ ستمبر ١٩٠١ء)

(۲) بمقدمہ بھونری لال بنام لال چند دعوے الفکاک رہن۔ تجویز ہوئی کہ ما حصل ڈگری شدہ میں سے
بنام نہاد حاصل وتاوان کے لیا جانا ٹھیک نہیں ہے یہ روپیہ مستدعی جی میں بھیجدیا جاوے البتہ
یک چند تاوان راہن سے کہ جس نے فک الرہن کرایا ہے حسب قاعدہ وصول کیا جاوے۔ (دیوانی
۲۰ اگست ۱۸۹۹ء)

(۱۰۴) **بیان دعوے (سہ ۱۰)** (۱) اگر مدعیان بیان دعوے میں ولدیت وقومیت وسکونت وغیرہ کی
تشریح درج نہ کیا کریں تو جس امر کی فروگزاشت ہو اوسکا اندراج کرکے تحریری حکم مدعی کو واپس دیدیا جاوے
تاکہ مدعی بیان دعوے میں درج کرکے داخل کر دے اگر اوسکا دریافت کرنا مدعی کے حیطۂ قدرت
سے باہر ہو تو ہر کے اسٹامپ کی درخواست کے ساتھ بیان دعوے کو اس استدعا سے پیش کر دے
کہ عدالت سماعت مقدمہ میں امور مذکور کو دریافت کرکے درج کرا دیوے (رام بخش بنام دھنا لال)
(دیوانی ۲۱-اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۲) جب ہدایت نمبر ۲ ۱۸۸۵ء میں صاف درج ہے کہ شفیع مقدمہ کو زرثمن داخل کرنا چاہیے تو
بلا ادخال زرثمن کے دعوے کا لیا جانا خلاف ضابطہ ہے اور عام طور پر ضابطہ کا منشا یہ ہے کہ کوئی دعوے
نامکمل عدالت میں نہیں لیا جا سکتا (چاندو لال بنام چمن لال) (دیوانی یکم اگست ۱۹۰۱ء)

(۳) بمقدمہ باچھو لال بنام ہری بابت دعوے حق شفع تجویز ہوئی کہ مدعی نے خلاف منشا ہدایت
دعوے کے ساتھ بجائے زرنقد کے ہنڈوی پیش کی عدالت نے دعوے واپس نہیں کیا اور حکم لکھدیا
کہ مدعی روپیہ داخل کرے ورنہ حکم مناسب ہوگا مدعی نے عذرات کرکے کونسل تک مرافعہ کیا جب مرافعہ
نامنظور ہوگیا تو مدعی نے درخواست پیش کی کہ زرنقد لے لیا جاوے۔ عدالت دیوانی سے یہ درخواست
نامنظور کی گئی بیسر داران اپیل نے بھی مدعی کا مرافعہ اس ہی بنا پر نامنظور کیا کہ شفیع نے خلاف ہدایت
کارروائی کیوں کی مدعی نے محکمہ عالیہ میں مرافعہ کیا اور اوسمیں عذر یہ لکھا کہ عدالت کو بھی فوراً میرا دعوے
واپس کر دینا تھا تاکہ میں مرافعہ نہ کرتا اور زرنقد داخل کر دیتا اور حکم محکمہ عالیہ کا ایسا منشا نہیں ہے
کہ زرثمن لیکر دعوے سماعت نہ کیا جاوے جسکا حوالہ دیکر درخواست نامنظور کی گئی ہے لہذا زرثمن بخلہ
مدعی عدالت میں بھیجکر لکھا جاوے کہ اس مقدمہ کو سماعت کیا جاوے اور بضمیمہ ہدایت نمبر ۲
۱۸۸۵ء درج کیا جاوے کہ اگر دعوے شفیع کا بلا ادخال زرنقد بقدر زرثمن پیش ہو تو فوراً حسب

(۹۸) **بونڈی (۹۸)** (۱) دربارہ طلبانہ تعمیل سمن علاقہ بونڈی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۶) (دیوانی ۳ نومبر ۱۸۹۷ء)

(۲) ریاست ٹونک و بونڈی و شاہ پورہ میں اقوام جرائم پیشہ موگیہ باوریہ ملتانی کنجر سانسی تھوری قرار دیئے گئے ہیں اور ریاست جودھ پور میں اقوام باوری و سانسی جرائم پیشہ قرار دئے گئے ہیں اونمیں سے جو بلاٹکٹ گرفتار ہو بموجب منشاء حکم ۱۱ مئی ۱۹۰۱ء چالان کیا جاوے (فوجداری ۱۹ جون ۱۹۰۱ء)

(۹۹) **بوہرہ کاشت کاران (۹۹)** (۱) جن لوگوں نے ایام قحط سالی میں بوہروں سے قرض لیکر بسر کی ہے اون سے اول بوہروں کو روپیہ دلایا جاوے بعد ازاں بقدر مناسب بلحاظ زیرباری زمینداران کاشتکاران کے ڈگریداروں کو بطریق مناسب دلایا جاوے (دیوانی ۲۶ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(۱۰۰) **بھرت پور (۱۰۰)** (۱) سانسیان کنجران میرواڑہ کھیراڑہ مانوی مونگیان باوریان اقوام جرائم پیشہ علاقہ بھرت پور سے کوئی خرید و فروخت اسباب اور دواب شتران و اسپان یابوان و خچران وغیرہ کی نہ کرے ورنہ اوسکو سخت سزا دیجائیگی (فوجداری ۲۹ نومبر ۱۸۹۸ء)

(۲) جب کوئی شخص اقوام مینہ یا کنجر علاقہ بھرت پور کا بلاٹکٹ علاقہ ریاست جیپور میں گرفتار ہو تو اوسکو بلا تجویز چالان محکمہ فوجداری کر دیا جاوے (فوجداری ۱۱ مئی ۱۹۰۱ء)

(۱۰۱) **بھوگ کی متعلقہ جائداد (۱۰۱)** (۱) مکانات و دوکانات وغیرہ متعلقہ بھوگ مندر (کہ جنکا کرایہ بھوگ کے کام میں آتا ہو) پوجاریان یا مہنتان وغیرہ کا رہن و بیع کرنا ناواجب و ناجائز ہے جب کوئی پوجاری یا مہنت ایسا کرے اور خط چھپنے کے لئے داخل ہو تو اول اسبات کا اطمینان حکام کر لیا کریں کہ وہ مکان یا دوکان متعلق مندر تو نہیں ہے اگر ضرورت ہو تو کارخانہ جات سے دریافت کر لیا کریں (دیوانی ۲ دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۱۰۲) **بھومیہ (۱۰۲)** (۱) ۲۸ اگست ۱۸۸۴ء کو بابت قرضہ جاگیرداران جو اشتہار جاری ہوا ہے وہ اون صوبہ گزاروں پر موثر نہیں ہے کہ جنکے گھوڑے نوکری نہیں دیتے لیکن اگر کوئی صوبہ گزار یا بھومیہ ایسا ہوگا کہ جسکے گھوڑے نوکری دیتے ہوں تو اوسکے حصہ جاگیر پر اشتہار کا اثر پڑ سکتا ہے (دیوانی ۸ جولائی ۱۸۹۵ء)

(۱۰۳) **بھیسٹ (۱۰۳)** (۱) دربارہ کرنے بھیسٹ انسان کو بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۴۷) (دیوانی ۱۱ جنوری ۱۸۹۲ء)

(لچھمی نراین بنام رام سروپ) (دیوانی ۸ فروری ۱۹۰۱ء)

(۶) بمقدمہ زنگیشر بنام جائداد لکھے سنگھ تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ لکھے سنگھ مدعاعلیہ کا کوئی وارث نہیں ہے محض جائداد ہی ہے اور مدعیہ نے جائداد کے مقابلہ میں نالش دائر کی ہے تو وکیل سرکار کو بھی مقدمہ میں مدعاعلیہ بنالیا جاوے اور پھر دعوے کی تحقیقات کرکے حسب ضابطہ تجویز کیجاوے اور جب مقدمہ بصیغہ اجراء دائر ہو اور زر نیلام سے بشرطیکہ کوئی مطالبہ راج کا نہ ہو ڈگریدار کی دادرسی کے بعد جو پس انداز ہو ضبط سرکار کیا جاوے اور اگر کوئی مطالبہ راج ہو تو ویسی تجویز باضابطہ کی جاوے (دیوانی ۱۹ فروری ۱۹۰۱ء)

(۷) بروقت نیلام جائداد مدیون کے مثل عملدرآمد خیط بھی بقایا کا حال ہردو دیوانی سے بھی دریافت کرلیا جایا کرے (دیوانی ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۹۲) **بندر مارنا (۹۲)** (۱) درباره مار ڈالنے لنگور بضرب گولی بندوق اور ہوداس شاہی محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ چونکہ بندر کا مارنا ممنوع ہے اور جرائم ایسے کے واسطے فہرست جرائم میں دفعہ (۱۳۱) درج ہے لہٰذا زیر دفعہ مذکور تجویز ہونی چاہیئے (فوجداری ۲۶۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء)

(۹۳) **بندسوال (۹۳)** (۱) درباره نبھیجنے ٹکٹ ہمراہ بندسوال بنابر تعمیل بعلاقہ انگریزی بشرح نمبر (۳) باب نمبر (۶۳) (دیوانی یکم دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۹۴) **بندوبست کے کاغذات (۹۴)** (۱) جب بندوبست کے کسی کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت ہوا کرے تو سررشتہ دار بندوبست کو اطلاع دیدیجایا کرے محکمہ عالیہ میں لکھنے کی ضرورت نہیں (امام بخش بنام نندسنگھ) (۱۱۔ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۹۵) **بندوق انگریزی کی چوری (۹۵)** (۱) درباره چوری بندوق انگریزی واندراج صراحت بہ وارنٹ قید بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۱۰) (فوجداری یکم دسمبر ۱۹۰۴ء)

(۹۶) **بنگلہ ہائے قیام (۹۶)** (۱) جو کوئی کسی بنگلہ میں قیام کریگا اوسکو بارہ گھنٹہ تک آٹھ آنہ اور چوبیس گھنٹہ تک ایک روپیہ فی آسامی کرایہ دینا ہوگا خواہ وہ ذاتی کام کے واسطے ٹھیرے یا راج کے کام کے واسطے (عام ۶ مئی ۱۹۰۱ء)

(۹۷) **بولی نیلام (۹۷)** (۱) بولی نیلام کی معرفت ڈیل یا چپراسی ملازم راج کے بلوانی چاہیئے بلائی سے بلوانا درست نہیں (عام ۲۸ فروری ۱۸۹۸ء)

فروخت سے مقر ہوں اور اون کو اسبات پر بھی اصرار ہو کہ ہمکو حق ملکیت جان و مال و خدمات شخص فروخت شدہ پر حاصل ہے اور اوس حق کو بایع نے خلاف مرضی شخص فروخت شدہ قیمتاً حاصل کیا ہے اور مشتری نے قبول کیا ہے اور بعد خرید اوس حق ملکیت کے نفاذ کا مشتری کو اصرار ہو۔ اس مقدمہ کی یہ صورت نہیں ہے۔ کنی رام نروتم داس نے لکھایا ہے کہ اسکو چیلہ کیا ہے اور جسطرح سے ہم اپنے گرو کے ترکہ کے مالک ہوئے ہیں بعد ہمارے یہ بھی مالک ہوگا۔ اور بالغ ہو جانے پر اگر یہ ہمارے پاس رہنا نہ چاہے تو جہاں جی چاہے چلا جاوے ہمکو کچھ عذر نہیں ہے اور اوسکی والدہ واپس لینا چاہے تو اوسکو بھی اختیار ہے کہ لے جاوے۔ (فوجداری ۹۔ اگست ۱۸۹۶ء)

(۲) بمقدمہ سرکار بنام نراین داس تجویز ہوئی کہ ناظم نے اپنی تجویز میں جو یہ فقرہ لکھا ہے (کہ یہ نہ تو بردہ فروشی ہے نہ راج جے پور میں اس جرم کو بردہ فروشی سمجھا جاتا ہے) نہایت ناقص ہے کیونکہ ایسی مذہبی جماعتوں میں عموماً کل جگہ اپنی خوشی سے لڑکے اور لڑکیاں شامل ہوا کرتی ہیں شرح نمبر (۲) باب نمبر (۵۴) (فوجداری ۱۰ فروری ۱۸۹۸ء)

(۸۹) | برس گٹھی (۸۹) | (۱) مثل رہن نامہ کے برس گٹی کی بھی رجسٹری ہونی چاہئے (ہرلال بنام دیوکرن) (دیوانی ۸۔ دسمبر ۱۹۰۳ء)

(۹۰) | بریت ملزمان (۹۰) | (۱) جملہ مجوزین کو لازم ہے کہ جب پولیس کے کسی اہلکار کی نسبت کسی مقدمہ میں اوسکی ناقص کارروائی یا بہتر کارگزاری پائی جاوے اور اوسکا ذکر درج فیصلہ خود کریں تو اوسکی اطلاع بغرض اندراج اعمالنامہ گیرائی کو بھی لکھد یا کریں اور اگر مجوز کو معلوم ہو کہ بری شدہ ملزم کی مخالفت ایسے احتمالات پر تھی کہ جو اوسکے حوالات کرنے کے واسطے کافی سمجھے جاتے ہوں اور گمان گزرے کہ پولیس نے ملزم کو بلا وجہ کافی کے زیر حوالات کر دیا تو ذکر اسبات کا بالتخصیص فیصلہ میں کیا جاوے اور نظر سہولیت کار ہر مہینے کے ختم پر ایک ایک نقشہ ملزمان سزا یافتہ و بری شدہ کا گیرائی میں آجایا کرے اور گیرائی سے ماتحتان گیرائی کو اطلاع دیدی جایا کرے (فوجداری ۱۸ فروری ۱۸۹۵ء)

(۲) مقدمات معمولی اور اختیاری میں بعد تجویز بریت فوراً ملزم کی رہائی ہونی چاہئے۔ اور مقدمات منظوری طلب میں مقدمہ اور ملزم کی حالت پر مجوز کو نظر غور ڈالکر کارروائی کرنی چاہئے غرض یہ کہ بعد تجویز

(فوجداری ۲۶ جون ۱۹۰۲ء)

(۸۷) بدمعاشان (۸۷) | (۱) کریما مسلمان کو بعلت آوارہ گردی فوجداری سے ۲۰ ضرب بید کی سزا دی گئی۔ براپیل
بعد ملاحظہ مسل تجویز ہوئی کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ رات کو سوتا ہو جیسے کہ کریما مندر کے گوکھ پر سوتا
تھا تو وہ مستوجب سزا متصور نہیں ہو سکتا ایسے شخص سے ضمانت نیک چلنی کی طلب کیجاوے۔ اگر
ضمانت داخل نہ کرے تو زیر دفعہ (۱۲۷) قید کیا جاوے اور آئندہ بدچلنی سے باز رہنے کے لئے جس جگہہ
رات کو وہ سوتا ہو معرفت پولیسداران وچوکیداران اوسکی پوری نگرانی وخبرداری رکھائی جاوے۔ اور
کوتوال ونائب کوتوال وغیرہ بھی بوقت شب گشت میں اوسکی نگرانی رکھیں (فوجداری ۴ جنوری
۱۸۸۵ء)

(۲) بدمعاش شخص کا شریف آدمی کے مکان کے ملحق مکان تعمیر کرانا کہ جسکی وجہ سے اوس شریف
آدمی کی بے پردگی متصور ہو مناسب نہیں ہے اسلئے مدعاعلیہ کو اجازت تعمیر منزل چہارم نہیں دیجاسکتی
(بھوری لال کلال بنام انبا لال) (دیوانی ۱۱ جون ۱۸۹۳ء)

(۳) بموجب دفعہ (۱۶) تجویز کمیٹی اجمیر بدمعاشان کا رجسٹر مرتب رکھا جاوے اور اسبات کا بندوبست
رکھا جاوے کہ اون کے پاس ہتھیار گھوڑے وسواری کے اونٹ نہ رہنے پاویں اور اونکو قریب ترین تھانہ
کے تھانہ دار سے پاس حاصل کرنے کے بغیر اپنی سرحد سے دوسری طرف جانے کی ممانعت کردیجاوے اور
اس کارروائی میں راجہ جی سیکر وراجہ جی کھیتڑی باتفاق جنرل سپرنٹنڈنٹ پورا عمل کریں۔ اور اپنے
اپنے ٹھکانوں میں ویسا ہی بندوبست رکھیں (فوجداری ۱۵ جون ۱۸۹۳ء)

(۸۸) بردہ فروشی (۸۸) | (۱) مخبری ہوئی کہ مساۃ چترو نے اپنا نابالغ لڑکا کنئی رام نروتم داس کے ہاتھ فروخت
کیا ہے اور ثبوت میں چترو کی لکھی ہوئی ایک نوشت اس مضمون کی پیش کی کہ میں نے ۵ روپیہ لیکر
اپنا لڑکا تمکو دیا۔ مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ مساۃ نے اوس لڑکے کو دیال جی پر چڑھا دیا اور کنئی رام نے
اوسکو چیلہ بنا کر رکھا ہے۔ براں تجویز ہوئی کہ یہہ کارروائی داخل جرم بردہ فروشی نہیں ہے کیونکہ حسب
منشا دفعہ (۹۱) فہرست جرائم غلام وہ شخص کہا جاسکتا ہے کہ جسکے جان ومال وخدمات پر آقا کو ایسا
استحقاق حاصل ہو کہ اوسکا کوئی فعل خلاف قانون نسبت شخص مذکور قابل بازپرس نہ سمجھا جاوے۔ نہ وہ
فعل قانوناً جرم قرار دیا جاوے اور علیحدگی اس قسم کی داخل جرم ہو سکتی ہے کہ بایع ومشتری دونوں خریدہ

(۷) بجٹ متعلقہ انجنیری میں بعض بعض جگہ واقعی خرچ ملازمان وغیرہ پیوستہ سال کی خانہ پُری ٹھیک طور پر نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ خانہ پُری کچھ مشکل نہیں ہے اسال سے واقعی خرچ کی خانہ پُری ٹھیک ٹھیک ہو کرانا بہتر ہے۔ البتہ کام ہائے عمارت کہ جو تین تین چار چار سال تک جاری رہتے ہیں اور سال جدید کی منظوریات ہوا کرتی ہیں اون کا واقعی خرچ تفصیلوار بجٹ میں دکھلانا مشکل ہے ایسا خرچ بعد تیاری کام ہائے یکجائی میزان پر درج ہوتا رہے۔

ہدایت ضروری

(۱) جملہ حکام و افسران محکمات و کارخانہ جات وغیرہ کو لازم ہے کہ بجٹ سمبت ۱۹۵۴ تاریخ ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۷ء تک حسب ہدایت بہت صحت کے ساتھ تیار کرا کر بعد ثبت دستخط خود بھیجیں کسی طرح کی غلطی یا فروگزاشت خانہ پری میں نہ ہو۔ اگر کوئی امر دریافت طلب ہو تو معرفت وکیل یا جمع خرچنویس کے سررشتہ سکرٹریٹ سے دریافت کریں۔

(۲) کوئی رقم معمولی خرچ میں زائد از منظوری باستثنائے محکمہ انجنیری و شفاخانہ جہاں ایسے اندراج کی وجہ خاص ہے کسی بجٹ میں درج نہ کریں (عام ۲۹ مئی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۸۵) **بچت (۸۵)** (۱) حکام ماتحت ڈگریداران کی ڈگری شمول بچت کرنے کی تجویز صادر کر کے مسل محکمہ عالیہ میں نہ بھیجا کریں فریق ناراض کو مرافعہ کا اختیار حاصل ہے (دیوانی ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء)

(۲) دربارہ ایصال زر ڈگری از بچت مدیونان بشرح نمبر (۱۴) باب نمبر (۷۶) (دیوانی ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء)

(۳) دربارہ ڈگریداران عدالت سے ماہ سال کی بچت مدیون کی مقرر ہوئی محکمہ اپیل میں ماہ سال مقرر ہونا قرار دیا گیا۔ محکمہ عالیہ سے تجویز ہوئی کہ ماہ سال لئے جاویں حکام ماتحت نے حکم دیا کہ زر بچت تاریخ فیصلہ عدالت دیوانی سے واجب الوصول ہے۔ تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ تجویز عدالت دیوانی ناطق نہیں ہوئی تھی تو روز فیصلہ محکمہ عالیہ سے ایصال زر بچت کیا جاوے (بھیروں بخش بنام نانولال) (دیوانی ۲ مئی سنہ ۱۹۰۴ء)

(۴) نظامت سوائی جے پور کو لکھا گیا کہ زر بچت ڈگریداران وصول کر کے بالا بالا عدالت دیوانی میں بھیجتے رہو۔ محکمہ دیوانی یا خزانہ میں شمول دیگر جمع نہ بھیجا کرو (دیوانی یکم اگست سنہ ۱۹۰۴ء)

(۸۶) **بدایوں (۸۶)** (۱) دربارہ نہ بھیجنے فیس طلبانہ ہمراہ سمن ضلع بدایوں میں بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۳)

(۲) آمدنی آبپاشی اگرچہ بجٹ دیوانی میں درج ہوتی ہے مگر بجٹ ہذا لا بان میں بخانہ کیفیت بموجب سابق محکمہ انجنیری سے ضرور درج کرانی چاہئے تاکہ میلان اوسکا بجٹ دیوانی سے ہوتا رہے۔

(۳) واقعی آمدنی کے خانہ میں رقم وصول شدہ واقعی جو جمع ہوچکی ہو درج کیجاوے جمع نشستنی درج نہو۔

(۴) تخمینہ آمدنی میں آٹھ آنہ سے کم ہو تو چھوڑ دیا جاوے اور آٹھ آنہ سے زیادہ ہو تو ایک روپیہ قایم کر لیا جاوے آنہ پائی کا اندراج بجٹ میں نہ کیا جاوے۔

بابت رقم خرچ

(۱) نرخ جنس حالت موجودہ پر نظر کر کے درج کیا جاوے اگر بعد تیاری بجٹ کسی وجہ سے نرخ میں زیادہ گرانی معلوم ہو تو فوراً تتمہ بجٹ مرتب ہونا چاہئے اور اوس میں نرخ جنس کی مقدار حالت گرانی پر لحاظ ہو کر درج کر دیجایا کرے۔

(۲) غیر معمولی نرخ مثل تیاری جاجم گدہ چھپر بندی وغیرہ کے جو تیسرے چوتھے سال ہوا کرتی ہر سال درج بجٹ ہونا ضرور نہیں ہے جس سال میں ایسے خرچ کی ضرورت ہو اوسی سال کے بجٹ میں درج ہوا کرے۔ اور خانہ کیفیت میں پچھلے سال کے خرچ کی تعداد کا حال لکھدیا جاوے۔

(۳) اکثر بجٹوں میں تنخواہ ملازمان عہدہ کی درج کی جاتی ہے یہ درست نہیں ہے ملازم جو تنخواہ حسب منظوری پاتا ہے وہ درج بجٹ کی جاوے اور عہدہ کی تنخواہ کا حال خانہ کیفیت بجٹ میں درج کیا جاوے

(۴) ہر ایک بجٹ میں ہر ایک حاکم و نائب و اہلکاران کے نام بموجب منظوری ملازمان لوازمہ و سیاہ کے درج کئے جاویں۔

(۵) جملہ افسران محکمات صدر و بیرونجات کو لازم ہے کہ اپنے اپنے محکمہ و صیغہ کے خرچوں کی طرف نظر ڈال کر جو خرچ کہ ناواجب اور بے ضرورت ہو اور اوسکے تخفیف کرنے میں کوئی نقصان و ہرج نہ پایا جاوے تو اوسکے لئے تخفیف کی رائے بجٹ میں لکھیں کہ محکمہ عالیہ میں اوسپر غور و لحاظ ہوگا اور ایسی کارروائی اون کی راج کی خیر خواہی پر مبنی ہوگی۔

(۶) علاوہ خرچ معمولی مندرجہ بجٹ ہائے کے دیگر خرچ میں اندراج آنہ پائی کا نہ ہووے آٹھ آنہ سے کم کو چھوڑ دیا جاوے اور زاید از آٹھ آنہ ہو تو ایک روپیہ درج کیا جاوے۔

(۸۲) **باوریہ (۸۲)** (۱) ریاست بیکانیر میں بجز اقوام باوریان اور اون ۷ نفر مینہ ہائے کے جو درج رجسٹر کئے گئے ہیں (کہ جنپر اشتباہ خانہ بدوشی و سرقت اور جن کا چال چلن بد تھا) اور علاوہ اون مینگان کے دیگر مینگان کہ جو بعد میں بجرم سرقہ سزایاب ہوئے ہیں اور بدچلنی میں اون کے نام بھی درج رجسٹر کئے جاکر قانونی کارروائی اون کے ساتھ ہوتی ہے اور کوئی قوم جرائم پیشہ قرار نہیں دی گئی ہے لہذا ان میں سے جو بلا ٹکٹ گرفتار ہو حسب منشا حکم امینی ۱۹۰۱ء چالان کیا جاوے (فوجداری ۲۔ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۲) نقشہ (ب) باوریان ماہ جون ۱۹۰۶ء محکمہ گیرائی میں اطلاع ماخوذی سمیان گنگلا و ہنوتا باوریان درج ہوکر آئی اور نقشہ مذکور محکمہ رزیڈنٹی میں بھیجا گیا تو روبکار محکمہ اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ محکمہ رزیڈنسی سے آیا کہ دیگر نقشہ وقوعہ واردات میں کوئی اطلاع مزید بابت معتمد مذکور درج ہوکر نہیں آئی سو تا وقتیکہ مقدمہ فیصل نہ ہو جاوے اوسکا اندراج نقشہ وقوعہ واردات میں ہوتا رہے اور ایسا ہی عملدرآمد دیگر مقدمات زیر تجویز کے بارہ میں ہونا چاہئے۔ (فوجداری ۱۶ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۸۳) **باہمی طور پر مقدمہ کا فیصلہ کرنا یا کرانا (۸۳)** (۱) اگر مقدمات اجرائے ڈگری فریقین باہم فیصلہ کریں تو اون سے بطور راضی نامہ کے اقرار نامہ لکھوا کر اور شامل مسل کر کے مقدمہ فیصل کیا جانا واجب ہے نوشت کے طور پر مضمون لکھوانا خلاف قاعدہ ہے (گنگا بخش بنام بشن سنگھ) (دیوانی ۴۔ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۲) بمقدمہ بھجن لال بنام گھاسی تجویز ہوئی کہ کامدار ٹھکانہ جو منیر کا زبانی ہدایت کر کے باہمی فیصلہ کرا دینا قابل اعتراض نہیں ہوسکتا البتہ مقدمہ دائر و فیصل کرنا ممنوع ہے (دیوانی ۷ انومبر ۱۸۹۶ء)

(۸۴) **بجٹ (۸۴)** (۱) تیاری بجٹ کے لئے یہ انتظام ہونا مناسب ہے کہ مرتب کنندہ بجٹ پر فی غلطی چار آنہ جرمانہ ہوا کرے اور دوبارہ غلطی پر دو چند اور سہ بارہ غلطی پر سہ چند جرمانہ کیا جاوے (عام ۱۹ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۲) قواعد تیاری بجٹ سال آیندہ۔

بابت رقم آمد

(۱) جن بجٹوں میں تفاوت و کفایت کی رقم بالکل قایم نہیں ہوتی اون میں حسب قاعدہ درج کیجاوے

۷-مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

(۱۶) جب منصفی یا عدالت سے نظامت کو بنا بر ایصال زر ڈگری بذریعہ مال ضبط لکھا جاوے تو مال ضبط ہو جانے کے بعد تاریخ رسید کیفیت سے ایک ماہ کے اندر اور وصول روپیہ کی اطلاع جنیٹھہ سدی اور منگسر سدی ویج سے پہلے منصفی و عدالت کو دیدیجایا کرے۔ (دیوانی ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۷) دربارہ نیلام اوس جائداد کے جو بمطالبہ ڈگریدار قرق ہونے کے بعد ضمانت اجارہ میں مکفول ہوئی ہو بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۷) (دیوانی ۳۱-مارچ سنہ ۱۹۰۴ء)

باب (ب)

(۷۷) **بادہی کرنا (۷۷)** (۱) بمقدمہ سرکار بنام دولا جرم بادہی کرانا دوراس بچھڑہ۔ تجویز ہوئی کہ جب ایسا مقدمہ وقوعہ علاقہ راج ہی نہیں ہے تو پھر اسکی بابت بحث کرنا فضول ہے (فوجداری ۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

(۷۸) **باڑہ داران (۷۸)** (۱) دربارہ ایصال زر ڈگری نسبتی باڑہ داران بشرح نمبر (۵) باب نمبر (۷۶) دیوانی ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۹۶

(۲) باڑہ داران کھنڈار مثل باڑہ داران سوائی مادہوپور وادرسی چوری ہائے کے ذمہ وار ہیں جیسا کہ سنہ ۱۸۸۰ و سنہ ۱۸۸۲ء میں صاف حکم ہو چکا ہے۔ (فوجداری ۱۸-اپریل سنہ ۱۹۰۰ء)

(۷۹) **باڑہی غلہ (۷۹)** (۱) اگر برضامندی باہمی کاشتکار لوگ بوہرہ کو زیادہ باڑہی دینا منظور کر لیویں اور پھر کسی وقت میں تنازعہ ہو کر نالش کی نوبت پہونچے تو موافق قاعدہ و عملدرآمد کے بروقت فیصلہ باڑہی دلائے جانے کی تجویز ہوا کرے۔ اس کا خیال رہے (دیوانی ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء)

(۲) جسطرح سود فیصدی ایک روپیہ دلایا جاتا ہے اوسیطرح سو روپیہ کے غلہ پر ایک روپیہ بابت باڑہی کے دلایا جایا کرے (دیوانی ۱۳-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

(۸۰) **بازگشت حق جائداد (۸۰)** (۱) دعوے حق بازگشت جائداد کی رسوم موافق مقدمہ نمبری کے لی جایا کرے اور یہ دعوے مثل دعوے تبلیغ وراثت کے ہے جسمیں فیصدی چھہ روپیہ رسوم لی جاتی ہے (روپ چند بنام مسماۃ چاندو) (دیوانی ۵-مئی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۸۱) **بالغ کی تعریف (۸۱)** (۱) صیغہ عدالت دیوانی میں ضابطتاً (۱۸) سال کی عمر والا بالغ شمار کیا جاتا ہے اٹھارہ سال سے کم عمر ہونے کی صورت میں بالغ نہیں قرار پاویگا۔ (دیوانی ۱۲-اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

کرکے وصول کراوے اور پھر ناظر کی رپورٹ پر قرقی کا حکم بھی دیدیا مدعی سے کوئی درخواست نہیں لی کہ وہ کسقدر مطالبہ میں کونسی جائداد نیلام کرانا چاہتا ہے لہذا کارروائی بوجہ بیضابطہ ہونے کے کالعدم متصور ہو۔ (دیوانی ۱۳ جون سنہ ۱۸۹۷ء)

(۹) درباره ایصال زرڈگری نسبتی اودکی بشرح نمبر(۲) باب نمبر(۷۹) (دیوانی ۲۰ جون سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۰) بمقدمہ جوہری لال بنام کنہیالال تجویز ہوئی کہ حکام ماتحت نے مدیون کو دو ماہ کی مہلت بنابر ادائے زرڈگری دی مگر ڈگریدار نے متفرق حویلیاں مدیون کی بیان کیں لہذا زرڈگری مدعی باستثنائے مکان مسکونہ مدیون دیگر مکانات سکنی اودکی سے وصول کرایا جاوے۔ (دیوانی ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۱) درباره وصول زرڈگری نسبتی رسیداران بذریعہ آلات کشاورزی بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۳۱) (دیوانی ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء)

(۱۲) پنشنی فوج کا مثل ملازمان فوج کے مستثنٰے نہیں ہوسکتا اگرچہ قرضہ مابعد اجرا اشتہار کا ہو (گوبند نراین بنام بھیواں) (دیوانی ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۹۸ء)

(۱۳) گوبندرام وغیرہ کے یہاں سے ٹھکانہ دونی میں لکڑیاں وبان وموبخ وغیرہ لیا گیا تھا۔ ۱۱ للعہ باقی رہ گئے گوبندرام نے فیصدی ۸ ر سود لگاکر نالش کی سرداران اپیل نے مرافعہ پر سود کم کردیا اور لکھا کہ سودی روپیہ دیہات جاگیر سے بموجب ہدایت کے وصول نہیں ہوتا ہے۔ بران تجویز ہوئی کہ جب مدیون نے روپیہ عرصہ تک نہیں دیا تو ہر آئینہ فیصدی ۸ ر سود حسب قاعدہ مجریہ دلایا جاویگا۔ (دیوانی ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء)

(۱۴) بمقدمہ گیان مل بنام راوت جی دہولہ تجویز ہوئی کہ بلاحظ نظائر اس قسم کی ڈگریاں قبل ازیں بحالت نارضامندی فریقین بھی شامل بحیت ہوئی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ خلاف نظائر سابقہ اس ڈگریدار کے ساتھ بھی عمل مخالف کو کام میں لایا جاوے لہذا منظوری مرافعہ ڈگری شامل بحیت کرکے روپیہ وصول کرایا جاوے (دیوانی ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء)

(۱۵) اگر کوئی ڈگریدار اپنے مدیون کا یافتنی روپیہ ظاہر کرکے قرق کراوے اور مدیون اقبال کرے تو ڈگریدار کو دلوائے جانے میں کوئی ہرج نہیں ہے لیکن بصورت عذر مدیون مذکور بسیغہ اجرا عدالت کی طرف سے کارروائی تحقیقات مطالبہ کئے جانے میں رسوم سرکاری کا نقصان ہے (بالمکند بنام ہیرالال) (دیوانی

داخل نہ ہو تو بروز پیشی ڈگریدار کی درخواست پر قرقی جائداد مدیون کی ہوا کرے اور اگر ڈگریدار ابتدا ہی قرقی کی درخواست کرے تو مدیون کو تاریخ معینہ طلب کرکے بابت بیبیل ڈگری اوس سے دریافت کیا جاوے اگر وہ کچھ سبیل نہ کرے اور ڈگری دار قرقی چاہے تو قرقی جائداد کا حکم دیا جاوے (رتن لال بنام راجو لال) (دیوانی ۲۸ ستمبر ۱۸۸۹ء)

(۳) جاگیردار اکھے پور نے درخواست کی کہ پانچ سو روپیہ سالانہ ڈگریداران کی قسط مقرر ہے مگر امسال پیداوار بالکل نہیں ہوئی اسلئے مزاحمت نہ کیجاوے آیندہ پچاس روپیہ سالانہ بڑھا کر وصول کر لیا جاوے براں تجویز ہوئی کہ امسال مزاحمت نہ کی جاوے آیندہ دو سال میں بڑھا کر روپیہ وصول کیا جاوے (دیوانی ۲۶ اپریل ۱۸۹۱ء)

(۴) ناظم جی گنگا پور نے لکھا کہ بھونری لال اہلمد متوفی کی تنخواہ سرکار میں بصیغہ امانت موجود ہے قرضخواہ نالشی ہو کر زر امانت چاہتے ہیں ایسی حالت میں کیا کیا جاوے اسپر جواب لکھا گیا کہ تنخواہ کا روپیہ پانے کا جو شخص مستحق ہو اوسکو دلوا دینا چاہئے ڈگریداروں کو اختیار ہے کہ بعد حصول ڈگری باضابطہ اجرا کرا کر وصول کے لئے چارہ جوئی کریں۔ (شیو نراین بنام بنودی لال اہلمد) (دیوانی ۲۶ اگست ۱۸۹۳ء)

(۵) جو اشتہار ۲۸ اگست ۱۸۹۴ء کو جاگیرداروں کی بابت جاری ہوا ہے اوسکا اثر بارڈداروں پر نہیں پڑ سکتا (نیمی چند بنام راو ہابلب) (دیوانی ۲۴ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۶) بمقدمہ فتح لال بنام گھرادت تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کی نصف تنخواہ بقایا میں وضع ہوتی ہے بقیہ نصف مدیون کو ملتی ہے ڈگریدار نالاں ہے جائداد بھی مطالبہ بقایا میں مکفول ہے لہذا جو تنخواہ مدیون کو ملتی ہے اوسکا سویم حصہ تا بیباقی ڈگری مدعی کو دلایا جاوے (دیوانی ۲۴ جون ۱۸۹۶ء)

(۷) دربارہ ایصال ڈگری نسبتی اودکی بشرح نمبر۱) باب نمبر (۶۹) (دیوانی ۲۷ اپریل ۱۸۹۷ء)

(۸) بمقدمہ مرلیدھر بنام چندری تجویز ہوئی کہ ناظم دوسہ کو اسطرح لکھنا چاہئے تھا کہ مدیون صہ یکمشت بتاریخ یکم ستمبر مدعی کو دے اگر نہ دیگا تو اوسکی جائداد سے وصول کرایا جاویگا اور سو روپیہ سالانہ بابت قسط کے ادا کرے اگر نہ ادا کریگا تو نیلام جائداد وصول کرایا جاویگا مگر ناظم نے بروز فیصلہ ہی ناظر کو آیندہ کے اختیارات دیدئے اور حکم میں لکھ دیا کہ نقد روپیہ میعاد پر مدیون نہ دے تو ناظر جائداد نیلام

رہنا نازیبا نہیں ہے کہ اگر کسی خاص ضرورت پر وہ کسی اہلکار سے غیر معمولی کام بھی لینا چاہے اور اہلکار اوس کام کو کرنے پر رضامند ہو تو وہ لے سکتا ہے۔ اپیل کو لکھا جاوے کہ جو کام جسکے تعلق ہے اوسی سے لینا چاہیے کیونکہ اوس کام کا ذمہ وار وہ ہے۔ البتہ اگر ضرورتاً دوسرے شخص سے لیا جاوے تو قابل اعتراض نہیں ہے (عام ۹ جون ۱۹۰۸ء)

(۷۱) آہنگران (۷۱) (۱) درباب اجرت آہنگران بابت ڈلوائی وکٹوائی جولاں بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۱۰) فوجداری ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء)

(۷۲) ایزادی خانہ رجسٹر اسٹامپ (۷۲) (۱) رجسٹر آمدنی اسٹامپ میں بنابر اندراج نمبر اسٹامپ ایک خانہ ایزاد کرلیا جاوے اوسمیں نمبر اسٹامپ کے تحریر ہوا کریں۔ (عام ۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء)

(۷۳) ایزادی دفعہ فہرست جرائم (۷۳) (۱) حسب ذیل دفعات فہرست جرائم میں بڑھائی جاویں دفعہ (۱۲۱-الف) مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب اوس جرم کے ارتکاب کے لئے جسکی سزا قید ہے۔ پانچ سال قید اور جرمانہ۔

دفعہ (۱۲۱-بے) ایضاً اگر وہ جرم سرقہ ہو ۱۴ سال قید اور جرمانہ (فوجداری ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء)

(۷۴) ایزادی عبارت نقشہ حوالاتیان (۷۴) (۱) درباره پرچہ خبر تحصیل بسوہ بابت نہونے نقشہ حوالاتیان بترسیل نقل نمونہ محکمہ اپیل کو لکھا گیا کہ بموجب اس نمونہ کے جو ملاحظہ کرایا گیا ہے اور خانہ نمبر(۴) و(۷) میں (بقید وقت کے) عبارت زائد کردی گئی ہے کارروائی کراویں (فوجداری ۶- جولائی ۱۸۹۹ء)

(۷۵) ایصال جرمانہ (۷۵) (۱) ۲۳ مئی ۱۸۹۷ء کو جو ہدایت جاری کی گئی ہے اوسکے بعد کا زرجرمانہ وقت پر وصول ہوتا رہے اور جو مطالبہ جرمانہ قبل تاریخ اجرائے ہدایت ہذا کے ہے اوسکی کارروائی بدستور سابقہ ہوتی رہے (فوجداری ۱۲ ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۷۶) ایصال ڈگری (۷۶) (۱) اول اصل مدیون سے بابت زر ڈگری مطالبہ ہو اور جب وہ ادا نہ کرسکے تب ضامن سے وصول کیا جاوے (دیوانی ۹- جون ۱۸۸۸ء)

(۲) جب کوئی شخص اس استدعا سے ڈگری کا اجرا کراوے کہ زر ڈگری وصول کرادیا جاوے تو مطابق دفعہ (۵) ہدایت مجریہ سمبت ۱۹۲۲ مدیون کے نام اطلاعنامہ جاری ہونا چاہئے کہ زر ڈگری ادا کرو یا ڈگری دار کا راضینامہ پیش کرو اور جب میعاد مذکور میں مدیون کی جانب سے ادائگی روپیہ کی یا راضینامہ

آیا ہو (فوجداری ۲۴- دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۶۶) انگریزی ملازم کی نسبت دائری مقدمہ (۶۶) (۱) جب کوئی مقدمہ کسی ملازم سرکار انگریزی کی نسبت
دائر ہو تو اوسکی اطلاع فوراً محکمہ عالیہ کونسل صیغہ علاقہ غیر میں بھیجی جاوے اور بغیر اطلاع و استصواب یہاں
کے مقدمہ میں تجویز نکیجا یا کرے سررشتہ دار خیال رکھے کہ جب اس قسم کی تحریر کسی محکمہ سے وصول ہو تو
اوسپر محکمہ رزیڈنسی سے استصواب کیا جایا کرے (فوجداری ۲۰- اپریل ۱۸۹۷ء)

(۶۷) اوٹھنتری شحنۂ مال ضبط (۶۷) (۱) بمقدمہ گنیش رام بنام راؤ بجے نراین تجویز ہوئی کہ بلا وصول کلی روپیہ بجیت
اور قسط کے اوٹھنتری نہ کی جایا کرے (دیوانی ۵ جولائی ۱۸۹۵ء)

(۶۸) اودک (۶۸) (۱) اودک بھی جائداد عطیہ راج ہے انتقال دائمی اس جائداد کا نہیں ہوسکتا قاعدہ جو جاگیر
نہ ہونے میعاد کا جاگیر عطیہ راج میں جاری ہے وہی جائداد اودک سے بھی متعلق رہنا چاہئے (دیوانی ۱۴ جون ۱۸۹۶ء)
(۲) بمقدمہ میرزا امداد علی بیگ بنام گلابچند دعوے دخلیابی اراضی تجویز ہوئی کہ جب بلامنظوری
واجازت راج تنخواہدار نے مدعاعلیہ کو جائداد دی ہے تو اوس جائداد کو واپس لینے کا دینے والے کو اختیار
ہے۔ دعوے مدعی ڈگری کیا جاوے۔ (دیوانی ۶ جولائی ۱۸۹۸ء)

(۶۹) اودکی (۶۹) (۱) بمقدمہ جگناتھ بنام رام نراین تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ مدیون نے خود جائداد کو رہن کردیا تو
گو وہ اودکی ہو جائداد مرہونہ بصورت عدم ادائے زر رہن بیشک نیلام ہوسکتی ہے زر ڈگری بہ نیلام جائداد
وصول کرایا جاوے (دیوانی ۲۷- اپریل ۱۸۹۰ء)
(۲) بمقدمہ اجرائے ڈگری چھوٹے لال بنام جمنا بخش تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ ڈگری [illegible] کی ہے اور آمدنی
اودکی کی قلیل ہے تو مدعی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا ملبہ مکان کا قرق کیا جاوے۔ (دیوانی ۳۰- جون ۱۸۹۶ء)
(۳) دربارہ نیلام جائداد اودکی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۶) (دیوانی ۲۳- اگست ۱۹۰۴ء)

(۷۰) اہلکاران۔ (۷۰) (۱) بوصول تحریر منصفی اجلاس جملہ ممبران سے حکم ہوچکا ہے کہ اہلکاران کا موقع پر تحقیقات
کرنا بالکل ممنوع ہے اسکے موافق تعمیل کیجاوے البتہ خفیف معاملات تصدیق مختارنامہ وغیرہ یا تصدیق
خط چھی کے معاملات میں حسب ضرورت ممانعت نہیں ہے مگر تحقیقات مقدمات اہلکاران کا کرنا ناواجب
ہے۔ (دیوانی ۲۹- اگست ۱۸۹۶ء)
(۲) درباب لئے جانے کام لچھمی نراین اہلمد اپیل سے تجویز ہوئی کہ ہر حاکم کو (جیسا کہ عملہ درآمد ہے) یہ اختیار

وہ ہندوستانی افسر یا سپاہی کہ جو ریاست ہذا کے اندر رخصت میں ہونگی حالت میں کسی ایسے جرم کا
مرتکب ہو کہ جسکی وجہ سے وہ گرفتاری کے قابل ہو تو ناظم یا افسر ریاست ہذا اوسکو گرفتار کرلیوے کسی ایسی
صورت میں کہ ریاست ہذا کا قانون اوسکی گرفتاری کی اجازت دیوے لیکن اوسکو قریب تر حاکم ملٹری کے
سپرد کردئے جانے کی غرض سے یہاں فوراً اطلاع آنی چاہئے۔

ہندوستانی افسر یا سپاہی جب ریاست ہذا کی حدود میں علاقہ انگریزی سے رخصت لیکر آوے اور ریاست
ہذا میں کوئی جرم کرے اور گرفتار ہوجاوے تو وہ عدالت ہائے راج میں جوابدہی کرنیکا ذمہ وار ہوگا لیکن
عدالت ہائے راج کو ایسی صورت میں تجویز کرنے کا اختیار نہ ہوگا کہ جب کوئی ہندوستانی افسر یا سپاہی
کسی ایسے جرم کا مرتکب سابق میں اپنا فرض منصبی ادا کرتے وقت ہوا ہو کہ جسکی نسبت حکام سرکار انگریزی
نے تجویز کرکے رہا کردیا ہو یا سزا دی ہو۔ (فوجداری ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۳) دربارہ دائری مقدمات نسبت ملازمان سرکار انگریزی جو قواعد جاری ہوئے اون کی تعمیل کیلئے
بتاریخ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء لکھا گیا تھا چنانچہ جو عبارت قاعدہ مجریہ میں بہ نمبر (۳) درج ہے اوسمیں حسب
ذیل ترمیم کی گئی لہذا بجائے اوس عبارت مندرجہ ذیل تصور کی جاوے (اگر حکام فوجی کسی مجرم کو فوراً گرفتار
کرنے کی اجازت کسی صورت میں نہ دی جاسکے تو حکام ریاست مجرم کو کسی ایسے مقدمہ میں گرفتار کرلیویں کہ جس
میں قانون ریاست کی رو سے ایسی گرفتاری کی اجازت ہو۔ لیکن اوسکو قریب تر حاکم فوجی کے سپرد کیا جاوے
اگر کسی وجہ سے صاحب پولیٹکل افسر ریاست یہ مناسب خیال کریں کہ مجرم کی تحقیقات عدالت ہائے راج
میں کرنی چاہئے۔ تو وہ حکام فوجی سے یہ درخواست کرے کہ یا تو مجرم واسطے تحقیقات کے سپرد کیا جاوے
یا بخدمت جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تحریر بھیجے مگر کارروائی ملتوی کیجاوے حکام فوجی کو
چاہئے کہ ایسی درخواست پہونچنے پر یا تو مجرم کو سپرد کردیں یا فوراً اوس عدالت میں مقدمہ کا حال لکھیں
کہ جسکی پیشی میں کارروائی کیجائیگی تاکہ اوسمیں جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تجویز فرمادیں۔
بنظر ترقی انصاف اور سہولیت حکام یا رعایائے راج کہ جنکی حاضری اوس نیٹو افسر یا سپاہی فوج ہندوستانی
کے متعلق تحقیقات ہونے کے موقع پر ضروری ہو کہ جسنے ہندوستانی ریاست کے علاقہ کے اندر کوئی جرم
کیا ہو تو حکام فوجی یہ انتظام کرینگے کہ ایسے مقدمات میں کبھی ضروریات ملازمت فوجی اجازت دیں مجرم
کی تحقیقات اوس چھاونی میں ہوگی کہ جو اوس مقام کے نہایت قریب ہووے کہ جہاں جرم وقوع میں

(۶۲) انگریزی علاقہ کی ڈگری (۶۲) (۱) بابت سماعت نالشات از روئے ڈگریات عدالت ہائے انگریزی ہدایت نمبری ۱۳ مجریہ ۲۔مارچ ۱۹۰۰ء بابت شمار میعاد ہدایت نمبری (۲) ۱۸۹۴ء کے موافق عمل رہنا مناسب ہے (دیوانی ۱۹۔جنوری ۱۹۰۲ء)

(۶۳) انگریزی علاقہ کی کارروائی تعمیل سمن وطلبی آسامیان (۶۳) (۱) انگریزی علاقہ سے ملزمان کی طلبی باندراج حوالہ دفعہ تعزیرات ہند کیجایا کرے (بمقدمہ گنگا داس مدعی چھسلا کراوڑالیجا نامساۃ لادھوڑی کو) (فوجداری ۸۔جنوری ۱۹۰۱ء)

(۲) بمقدمہ بھوانا وغیرہ بنام امیر بیوپاری ضلع بدایوں علت سرقہ حکم ہوا کہ مقدمات فوجداری میں بعلاقہ سرکار انگریزی سمنوں کے ساتھ فیس طلبانہ نہ بھیجی جایا کرے (فوجداری ۲۶ جون ۱۹۰۲ء)

(۳) سمن یا بند سوالات کے ساتھ علاقہ انگریزی میں تعمیل ہونے کے لئے ٹکٹ نہ بھیجے جایا کریں نقد روپیہ بھجوایا جایا کرے (جیت رام بنام رامچندر) (دیوانی یکم دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۶۴) انگریزی علاقہ کے مصدقہ مختار نامہ کی نقل (۶۴) (۱) مختار نامہ جات مصدقہ علاقہ انگریزی کی نقل صرف ایک مرتبہ چار روپیہ کے اسٹامپ پر داخل ہونی چاہئے ہر مرتبہ چار روپیہ کے اسٹامپ پر لینا مناسب نہیں ہے۔ (دیوانی ۱۵ جولائی ۱۸۹۵ء)

(۶۵) انگریزی فوج کے ملازمان کی نسبتی کارروائی (۶۵) (۱) بوصول ڈاکٹ محکمہ رزیڈنٹی تجویز ہوئی کہ جب فوج سرکار انگریزی کا بھرتی یا تصدیق شدہ کوئی ملازم کسی عدالت کے حکم سے گرفتار ہو تو اوسکی اطلاع محکمہ عالیہ کو لکھدی جایا کرے اور جو جرم اوسکی نسبت قایم ہو اوسکا حال بھی لکھا جایا کرے اور بعد گرفتاری سزایاب ہو تو اوسکی بھی اطلاع دیجایا کرے۔ تاکہ محکمہ عالیہ سے رزیڈنٹی کو لکھا جایا کریگا۔ (فوجداری ۳۔اگست ۱۸۹۶ء)

(۲) اگر انڈین آرمی کا کوئی ہندوستانی افسر یا سپاہی رخصت پر ہونے کی حالت میں کسی قسم کے جرم کا مرتکب ریاست کی حدود میں ہو تو عدالت ہائے راج میں کوئی کارروائی بلا استمزاج یہاں کے نہ کیجاوے۔

ہندوستانی افسر یا سپاہی جب ریاست ہذا میں علاقہ انگریزی سے رخصت حاصل کرکے آوے اور وہ یہاں کے قانون کے خلاف کسی جرم کا مرتکب ہو تو اوسکو راج ہی کی عدالت میں جوابدہی کرنی ہوگی۔

سے مقدمہ سپرد فوجداری ہوسکتا ہے لیکن اسمیں اور بھی دیر لگیگی اسلئے اوسی عدالت میں کہ جہاں یہ کارروائی درپیش ہوا اوس سے جواب لیکر تجویز جرمانہ بمقدار مناسب بہ لحاظ حیثیت نیلام وخرید اکیجاسکے گی (عام ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۵۹) **انکار مقر دستاویز بابت خط چھپی (۵۹)** (۱) جب بایع یا راہن باضابطہ وثیقہ چھپنے کے لئے عدالت میں پیش کرکے تصدیق کردیں اور روپیہ وصول پالینے کا اقرار کریں تو اوسکے بعد بایع یا راہن کا انکار قابل پذیرائی عدالت نہ ہوگا نہ صرف اون کے انکار پر خط چھپنے سے ملتوی رہے گا عذرداری وغیرہ ہو تو وہ امر آخر ہے۔ (دیوانی یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶۰) **انگریزی بندوق کی چوری (۶۰)** (۱) بندوق ہائے انگریزی کی چوری میں جب کسی کو سزا لئے قیدی جاوے تو اوسکے وارنٹ میں چوری بندوق انگریزی کی صراحت کردیجایا کرے (فوجداری یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء)

(۶۱) **انگریزی ڈاکخانہ کے ملازمان کی نسبت اختیارات سزا (۶۱)** (۱) بمقدمہ سرکار بنام کانہا وغیرہ الزام خیانت مجرمانہ تجویز ہوئی کہ قوانین کو ملاحظہ کیا گیا تو ظاہر ہوا کہ سرکار انگریزی سے راج کی عدالتوں کو بموجب چٹھی مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۸۹۰ء نمبری (۱۴۴۱) یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جسقدر ڈاکخانہ علاقہ راج جیپور میں ہیں اون میں جو جرائم متعلق ڈاکخانہ ہوں اون کی بابت حسب منشاء ایکٹ (۶) سنہ ۱۸۹۶ء تجویز سزا کیجایا کرے چنانچہ ایکٹ مذکور کو ملاحظہ کیا گیا تو اوسکی دفعہ (۴۸) میں یہ لکھا ہوا ہے کہ کوئی گورنمنٹ پوسٹ آفس کا ملازم ہوکر کوئی چٹھی یا کوئی شئے ڈاک میں آئی ہو اور اوسکو پہونچانے کے لئے سپرد کیجاوے اور وہ شخص اوس چٹھی یا شئے کو چرالے یا اوسکو کھول ڈالے اس غرض سے کہ اپنے فائدہ کے واسطے اوس میں تصرف بیجا کرے یا ڈاک کی تھیلی وغیرہ کھولے تو اوس شخص کو فوجداری عدالت سے جرم ثابت ہونے پر تعزیرات ہند کی دفعہ کے مطابق سات برس تک کی قید بامشقت یا بلامشقت کی سزا دیجاویگی علاوہ اسکے مستوجب جرمانہ بھی ہوگا پس جبکہ حسب مندرجہ صدر عدالت ہائے راج کو گورنمنٹ سے ایسا اختیار دیا گیا ہے کہ عدالت ہائے راج سے تجویز سزا ہوا کرے تو مجرم کی نسبت جو پانچ سال قید کی سزا ماتحت سے تجویز ہوئی ہے درست ہے صرف اسقدر قابل ترمیم ہے کہ قید بامشقت دیجاوے اور سو روپیہ جرمانہ بھی مدعا علیہ سے لیا جاوے اور دادرسی مدعی کی حسب تجویز ماتحت زرضمانت سے کرائی جاوے (فوجداری ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء)

بھاگا تو اوسکو گرفتار کر لیا تجویز ہوئی کہ سپاہیوں کا فرض منصبی تھا کہ اونھوں نے ملزم کو ٹوکا اور بھاگنے پر گرفتار کر لیا لہٰذا وہ قابل انعام نہیں ہیں اور جب انعام کی درخواست بھیجی جایا کرے تو اوسکے ساتھ مسل بھی آنی چاہیئے تاکہ جو حال دیکھنا ہو دیکھ لیا جاوے اور طوالت نہ ہو (بھورا مل بنام سداو گنپت وغیرہ جرم چوری دفعہ (۹۷)) (فوجداری ۲۶ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۵۶) **انعامی (۵۶)** (۱) اودکی انعامی تنخواہدار جاگیردار کے مکانات بقدر سکونت یا کوٹری چھوڑ کر باقی مکانات مطالبہ ڈگریات میں نیلام ہو سکتے ہیں (دیوانی ۲۳-اگست ۱۹۰۴ء)

(۵۷) **انفکاک رہن (۵۷)** (۱) بمقدمہ حکیم شونیزڈ سیلوا صاحب بنام دہنالال وغیرہ تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل نے جو فیصلہ سابقہ پر بحث کر کے دعوے مدعی کو خارج کیا ہے بیضابطہ ہے اسلئے کہ وہ دعوے نا باضابطہ دائر ہوا نہ باضابطہ فیصل ہوا۔ ناظم جی نے خلاف ضابطہ مقدمہ کو سنکر فیصل کیا انفکاک کے دعوے میں رسوم نمبری لیجاتی ہے زر رہن لیا جاتا ہے مگر ایک امر بھی ضابطہ کا طے نہیں ہوا پس فیصلہ سابقہ کی تو بحث عبث ہی۔ رہی یہ بات کہ فی الواقع دعوے خارج المیعاد ہے یا نہیں سو جائداد عطیہ راج پر ایسے مقدمات میں عارضہ تمادی لاحق نہیں ہو سکتا۔ (دیوانی ۱۱-مارچ ۱۸۹۷ء)

(۲) جب دعوے رجوع ہو زر انفکاک رہن اول داخل کرایا جایا کرے (دیوانی ۲۳ نومبر ۱۸۹۷ء)

(۳) دعوے انفکاک رہن میں بجائے روپیہ کے مدعی نے رقعہ پیش کیا اور دو مقدمہ بھی نظیر میں دکھلائے کہ جنمیں ہنڈوی لی گئی تھی چنانچہ تجویز ہوئی کہ بعد تصدیق رقعہ حسب ضابطہ ماتحت میں تجویز کی جاوے (نانو لال بنام رام لال) (دیوانی ۲۴-اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۵۸) **انکار مشتری نیلام بابت خریداری جائداد (۵۸)** (۱) کچھ بولی بولنے اور بولی لگانے والے کے متعلق جو عملدرآمد ہے وہ بدستور رہے آیندہ جہاں تک ممکن ہو کارروائی نیلام کو باقاعدہ جلد ختم کیا جاوے اور آخری بولی لگانے والے کو بدستور ذمہ وار سمجھا جاوے۔ بالفرض اوسکو ضرورت نہ رہے یا اور کوئی وجہ معذوری کی پیش آوے تو لازم ہے کہ جس روز اوس نے بولی نیلام کی لگائی ہے اوس روز سے ایک ماہ کے اندر اپنی درخواست انکاری عدالت مجاز میں پیش کر دے اور حاکم باقاعدہ اوسکی تصدیق کر کے حکم مناسب دے اور پھر کارروائی نیلام کرے اگر بولی دہندہ اندر میعاد مقررہ ایسی درخواست نہیں دیگا تو اوسکا کوئی عذر نہ سنا جاویگا اور بدستور ذمہ وار رہے گا ختم نیلام کے وقت حاضر ہونے

لڑکا سری جی کے چڑہاؤں گا۔ چنانچہ میرے چار لڑکے پیدا ہوئے اب ایک لڑکا سری جی کے چڑہانے کی اجازت ہوجاوے تجویز ہوئی کہ یہ قاعدہ نہیں ہے کہ ایسی درخواست اور اجازت دی جاوے (فوجداری ۱۱-جنوری ۱۸۹۲ء)

(۲) بمقدمہ سرکار بنام نراین داس وغیرہ تجویز ہوئی کہ ناظم نے جو اپنی تجویز میں یہ فقرہ لکھا ہے کہ (یہ نہ تو بردہ فروشی ہے نہ راج جیپور میں اسکو جرم بردہ فروشی سمجھا جاتا ہے) نہایت ناقص ہے کیونکہ ایسی مذہبی جماعتوں میں عموماً کل جگہ اپنی خوشی سے لڑکے اور لڑکیاں شامل ہوا کرتی ہیں جو داخل جرم نہیں ہے البتہ اگر والدین اپنی اولاد کو روپیہ لیکر دیویں تو داخل جرم بردہ فروشی ہے لہذا فقرہ مذکورہ تجویز نظامت سے حذف سمجھا جاوے۔ (فوجداری ۱۰-فروری ۱۸۹۵ء)

(۳) جب کوئی شامی وادو پنتھی کسی لڑکے نابالغ کو چیلہ کرے یا کوئی شخص اپنے لڑکے نابالغ کو بطور پرورش بنام نہاد بھیٹ کسی شامی کے سپرد کرے تو اوسکی اطلاع پولیس متعلقہ میں کردے اور تھانہ دار وارثان طفلاک سے اوسکی تصدیق کرکے مفصل حال درج روزنامچہ کردیا کرے اور شامی مذکور بھی ایک عرضی اطلاعی بخشی خانہ فوج میں بھیجدیا کرے تاکہ آیندہ اگر کوئی شخص جھوٹھی مخبری کرے تو تحقیقات مقدمہ کے وقت اس کارروائی سے دریافت اصلیت میں مدد ملسکے (فوجداری ۹-اپریل ۱۸۹۵ء)

(۴) بمقدمہ سرکار بنام گلا و ہزاری نظامت سوائی مادہوپور سے استصواب کیا گیا کہ ان خطوط ہائے مرہونہ مشرح صدر کے لئے اخذ تاوان کی بابت کیا حکم ہے اور طفل مرہونہ کا خط رہن کس حکم کا مصداق ہے۔ براں تجویز ہوئی کہ دربارہ تاوان تحریرات کاغذ سادہ مندرجہ ہبیات ورہن نامجات غیر مقدمہ جسقدر ہدایات جاری ہوچکی ہیں اون کے دیکھنے سے کوئی ضرورت استصواب مزید کی اسبارہ میں نہیں ہے البتہ رہن انسان کا معاملہ جدید ہے انتقال انسان مثل دیگر اشیاء کے قطعی ممنوع ہے اور قانون میں بردہ فروشی ایک سخت جرم قرار دیا گیا ہے پس اس قسم کی کارروائی جب نظر سے گزرے فوراً مقدمہ قایم کرکے بصیغہ فوجداری نسبت ایسے اشخاص کے جو رہن یا بیع انسان کے مرتکب ہوئے ہوں یا جنہوں نے اقدام کیا ہو سزا قانونی تجویز کی جاوے اور ایسی تحریرات بالکل کالعدم سمجھی جاویں جنمیں اس قسم کے معاملات درج ہوں۔ (دیوانی ۷-جون ۱۹۰۷ء)

(۵۵) انعام بصلہ حسن کارگزاری (۵۵)	(۱) رات کو سپاہیوں نے جاتے ہوئے ملزم کو ٹوکا اور جب وہ

(۵۱) **انتقال ڈگری جائداد منقولہ وغیر منقولہ (۵۱)** (۱) ڈگریات قرضہ وغیرہ زر نقد کی فروختگی کا جو طریقہ جاری ہے درست ہے لیکن ڈگریات بیع یا رہن مکانات وغیرہ جائداد غیر منقولہ کا بیع یا رہن ہونا جائز ہے ایسے معاملات میں رہن نامہ یا بیعنامہ جدید لکھا جاوے اور وہ ڈگری بمنزلہ ہوری خط کے اوسکے ساتھ دی جاوے اور ڈگری کی پشت پر بیع یا رہن کا حال بحوالہ دستاویز کے لکھا جاوے (دیوانی ۱۸ جون ۱۸۸۳ء)

(۲) بمقدمہ منگل رام بنام رگھناتھ تجویز ہوئی کہ فروخت ڈگریات کا بیعنامہ کاغذ اسٹامپ پر لکھے جانیکی ضرورت نہیں ہے جو طریقہ اب جاری ہے اوسی کے بموجب آئندہ بھی عملدرآمد رہنا مناسب ہے۔
(دیوانی ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۸ء)

(۵۲) **انتقال مقدمات بربنا شکایت مجوزہ وغیرہ (۵۲)** (۱) بمقدمہ پھولچند بنام مسماۃ راج کنور تجویز ہوئی کہ مدعا علیہا گلاب چند منصف کی خاص والدہ ہے لہذا اس مقدمہ کو عدالت دیوانی میں منتقل کیا جاوے
(دیوانی ۱۰ جون ۱۸۹۵ء)

(۲) اگر کوئی مقدمہ کسی عدالت مجاز میں دائر ہو اور فریقین میں سے کوئی فریق کسی خاص وجہ کا اظہار کرکے اوس عدالت کے بالادست محکمہ میں درخواست منتقلی مقدمہ کرے تو اوس بالادست محکمہ کے حاکم کو مناسب ہوگا کہ اگر وہ اوس درخواست فریق مقدمہ کو اپنی رائے میں قابل لحاظ سمجھے تو بوجوہ مفصل اوسکے منتقل کرنے کی رائے لکھکر محکمہ عالیہ سے منظوری طلب کرکے منتقل کرسکتا ہے۔ (فوجداری ۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ء)

(۵۳) **انجنیری (۵۳)** (۱) درباره پیش ہونے مرافعہ معرفت محکمہ انجنیری و تصدیق مختارنامہ محکمہ موصوف بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۴۶) (دیوانی ۳ دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۲) بمقدمہ برجباشی لال بنام آنندی لال تجویز ہوئی کہ مختارنامہ جات خاص و عام عموماً حکام جوڈیشل ہی تصدیق کرتے ہیں دوسرے افسر جنکو اختیارات جوڈیشل نہیں حاصل ہیں تصدیق نہیں کرسکتے لیکن ایسی حالت میں کہ جب آنندی لال مدعا علیہ محکمہ انجنیری میں سررشتہ دار ہے محکمہ انجنیری سے یہ خاص مختارنامہ تصدیق کرلیا گیا تو درست ہے بحوالہ التحریر محکمہ انجنیری مختارنامہ پر عبارت لکھکر شامل کرلینا چاہیے (دیوانی ۴ - مارچ ۱۸۹۹ء)

(۵۴) **انسان کا مندر میں چڑھانا یا رہن یا چیلہ کرنا وغیرہ وغیرہ (۵۴)** (۱) درباره گزرنے عرضی ٹھاکر سی برہمن جاؤنڈ کا منشاء مشتہر اینکہ میرے اولاد نہیں ہوتی تھی تب میں نے قبول کیا تھا کہ اگر اولاد ہوجاوی تو ایک

ڈکیتی میں جسوقت جانب مدعی وغیرہ سے اطلاع پہونچے خواہ وہ چوکی وتھانہ متعلق ہو یا نہ ہو فوراً موقع پر
آکر کارروائی معائنہ موقع وتلاش وتعاقب ملزمان کریں اگر مدعی کو ہمراہ لینے کی ضرورت ہو تو اوس کو
ہمراہ خود لیں اور اپنا سوار تھانہ متعلقہ میں اطلاع کے لئے بھیجدیا کریں اور جب افسر تھانہ متعلقہ آجائے
تو وہ کارروائی اوسکے سپرد کردی جاوے ایسا ہرگز نہ ہو کہ بخیال ہونے علاقہ دوسرے تھانہ کے ایسے
سنگین وقوعہ پر کچھہ کارروائی نہ کی جاوے اور ملزم ہاتھہ سے نکل جاویں اور اثنائے راہ تعاقب میں
اگر تعاقب کنندہ کے گھوڑے تھک جاویں تو تعاقب کنندہ کی درخواست پر افسر متعلقہ کو اپنی جمعیت
ساتھہ کرنا چاہئے اسی طرح سے ہر ایک طرح کی امداد ایک تھانہ سے دوسرے تھانہ پر دی جاوے اور اگر
مدعی تھانہ متعلقہ پر گیا ہو اور دوسرے افسر کو معلوم ہوجاوے کہ ابھی ایسے لوگ روانہ ہوکر گئے ہیں تو وہ
افسر خبر پاکر فوراً سوار ہوکر تعاقب کرے اور جب اسطرح سے ملزم کو ملازمان پولیس پہنچ جاویں اور
مقابلہ ہوا اور جمعیت کم ہو اور دیہہ قریب کے بھومیہ وجاگیردار وپٹیل وپٹواری سے افسر مدد چاہے تو فوراً
مدد دیجاوے اگر یہ ثابت ہوگا کہ اون کے پاس کافی مدد مہیا تھی اور دانستہ نہیں دی تو وہ لوگ اسبات کے
جواب دہ ہوں گے کہ گویا ملزمان کے بچانے کی کوشش کی اور افسران تھانہ اون پر جداگانہ مقدمہ دائر کرکے
نظامت میں پیش کریں (جمنالال بنام سارقان) (فوجداری ۲۲ اپریل ۱۸۹۹ء)

(۲) وقت ضرورت کے تحصیلات سے ملازمان پولیس کو امداد ملا کرے اور عدم موجودگی جمعیت کا
عذر نکیا جاوے۔ (فوجداری ۳۱ اگست ۱۸۹۹ء)

(۴۹) امیدوار (۴۹) (۱) دربارہ درخواست بلیغ الدین طالبعلم تجویز ہوئی کہ صرف کالج کا پاس حاصل
کرلینے پر ہی امیدوار کرنیکا حصر نہیں ہے بلکہ اکثر اوقات درخواست دہندہ کے باپ وغیرہ
کے استحقاق پر بھی نظر کرنی پڑتی ہے کہ وہ لوگ بھی ملازم سرکار تھے یا نہیں پس اس صورت میں یہ نہیں
کہا جاسکتا کہ صرف پاس یافتگان کالج ہی امیدوار کئے جاویں غیر پاس شدگان امیدوار نہ کئے
جاویں (عام ۲۸ جون ۱۸۹۷ء)

(۵۰) انتقال جائداد مدیون بلا ادائی زرڈگری (۵۰) (۱) بمقدمہ گماشتہ سیٹھہ راجہ گوکل داس جی گوپال داس
جی بنام گوردہن داس تجویز ہوئی کہ تا ادائی باقی زرڈگری مدیون جائداد کو رہن یا بیع یا ہبہ وغیرہ نہ کرسکیں گے اگر کرینگے
تو وہ انتقال جائداد غیر منقولہ کا بمقابلہ ڈگریدار ہذا ناجائز متصور ہوگا (دیوانی ۱۶ مئی ۱۸۹۸ء)

لیکر بکر سے ہمارا گانوں زید کو اجارہ دیا گیا ہے۔ بحث پیش آئی کہ ایسا اقرارنامہ جو مثل پٹواریان لکھا ہے کسقدر اسٹامپ پر ہونا چاہئے۔ براں تجویز ہوئی کہ وہ اقرارنامہ جس میں تعداد زر مندرج نہ ہو بموجب اندراج قانون اسٹامپ پانچ سو روپیہ تک ۸ر اور آئندہ فیصدی یا جزو صدی پر ایک روپیہ کے اشٹامپ پر تحریر ہونا چاہئے (دیوانی ۸ فروری ۱۸۹۶ء)

(۲) اقرارنامہ کے لئے قانون میں عہ تک ۸ر اور آئندہ فیصدی یا جزو صدی پر عہ کا اسٹامپ درج ہے پس اسی مطابق عمل رہے یعنی عہ تک کا اقرارنامہ ۸ر کے اسٹامپ پر ہوگا اور عالعہ کا عہ پر عامعہ کا عہ پر عالعہ عہ پر عامعہ کا عہ پر عامعہ کا ۸ر پر عامعہ ۸ر پر۔ (دیوانی ۲۴ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۴۱) | آلات کشاورزی (۴۱) | (۱) بمقدمہ لادھورام بنام نندا حسب استصواب نظامت سوائی جیپور تجویز ہوئی کہ جب مدیون دوسرے داین کو آلات کشاورزی اپنے قرضہ میں دیچکا تو اب اوس سے واپس لیکر ڈگریدار کو نہیں دلائے جاسکتے۔ (دیوانی ۲۰ جولائی ۱۸۹۷ء)

(۴۲) | الزام فوجداری کے اثبات پر صیغہ دیوانی سے سپردگی فوجداری کی تجویز (۴۲) | (۱) اگر کسی کو عدالت سپرد فوجداری کرے تو فیصلہ عدالت ناطق ہونے تک مجرم کو فوجداری میں واسطے سزا کے نہ بھیجا جاوے بقدر حیثیت جرم اوس سے ضمانت لے لیجاوے لیکن ہر مقدمہ میں ضمانت ضروری ولازمی نہ سمجھی جاوے (بالا بخش بنام سرکار جرم عدولحکمی) (دیوانی ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

(۴۳) | الفاظ انگریزی جو عام فہم نہوں (۴۳) | (۱) جو الفاظ عام فہم نہ ہوں اور ہدایتاً ممنوع قرار پاچکے ہیں مثل یورپین و ہیڈکوارٹر وغیرہ وغیرہ اون کا استعمال قطعی ترک کیا جاوے اگر کسی محکمہ صدر یا مفصلات سے ایسے الفاظ کا استعمال مسلہ میں پایا جاوے تو اوسکی نسبت جواب لیکر حکم مناسب دینا چاہئے (عام ۲۴ جون ۱۹۰۰ء)

(۴۴) | الفاظ خلاف داب عدالت (۴۴) | (۱) بمقدمہ مرافعہ رام پرتاب اہلکار چہار رم محبت تجویز ہوئی کہ اپیلانٹ نے اپنے مرافعہ میں بخشی جی فوج کی نسبت لفظ تعصبانہ کا استعمال کیا اور گوری شنکر وکیل سررشتہ جو بمقدمہ ہذا پیروکار تھا اوسکا یہ قصور ہے کہ باوجود سررشتہ سے واقف ہونے کے اپیلانٹ کو جرم مذکورہ سے باز نہ رکھا اور خود پیروکار رہا اسلئے گوری شنکر کو ایک ماہ کے لئے کاروکالت سے معطل کیا جاوے (عام ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۳۷) **اقبال مدعا علیہ دیوانی صیغہ بابت دعوے خارج المیعاد (۳۷)** (۱) اگر دعوے خارج المیعاد ہو اور مدعا علیہ عدالت میں اقبال کرے تو دعوے بین المیعاد قرار پاکر مدعی کو ڈگری دیجاوے۔ (دیوانی ۔۲۷ نومبر ۱۸۹۹ء)

(۳۸) **اقبال ملزمان فوجداری صیغہ (۳۸)** (۱) جس مقدمہ میں ملزم نے پولیس میں جرم سے اقبال کیا ہو اوس مقدمہ میں بھی بحکمہ مجاز مفصل اظہار ملزم کا قلمبند ہونا لازمی ہے خصوصاً مقدمات سنگین میں اور بحالت انکار ملزم اظہار اقبالی مرتبہ پولیس پر اکتفا نہ کیا جاوے۔ (فوجداری ۲۰ جون ۱۸۹۳ء)

(۲) محکمہ اپیل کو جواب لکھا جاوے کہ جس مجوز کو اختیارات صیغہ عدالتین حاصل ہیں اون کے سب کے روبرو تصدیق اظہار ملزمان اقبالی ہوسکتی ہے۔ جدید ہدایت جاری کرنے کی ضرورت نہیں (فوجداری ۔۲۵ اگست ۱۸۹۸ء)

(۳) جب کسی ملزم کا اقبالی بیان کسی مجسٹریٹ کے روبرو واسطے تصدیق کے پیش ہو تو بروقت تصدیق کے بجز محافظان ملزم کے کوئی ملازم پولیس مثل ڈپٹی یا افسر یا محرر یا پٹرول کے وہاں موجود نرہے اور تصدیق کنندہ ملزم سے اطمینان دلاکر پھر اوسکے بیان کی تصدیق کرے اور تصدیق کے وقت یہ سوال بھی ملزم سے کرلیا جاوے کہ اسوقت کوئی ملازم پولیس تو موجود نہیں ہے نہ کوئی کسی قسم کا تشدد کرسکتا ہے اپنے اطمینان سے جو حال ہو بیان کرو اوسکے جواب میں جو کچھ ملزم بیان کرے لکھا جایا کرے تاکہ ملزموں کو اس قسم کے عذرات کا موقع نرہے کہ افسر یا محرر یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بروقت تصدیق کے ساتھ تھا۔ اور دہشت دلائی تھی کہ اگر خلاف بیان کے کچھ کہا تو تشدد کیا جائیگا اسلئے تصدیق بھی کرادی تھی۔ (فوجداری یکم ستمبر ۱۸۹۸ء)

(۴) بضمیمہ ہدایت یکم ستمبر ۱۸۹۸ء تجویز ہوئی کہ گیرائی کو یہ شکایت پیدا ہوئی ہے کہ اہلکاروں نے اکثر ملزم کو بہکا کر وقت تصدیق انکار کرادیا لہذا جب ملزم بنابر تصدیق کے پیش ہو اوسکا بیان خود حاکم اپنے قلم سے تحریر کرے اگر خود اپنے قلم سے نہ لکھ سکے تو اپنے روبرو اپنی زبان سے سوالات کرکے جواب ملزم کا قلمبند کراوے ایسا ہرگز نہ کیا جاوے کہ اہلکار کے سپرد کرکے بعد قلمبندی بیان بتصدیقی یا انکاری کے خود ملزم سے اوس بیان کی بابت تصدیق کرکے دستخط کردے۔ (فوجداری ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

(۵) بروقت تصدیق اقبال ملزمان اہالیان پولیس تحریری سوال کرکے جواب نہ لکھوایا کریں (فوجداری

(۳) اگر کوئی شخص بدون لیسنس یا پاس یا پرمٹ کے کہ جو بذریعہ قواعد ہذا بموجب ہدایت بالا مطلوب ہے افیون
لاویگا یا لیجاویگا تو وہ افیون ضبط کرلی جاویگی اور اسی طرح افیون لانے والا شخص یا [illegible] لانے
والا یا لیجانے والا شخص کہ جو افیون کے درآمد برآمد کا حال نہ بتلاوے ایک سال تک کی قید یا ایکہزار
روپیہ تک جرمانہ یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

(۴) لیسنسدار لیجانے والا اور لانے والا افیون کے آنے جانے کا حساب رکہیں کہ جب چاہے تحویلدار
محاصل اجارہ داری اوسکو دیکھے جو شخص قاعدہ کے خلاف کریگا وہ چہ ماہ تک کی قید یا [illegible] روپیہ تک جرمانہ
یا ہر دو کا مستوجب ہوگا۔

یادداشت

یہ قواعد اون شخصوں کی نسبت نہیں ہیں کہ جو خاص اپنے ذاتی استعمال کے واسطے دس تولہ تک افیون رکہیں گے

فارم بابت برآمد افیون

از ریاست ضلع نام

ساکنہ

(۱) نمبر شمار (۲) افیون کس سے اور کہاں سے خرید ہوئی (۳) نام شخص کہ جسکے پاس افیون روانہ کی گئی
اور نام مقام کہ جہاں کو روانہ کی گئی (۴) نام افیون کے لیجانے والے کا اور طریقہ لیجانے کا (۵) تاریخ روانگی
انگریزی و ہندی (۶) وزن افیون (۷) تعداد و کیفیت تہیلہ وغیرہ (۸) رقم محاصل جو دیدی گئی اور شرح محاصل
(۹) کون سے راستہ سے افیون جاویگی اور دستخط اہلیان اجارہ داری ریاست با متعلق کہ جنہوں افیون لیجانے کی [illegible]
تاریخ و دستخط افیون لیجانے والے کے۔ دستخط اہلکار اجارہ داری۔ نام و دیگر حالات دستخط
اہلیان اجارہ داری۔ (عام ۲ جون [illegible])

(۵) سود جاگیر [illegible] روزمرہ جواؤں کے حساب پر جو باب [illegible] [illegible]
و دیگر [illegible] [illegible] سابق ممنوع [illegible] [illegible] [illegible]
وغیرہ ہوتے ہیں وہ قابل ضمانت نہیں قرار پا سکتے [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] افیون [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

مرافعہ نہیں ہوا۔ تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ مرافعہ ہوجانے کی حالت میں یہ ایام ایک مقدمہ مندرجۂ رپورٹ نائب جی محکمۂ اپیل میں مجرا ہوتے ہیں سائل کو بھی ایام مرافعہ میعاد میں مجرا ملنا چاہئیں کسلئے کہ یہ حکم اپیل کا تاریخ صدور ہی کو ناطق نہیں ہوا تھا مدعاعلیہ کو خیال ہوسکتا ہے کہ فریق ثانی کی جانب سے مرافعہ نہ ہوجاوے لہذا مرافعہ بین المیعاد تصور کرکے نفس معاملہ میں تجویز کیجاوے (دیوانی ۲۳۔ جولائی ۱۹۰۰ء)

(۳۶) افیون (۳۶) (۱) جیسے کہ سودہ پھاگڑ افیون کی سماعت عدالت دیوانی میں نہیں ہوتی ہے اوسی طرح اس سودہ روزمرہ کی بھی نہیں ہوگی (دیوانی ۱۳ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۲) دربارہ سماعت نالشات سودہ افیون۔ تجویز ہوئی کہ جب تحقیقات سے یہ ثابت ہوجاوے کہ نوشت زرنقد یا اندراج سودہ افیون کی بابت ہے تو از خود وہ قابل سماعت نہیں رہیگی کیونکہ سودہ افیون کے نفع ونقصان کے دعوے بروئے ہدایت ممنوع السماعت قرار پائے ہیں۔ (دیوانی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۳) سودۂ افیون روزانہ کی بابت ۲۸ فروری ۱۹۰۱ء کو فوجداری کو لکھدیا گیا کہ ہے کہ حکم امتناعی عام طور پر جاری کردو اور جو بعد اجرا حکم امتناعی مرتکب ہو اوسکو زیر دفعہ (۳۱) عدول حکمی کی سزا دو۔ (فوجداری۔ ۱۹۔ جون ۱۹۰۱ء)

(۴) (۱) سوائے باقاعدہ لیسنس دار کے کوئی شخص افیون ناجائز نہ لیجاوے۔ باہر کے بیوپاریوں کو اپنے ہاں کے حکام کا لیسنس پیش کرنا چاہئے کہ جس میں اجازت مقدار افیون مندرجہ صدر سے لانے کی درج ہوگی اور اوپر در بلدہ کی تصدیق و دستخط اور مہر ہونے کے بعد وہ صحیح سمجھے جاوینگے۔

(۲) جو افیون کہ علاقہ راج جیپور سے جاوے اوسکے ساتھ ایک پاس کہ جسکا نمونہ منسلک ہے ہونا چاہئے اور نقل پاس مذکور کا بذریعہ ڈاک پاس سپرنٹنڈنٹ سائرات ریاست یا ضلع کے کہ جہاں کو وہ افیون روانہ کیجاوے بھیجا جاوے اگر کوئی افیون کا پارسل عرصہ مناسب میں اوس مقام پر نہ پہونچے تو اوسکی اطلاع مقام روانگی کے اہلکاروں کو دینی چاہئے تاکہ وہ تحقیقات کرسکیں سوائے باقاعدہ لیسنس دار افیون فروشوں کے کوئی شخص افیون یہاں نہ لاوے۔ ایسے بیوپاری جب افیون لانا چاہیں تو پہلے ایک پرمٹ اوس ریاست کے حکام سے کہ جہاں وہ افیون لانا چاہتے ہیں حاصل کریں کہ جسمیں خاص مقدار افیون اور خاص مقام درج ہوگا بعد اسکے کہ پرمٹ مذکور روبرو اون حکام ریاست کے کہ جہاں سے افیون لائی جاوے پیش کرنا ہوگا تاکہ وہ ایک پاس مشعر اجازت برآمد افیون دیسکیں۔

(۴) بمقدمہ سری نراین بنام دل سکھ تجویز ہوئی کہ مرافعہ میں یہ عذر جدید ہے کہ دعوے میں تمادی عارض ہے افلاس منظور کیا جاوے۔ (دیوانی ۲۰-اپریل ۱۸۹۳ء)

(۵) مقدمات منظوری افلاس میں تیاری نقل حکم کے دن مجرا دینے کا قاعدہ نہیں ہے ہدایت میں صاف درج ہے کہ تین ماہ کے اندر مدعی دعوے کر سکتا ہے (گنگابخش بنام سورج بخش) (دیوانی ۴-جولائی ۱۸۹۶ء)

(۶) بمقدمات منظوری افلاس - فریق تعظیمی یا مستثنےٰ از حاضری عدالت اشخاص کے مختار عام یا وکیل کا بیان حلفی کافی سمجھا جاوے (ہر بخش بنام نربھے داس) (دیوانی ۸-اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۷) ہدایت نمبری (۱۰) مجریہ ۶ فروری ۱۸۹۳ء کا منشاء ہے کہ پردہ دار عورتوں سے مختار نامہ اور فیس کا کاغذ مقدمات مفلسی میں سادہ لیا جاوے اور اہل ذکور کے لئے درج ہے کہ اہل ذکور کے واسطے تشریح کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ خود پیروی کر سکتے ہیں اور جب وہ مفلس ہیں وکیل کہاں سے کرینگے۔ اب مختاران عدالت نے بمقدمہ لچھمی نراین بنام شام سندر آنندی لال محکمہ اپیل کو لکھا کہ اہل ذکور کا مختار نامہ اسٹامپ پر ہی لیا جاویگا یا وہ اصالتاً پیروی کے لئے پابند تصور کئے گئے ہیں اور درخواست و کاغذ فیس تصدیق موقع اسٹامپ پر ہوگا یا کیا دوسرے بعض عورتیں مفلس پردہ دار نہیں ہوتی ہیں کوچہ و بازار میں اپنی قوم کے رواج کے موافق پھرنے والی ہوتی ہیں ایسی عورتوں سے نیز طائفان سے مثل مستورات پردہ دار کے عمل ہوگا یا کیا اور اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ اہل ذکور سے عرضی و وثیقہ و مختار نامہ اسٹامپ پر لیا جاوے اور کاغذ تصدیق موقع بھی بشرط ضرورت اسٹامپ پر لیا جاوے اور بعض عورات مثل طوائف اور اون عورتوں کے جو کوچہ و بازار میں بیحجاب چلتی پھرتی ہیں اور پردہ کی پابند نہیں ہیں وہ بھی اس بارہ میں مثل ذکور کے متصور ہوں اور اون کے وثائق بھی مثل وثایق مختار نامہ ذکور مفلس کے عدالت سے تصدیق کئے جاویں اور حسب ضابطہ فیصلہ کے بعد شامل خرچہ ہو کر محنتانہ وکیل کا بذمہ مغلوب عاید کیا جایا کرے۔ سرداران اپیل نے مختاران عدالت کی رائے سے اتفاق کر کے کاغذات محکمہ عالیہ میں بھیجے۔ یہاں تجویز ہوئی کہ رائے محکمہ اپیل کی درست ہے (دیوانی ۲۶-فروری ۱۹۰۰ء)

(۸) بمقدمہ گلی لال بنام سالگرام مدعی کو عدالت سے ڈگری ملی۔ مدعا علیہ نے محکمہ اپیل میں درخواست منظوری افلاس پیش کی اور جب افلاس منظور ہوگیا تو مرافعہ پیش کیا سرداران اپیل نے تاریخ فیصلہ درخواست مذکور تک ایام مجرا دیکر مرافعہ خارج المیعاد کر دیا چالیس دن مرافعہ کے اسلئے مجرا نہ دئے کہ بالادست میں

ثابت ہے تو اوسکو دادرسی سے مستثنیٰ رکھا جانا درست نہیں ہے روپاو سرو پا ہر دو سے دادرسی باقیماندہ مال کی حصہ مساوی کرائی جاوے۔ (فوجداری ۱۲- مارچ ۱۸۹۴ء)

(۲) دربارہ اعانت اسقاط حمل بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۲۷) (فوجداری یکم نومبر ۱۸۹۶ء)

(۳) بمقدمہ مسماۃ جمنا بنام دامودر خلاف واقعہ اور غلط رپورٹ کوتوالی میں بابت جبس بیجا دامودر کرنیکی وجہ سے کنہیا لال کو زیر دفعہ (۴) مجرم اعانت ورازداری قرار دیا جا کر سزا دی گئی (فوجداری ۱۰- دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۴) معاون یعنی ملزم دفعہ (۴) فہرست جرائم کو سزا ئے مجرم کے چہارم حصہ تک سزا نہ دی جایا کرے بلکہ حسب اندراج فہرست جرائم جو سزا اصل جرم کی مقرر ہے او سکے چہارم حصہ تک سزا دی جاسکتی ہے (فوجداری ۲۳- جولائی ۱۹۰۲ء)

(۵) بمقدمہ شیوجی سنگہ بنام چنا چمار وغیرہ لبد معلوم سری جی تجویز ہوئی کہ اعانت مابعد فی نفسہ کوئی چیز نہیں مانی گئی ہے فوجدار جی نے اسکی صراحت میں مال مسروقہ لینا یا پناہ دینا اور اسکے سوا جو کچھ لکھا ہے وہ سب بجائے خود علیحدہ علیحدہ جرم ہیں (فوجداری ۸- دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۳۵) | افلاس (۳۵) | (۱) بمقدمہ چھٹن بنام جیوا تجویز ہوئی کہ درحالیکہ مسماۃ نے درخواست مفلسی بغرض مرافعہ محکمہ اپیل میں پیش کردی ہے اور اوسمیں کارروائی ضابطہ ہورہی ہے تو مسماۃ کو قبل از صدور حکم اوس مقدمہ کے اصل حکم نظامت کا مرافعہ پیش کرنا نہیں چاہئے تھا اور اگر پیش کردیا تھا تو سرداران اپیل کو بصیغہ مفلسی اوسکا سماعت کرنا واجب تھا۔ مقدمہ درخواست مفلسی میں بموجب روئداد کے تجویز کی جاوے اور اگر مفلسی منظور کی جاوے تو اوس مرافعہ پر (جو مسماۃ نے بصیغہ مفلسی پیش کیا ہے) بموجب روئداد کے حکم صادر کیا جاوے اور اگر مفلسی نامنظور کیجاوے تو بشرط داخل کرنے رسوم کے مرافعہ سماعت کیا جاوے اور مسل مفلسی کی جداگانہ مرتب ہونی چاہئے اور مرافعہ بعد منظوری مفلسی پیش ہونا چاہئے اور عرصہ منظوری درخواست مفلسی کا میعاد مرافعہ میں محسوب کیا جاوے (دیوانی ۲۲- جون ۱۸۸۵ء)

(۲) مقدمات منظوری مفلسی میں نقول احکام حسب منشاء قانون اسٹامپ دی جایا کریں (دیوانی۔ ۲۳- دسمبر ۱۸۹۰ء)

(۳) بمقدمہ حکیم سید احمد حسین بنام یوسف تجویز ہوئی کہ جب عرائض مفلسی کی سادہ کاغذ پر لی جاتی ہیں تو درخواست نظر ثانی بھی سادہ کاغذ پر لینا چاہئے۔ (دیوانی ۹- نومبر ۱۸۹۲ء)

تو فی الفور بلا توقف اوسکی رپورٹ پولیس میں پٹیل پٹواریان دیہہ پہونچا دیا کریں اور قابضان دیہہ کی اجازت کا انتظار ہرگز نہ کریں البتہ اون کو اختیار ہے کہ دوسرے آدمی کو بھیجکر قابضان دیہہ کو بھی اگر ضرورت سمجھیں اطلاع کر دیں آیندہ اگر کسی وقت ظاہر ہوگا کہ وقوعہ قابل اطلاع پولیس کی رپٹ رسانی میں توقف کیا گیا تو پٹیل پٹواریان دیہہ وجاگیردار وغیرہ قابضان دیہہ جرم ترک اطلاع دہی میں مستوجب تدارک ہوں گے (فوجداری ۱۲- اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

(۳۳) | اظہار (۳۳) | (۱) جب فریقین حاضر ہوں تو اون کے بیانات اور باہمی بحث تحریر ہو جانی چاہئے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ باوجود حاضری فریقین اون کے بیانات نہ لکھے جاویں اور ہدایت ادخال جوابدعوے وجواب تحریری کی ہوکر مقدمہ کو مدت دراز تک زیر تجویز رکھا جاوے ہاں اگر کوئی فریق تحریری جوابدعوے وغیرہ پیش کرے تو مضائقہ نہیں ہے (دیوانی ۱۰ مئی سنہ ۱۸۸۵ء)

(۲) بمقدمہ محمد یقین الدین بنام ریاض الدین تجویز ہوئی کہ جو اظہار عبد الماجد وخلیفہ امید علی کا بعلاقہ غیر مرتب ہوا اوسکی نقل دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (دیوانی ۱۰- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

(۳) جب عملدرآمد عدالت ہائے راج کا قدیم سے ایسا ثابت ہے کہ کسی صیغہ کے مقدمات میں مدعاعلیہ کا اظہار حلفاً نہیں لیا جاتا تو اِس کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی علیٰ ہذا مدعیان کے بیان کا بھی حلفی تحریر کرنا بالعموم لازمی قرار دیا جانا خلاف عملدرآمد وغیر ضروری ہے البتہ عدالت بنظر انکشاف اصلیت مقدمہ یا کسی خاص واقعہ کے مدعی کا بیان حلفی لے سکتی ہے اور مدعی اگر مدعاعلیہ پر حصر کرے تو مدعاعلیہ بھی رضامندی کے حلفاً اظہار دیسکتا ہے اسی طرح مدعاعلیہ کے حصر کرنے پر مدعی برضا خود حلف اوٹھا سکتا ہے مجبور نہیں کیا جاسکتا گواہان فریقین مقدمات ہر دو صیغہ کا اظہار حلفیہ ہوتا ہے۔ آیندہ بھی اسیطرح ہونا چاہئے (عام ۳۱- اگست سنہ ۱۹۰۴ء)

(۴) عموماً ہر ایک مقدمہ میں اور خصوصاً سنگین مقدمات میں حاکم کو چاہئے کہ خود توجہ کرکے اور منشاء قانون پر خیال رکھکر ایسے ضروری سوالات فریقین اور گواہوں یا صرف ملزموں سے بروقت تحریر اظہار کر لیا کریں کہ جس سے منجملہ چند ملزموں کے ہر ایک کا الزام باظہار ارادہ ونیت وغیرہ صاف ہو جاوے اور تجویز کے وقت اعانت کی قسموں یا اصل الزام کی شراکت وغیرہ کی تفریق میں دقت نہو۔ (فوجداری ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء)

(۳۴) | اعانت (۳۴) | (۱) بمقدمہ لچھی نراین بنام سروپا تجویز ہوئی کہ جب سروپا مدعاعلیہ کی اعانت تحقیقات سی

کہ مال مسروقہ برآمد ہونے کی اطلاع تھانہ میں نہیں دی گئی سو یہ اطلاع ٹھکانہ پر لازمی نہیں تھی۔ ضابطہ فوجداری انگریزی میں جن امور کی اطلاع منجانب عوام زمینداران وغیرہ پہونچانا پولیس میں لازمی سمجھا گیا ہے اوسکی تشریح ضابطۂ فوجداری کے دفعات ۴۴ و ۴۵ میں درج ہے لہذا جرمانہ نسبتی ٹھکانہ خارج کیا جاوے۔ (فوجداری ۷، دسمبر ۱۸۹۴ء)

(۲) سانول سنگہ شکار کے لئے گیا اور خود اپنے ہاتھ سے بندوق کی گولی لگنے سے مجروح ہوا او سکنائے دیہہ کو پولیس میں اطلاع دینے کی ممانعت کر دی اور بطور خود ڈاکٹر سے علاج بھی کرایا لیکن آرام نہ ہوا اور فوت ہو گیا۔ حکام ماتحت نے بجرم ترک اطلاعدہی جاگیردار پر سو روپیہ جرمانہ کیا۔ تجویز ہوئی کہ جب اتفاقیہ طور پر بندوق لگ کر سانول سنگہ مجروح ہو گیا تھا تو اوسکی اطلاع تھانہ میں دینا کوئی ضروری امر نہ تھا (فوجداری ۲۱۔ اگست ۱۸۹۵ء)

(۳) تجویز ہوئی کہ بندوق گری گھوڑہ کو صدمہ پہونچا جس سے وہ بھی گر گیا اور بندوق اوسیوقت چلگئی اور متوفی کے گولی لگ گئی چار روز تک متوفی زندہ رہا۔ ڈاکٹری علاج کیا وارثوں نے اوسکی تیمارداری کی بھائی بندوں نے بعد مرنے کے حسب رواج قوم اوسکو داغ دیا ایسی حالت میں مرگ اتفاقیہ نہیں قرار پا سکتی نہ ٹھکانہ کی نسبت عدم اطلاعدہی کا کوئی جرم قایم ہوتا ہے جسکے باعث سے ہدایت نمبری ۸۳ مجریہ ۱۸۹۲ء میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت سمجھی جاوے۔ (فوجداری ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء)

(۴) حسب وصول کیفیت نظامت تورا واٹی مع نقل رپورٹ افسر تھانہ کوٹ بشکایت پانہ کلان کھنڈیلہ بابت چوری نرگاؤ منجانب برہمن و نہ کرنے دینے اطلاع تھانہ میں۔ تجویز ہوئی کہ وکیل ٹھکانہ کو اس قسم کے اختیارات نہیں دئے گئے ہیں آیندہ ایسی کارروائی نہ کرنے کی بابت اطلاعیابی کرالی جاوے (فوجداری ۵ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۵) چوکیداروں کو لازم ہے کہ مدعیان کو سرقہ کی اطلاع پولیس میں کرنے سے نہ روکا کریں اور جب اس قسم کا جرم نسبت چوکیداران کے ثابت ہو تو علاوہ سزائے اصل جرم کے بپاداش اخفائے واردات بھی تجویز تدارک کیا جاوے (فوجداری ۱۹ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۶) باجرائے اشتہار عام جملہ جاگیرداران و دولی انعامی تنخواہ داران کو مطلع کیا جاوے کہ وہ اپنے اپنے دیہات میں کامل بندوبست اس امر کا کر دیں کہ جب کوئی وقوعہ قابل اطلاعدہی وقوع میں آئے

تو جائداد منقولہ کے واسطے میعادی پندرہ یوم اور جائداد غیر منقولہ کے واسطے میعادی ایک ماہ جاری ہوا کرے اور شمار میعاد کا تاریخ چسپانیدگی اشتہار سے ہوا کرے (دیوانی ۵۔ دسمبر ۱۸۹۹ء)

(۴) جب کسی مقدمہ میں جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کی بابت بغرض آگاہی عذر داران اشتہار جاری کیا جاوے تو اوسکی رسید حسب ضابطہ شامل مسل ہوا کرے جسپر حتی الامکان مدعا علیہ کے بھی دستخط ہوں اور کم از کم دو شہادت ہمسایگان وغیرہ کی لکھا لی جاویں کہ جنکے سامنے اشتہار چسپاں کیا جائے اور اگر اس سے زیادہ شہادت کرائی جاویں تو اور بھی بہتر ہے مگر دو شہادت سے کم کسی حالت میں نہ ہونا چاہئیں اسکے خلاف ہرگز نہ کیا جاوے (مقدمہ چھوٹے لال بنام رامچندر) (فوجداری ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء)

(۵) مقدمات سرٹیفکیٹ میں بلا قید اس بات کے کہ کوئی فریق ثانی ہے یا نہیں بالعموم درخواست دہندہ کی طرف سے درخواست سرٹیفکیٹ پیش ہونے پر حسب ضابطہ اشتہار جاری ہوا کرے تاکہ جس کسی کو عذر کرنا ہو اجرائے اشتہار پر کرے (پربھو لال بنام مسمی آنندی لال) (دیوانی ۶۔ دسمبر ۱۹۰۷ء)

(۲۹) | اطلاع دہی ضامن (۳۰) | (۱) ضامن کو تاریخ پیشی و دائری نظر ثانی وغیرہ سے مثل فریق مقدمہ اطلاع دی جایا کرے (عام ۲۵ جون ۱۸۹۹ء)

(۳۱) | اطلاع دہی فریقین (۳۱) | (۱) بمقدمہ جھونتھا لال بنام کشنا وغیرہ تجویز ہوئی کہ بموجب ہدایت ۲۷ جنوری ۱۸۹۷ء نمبری ۲۷۔ ڈگریداران پر فرض تھا کہ اپنے مقدمہ کی خبرگیری کرتے کیونکہ جب عدالت ایک مرتبہ اون کو تاریخ پیشی کی اطلاع دیچکی تھی اور وہ جانتے تھے کہ دوسرے حکام کی پیشی میں بھی مقدمہ پیش ہوگا تو لازم تھا کہ حاضر رہکر پیروی کرتے ہر پیشی کی تاریخ پیشی بالعموم مقرر ہونیکا قاعدہ نہیں ہے اور دیوانی ایک مرتبہ قید ہونے کے بعد مکرر قید نہیں ہوسکتا یہ منشا نہیں ہے کہ مطالبہ ڈگری سے بری ہوجاتا ہے (دیوانی ۱۸۔ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۲) جب مدعا علیہ موجودہ علاقہ غیر کی اطلاع دہی کے لئے کوئی سمن جاری ہوا اور وہ اپنے مسکن پر نہ ملے تو باخذ فیس معرفت رزیڈنسی سمن اوسکے مکان پر چسپاں کرادیا جایا کرے اشتہار جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (دیوانی ۳۔ مارچ ۱۹۰۱ء)

(۳۲) | اطلاع دہی واردات و ترک اطلاع دہی (۳۲) | (۱) بمقدمہ برجی و کلیانا وغیرہ تجویز ہوئی کہ ایک شہادت اثبات جرم کے واسطے کافی نہیں ہے اور فوجداری سے جو تجویز جرمانہ نسبت ٹھکانا اس جرم میں ہوئی ہے

دریافت سے معلوم ہوا کہ ایک بیمار اور دوسرا جنگل میں قلبہ رانی کرتا تھا ناظم جی نے محض اشتباہ پرینہ ہائے کی نسبت پانچ پانچ روپیہ جرمانہ تجویز کئے۔ سرداران اپیل نے سزا بید تجویز کرکے ناظم کو برائے آئندہ توجہ کے لئے لکھا بران حکم ہوا کہ ایسی صورت میں سزائے جرمانہ مجوزۂ ناظم نا واجب نہیں ہے نہ اس جرمانہ سے ہدایت سابقہ کی ترمیم یا تنسیخ ہوتی ہے اگر مینہ غیر حاضر علاقہ غیر میں یا غیر تھانہ کی حد میں چلا جاتا تو بروئے ہدایت سزائے بید مناسب ہو سکتی تھی (فوجداری ۱۵-اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۲) بمقدمہ اسقاط حمل وہلو کی مسماۃ گودہی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اسقاط ہونے سے چھ ماہ پہلے گیانا وچھاجیا مدعا علیہم نے دوا مسقط مسماۃ گودہی کو دی تھی مگر اوسوقت اسقاط نہیں ہوا اور بعد میں مسماۃ کا علاج بابت مرض تلی شفاخانہ میں بھی ہوا تھا اوس علاج میں کوئی مسقط دوا نہ تھی۔ گیانا وچھاجیا ملزمان نے بوجہ علاج شفاخانہ اسقاط ہونا بیان کیا۔ حکام ماتحت نے بوجوہ قیاسی یہ بات قرار دی کہ جب پہلی ان ملزموں نے دوا مسقط دی تھی تو اب بھی ضرور انھوں نے ہی دی ہوگی۔ تجویز ہوئی کہ جو سزا زیر دفعہ (۷۷) ملزمان کو دی گئی ہے درست نہیں ممکن ہے کہ مسماۃ نے (جو بعد اسقاط کے مر چکی ہے) خود ہی اسقاطی دوا کہائی یا اور کسی سے لی ہو یا خود بخود کسی وجہ سے اسقاط ہو گیا ہو۔ تا وقتیکہ ثبوت اسباب کا حاصل نہو کہ بعد میں بھی دوائے مسقط انہیں مدعا علیہم نے مسماۃ کو دی تھی جس سے اسقاط ہو کر اوسکی وفات واقع ہوئی جرم اسقاط کرانیکی انکو سزا نہیں ہو سکتی نہ مفروری چند روزہ چھاجیا کی دلیل اثبات جرم ہو سکتی ہے اون کی نسبت صرف اگر مرتبہ دوائے اسقاط دینے کا جرم ثابت ہے اوسی کی سزا ہونی چاہئے۔ (سرکار بنام گیانا وچھاجیا) (فوجداری ۲۰ جنوری ۱۸۹۵ء)

(۲۹) | اشتہار (۲۹) | (۱) دربارہ اجراء اشتہار انعامی بشرح نمبر (۲) باب نمبر (۴۵۶) (فوجداری ۴- نومبر ۱۸۸۶ء)

(۲) دربارہ آمد ایک راس مادہ گاؤ لاوارث متعلق حکم ۲۸- جنوری ۱۸۹۴ء سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ ہدایت نمبری (۱۱۲) مجریہ ۱۸۸۵ء میں جو میعاد اشتہار پندرہ روز کی درج ہے وہ رکھی جاویگی یا نہیں بران جواب لکھا گیا کہ جو حکم ہدایت میں ہے اوسی کے موافق پابندی رہنا چاہئے (فوجداری ۱۳ فروری ۱۸۹۴ء)

(۳) ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۷) و (۱۲۳) ۱۸۹۱ء تجویز ہوئی کہ وقت قرقی جب اشتہار جاری کیا جاوے

کرے (عام ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

(۹) جب کوئی اسٹامپ محکمات میں پیش ہو تو بنظر تعمق اوسکو دیکھ لیا جایا کرے کہ یہ کاغذ مستعملہ ہے یا غیر مستعملہ ہے اگر مستعملہ پایا جاوے تو وہ اسٹامپ نہ لیا جایا کرے (عام ۱۰۔ مئی ۱۹۰۲ء)

(۱۰) دربارہ ایزادی خانہ رجسٹر اسٹامپ بنا بر تحریر نمبر اسٹامپ بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۷۰) (عام ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۳ء)

(۱۱) جو اسٹامپ بابت رسوم وغیرہ داخل ہوتے ہیں وہ کسی حالت میں واپس نہیں کئے جاتے اسلئے نمبر و عنوان مقدمہ کا اوپر لکھا جانا ٹھیک ہے اور جو اسٹامپ متعلقہ وثیقہ رہن نامہ بیعنامہ ہوتا ہے وہ ایسی صورت میں واپس دیا جاتا ہے کہ وثیقہ کسی وجہ سے منقش نہ ہوا اور یہ صورت اکثر پیش آتی ہے۔ پس اگر ایسے کاغذ پر نمبر و عنوان مقدمہ لکھا جائیگا تو واپسی کی صورت میں وہ اسٹامپ کارآمد نہ ہوگا۔ خط پچھی بھی نہ ہو اور کاغذ اسٹامپ بھی اوسکے کام نہ آوے یہ زیادتی ہے اور دراصل واپسی اسی غرض سے ہے کہ اپنے کام میں لاسکے۔ (عام ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

اسقاط حمل (۲۷) (۲۷)

(۱) بمقدمہ سرکار بنام داکھاں وغیرہ حکام ماتحت نے رادہا کو زیر دفعہ (۷۷) اور ریکھا و بھوری کو بجرم اعانت زیر دفعہ (۱) سزا دی۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ الزام کی خلط لگائی گئی اور سزا بھی حیثیت جرم سے کم دی گئی۔ درحالیکہ مسماۃ رادہا نے ایسی تیز دوا اسقاط حمل کے لئے داکھاں کے لگائی کہ وہ مرگئی تو صرف اسقاط حمل کے جرم میں اوسکو سزا نہیں ہوسکتی واضعان قانون نے ایسے ملزم کی نسبت (جسکے عمل سے مسقط کی ہلاکت واقع ہو درصورتیکہ خلاف مرضی مسقطہ کے دوا کا استعمال نہ کرایا گیا ہو) دس سال تک کی قید دیا جانا درج کیا ہے اور فہرست جرائم میں یہ الزام متعلق دفعہ (۶۸) عاید ہوتا ہے جسکا مضمون یہ ہے (قتل انسان مستلزم سزا جو حد قتل عمد تک نہ پہونچا ہو مگر فعل جو ہلاکت کا باعث ہوا ہے اس علم سے کیا گیا ہو کہ اوس سے وقوع ہلاکت کا احتمال ہے لیکن کچھ یہ نیت نہ ہو کہ اوس سے ہلاکت وغیرہ واقع ہو) انتہائی سزا قید دس سال یا جرمانہ یا ہر دو درج ہے۔ پس مسماۃ رادہا کی نسبت الزام دفعہ (۶۸) عاید ہے۔ الزام دفعہ (۷۷) ایسے سادہ اسقاط کے واسطے ہے کہ جس میں مسقط کی ہلاکت واقع نہ ہوئی ہو۔

(فوجداری یکم نومبر ۱۹۰۶ء)

اشتباہ کی حالت میں تجویز سزا (۲۸) (۲۸)

(۱) تھانہ دار نے دو میوں کو گانوں میں موجود نہ پایا اور لکھا کہ

محکمہ عالیہ کو لکھا کہ کارروائی خط چھپی کی ہونی چاہئے براں جواب لکھا گیا کہ درصورتیکہ رعایتی طور پر فریقین کے باہم معاہدہ ہوا ہے عدالت راج سے اوسکی تصدیق ضروری اور مناسب نہیں ہے فریقین کو باہمی طور پر عمل رہنے نہ رکھنے کا اختیار ہے (ہجورسنگہ بنام جیت سنگہ) دیوانی ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۲۶) اسٹامپ (۲۶) (۱) قیمت اسٹامپ کا جھاڑشاہی روپیہ داخل ہوا کرے۔ (عام ۱۵ جولائی ۱۸۸۶ء)

(۲) سررشتہ داران منصفی نے بیان کیا کہ کاغذ اسٹامپ ۲؍ کے موجود نہیں ہیں مستغیث واویلا کرتے ہیں تجویز ہوئی کہ سادہ کاغذ پر درخواست مستغیثان سُن لیجاویں اور حکام محکمہ پیشانی کاغذ پر بدستخط خود لکھدیں کہ فیس اسکی نقد لے لی گئی اور فیس نقد داخل کرالیں جب تک خزانہ سے کاغذ نہ آویں اسی طور سے کارروائی کی جاوے۔ (دیوانی ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۳ء)

(۳) ہمراہ نقشہ کارگزاری آمدنی اسٹامپ محکمہ رجسٹری بھی شامل گوشوارہ محکمہ اپیل ہوکر آیا کرے۔ (دیوانی ۲۵ جون ۱۸۹۵ء)

(۴) جو شخص بہ حیثیت ملازمت سرکاری کام کرے وہ ہی پشت اسٹامپ پر عبارت بچوتی کی اپنی ذمہ داری سے لکھ سکتا ہے۔ (عام ۲ فروری ۱۸۹۷ء)

(۵) سمبت ۱۹۳۲ کے کاغذات بچوتی شدہ معدمات میں لئے جانے کی ممانعت نہیں ہے (عام ۵ مئی ۱۸۹۷ء)

(۶) بمقدمہ بالمکند مدعی نند اوغیرہ مدعا علیہ ناظم جی نے لکھا کہ مدعی کے دو دعوے ایک ہی روز پیش ہوئی اور سہو سے کم قیمت اسٹامپ پر زیادہ تعداد کا اور بیش قیمت اسٹامپ پر کم تعداد کا بیان دعوے لکھا گیا براں تجویز ہوئی کہ عنوان درست کراکے شامل مسل کیا جاوے (دیوانی ۹ جون ۱۸۹۸ء)

(۷) درباب ہنڈاون فروختگی اسٹامپ سرداران اپیل کو لکھا گیا کہ ناظم ہنڈون کو تاوان کی کیفیت کے جواب میں لکھدیا گیا ہے کہ جو زرہنڈاون قیمت کاغذ اسٹامپ سے وضع کیا گیا ہے اوسکی منظوری صیغہ بکلکٹری سے حاصل کرکے روپیہ قیمت اسٹامپ پورا کرانیکے واسطے خزانہ میں ارسال کروا اور آیندہ بموجب ہدایت نمبری ۱۲ ۱۸۹۳ء عمل رکھوا ورراجکو ارقام ہے کہ جن نظامتوں سے بلا ہنڈاون کے روپیہ آجاتا ہے اوسمیں تغیر و تبدل کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ ناحق خرچ زائد ہوگا۔ (عام ۱۱ مئی ۱۸۹۹ء)

(۸) غیر مستعملہ اسٹامپ کا خرید و فروخت کرنا ممنوع نہیں ہے مگر فروخت کرنے والا اسٹامپ کی پشت پر بقید تاریخ و مہتی عبارت فروختگی درج کردیا کرے اور جس قیمت کا کاغذ ہو اوس ہی قیمت پر فروخت

بمقابلہ ڈگریدار مذکور فائق متصور ہوگا۔ (دیوانی ۱۸۔ جولائی ۱۹۰۸ء)

(۲۳) استرداد بولی نیلام بربنائے اضافہ قیمت قبل منظوری نیلام (۲۳)

(۱) دربارہ استرداد بولی نیلام ختم شدہ مجمع عام بربنا درخواست اضافہ قیمت بشرح نمبر (۴) باب نمبر (۵۴۶) (دیوانی ۱۱۔ دسمبر ۱۸۸۹ء)

(۲) راجچندر ڈگریدار نے اپنے مدیون کی جائداد نیلام کرائی ۷۔ اکتوبر کو بولی نیلام ساھو ہیں چمن لال کے نام ختم ہوئی ۲۷۔ اکتوبر تاریخ منظوری نیلام مقرر ہوئی۔ مشتری نیلام نے زرچہارم تو پہلے ہی داخل کر دیا تھا تین چہارم کا روپیہ ۱۵۔ اکتوبر کو داخل کیا۔ ۲۱۔ اکتوبر کو واموور مہاجن نے درخواست پیش کی کہ میں ساھو ہیں یہ جائداد خریدتا ہوں اور زرچہارم بھی جمع کرایا منصفی سے تجویز ہوئی کہ ابھی منظوری نیلام کا حکم نہیں ہوا ہے لہذا مکرر نیلام کیا جاوے۔ مختاران عدالت نے تجویز کی کہ جب بولی نیلام بعد کارروائی ضابطہ ختم ہوئی ہے تو نیلام قابل استردادی نہیں ہو سکتا۔ ہدایت محکمہ عالیہ کا بھی یہی منشا ہے کہ جب نیلام باضابطہ ہو جاوے تو بلا رضامندی مشتری مسترد نہ کیا جاوے۔ مرافعہ مدعا علیہ پر سرداران اپیل نے بحوالہ ہدایت نمبری ۸ ہہ سنہ ۱۸۹۰ء تجویز کی کہ ابھی رپورٹ امین نیلام پر حکم منظوری نیلام کا نہیں دیا گیا تھا کہ دوسری درخواست پیشی کی گزر گئی اسلئے بہ بحالی فیصلہ منصفی دوبارہ جائداد نیلام کیجاوے۔ بریں تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل جس ہدایت پر استدلال کر کے تجویز کرتے ہیں اسکے بعد ۱۸۹۲ء میں ہدایت نمبری ۷۶۔ ۲۳۔ نومبر کو جاری ہو چکی ہے جسکا منشا یہ ہے کہ جب نیلام ختم ہو جاوے تو بلا رضامندی مشتری مسترد نہیں ہو سکتا چونکہ نیلام باضابطہ ہو چکا اور مشتری نیلام پروانہ چاہتا ہے کل زرنیلام بھی داخل کر دیا تو یہ نیلام مسترد نہیں ہو سکتا حسب تجویز عدالت نیلام ختم شدہ بحال رہے۔ (دیوانی ۲۸۔ اپریل ۱۸۹۵ء)

(۲۴) استصواب بابت تجویز مرافعہ (۲۴)

(۱) حسب استصواب سرداران اپیل تجویز ہوئی کہ اگر مدعی ازدیاد سزا کے لئے اور مدعا علیہ بریت کے لئے مرافعہ کرے تو مناسب تجویز کرنے کا سرداران اپیل کو اختیار ہے ان دونوں صورتوں میں کوئی خاص وجہ استصواب و ہدایت کی نہیں ہے (کستوری بنام زورآور سنگھ) (فوجداری ۱۲ ستمبر ۱۸۸۴ء)

(۲۵) استمراری پٹہ (۲۵)

(۱) بھور سنگھ نے جیت سنگھ کے نام ایک روپیہ کے اسٹامپ پر زمین کا پٹہ بطور استمرار لکھکر اور اقرار نامہ قرار دیکر نظامت شیخاواٹی میں پیش کیا۔ ناظم کے استصواب پر سرداران اپیل نے

اور دوسرے مدعی گوریلال کے دعوے کی طرح گوردہن کے مقدمہ میں بھی اقبال دعوے پیش کر دیتا اور ایام گزاری نہ کرتا تو گوردہن بھی اپنی　ڈگری کو جلد جاری کراتا لہذا ہر دو ڈگریداران کو حصہ رسد زرنیلام دلایا جاوے۔ (دیوانی ۱۷-اگست ۱۸۹۷ء)

(۶) بمقدمہ بالا بخش بنام شیو بخش تجویز ہوئی کہ یہ [illegible] بحکم راج اپیلانٹ کے دلائے جانے کے واسطے رسپانڈنٹ کے پاس امانتاً رکھا گیا تھا۔ بالفرض اپیلانٹ نے غفلتاً اسقدر عرصہ میں کوئی درخواست بابت وصول دلائے جانے روپیہ کے پیش نہ بھی کی ہوتی (حالانکہ اوسکا عرضی پیش کرنا پایا جاتا ہے) تاہم میعاد عارض نہیں ہوسکتی تھی کہ روپیہ راج نے رسپانڈنٹ کے پاس امانتاً جمع کیا تھا رسپانڈنٹ اس روپیہ کے پانے کا کسی صورت سے مستحق نہیں ہے لہذا زرجمع شدہ اپیلانٹ کو دیا جاوے (دیوانی ۷-ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۷) دربارہ استحقاق ڈگریداران بشرح نمبر(۱) باب نمبر(۸) (دیوانی ۸-ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۸) بمقدمہ کنہیالال گماشتہ اپیلانٹ بنام رام بخش وغیرہ رسپانڈنٹ تجویز ہوئی کہ اور مال تو فریقین نے قرق کرایا ہے [illegible] خاص اپیلانٹ کی درخواست پر قرق ہوا ہے رام بخش نے اس روپیہ کا حال کسی ذریعہ سے عدالت پر ظاہر نہیں کیا اور قرقی کی کارروائی اپیلانٹ کی مسل میں ہوئی رام بخش کی مسل اوسکے ساتھ رہی اور قرقی میں رام بخش کا موجود نہ ہونا بھی ظاہر ہے پس جو خرچہ عذرداران کا اپیلانٹ نے دیا ہے وہ زرنیلام سے اپیلانٹ کو دلایا جاوے اور [illegible] سالم اوسکو دیا جاوے اور جو روپیہ باقی بچے وہ دونوں کو حصہ رسد تقسیم کیا جاوے۔ (دیوانی ۱۰-نومبر ۱۸۹۷ء)

(۹) بمقدمہ چھوٹچند بنام ہری پرشاد وغیرہ تجویز ہوئی کہ اگرچہ اپیلانٹ کی ڈگری حسب عذر اوسکے اجراءیں رسپانڈنٹ سے پہلے دائر ہوئی۔ مگر کارروائی قرقی و نیلام میں پیروی رسپانڈنٹ کی بھی اپیلانٹ سے کم نہیں رہی بلکہ اپیلانٹ کی مسل کے ساتھ رسپانڈنٹ کی مسل رہی ہے لہذا ہر دو ڈگریداران کو حصہ رسد روپیہ دلایا جاوے۔ (دیوانی ۱۲-نومبر ۱۸۹۷ء)

(۱۰) دربارہ استحقاق ڈگریداران بترمیم ہدایت نمبر(۱۰۶) ۱۸۸۶ء تجویز ہوئی کہ درصورتیکہ چند قرضخواہوں کی طرف سے نالش دائر ہوں گی تو ادن میں سے جو ڈگریدار ڈگری ناطق ہونے کے بعد دو ہفتہ کے اندر ڈگری جاری نہیں کراویگا اوسکا حق اوس زرنیلام میں جو کہ دوسرے ڈگریدار کی اجراء وکوشش سے حاصل ہوا ہے

(۳) بمقدمہ بنسی دہر بنام لکھمی چند واقعات یہ تھے کہ رسپاڈنٹ نے اجراء میں پہلے مقدمہ دائر کیا لیکن اوسکے
مقدمہ میں سیل زرڈگری کی لئے مدیون کو دو ماہ کی مہلت دی گئی اور مدیون نے محکمہ اپیل میں مرافعہ کردیا
جسکے باعث سے رسپاڈنٹ اپنے مقدمہ میں کارروائی نہ کرسکا اور ڈگریدار ثانی اپیلانٹ نے اس عرصہ
میں پیروی کرکے جائداد مدیون کو نیلام کرادیا۔ چونکہ رسپاڈنٹ نے بھی اسی جائداد کے نیلام کی درخواست
کی تھی اور بوجہ ہوجانے مرافعہ از جانب مدیون اوسکو اپنے مقدمہ میں جائداد قرق و نیلام کرانے کا موقع
نہیں ملا تھا اسلئے تجویز ہوئی کہ زرنیلام دونوں ڈگریداروں کو بحصہ رسدی دیا جاوے۔ (دیوانی۔ ۷۔
دسمبر ۱۸۹۵ء)

(۴) بمقدمہ گھاسی لال اپیلانٹ بنام سروپ نراین وغیرہ رسپاڈنٹ۔ تجویز ہوئی کہ رسپاڈنٹ
نے مقدمہ اجراء میں پہلے دائر کیا۔ مگر عذرداری اور نیز اس وجہ سے کہ جائداد مدیون کی مشخص نہیں ہوئی
تھی کارروائی نیلام کی نہیں ہوئی۔ جب ۷ ستمبر ۱۸۹۵ء کو قرعہ برداری ہوکر جائداد مدیون کی تشریح
ہوئی تو دیکھنا اس امر کا ضروری ہے کہ ہرگاہ حسب الحکم ۷ ستمبر ۱۸۹۵ء کل مقدمات اجراء داخل دفتر
ہوگئے تھے تو اون کے داخل دفتر ہوجانے پر بعد ۷ ستمبر ۱۸۹۵ء کے کس نے اول درخواست ایصال
زرڈگری خود کے واسطے گزرانی چنانچہ مسل کی کارروائی پر غور کیا گیا تو گوری لال کی جانب سے ۹ نومبر
۱۸۹۵ء کو درخواست گزری ہے اور لچھمی نراین گماشتہ گوپی ناتھ ڈگریدار نمبر ۳ کی درخواست ۱۰ دسمبر
۱۸۹۵ء کو پیش ہوئی ہے تو بمقابلہ ڈگریدار نمبر ۳ کے نمبر ۲ کو ترجیح ہے مگر چونکہ کارروائی ڈگریداروں
کی ملی جلی ہوئی پائی جاتی ہے لہذا ہر دو ڈگریداران پر زرنیلام حصہ رسد تقسیم کیا جاوے۔ ڈگریدار نمبر (۱)
تجویز منصفی کو تسلیم کرچکا ہے اوسکی نسبت بحث کرنا فضول ہے۔ (دیوانی ۲۹ مئی ۱۸۹۷ء)

(۵) بمقدمہ گوریلال بنام چندر تجویز ہوئی کہ سرداران اپیل صیغہ دیوانی نے جو بموجب ہدایت کے گوریلال
کا حق مقدم رکھا ہے سو ہدایت مذکور اس غرض سے جاری کی گئی ہے کہ ایسے ڈگریدار جو پیروی نکریں زرنیلام
سے حصہ پانے کے مستحق نہ ہوں گے ایسا منشا نہیں ہے کہ وہ ڈگریدار جو غافل نہیں رہا ہے بلکہ دوسری
وجہ کارروائی عدالت سے اوسکو اجراء میں دیر ہوگئی زرنیلام میں دوسرے ڈگریدار سے موخر متصور ہوگا
اس مقدمہ میں گوردہن ڈگریدار کی غفلت نہیں ہے بلکہ اوسکی پیروی برابر ثابت ہے صرف مدیون اور
ڈگریدار ثانی کی سازش سے اوسکا مقدمہ بصیغہ اجراء دیر سے دائر ہوا ہے اگر مدیون ناحق شناسی نکرتا

(٢٠) **اڈہ حرامکاری (٢٠)** (١) ناظم جی ہنڈون نے لکھا کہ چند مستورات نے جو علاقہ قرولی سے نکالی ہوئی ہیں قصبہ ہنڈون میں بطور اڈہ بدفعلی کر رکھی ہے اور چند عورات فاحشہ اور بھی اون کے پاس جمع ہوتی ہیں بران تجویز ہوئی کہ جسطرح شہر میں بندوبست ہے اوسی طرح باخذ مچلکہ بندوبست اڈہ نہ رکھنے کا کردینے کے لئے نظامت کو لکھدیا جاوے۔ (فوجداری ٢٨۔ دسمبر ١٨٩٦ء)

(٢١) **ازالہ حیثیت عرفی (٢١)** (١) اگر کوئی شخص بطور خود ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے دائر کرنا چاہے تو دائر کرسکتا ہے (گمان سنگھ بنام مدعا علیہ) فوجداری ١١ مئی ١٨٩٥ء)

(٢) دعوے ازالہ حیثیت عرفی اس بناء پر کیا گیا مدعا علیہ نے اہل برادری مدعی کو میر الاہنہ (حصہ) لینے کی ممانعت کردی اور خوف دلایا کہ اگر لوگے تو جرمانہ لیا جائیگا چنانچہ اہل برادری نے لاہنہ واپس کردیا اس سے مدعی کی توہین ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ یہ دعوے داخل جرم فوجداری نہیں ہے نہ ازالہ حیثیت عرفی کی صفت میں آسکتا ہے اگر اپنے نقصان وغیرہ کی بابت مدعیکو دعوے ہو تو بصیغہ مجاز چارہ جوئی کرسکتا ہے۔ (موتی رام مختار بنام ٹھاکر بیری سال وغیرہ) (فوجداری ٥ جولائی ١٨٩٧ء)

(٢٢) **استحقاق ڈگریداران بابت زرنیلام جائداد مدیون (٢٢)** (١) ایک مدعی نے جائداد مدیون کی قرقی قبل از فیصلہ کرائی اسکے بعد دوسرے مدعی نے نالش دائر کرکے بعد حصول ڈگری اوسی جائداد مقروقہ قبل فیصلہ سے ایصال چاہا۔ تجویز ہوئی کہ ڈگریدار ثانی کی درخواست بے ضابطہ ہے کیا معنے کہ جب جائداد ایک معاملہ میں قرق ہوچکی ہو تو دوسرے شخص کو منصب نہیں ہے کہ اوسی جائداد کو اپنی ڈگری میں قرق و نیلام کرانے کی درخواست کرے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ اگر کچھ روپیہ بعد وصول زر ڈگری ڈگریدار اول کے باقی بچے تو وہ ڈگریدار ثانی کو اوسکی اجراء ڈگری میں دلایا جاوے۔ (دیوانی ٢٢ جون ١٨٩١ء)

(٢) ایک مدیون کے مقابلہ میں منجملہ دو ڈگریداروں کے ایک نے ٢١ جنوری کو اور دوسرے نے ٢٧ جنوری کو اجراء میں مقدمہ دائر کیا۔ اگرچہ درخواست ٢١ جنوری کو پیش ہوئی تھی وہ نامکمل ہونے کی وجہ سے واپس کردی گئی اور بعد تکمیل ٢٨ جنوری کو پیش کی گئی لیکن حکم اوس درخواست پر ٣٠ جنوری کو لکھا گیا بعد نیلام جائداد مدیون حق پر بحث پیش آئی چنانچہ تجویز ہوئی کہ ہر دو ڈگریداروں کی درخواست اجراء میں داخل ہونے کی ایک ہی تاریخ ٢٨ جنوری قرار پاتی ہے لہذا حسب ہدایت ٨۔ نومبر ١٨٨٥ء دونوں کو حصہ رسد زرنیلام تقسیم کیا جاوے (دامودر بنام گوپی ناتھ) (دیوانی یکم اکتوبر ١٨٩٣ء)

(۳) جب کوئی مویشی علاقہ اجمیر کی دوا بخانہ میں آوے تو بروقت واپسی اون کے مالکان سے زرخرچہ وصول نہ کیا جاوے۔ (فوجداری ۷ مئی ۱۹۰۳ء)

(۴) مابین ریاست ہذا و ضلع اجمیر میرواڑہ مجرمان دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند مطابق دفعہ ۹۱ فہرست جرائم سرقہ کی بھی داد و ستد رہیگی۔ چوری مویشی میں عموماً اور چوری دیگر مال میں اس شرط سے کہ تعداد قیمت مال مسروقہ ۵۰ سے زائد ہو۔ ہر سہ دفعات یعنی ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۴۱۱ تعزیرات ہند میں داد و ستد رہنا مناسب ہے (فوجداری ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء)

(۱۷) اختلاف رائے حکام عہدہ فیصلہ و مجلسہ

(۱) درباب اختلاف رائے مختاران عدالت دیوانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۳) (دیوانی ۱۰ ستمبر ۱۸۸۵ء)

(۲) دربارہ اختلاف رائے سرداران اپیل بشرح نمبر (۷) باب نمبر (۲) (فوجداری ۱۸ اپریل ۱۸۹۵ء)

(۳) دربارہ اختلاف رائے سرداران اپیل بشرح نمبر (۹) باب نمبر (۳) (فوجداری ۷ نومبر ۱۸۹۵ء)

(۴) دربارہ اختلاف رائے سرداران اپیل بشرح نمبر (۱۲) باب نمبر (۲) (عام ۱۵ اگست ۱۸۹۹ء)

(۱۸) اختلاف شہادت

(۱) ایک گواہ کا اختلاف دیگر شہادتوں کو باطل نہیں کرسکتا (سرگیان سنگہ بنام ایسری سنگہ) (دیوانی ۲۹ جون ۱۸۹۵ء)

(۱۹) اخراج دعوے کے بعد مکرر دعوے

(۱) جب منجملہ رقم متدعویہ کے وقت تجویز مقدمہ کوئی رقم بوجہ مشکوکی بہی کھاتہ یا جھوٹی شہادت بنانے کے منہا کرکے مدعی کو زیر دفعہ ۲۴۳ سپرد فوجداری کیا گیا ہو اور فوجداری میں جرم منسوبہ غیر ثابت قرار پاکر مقدمہ خارج ہو جاوے تو وہ شخص کہ جسکو بعلت مذکورہ سپرد فوجداری کیا گیا تھا بوجہ اخراج مقدمہ فوجداری رقم منہا شدہ کی بابت مکرر دعوے بصیغہ عدالت دیوانی نہیں کرسکتا۔ ایسا دعوے نزاع فیصل شدہ قرار پاویگا۔ (چنی لال بنام کنہیالال) (دیوانی ۵ فروری ۱۸۹۶ء)

(۲) دربارہ اخراج دعوے و نالش ثانی بشرح نمبر (۱) باب نمبر (۵۷) (دیوانی ۱۱ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۳) جب ایک مرتبہ مدعی کا دعوے عدم پیروی میں خارج ہوجاوے دوبارہ اوسکی بابت نالش نہیں ہوسکتی اور نقصان رسانی کا دعوے اصل مالک کی طرف سے ہونا چاہئے نہ کہ شحنہ کی طرف سے (رگھناتھ سنگھ بنام پھول ناتھ) (فوجداری ۵ جون ۱۸۹۷ء)

(۱۵) اجرت نقلنویسی (۱۵) | (۱) نقلنویسی کی بچت سالتمام پر خزانہ بھیجی جایا کرے اور بحالت کمی اجرت بچت میں سے سالتمام تک نقلنویسوں اور سرشتہ داروں کو ملتا رہے۔ (عام ۶ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۲) جس مہینے میں بوجہ کمی آمدنی پوری تنخواہ مقررہ نہ ملسکے تو گزشتہ مہینوں کی بچت سے (اگر ہو) کمی پوری کرا دیجایا کرے اور سالتمام پر بچت خزانہ بھیجی جایا کرے (عام ۱۲ مئی ۱۹۰۰ء)

(۳) بوصول کیفیت منصفی مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۰۱ء تجویز ہوئی کہ اسقدر نصف صفحہ سے لازم آتا ہے کہ گو وہ نصف سے کسی قدر زائد تحریر ہو مگر اوسکو نصف ہی ماننا پڑیگا اور ایسی صورت میں آمدنی نقلنویسوں کی نصف رہجاویگی لہذا ۲؍ صفحہ کی ہی اجرت لیجاوے (عام یکم دسمبر ۱۹۰۱ء)

(۴) اگر اجرت نقلنویسی میں بچت نہ ہو تو سرشتہ داروں اور نائب سرشتہ داروں کو مثل نقلنویسوں کے حقوق کا دیا جانا لازمی نہیں ہے۔ (عام ۲۷۔ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۱۶) اجمیر (۱۶) | (۱) ریاست ٹونک بوندی میواڑ کوٹہ جھالاواڑ شاہپورہ ضلع اجمیر میں تعمیل سمن کے لئے فیس طلبانہ نہ بھیجی جایا کرے (عام ۱۳۔ نومبر ۱۸۹۶ء)

(۲) تھانہ دار کوہلہ علاقہ اجمیر نے علاقہ راج میں آکر بلا وساطت پولیس راج گاؤمیش کی گرفتاری اور تحقیقات مقدمہ کی یہ کارروائی خلاف قاعدہ ہونے کی وجہ سے حسب خواہش ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر اجمیر میرواڑہ یہ قرار پایا کہ خاص نہایت ضروری مقدمات میں کہ جنمیں مال وملزم چھپا دینے کا احتمال ہو پولیس موقع کو پروانہ صاحب ڈسٹرکٹ اجمیر کا دیا جاوے اور وہ اوس پروانہ کے ذریعہ سے اوس موقع علاقہ راج میں کہ جہاں اصل مال وملزم ہے آکر مال وملزم کو نگرانی میں لے لے اور پولیس موقع علاقہ راج کو فوراً اطلاع دیکر طلب کرے باقی کارروائی ضابطہ بمواجہ ہر دو پولیس عملمیں لائی جاوے۔ اس پروانہ دلے جانے کی اطلاع صاحب مجسٹریٹ اجمیر بذریعہ تار صاحب رزیڈنٹ بہادر جے پور کو دینگے اور محکمہ رزیڈنسی سے راج میں اطلاع آنے پر کارروائی ضابطہ کی جاویگی اور اسیطرح جب علاقہ راج کا کوئی ملزم علاقہ اجمیر میں معلوم ہوگا تو اہالیان پولیس راج جے پور بذریعہ پروانہ ضلع علاقہ اجمیر میں جاکر اوسی طرح کارروائی مال وملزم کی نسبت کرینگے اور جب ایسا ضروری پروانہ دیا جاوے تو فوراً اوسکی اطلاع محکمہ عالیہ میں دیجاوے تاکہ محکمہ رزیڈنسی میں اطلاع بھیجدیجاوے عملدرآمد اسکا ہر دو جانب سے برابر رہیگا۔ (فوجداری)

اجراء کاغذات بدست فریق مقدمہ (۹) (۱) حکم شدہ سرکاری کاغذ فریق مقدمہ کے ہاتھ دیا جانا غیر مناسب ہے (جمنا لال بنام شیو نراین) (دیوانی ۸۔جنوری ۱۹۰۰ء) (۹)

اجرت آہنگران (۱۰) (۱) دربارہ اجرت کٹوائی و ڈلوائی جولاں کی تجویز ہوئی کہ علاوہ اون نظامتوں کے جہاں لوہار بیڑی ڈالنے پر نوکر ہیں دیگر نظامتوں میں اسطرح عملدرآمد رہنا چاہئے کہ بیڑی ڈلوانے و کٹوانے کی اجرت کا آدہ آدہ آنہ لوہار کو دیدیا جایا کرے اور ہر ماہ کے اختتام پر درج ماہواری ہو کر منظوری طلب کر لی جایا کرے۔ اور سالتمام پر اس خرچہ کا اندازہ دیکھکر بروقت ترتیب بجٹ یہ رقم بھی درج بجٹ کر کے منظوری طلب کی جاوے اور ترتیب بجٹ کے وقت سرداران اپیل اپنی رائے درج کریں۔ (فوجداری۔ ۲۵۔جنوری ۱۸۹۷ء) (۱۰)

اجرت ترجمہ (۱۱) (۱) ایسی زبان کا تحریری ثبوت کہ جس سے پیش کنندہ ہی واقف ہو اوسکا ترجمہ مدخلہ فریق مذکور قابل اعتبار نہیں ہے بروقت ضرورت عدالت اپنے روبرو کسی ثالث شخص سے ترجمہ کراوے اور اگر ضرورت ہو تو اجرت پیش کنندہ سے دلواوے (عام ۴ ستمبر ۱۸۹۶ء) (۱۱)

اجرت نقل تنقیح (۱۲) (۱) اگر کوئی فریق ناخواندہ بطور خود کسی عرضی نویس سے یا اور کسی سے نقل تنقیح کی کرانا چاہے تو ممنوع نہیں ہے ورنہ نقل نویس کی معرفت باجرت ۲ ر صفحہ نقل کرا دیجایا کرے اور اجرت جمع ہوتی رہے (دیوانی ۱۲۔مارچ ۱۹۰۱ء) (۱۲)

اجرت نقلحکم (۱۳) (۱) نقلحکم دینے کا ایک قاعدہ رہنا چاہئے کسی کو خلاف قاعدہ اور بلا اجرت نقلحکم دینا درست نہیں ہے۔ (حکیم سید احمد حسین بنام یوسف) (دیوانی ۱۴ جون ۱۸۹۳ء) (۱۳)

اجرت نقل نقشہ اسکیلی و پیمایشی (۱۴) (۱) نقشہ پیمایشی کی نقل اگر ضرورتاً کسی فریق کو دیجاوے تو بوساطت امین سرکاری کرا کر دلانا مناسب ہے اور اجرت بحساب تنخواہ امین (جو سرکار سے ملتی ہے) جتنے روز میں وہ کار متعلقہ انجام دیسکے اونہیں ایام کی دلائی جاوے اور نقشہ اسکیلی وغیرہ مشمولہ مسل کی نقل اگر کوئی فریق چاہے تو معرفت عمارت کے اوستاکار سے کرادی جایا کرے اور اجرت اس قسم کے نقشہ کی حسب تحریر عمارت درخواست دہندہ سے لیجا کر عمارت مین بھیجدیجایا کرے اور موی کاغذ پر یہ دونوں نقلیں دی جایا کریں اور جب کوئی فریق نقشہ تیار کر کے پیش کرے اور دوسرا فریق نقل چاہے تو وہ بھی دیدیجایا کرے (نراج نراین وکیل سرکار بنام بہادر خاں وغیرہ) (عام ۱۷۔فروری ۱۸۹۸ء) (۱۴)

اسٹامپ پر اجارہ نامہ لکھا یا جاوے اور یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے اس قاعدہ کا عملدرآمد ہو۔

(۵) اگر مدیون کی کوئی جائداد مطالبہ ڈگری میں ضمانت اجارہ کے داخل ہونے سے پہلے قرق ہو رہی ہو گی تو اوسکا نیلام ملتوی نہ کیا جاویگا (کھیسی لال بنام جے نراین) (دیوانی ۱۲۔ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۸) اجرائے ڈگری (۸) (۱) بمقدمہ گوردہن داس بنام دیوکی نندن وغیرہ تجویز ہوئی کہ ماتحت حکام نے اپیلانٹ کے حق کو اس وجہ میں ناجائز قرار دیا ہے کہ اوس نے میعاد مرافعہ گزرنے سے پہلے مقدمہ اجرا میں پیش کر دیا۔ مگر ہماری رائے میں فیصلہ کے بعد ۹۰ روز کی میعاد فریق ناراض کے مرافعہ کے لئے مقرر ہے اور جسکے حق میں مفید فیصلہ ہو وہ اوسکے اجراء کرانے کا میعاد مقررہ کے اندر ہر وقت منصب رکھتا ہے البتہ عدالت کو بروقت فیصلہ مقدمہ اجراء کے اسقدر غور کرنا واجب ہے کہ جس فیصلہ کا اجراء کرایا گیا ہے وہ ناطق بھی ہو گیا ہے یا نہیں یا اوسکا مرافعہ ہو گیا ہے اگر میعاد مرافعہ فریق ناراض کی باقی ہے اور وہ عذر کرے کہ میں مرافعہ کروں گا تو اوسپر غور کیا جاوے۔ فریق رضامند کا اجرا میں مقدمہ دائر کرنا اوسکی بدنیتی نہیں ہے اور درصورتیکہ اپیلانٹ کے مقدمہ میں قرقی نہیں ہوئی تو صرف دو روز آگے پیچھے اجراء میں مقدمہ دائر ہونے سے کسی کے حق کو ترجیح نہیں ہو سکتی دونوں ڈگریداروں کا حق برابر ہے زر نیلام حصہ رسد دلوایا جاوے (دیوانی ۸۔ ستمبر ۱۸۹۷ء)

(۲) نظامت سوائی جے پور سے استصواب کیا گیا کہ مشتری ڈگری نے تین سال ایک ماہ کے بعد درخواست اجرائے ڈگری پیش کی ہے۔ مگر اوسکو استحقاق اجراء کرانے کا ۰۔ مارچ ۱۸۹۶ء کو حاصل ہوا ہے جس سے خارج المیعاد نہیں ہے ایسی حالت میں کاغذ مشتری سے لیا جائیگا یا بایع سے۔ براں تجویز ہوئی کہ کاغذ مشتری سے لیا جانا مناسب ہے (بھیروں بخش اصل ڈگریدار کالو رام گوری لال مشتری بنام منگلا ترول) (دیوانی ۸۔ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۳) بصورت مرافعہ اجراء میں فیصلہ اخیر کے نقل حکم کے ذریعہ سے مقدمہ دائر ہوا کرے خواہ وہ فیصلہ مرافعہ بیضابطگی کا ہو یا روئداد کا۔ (دیوانی ۱۴ اپریل ۱۸۹۸ء)

(۴) اگر فریق کامیاب بغرض مرافعہ نقل حکم لے اور پھر مرافعہ نکرے اور اوسی نقلحکم کے ذریعہ سے اجراء میں مقدمہ دائر کرے تو ممانعت نہیں ہے نہ دوسری نقل لینے کے لئے فریق مقدمہ کو مجبور کیا جاوے اور نقلحکم میں اجرت بڑھانے کی غرض سے حرفوں کی گنجائش کو بڑھایا نہ جاوے تحریر نقل موافق ہدایت کے ہوا کرے (گلاب چند بنام بھور سنگھ) (دیوانی ۲۔ جولائی ۱۹۰۰ء)

(۴) **اثبات حصہ داری تنخواہ (۴)** دعوے عطائے ڈگری اثبات حصہ داری دیہہ تنخواہ میں پیداوار سالانہ کے سہ چند پر رسوم لیجایا کرے۔ (شیو نراین بنام گردہاری) (دیوانی ۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

(۵) **اثبات و استقرار حق پدری و فرزندی (۵)** (۱) اثبات و استقرار حق پدری یا فرزندی کا دعوے دائر نہیں ہوسکتا اگر مدعی نان و نفقہ کا دعوے کرے یا بوجہ پیدا ہونے از نطفہ مدعاعلیہ وارث بننا چاہے تو بقاعدہ وراثت و نان و نفقہ رسوم داخل کرنے پر دعوے ہوسکتا ہے (رامدیال بنام گوپال) (دیوانی ۱۲ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۶) **اثر قواعد مجریہ مابعد (۶)** (۱) قواعد مجریہ مابعد مقدمات ماقبل پر موثر نہیں ہوسکتے (جیون رام بنام منگل رام) (دیوانی ۲۰ اپریل ۱۸۸۵ء)

(۷) **اجارہ (۷)** (۱) بمقدمہ چھوگالال بنام سورج مل درخواست رجسٹری نوشت اجارہ تجویز ہوئی کہ جو خط قبل از اجرا احکام نظامت میں داخل ہوگیا ہے اور نظامت میں پیشتر سے ایسی رجسٹری ہوتی رہی ہے تو حکم مجریہ محکمہ عالیہ سے قطع نظر کرکے (کیونکہ وہ مابعد ہوا ہے) رجسٹری کردیجاوے (دیوانی ۱۰ جولائی ۱۸۹۴ء)

(۲) جب کوئی جاگیردار مستاجر سے رقم اجارہ پیشگی لیکر اجارہ دیوے تو محکمہ عالیہ سے پیشگی روپیہ لینے کی اجازت حاصل کیا کرے اور جب ایسا اجارہ نامہ رجسٹری کے لئے پیش کیا جاوے تو اسکے ساتھ حکم منظوری محکمہ عالیہ بھی پیش ہوا کرے اور رجسٹرار اوسکو دیکھکر رجسٹری کیا کرے (دیوانی ۲۸ ستمبر ۱۸۹۶ء)

(۳) اجارہ نامہ کی معمولی شرائط سے زائد جو عبارت درج اجارہ نامہ ہوگی وہ اجارہ نامہ کے رجسٹری ہوجانے سے قابل صداقت نہیں سمجھی جاویگی بلکہ ایسی غیر متعلقہ شرط کی بابت اون کے آپس میں جو معاملہ ہوا ہو اوسپر حصر رہیگا مثلاً ایک شخص نے کچھ روپیہ پیشگی لیکر کسی کے نام اجارہ نامہ رجسٹری کرادیا تو رجسٹر شدہ اجارہ نامہ اس قرضہ کی بابت کچھ موثر نہیں ہوگا۔ بلکہ اس قرضہ کی بابت جو کچھ جداگانہ معاہدہ ہوا اوسپر لحاظ ہوگا نہ کہ اجارہ نامہ پر (دیوانی ۱۲ جولائی ۱۸۹۹ء)

(۴) تین سال تک کی میعاد کا اجارہ نامہ تین سال کی جمع کی مقدار پر بحساب فیصدی آٹھ آنہ کے اسٹامپ پر لکھا جاوے مثلاً ایک ہزار روپیہ میں ایک سال کے واسطے اجارہ لیا گیا تو اجارہ نامہ پانچ روپیہ کی اسٹامپ پر ہوگا اور جو دو سال کے واسطے لیا گیا تو عـ۱۰ کے اور تین سال کے واسطے لیا گیا تو عـ۱۵ روپیہ کی اسٹامپ پر ہوگا اور اگر تین سال سے زائد کے واسطے اجارہ لیا جاوے تو تین سال کی جمع پر بحساب فیصدی آٹھ آنہ کے

بشرح نمبر(۴) باب نمبر(۲) (عام ۲۵-جنوری ۱۸۹۱ء)

(۵) منصفی میں جو مقدمات خفیفہ ۵۰ روپیہ تک کے دعوے کے باتفاق رائے منصف درجہ اول و درجہ دوم طے ہوتے ہیں جب کبھی ان ہر دو منصفان میں سے کوئی منصف موجود نہ ہو تو وہ منصف درجہ سویم کے اتفاق رائے سے فیصل ہوا کریں۔ (دیوانی یکم مئی ۱۸۹۴ء)

(۶) درباره اتفاق رائے سرداران اپیل بشرح نمبر(۶) باب نمبر(۲) (فوجداری ۲۱-اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۷) درباره اتفاق رائے سرداران اپیل بشرح نمبر(۷) باب نمبر(۲) (عام ۱۸-اپریل ۱۸۹۵ء)

(۸) درباره اتفاق رائے سرداران اپیل متعلق فیصلہ نظر ثانی بشرح نمبر(۸) باب نمبر(۲)

(۹) درباره اتفاق اون مقدمات متدائرہ محکمہ اپیل کے جنمیں آسامی زیر تجویز مقید ہو بشرح نمبر(۹) باب نمبر(۲) (فوجداری ۷-نومبر ۱۸۹۵ء)

(۱۰) جو مرافعہ بوجہ خارج المیعادی وغیرہ خارج کئے جاویں وہ متفرق نہ سمجھے جاویں درج نمبر وکتاب پیشی ہو کر باضابطہ اونکا فیصلہ ہوا کرے اور اتفاق رائے کے لئے پیشی ثانی میں پیش ہوا کریں اور نقشہ میں دکھلائے جایا کریں۔ (دیوانی ۱۴-اکتوبر ۱۸۹۷ء)

(۱۱) اگر ایک منصف کسی وجہ سے غیر حاضر ہو تو مد خفیفہ کے مقدمات میں اوس کا انتظار ایک ہفتہ تک کرکے بصورت عدم حاضری منصف مذکور مسل کو بنابر منظوری عدالت میں بھیجا جاوے (شیولال بنام سری لال) (دیوانی ۴-اپریل ۱۸۹۸ء)

(۱۲) درباره مرافعہ تجویز نائب فوجدار متعلقہ فوجداری بشرح نمبر(۴۵) باب نمبر(۴۶۵) (فوجداری ۲۱-دسمبر ۱۸۹۸ء)

(۱۳) چونکہ ۵۰ تک کے مقدمات میں جب منصفان کی رائے کا اتفاق ہو جاتا ہے تو وہ تجویز قابل مرافعہ نہیں تصور کی جاتی مگر اجراء کے وقت ایسا ہوتا ہے کہ زائد از ۵۰ کی مسل بھی شامل ہو کر یکجائی کارروائی ہوتی ہے پس جب کوئی حکم مد خفیفہ کی مسل میں ایسا دیا جاوے کہ جو دیگر مقدمات کی کارروائی پر حاوی ہو تو اوسکا مرافعہ قابل سماعت ہے۔ (ریکھا بنام گنیشا) (دیوانی ۲۲-نومبر ۱۸۹۹ء)

(۱۴) جب تجویز منصفی سے عدالت دیوانی میں اتفاق ہو تو سرخ روشنائی سے حکم اخیر میں لکھدینا چاہیے کہ اسکا مرافعہ محکمہ عالیہ میں ہوگا (دیوانی ۱۱-مارچ ۱۹۰۲ء)

(۱۱) راجہ اچل رام جی رخصت میں تھے منشی گوبند سنگھ جی بھی بوجہ ناسازی طبیعت کچہری میں نہیں آئے اسلئے بابت کام صیغہ فوجداری استصواب ہونے پر جواب لکھا گیا کہ ایسی صورت میں ضروری کام سرداران صیغہ دیوانی کو اپنی پیشی میں کرنا چاہئے۔ (فوجداری ۲۵-اپریل سنہ ۱۸۹۶ء)

(۱۲) اگر کسی تجویز میں باہم سرداران اپیل میں اختلاف ہو تو اول غور مکرر کے واسطے مقدمہ واپس دیا جاوے بعد غور مکرر بھی اختلاف رہے تو اجلاس پنجشنبہ میں پیش ہوا کرے۔ (عام ۱۵-اگست سنہ ۱۸۹۹ء)

(۱۳) اگر کوئی سردار اپیل ابتدائی تجویز مقدمہ کے وقت موجود نہ ہوں اور وہ مقدمہ بوجہ اختلاف رائی اجلاس یکجائی جملہ سرداران اپیل میں پیش ہو تو اوسوقت وہ سردار اپیل بھی (جو تجویز ابتدائی میں شامل نہ تھے) اپنی رائے شامل کر سکتے ہیں (عام ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء)

(۳) **اتفاق رائے حکام مرافعہ و اجلاس (۳)**

(۱) ہر دو مختار عدالت جدا جدا کام کیا کریں اور نصف نصف مقدمات تقسیم کر لیا کریں اور ہر ایک مختار اپنے منفصلہ مقدمہ کو بعد تحریر فیصلہ بلا توقف دوسرے مختار عدالت کے پاس بھیج دیا کرے اور درصورت اتفاق رائے کے اوسکا اجراء عمل میں آوے۔ بحالت اختلاف مقدمہ اپیل میں بھیجا جاوے۔ (دیوانی ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۸۵ء)

(۲) کچہری کا وقت جملہ محکمات میں یکساں مقرر ہونا ہر آئینہ قرین مصلحت ہے اور جس محکمہ میں ایک سے زیادہ حاکم ہوں وہاں سب حکام بالاتفاق وقت پر مقدمات کو سماعت کیا کریں۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ ایک حاکم کسی وقت کام کرے اور دوسرا کسی وقت اور پھر اوس مسل کو سنے اور تجویز لکھے بلکہ جو کچھ لکھا ہو اوسی وقت لکھا دینا چاہئے خواہ اتفاق ہو یا اختلاف اور جہاں تین حاکم ہوں وہاں دو حکام کی رائے سے بموجب قاعدہ مقررہ فیصلہ مقدمہ کا سمجھا جاوے اگر تیسرا حاکم کسی سبب سے اوس روز شریک اجلاس نہ ہو سکا ہو تو پھر اوسکے انتظار میں عموماً مقدمات کو ملتوی رکھنا یا رائے شامل ہونے کے لئے دوسرے روز اوسکے انتظار میں عموماً مقدمات کو ملتوی رکھنا یا رائے شامل ہونے کے لئے دوسرے روز اوسکے سامنے پیش کرنا ضرور نہیں ہے۔ (عام ۲۴- مارچ سنہ ۱۸۸۸ء)

(۳) جب فیصلہ اول کسی مقدمہ کا دونوں سردار اپیل باتفاق صادر کریں تو اوسکی نظر ثانی کا فیصلہ بھی دونوں کے اتفاق رائے سے ہوا کرے (سبحان بنام لچھمن لال) دیوانی ۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۰ء)

(۴) درباب اتفاق رائے سرداران اپیل جو بروز پیشی مقدمہ کسی وجہ سے کچہری نہ آسکے ہوں

اپنا فیصلہ مکمل طور پر تحریر کرکے بنابر منظوری محکمہ عالیہ میں مسل بھیجا کریں تاکہ بعد ملاحظہ جملہ حالات حکم مناسب دیا جاوے (مقدمہ سرکار بنام لچھمی نراین) (فوجداری ۸- مئی ۱۹۰۵ء)

(۲) اگر کسی روز جملہ سرداران اپیل کچہری میں نہ آسکیں تو جو سردار آویں اونکو مناسب ہے کہ اوس روز کل کام (جو کرنیکے لایق ہو) جہانتک کرسکیں کریں اور بصورت مانع نہ ہونے کسی امر خاص کے اپنے انجام دئے ہوئے کام کا حسب دستور سابق اجرا کریں اور جو کام قابل اصلاح واتفاق رائے دیگر حکام معلوم ہو اوسکو ملتوی رکھیں۔ (فوجداری ۱۳- ستمبر ۱۸۸۵ء)

(۳) جملہ حکام محکمہ اپیل کو وقت مقررہ پر کچہری میں آنا چاہئے اور اگر کسی روز کوئی حاکم نہ آسکے تو اوسکی اطلاع وقت پر دوسرے حکام کو دیدی جایا کرے اور اوس روز جو سردار آویں مقدمات کا کام وہ سب بالاتفاق کیا کریں تاکہ دوبارہ دوسرے حاکم کی پیشی میں مقدمہ پیش ہونے کی حاجت نہ رہے۔ (عام ۷- اکتوبر ۱۸۸۵ء)

(۴) اگر بروز تاریخ پیشی کسی مقدمہ میں ایک سردار اپیل اپنی تجویز لکھاویں اور بوجہ اختتام وقت کچہری دوسرے سرداروں کی پیشی میں وہ مقدمہ پیش نہ ہوسکے تو اگلے روز دوسرے سرداروں کے اتفاق سے تجویز مذکور کا اجرا ہوا کرے۔ اور اگر اوس روز کسی وجہ سے منجملہ باقیماندہ دو سرداروں کے کوئی ایک سردار نہ آویں تو صرف دو سرداروں کی رائے سے ہی اجرا ہوجایا کرے۔ (عام ۵ جنوری ۱۸۹۱ء)

(۵) سرداران اپیل مسلوں کو منگاکر احکام مصدرہ حکام ماتحت کی نسبت بربنا نقص بیضابطگی تجویز منسوخی یا ترمیم نہیں کرسکتے تاظہار نقائص (جس سے ملزم کے حق میں ناانصافی ہوئی ہو) مسل محکمہ عالیہ میں بھیج سکتے ہیں (فوجداری ۱۴ فروری ۱۸۹۱ء)

(۶) سرداران اپیل نے استصواب کیا کہ جو مسلہ ہماری پیشی کی فیصل شدہ روانگی عبد الواجد علیخان جی سردار اپیل سے دو روز پہلے کی ہیں اون کا اجرا بلا اتفاق کیا جاوے یا تا واپسی سجلس مذکور ملتوی رکھی جاویں۔ بریں جواب لکھا گیا کہ مسلہ منفصلہ کا ملتوی رکھنا مناسب نہیں اجرا تجویز کردینا چاہیے (فوجداری ۲۱- اکتوبر ۱۸۹۴ء)

(۷) بعد تقرر روپ سنگھ جی سردار محکمہ اپیل تجویز ہوئی کہ منشی گوبند سنگھ جی و راجہ اچل رام سنگھ جی ضیغمہ

جو چوکیدار پیشہ نہیں ہیں نہ نقشہ کی ضرورت ہے نہ نگرانی وغیرہ کی اس طرز کارروائی سے غالباً کام میں بہت تخفیف ہوکر سہولیت پیدا ہو جاویگی اجلاس جملہ ممبران میں پیش ہوکر بعد منظوری ۲۵۰ رپورٹ تجویز کمیٹی کی مع اس حکم محکمہ عالیہ کے طبع کرا دیجاکر واسطے تعمیل و اطلاع کے کل محکمات ماتحت میں بھیجدی جاویں ۷- اگست ۱۸۹۹ء

از اجلاس جملہ ممبران کونسل

تجویز صیغہ سے اتفاق ہے جاری کی جاوے ۱۲- اگست ۱۸۹۹ء (فوجداری-۱۲- اگست ۱۸۹۹ء)

(۲) جو میسنہ ایک وبہہ سے اوٹھا کر دوسری جگہ آباد کیا جاوے اور اوسکے انتظام کے واسطے لکھا جاوے تو تجویز ناطق ہونے کے بعد کم از کم ایک ماہ پہلے اور اگر ممکن ہو تو اس سے بھی پہلے سررشتہ آبادی مینگان میں اطلاع دیا جایا کرے (فوجداری-۴ جون ۱۸۹۲ء)

(۳) دربارہ انتظام گزارہ مینگان چوکیدار پیشہ (جنکے نقشہ ہائے کی منظوری ہو چکی ہے) نظامت سوائی جیپور کو لکھا گیا کہ تحصیلدار جمواے رامگڈھ کو سخت تاکید کرو کہ بموجب ہدایت مجریہ سابقہ تحریر سررشتہ آبادی مینگان کی تعمیل کرتا رہے۔ (فوجداری ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

(۴) چونکہ ٹھاکر کرن سنگہ جی منتظم سررشتہ آبادی مینگان بھی تعظیمی ہیں لہذا جسطرح بنام ٹھاکر راجن سنگہ جی وٹھاکر بہادر سنگہ جی نظامت سے تحریرات جاری تھیں اوسی طرح اون کے نام بھی جاری رکھی جائیں (فوجداری ۲۰- اپریل ۱۹۰۴ء)

(۵) دربارہ انتظام گزارہ مینگان چوکیدار پیشہ موضع منیتھو واس تجویز ہوئی کہ ٹھاکر بہادر سنگہ جی منتظم آبادی مینگان نے لکھا تھا کہ مینگان غیر ورثہ موضع ہا تھا واس کا نقشہ محکمہ عالیہ سے منظور ہو گیا مگر سردیوا نے اپنا بیل (جو نقشہ میں درج تھا) فروخت کر دیا۔ ایسی صورت میں کیا کیا جاوے اسپر جواب لکھا گیا تھا کہ ایسی عدول حکمی کی صورت میں ناظم کو واسطے تجویز تدارک کے راج کا تحریر کرنا کافی ہے اور یہ امر درست بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں بالا بالا نظامت کو لکھا جاوے اور وہاں سے تعمیل ہو جاوے لیکن سررشتہ آبادی مینگان نے اس سے بھی تجاوز کرکے دیگر قسم کی عدول حکمیوں کی بابت بالا بالا نظامتوں کو لکھنا شروع کر دیا یہ بیضابطہ ہے پس دیگر اقسام کی عدول حکمیوں کی بابت محکمہ آبادی مینگان سے محکمہ عالیہ میں لکھا آنا چاہئے (فوجداری ۸- مئی ۱۹۰۵ء)

(۴)	اپیل یعنی محکمہ حجی (۲)	(۱) جب کسی مقدمہ میں بصیغہ مرافعہ از دیا دسزا کی ضرورت ہو تو سرداران اپیل پہلے

دفعہ (۱۵) اوس آسامی کو جو ایسے اوجڑ موضع میں آباد کیا جاوے موضع سے باہر جانے کی بلا اجازت ممانعت ہے۔

(الف) ایسی آسامی کے گلے میں نمبر آسامی کا مع نام موضع کے ٹکٹ رہیگا کہ جسکو وہ کسی حالت میں جدا نہیں کر سکتا اگر اسکے برخلاف کارروائی عمل میں آویگی تو منتظم جی صحت کی تصدیق کے ساتھہ چھہ بید تک کی سزا دیسکتے ہیں۔

(ب) جب پانچ سال سے زیادہ عرصہ گزر جاوے اور آسامی نیک چلن ہو جاوے اور کوئی شکایت اسکی نہ ہو تو منتظم جی اور گیرائی کے افسر اوسکو ٹکٹ سے بری کر سکتے ہیں مگر یہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور منتظم جی کی رائے پر منحصر ہے کہ پھر وہ ٹکٹ رکھنا لازمی کردیں۔

(ج) اگر دس سال نیک چلن رہے اور کاشت بھی اچھی کرے اور کچھہ روپیہ بھی اوسکے پاس جمع ہو جاوے تو اوسکو اپنے گانوں میں یا اور جگہہ بودوباش کرنے کا اختیار ہے۔

(د) اس گانوں میں اول تو کسی قسم کی واردات ہوگی ہی نہیں اگر کوئی باہر کا بدپیشہ آکر یہاں چوری کرے یا کوئی واردات کرے تو سخت سزا کا مستوجب ہوگا پہلی دفعہ ہی یہاں آباد کیا جاویگا ایسے شخص کی قوم وغیرہ کی نسبت کچھہ لحاظ نہیں ہوگا۔

ان قواعد کا عملدرآمد دیہات ٹھکانہ اور دک انعام وغیرہ میں بھی اوسی طرح رہیگا کہ جسطرح دیہات خالصہ میں اور جہاں کہیں انکی تعمیل میں کوئی دقت پیش آویگی اور اوسکا اجرا نہیں ہو سکیگا تو محکمہ آبادی مینگان کو نظامت و سررشتہ ڈپٹی جی سے امداد دیجاکر کارروائی مطابق ان قاعدوں کے کرائی جاویگی۔

تجویز صیغہ عدالتین محکمہ عالیہ کونسل راج سوائی جے پور

آج یہ کاغذات پیش ہوئے اور سنے گئے۔ ہماری رائے میں جو کمیٹی نے بابت انتظام مینگان تجویزات کی ہیں وہ قابل منظوری ہیں اور بالفعل اون میں کوئی ضرورت دست اندازی کی معلوم نہیں ہوتی بعد اجرا ئے کارروائی اگر ضرورت ہوگی تو اصلاح مناسب وقت ہو سکیگی۔ اور ابتک جو کارروائی ترتیب نقشہ جات وانتظام گزارہ مینگان کی گئی وہ علی العموم کل قوم مینہ کی لیگئی جسمیں زمیندار مینہ اور نیز مینگان بارہ گانوں وغیرہ بھی سب شامل ہیں جو بموجب دفعہ (۲) ضمن اول قانون جرائم پیشگان مستثنےٰ قرار پاچکے ہیں اور تجویز کمیٹی میں بھی استثنا درج ہے یعنی مخصوص چوکیداران مینگان کے نقشہ جات مرتب ہونا چاہئے۔ اون مینگان کو

دفعہ (۹) جب کوئی شخص اشتہار کے خلاف کارروائی کریگا کہ جو حسب الحکم محکمہ عالیہ [illegible] جاری ہوا ہے تو بیشک مقدمہ قایم ہوگا اور جسطرح حالت موجودہ میں فیصلہ کی کارروائی ہوتی ہے اوسی طرح پر ہوگی کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے ہاں اگر کسی عدالت کے فیصلہ میں منتظم جی کو نقص معلوم ہو تو با ضابطہ محکمہ عالیہ کو تحریر کریں گے۔

دفعہ (۱۰) سزایابی مینہ کی قوم کا ایک رجسٹر عدالت میں رہنا چاہئے اور عدالت پر فرض ہوگا کہ اول جرم میں معمولی سزا دوسرے جرم میں دوچند سزا اور تیسرے جرم میں سزا دیکر گیرائی کو اوس بدمعاش کے نام سے اور دیگر جگہ بسانے سے اطلاع دیں اور کارروائی بموجب منشا قانون کریں۔

دفعہ (۱۱) چونکہ اس کارروائی سے مفاد رعایا ہے اسلئے راج کے روپیہ کو خواہ مخواہ صرف نہ کرنے کے وسائل بھی بتلا دئے جاتے ہیں یعنی اون مویشیان لاوارث کو جو نشامتوں میں اکثر بہت کم قیمت میں نیلام ہوتی ہیں کسی نزدیک کے بیڑہ میں سپرد جنگلات کردیں کہ جہاں اون کی حفاظت ہوگی اور وہی مویشی وقت ضرورت واجبی قیمت پر ان ہی آسامیان کو ملسکتی ہے اور اوس سے قیمت قسطوں کے ذریعہ سے وصول ہوسکتی ہے تقاوی وغیرہ ضروری اخراجات کے لئے ممانعت نہیں ہے۔

دفعہ (۱۲) ناظموں کو سمجھ لینا چاہئے کہ گو آبادی مینگان کا ایک علیحدہ محکمہ ہے مگر راج کا ہی محکمہ ہے اسلئے اون کو پورے طور پر اوسکی نگرانی کرنی چاہئے سال میں کم از کم دو مرتبہ ہر سالکہ میں ایسے گانوں کو جہاں یہ مینہ آباد ہوں ضرور دیکھنا چاہئے اور بحالت اطمینان اپنی تسلی کی رپورٹ و بحالت دیگر مناسب بندوبست کرکے منتظم جی کو اطلاع دینی چاہئے اور منتظم جی گیرائی کو اوسکی اطلاع دینگے۔

دفعہ (۱۳) عدالتیں تحصیل نظامت فوجداری جب مینوں کو سزا دیں اور ادس میں یہ فقرہ درج کریں کہ اس مینہ کو اسکے مسکن سے اوٹھا کر دوسرے دیہہ میں آباد کیا جاوے تو اوسکی مفصل وجہ لکھیں اور روانت قید میں اور کیفیت کے خانہ میں لکھدیں کہ آسامی چالانی فلاں وجہ سے ادجڑ موضع میں آباد کی جاوے کی ایسی اسامی بعد ایفائے میعاد سپرد محکمہ گیرائی ہوگی کہ ادجڑ موضع میں لیجا کر آباد کردیں اور تجویز کی اطلاع تجویز کے وقت منتظم جی آبادی کو دینی ہوگی۔

دفعہ (۱۴) جب ایسی آسامیان اوس ادجڑ موضع میں آباد ہو جاویں تو اون کے چال چلن کاشت وغیرہ کی نگرانی پولیس کے ذمہ ہوگی۔

نویں دسویں سال چوتھا حصہ۔ (اگر ملحقہ دیہات میں چوتھائی حصہ ہو تو ایک حصہ کم) اور پھر دس سال گزرنے پر عام رعایا کی طرح سے حاصل لیا جاویگا۔ اگر اس زمانہ میں اونکی حالت قابل اطمینان ہوجائیگی تو زمینداروں کی طرح سے اونکے ساتھ برتاؤ کیا جائیگا۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ زمین کو جو اوس اوجڑ موضع میں ہو چلو کریگا تو اول کے دو سال حاصل معاف پھر دوسرے سال آٹھواں حصہ پانچویں سال دیہات ملحقہ سوانہ سے کم آیندہ حسب شرح رعایا۔

دفعہ (۵) پچاس گھر آباد ہوجانے پر اون لوگوں میں سے ایک شخص کو جو اپنی عمر یا درجہ یا چلن کی وجہ سے اچھا سمجھا جائیگا پٹیل یا مکھیا مقرر کیا جائیگا اور اوسکے ساتھ وہی خالصہ کے پٹیل کے سے مراعات ہونگے پٹیل مقرر کرنے کا کام محکمہ مال ہوگا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ناظم کو لکھیگا اور ناظم دیوانی کو لکھیگا۔

دفعہ (۶) جس مقام پر مینہ یا بدپیشہ لوگ آباد کئے جائینگے وہ جگہ اوس ہی تھانہ اور تحصیل کے متعلق رہیگی کہ جہاں ابتک متعلق ہے اور وہاں کی ہی نگرانی رہے گی اور اوس جگہ کے لئے فی الحال یہ بندوبست مناسب ہوگا کہ کسی نزدیکی مقام سے چاہے وہ تھانہ ہو یا قلعہ ضرورت کے موافق دو سال کے لئے آدمی مقرر ہوں گے مگر جب اوس دیہہ میں پچیس گھر آباد ہوجائیں گے تو کوئی افسر یا پٹرول پاس کا اوٹھا اوس جگہ مقرر کردیا جائیگا اور وہ آدمی برخاست کردئے جائیں گے۔ ان سپاہیان مقررہ کے نہ ہونے کی شکایت اگر منتظم جی لکھیں گے تو اون کی تحریر پر قلعہ جات سے بدلی یا اونپر جرمانہ ہوگا مگر افسران پولیس کی شکایت پر گیرائی سے تجویز معقول ہوکر منتظم جی کو اطلاع دیجائیگی اور افسران مال کی شکایت محکمہ دیوانی میں ہونے پر اسیطرح کارروائی ہوگی۔

دفعہ (۷) قانون انتظام و نگرانی جرایم پیشہ کی دفعہ (۲۰) کے مطابق گیرائی سے ایسے بدپیشہ مینوں اور دیگر اقوام مینہ زمیندار کی فہرست آبادی مینگان کو بھیجی جائیگی او سوقت اون کو کاشتکار بنانے کاشت کاری میں لگانے کا کام اور بندوبست محکمہ آبادی مینگان کو کرنا ہوگا اور نقشہ ماہواری و سالانہ حسب نمونہ مقررہ محکمہ آبادی مینگان سے گیرائی میں جائینگے۔

دفعہ (۸) اس دیہہ میں جب کسی مینہ یا بدپیشہ زمیندار مینہ کو آباد کیا جاویگا تو بشرط مناسب منتظم جی اوسکو تقاوی دلاوینگے۔ ایسی تقاوی حسب تحریر منتظم جی تحصیل سے ملے گی۔ اور اوسکے وصول کی کارروائی مثل دیہات خالصہ تحصیلدار کو ہی کرنی ہوگی۔ زرتقاوی سے کیا چیز دلائی جاوے منتظم جی آبادی مینگان

دفعہ (۲) محکمہ آبادی مینگان کے سپردگی نگرانی کے لئے مفصلہ ذیل قسم کے مینہ اور بدپیشہ کئے جاوینگے اور اون کے لئے کل بندوبست آبادی مینگان کو کرنا ہوگا۔

(الف) وہ مینہ چوکیدار جو دیہات چوکی خود میں باشندگان دیہہ کو ارتکاب چوریوں سے تنگ و نارا[ض] کرکے باوجود لئے جانے فعل ضمانت کے اپنے چلن کو درست کرکے مالکان دیہہ کو رضامند نکرینگے اور گانوں والے بھی یہ ثابت کردینگے کہ واردات بکثرت ہوئیں اور پیدائی مال و مجرم میں ذمہ وار کی طرف سے کوئی کوشش نہیں ہوئی (ایسے مقدمات چوری چاہے راج مین دائر ہوں یا نہ ہوں)

(ب) وہ مینہ چوکیدار جو دیہات چوکی خود میں مرتکب چوری مویشی ہوں گے۔ ایسے مینوں کو پہلے جرم پر سخت سزا دوسری دفعہ معمول سے دوچند تیسری دفعہ چوکی سے خارج کرکے سپرد منتظم آبادی مینگان کئے جاوینگے۔

(ج) وہ مینہ چوکیدار ہوں یا زمیندار جو واردات سنگین ڈکیتی و سرقہ بالجبر کرینگے اون کو اول مرتبہ ہی نگرانی میں لیا جاویگا۔ اگر چوکیدار ہیں تو سزا دیکر چوکی سے خارج کرکے دوسرے موضع او جڑ میں آباد کئے جاوینگے۔ اگر زمیندار پیشہ ہیں تو اول جرم میں ہی قابل نگرانی ہوں گے

(د) وہ مینہ جنکی حاضری پولیس میں ضروری ہے غیر حاضری کے قصور کی معافی حاصل کرکے آباد ہوچکے ہوں اور پھر غیر حاضر ہوجاویں تو اول مرتبہ دوچند دوسری مرتبہ سہ چند سزا دیکر ایسے او جڑ موضع میں آباد کئے جائیں گے

(س) وہ مینہ جو اپنے لواحقین یا دیگر بدپیشگان کو پناہ دیں یا واردات کراویں اور دو دفعہ ایسی پناہ دہی میں سزا پاچکے ہوں تو تیسری مرتبہ جرم ثابت ہوئے پر سزا پاکر بعد ایفائے میعاد او جڑ موضع میں آباد کئے جائیں گے۔

(ف) جن چوکیدار مینوں کے کوئی معاش نہیں ہے اور ان سے واردات کرنے یا کسی کے شامل ہوکر واردات کرانے کا خوف ہے تو وہ بھی اسی طرح نیک چلنی کی ضمانت نہ دینے پر ایسے او جڑ موضع میں آباد کئے جائیں گے۔

(م) جب یہ بات ثابت ہو جاوے کہ کوئی مینہ قابض دیہہ کی سرپرستی سے بدچلنی کرتا ہے تو اوسکو اس بات پر سزا دیکر اوس سرپرست کی سرپرستی سے علیحدہ کرنا ہوگا اور اوس ہی او جڑ موضع میں آباد کیا جائیگا اور سرپرست کی بابت عدالت سے تجویز ہوگی۔

نمبر شمار	نام باب
۴۲۶	گرفتاری ملزمان
۴۲۷	گماشتہ
۴۲۸	گمنام عرائض
۴۲۹	گواہ
۴۳۰	گوڑگانوہ
۴۳۱	گویندگان
۴۳۲	گھوگھری غلہ
۴۳۳	گیرائی
	باب (ل)
۴۳۴	لاوارث مدیون
۴۳۵	لاوارث مسافر
۴۳۶	لاوارث مویشی
۴۳۷	لنگور مارنا
	باب (م)
۴۳۸	مادگاوان
۴۳۹	مال ضبط
۴۴۰	مالکانہ حقوق
۴۴۱	مال ملزمان
۴۴۲	متعدد اپیلانٹ
۴۴۳	متعدد جرائم نسبتی ایک ملزم کی تجویز اور ایقاع سزا

نمبر شمار	نام باب
۴۴۴	متعدد دعاوی کی تجویز اور اوس کا مرافعہ
۴۴۵	متعدد مدیون کا مشترک کھاتہ
۴۴۶	متفرق احکام کی میعاد مرافعہ
۴۴۷	متفرق مقدمات کی کارروائی کا اثر
۴۴۸	مثنیٰ کاغذات مسروقہ
۴۴۹	مجروح ملزم
۴۵۰	مجمع ناجائز
۴۵۱	مچلکہ
۴۵۲	محذوفی عبارت
۴۵۳	محرر جوڈیشل
۴۵۴	محصول ڈاک
۴۵۵	محضر
۴۵۶	محکمہ عالیہ کونسل
۴۵۷	محنتانۂ وکلا
۴۵۸	مخبری
۴۵۹	مختارکاران
۴۶۰	مختارنامہ
۴۶۱	مخفی مداخلت بیجا بخانہ
۴۶۲	مداخلت بیجا
۴۶۳	مدعا علیہ صیغہ دیوانی کی گرفتاری
۴۶۴	مدعی کی دروغ بیانی بابت مال مسروقہ
۴۶۵	مرافعہ

نمبر شمار	نام باب
۱۶۲	تنسیخ عاق نامہ
۱۶۳	تنسیخ نیلام
۱۶۴	تنسیخ ہدایت
۱۶۵	تنقیح
۱۶۶	توراواٹی نظامت
۱۶۷	توضیح مقدمہ و کاغذات محکمہ عالیہ میں بھیجنا
۱۶۸	توقف فیصلہ مقدمات کی بابت نقشہ میں اندراج
۱۶۹	تہبنک
	باب (ٹ)
۱۷۰	ٹرانسپورٹ کور
۱۷۱	ٹکٹ ڈاکخانہ
۱۷۲	ٹونک
۱۷۳	ٹھکانہ جات
۱۷۴	ٹھگی
	باب (ث)
۱۷۵	ثالث شخص
۱۷۶	ثبوت مقدمات
	باب (ج)
۱۷۷	جاگیرداران

نمبر شمار	نام باب
۱۷۸	جاریہ عذر مرافعہ
۱۷۹	جرائم پیشہ
۱۸۰	جرمانہ
۱۸۱	جرم لگانے کی بابت احتیاط
۱۸۲	جزو متروک
۱۸۳	جعل
۱۸۴	جنگلات
۱۸۵	جواب احکام
۱۸۶	جواب بقایا
۱۸۷	جواب دعوے و رد جواب
۱۸۸	جواب کارڈ مرسلہ فریق مقابلہ
۱۸۹	جودھ پور
۱۹۰	جوڈیشل اختیارات
۱۹۱	جولاں
۱۹۲	جھالاواڑ
۱۹۳	جھونٹھہ
۱۹۴	جیل نظامت توراواٹی
	باب (چ)
۱۹۵	چالان ملزم از پولیس و خانہ پری نقشہ
۱۹۶	چاہات
۱۹۷	چٹھہ تنخواہ

انڈکس ابواب مجموعہ ہدایات غیر مطبوعہ من ابتداء سنہ ۱۸۸۳ء لغایت سنہ ۱۹۰۷ء
مجریہ صیغہ جوڈیشل محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل راج سوائی جے پور

جداگانہ مرتب کیا جاسکتا ہے تب بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۰۸ء مجکو اور محمد مہتاب خاں جی کو بحالت موجودہ اپنے اپنی انتخاب بطور خود چھپوانے کی اجازت دی گئی۔

اسکے بعد میں نے محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل میں استدعا کی کہ ترتیب انتخاب ثانی کے لئے ہدایات کی نقل محکمہ اپیل کے فائل بک سے مجکو مرحمت فرمائی جاویں۔ چنانچہ حکم اجازتی محکمہ اپیل میں بھجوا دیا گیا اور میں نے ۱۸۹۸ء سے فائل بکوں کو دیکھنا شروع کیا۔ اثناء دیکھ بھال میں بعض ہدایات ۱۸۹۷ء سے پہلے کی مجریہ ایسی نظر سے گزریں جو طبع ہونے سے باقی رہ گئی ہیں پھر اسی شک کی بناء پر میں نے کل فائل بکوں کو دیکھا اور جسقدر ہدایات غیر مطبوعہ شامل تھیں اون سب کی نقول محکمہ اپیل سے اور بعد ازاں محکمہ عدالت دیوانی و نظامت سوائی جے پور و تحصیل کالاک وغیرہ کے دفاتر کے فائل بکوں سے لیکر مجموعہ از ابتداء ۱۸۸۳ء لغایت ۱۹۰۸ء ہدایات غیر مطبوعہ کا مرتب کرکے باستدعاء اجازت طبع مفصل حال لکھکر محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل میں پیش کیا۔ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو باتفاق تجویز صیغہ عدالتین اجلاس جملہ ممبران قدرشناس سے حکم ہوا کہ (سابق میں درخواست مہتاب خاں و حکیم الدین خاں کی بنا بر انطباع انتخاب پیش ہونے پر ۱۱ مئی ۱۹۰۸ء کو ہدایت کی جاچکی ہے کہ اپنے طور پر صرفہ خود ہی انتخاب طبع کرانے کا اختیار ہے اب حکیم الدینخاں نائب اجراء عدالت کی یہ درخواست پیش ہوئی ہے کہ ہدایات ابتدائے ۱۸۹۸ء باضافہ ہدایات مجریہ ماقبل ۱۸۹۸ء جو طبع ہونے سے رہگئی ہیں اوسکا انتخاب مرتب کرکے پیش کیا ہے انتخاب کے سلسلہ میں مجموعہ ہذا کو بھی طبع کرا دیا جاوے۔ لہذا ہماری رائے میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی باتباع حکم اجلاس مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۸ء حکیم الدینخاں کو ہدایت کی جاوے کہ اپنی صرفہ سے بطور خود ہدایات طبع کرانیکا اختیار ہے۔ اور انتخاب حکیم الدین خاں کو واپس دیا جاوے) اسلئے بموجب منظوری محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل مجموعہ ہذا طبع کرایا گیا ہے۔

ترتیب اس مجموعہ کی بھی وہ ہی رکھی گئی ہے جو انتخاب ہدایات مطبوعہ کی ہے۔ صرف نمبر ہدایت کا درج نہیں ہے بجائے اوسکے مقدمہ کا حوالہ دیدیا گیا ہے اور ایک مقام پر پوری ہدایت لکھکر اگر ضرورت دوسرے موقع پر بھی درج کرنیکی معلوم ہوئی ہے تو دیگر مقامات پر مختصر خلاصہ درج کرکے باب اور اوسکے متعلقہ نمبر کا حوالہ دیدیا گیا ہے تاکہ تکرار سے طوالت نہ ہو۔ اور تلاش میں بھی دشواری پیش نہ آئے۔

کمترین محمد حکیم الدین خاں نائب اجراء محکمہ صدر عدالت دیوانی براج سوائی جے پور

حضور پُر نور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اگرچہ دیباچہ میں فرماں روائے عصر وارکین سلطنت کی مداحی باعث مقبولیت کتاب ہوتی ہے لیکن ہمارے آقائے نعمت سری جی دام ملکہ اور ریاست کے ہر اعلےٰ وادنےٰ حکام کے برگزیدہ اوصاف روز روشن کی طرح زمانہ پر ہویدا ہیں جن کا عشر عشیر مجھ جیسے حقیر سے ادا ہونا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے نیز یہ کتاب تالیف سابقہ کا (جو طبع ہو چکی ہے) ضمیمہ ہے اسواسطے میں اس وسیع میدان میں قلم رکھنا موجب ناکامی وغیر ضروری سمجھکر محض اس دعا کے ساتھ اصل مطالب کو شروع کرتا ہوں کہ جب تک ستارے آسمان پر چاند اور سورج کی روشنی سے مستفید ہوں اوس وقت تک سرزمین جے پور دار السرور پر ہمارے آقائے گردوں وقار اور اون کے وزیر نا مدار و حکام عدالت شعار کی تفقدات گوناگوں و مراعات و توجہات بوقلموں سے عامہ خلائق و وابستگان دولت علیہ کو اپنے اپنے مقاصد میں روز افزوں کامیابیاں حاصل ہوتی رہیں۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

پہلے محکمہ محترمہ عالیہ کونسل میں ہدایات مجریہ صیغہ جوڈیشل کے دو انتخاب پیش ہوئے تھے۔ ایک محمد مہتاب خاں جی نائب ناظم دوسہ کی طرف سے جسمیں علاوہ ہدایات مطبوعہ کے بروئے فائل بک نظامت دوسہ سنہ ۱۹۰۲ء تک غیر مطبوعہ ہدایات بھی شامل کی گئی تھیں اور ایک خاکسار کی طرف سے جسمیں صرف پانزدہ سالہ ہدایات مطبوعہ درج تھیں۔

محکمہ عالیہ سے جب دونوں انتخابوں کو جانچ پرتال کے لئے محکمہ اپیل میں بھیجا گیا تو سرداران محکمہ اپیل نے انتخاب مرتبہ خاکسار کی نسبت اپنا یہ منشا ظاہر فرمایا کہ سنہ ۱۹۰۲ء تک کی ہدایات اسمیں اور شامل کرا دیجاویں اور محکمہ عالیہ سے مجکو تعمیل کیلئے ہدایت بھی فرمائی گئی لیکن جب باظہار موانعات عرض کیا گیا کہ غیر مطبوعہ ہدایات کا انتخاب

مجموعہ ہدایات

یعنی

محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل راج سوائی جی پور سے جو ہدایتیں من ابتداء ۱۸۸۳ء لغایتہ ۱۹۰۸ء پچیس
سال کے اندر جاری ہوکر ہنوز طبع نہیں ہوئی ہیں اون کا متن و عین مضمون بقید تاریخ و عنوان
مقدمہ و صیغہ بترتیب حروف تہجی جس سے اصل ہدایت کی تلاش اور مطالعہ میں فوری سہولیت
پیدا ہونیکے علاوہ بہت سے ضمنی فوائد متعلقہ قانون و ضابطہ ناظرین کو حاصل ہو سکتے ہیں منظور
شدہ اجلاس جلہ ممبران محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل بحکم ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۸ء مسل نمبری (۱۷) سمبت ۱۹۶۱

متفرقات صیغہ فوجداری

مرتبہ

خاکسار محمد حکیم الدینخان نائب اجراء عدالت دیوانی صدر راج سوائی جیپور

باہتمام بالچند شاستری

بالچند پریس سوائی جیپور ریاست میں طبع ہوا

بار اول ایکہزار جلد — پبلیشر منشی گنیش لال جی اجمیرہ - جے پور — قیمت فی جلد ۔ للعہ